نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دن اور رات کے معمولات
ترجمہ
عمل الیوم واللیلۃ
تصنیف
شیخ ابوبکر احمد بن محمد الدینوری المعروف بابن السنی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ وتخریج
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد شکیل الحق چشتی گولڑوی عفی عنہ
حال مقیم، بریڈفورڈ انگلینڈ U-K
پروگریسو بکس

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دن اور رات

کے معمولات

عمل الیوم واللیلۃ

تصنیف

شیخ ابوبکر احمد بن محمد الدینوری المعروف بابن السنی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتخریج

حضرت علامہ مولانا

حافظ محمد شکیل الحق چشتی گولڑوی عفی عنہ

حال مقیم، بریڈفورڈ انگلینڈ U-K

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ

اردو بازار ○ لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

نبی کریم ﷺ کے دن اور رات کے معمولات

عمل الیوم واللیلۃ

تصنیف

شیخ ابوبکر احمد بن محمد الدینوری المعروف بابن السنی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد شکیل الحق چشتی گولڑوی عفی عنہ
حال مقیم، بریڈفورڈ انگلینڈ U-K

بار اول	جولائی 2015ء
پرنٹرز	آصف صدیق، پرنٹرز
تعداد	1100/-
ناشر	چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	/= روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941
0323-6836776

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

فہرست مضامین

انتساب

میں اپنی اس تحریری کاوش کو پیکر صدق وفا، مجسمۂ جود وسخا، دلدادۂ علم وعرفاں پہریدار ناموس مصطفیٰ، دلبند غوث الوریٰ، نور دیدۂ مہر علی، محبوب محبوب کبریاء حضرت پیر سید غلام محی الدین (المعروف حضرت بابو جی) رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جن کی نگاہ فیض نے نہ جانے کتنے گم گشتہ راہیوں کو راہ ہدایت سے نوازا اور جن کے روحانی فیض نے مجھ جیسے کمترین کو حصول علم دین کی لگن عطا فرمائی

گر قبول افتد زہے عزو شرف

گدائے درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

حافظ محمد شکیل الحق چشتی گولڑوی عفی عنہ

حال مقیم، بریڈفورڈ انگلینڈ U-K

عرض ناشر

ادارہ پروگریسو بکس نے اپنے قیام سے لے کراب تک عوام اہل سنت کو مفید سے مفید تر علمی وادبی اور مذہبی لٹریچر مہیا کرنے کی اپنی طرف سے بہتر سے بہتر تر کوشش کی ہے۔

ادارہ ہٰذا کی یہ انفرادیت ہے کہ اس نے بعض وہ کتب شائع کر کے عوام کی علمی و ادبی پیاس بجھائی ہے جو اس سے قبل مارکیٹ میں ناپید تھیں اور آئندہ بھی یہی کوشش ہوگی کہ نئے سے نیا علمی مواد عوام تک پہنچایا جائے۔

اس سلسلے کی ایک کڑی حضرت شیخ ابوبکر احمد بن محمد الدینوری المعروف بابن السنی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب ''عمل الیوم واللیلۃ'' کا ترجمہ مع تخریج ہے۔ جس کا ترجمہ ہمارے فاضل دوست حافظ محمد شکیل الحق چشتی گولڑوی عفی عنہ نے کیا ہے۔ ادارہ نے اپنی مطبوعات کو حسن صوری و معنوی سے آراستہ کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے، جہاں تک ممکن ہو سکا۔ اُمید ہے کہ قارئین کرام ہماری مطبوعات کو پہلے کی طرح دل و جان سے شرفِ قبولیت فرمائیں گے اور مزید مفید سے مفید تر مشوروں سے بھی نوازیں گے اور اپنی نیک دلی دعاؤں سے نوازیں گے۔ ربِ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

دعا گو:

میاں غلام رسول' میاں شہباز رسول

میاں جواد رسول' میاں شہزاد رسول

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحیم

عــرض متــرجــم

نحمدهٗ و نصلی و نسلم علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی اله الطیبین الطاھرین.

بعد از حمد وصلوٰۃ رب ذوالجلال والاکرام کا بے پناہ فضل وکرم ہے کہ اس بے نیاز ذات نے مجھے اپنے پیارے رسول ﷺ کے معمولات شب وروز کے متعلق احادیث کے جامع ''حضرت علامہ ابن السنی رحمہ اللہ'' کی کتاب ''عمل الیوم واللیلۃ'' کا ترجمہ کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔

اس کتاب کے ترجمہ کرنے کی تحریک میرے ایک عزیز فاضل حال مقیم لاہور (پاکستان) نے پیدا کی تھی اور اصرار بھی کرتا رہا میں نے سرسری طور پر کتاب پر نگاہ ڈالی تو مجھے یہاں کے ماحول کے عین مطابق لگی۔ چونکہ یہاں اپنے ادارہ جامعہ غوثیہ مہریہ بریڈ فورڈ (U.K) میں بچوں کی اصلاح وتربیت کے دوران مجھے انہیا دعیہ ماثورہ کی ضرورت رہتی تھی اور میں کتب صحاح وغیرہ سے اور کئی دیگر مطبوعہ دعاؤں والی کتب سے ان نونہالوں کی تربیت کرتا تھا۔ اب کی بار جو عزیزم (اختر حبیب اختر) نے ادھر کی توجہ دلائی تو میں نے اس کتاب کو بہت اہم پایا۔ سو ترجمہ کا آغاز کر دیا اور اب ترجمہ پایہ تکمیل کو پہنچ کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

قارئین کرام! یہ میری ترجمہ شدہ دوسری کتاب ہے اس سے قبل میں نے امام المحدثین امیر المومنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کی مصنفہ ''الادب المفرد'' کا ترجمہ کیا جو ابھی پبلشنگ کے تکمیلی مراحل میں ہے میں نے ان کتابوں کے ترجمہ کرنے میں مفہوم احادیث ادا کرنے کی حتی الوسع والمقدور کوشش کی ہے پھر بھی کوتاہی ولغزش کا احتمال باقی ہے۔ گو کہ میں نے اپنے ایک فاضل عزیز سے بھی اس کتاب کے مسودہ پر نظر ثانی کروائی ہے اور فاضل عزیز نے اس پر کافی محنت بھی کی ہے اور بڑی عرق ریزی اور تندہی سے اس کے مسودہ پر نظر ثانی کی اور پروف ریڈنگ کے کام کو احسن طریقے سے انجام دیا ہے۔ تاہم کہیں بھی مفہوم حدیث میں غلطی کوتاہی پائیں تو بذریعہ ادارہ ''پروگریسو بکس لاہور'' بندہ کو ضرور مطلع فرمائیں، بندہ انتہائی شکر گزار ہوگا۔

قارئین ان کتب کے ترجمہ کرنے میں سب سے زیادہ میری اہلیہ کا تعاون میرے شامل حال رہا جس نے میری نجی ذمہ داریوں اور مصروفیات کو اپنے سر لیے رکھا اور مجھے اس تحریری وتصنیفی کام کے لیے فارغ البال رکھا، اور جملہ گھریلو معاملات وضروریات کو از خود ہی سرانجام دیتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اس کار خیر کا وافر حصہ اجر نصیب فرمائے۔

اس کے ساتھ ساتھ حافظ محمد شاہ بہرام اور محترم جہانگیر صاحبان حال مقیم (1/10.2) اسلام آباد کا شکر گزار ہوں کہ ان کا تعاون اور مفید مشورے میرے شامل حال رہے۔

اور بالخصوص پیکر صدق ووفا اور اپنی ہر دلعزیز شخصیت ڈاکٹر محمد یونس صاحب سلمہ الرحمٰن مقیم واہگڑیاں لاہور کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اس کار خیر میں خوب خوب تعاون کیا اور مفید مشورے دیے۔ اور دعا گو رہے۔

آخر میں ادارہ پروگریسو بکس لاہور کا شکر گزار ہوں جنھوں نے اس کتاب کو جلد از جلد شائع کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ رمضان المبارک میں محترم جواد رسول صاحب سے فون پر گفتگو ہوئی تو موصوف کو مسلک اہلسنت و جماعت کی کتب کو شائع کرنے کا بڑا درد مند اور شوق رکھنے والا پایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذوق وشوق اور ادارے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے۔

اس ادارے کی پبلش شدہ کتب کی فہرست دیکھی تو ارباب علم اور اہل ذوق کو ایک مفید لٹریچر مہیا کرنے والا ادارہ پایا۔ میدان تصنیف وتالیف میں یہ ادارہ مسلک حق اہلسنت و جماعت کے تحریری میدان کی ترقی میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے امید ہے کہ یہ ادارہ اپنی اس ترقی ونمو کا یہ دورانیہ جاری وساری رکھے گا۔ انشاء اللہ العزیز

خادم العلم والعلماء

حافظ محمد شکیل الحق چشتی گولڑوی عفی عنہ

پرنسپل: جامعہ غوثیہ مہریہ بریڈ فورڈ U-K

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً اللہ تعالیٰ و مصلیاً علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

''بے شک تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی پیروی بہتر ہے۔''

یہی وجہ ہے کہ ہمارے اسلاف نے رسول کریم ﷺ کی احادیث کی جمع وتدوین کے سلسلے میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لایا اور قرآن کریم کی عطاء کردہ بصیرت کی روشنی میں حضور ﷺ کے اقوال، اعمال اور تقریرات (یعنی احادیث) کا ایک عظیم سرمایہ امت مرحومہ کو عطاء فرمایا۔

انہی اصحاب بصیرت حضرات میں ایک نمایاں نام علامہ دینوری رحمہ اللہ کا بھی ہے جو''ابن السنی'' کے نام سے بھی دنیائے علم میں معروف ہیں۔آپ کا اسم گرامی احمد بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن اسباط بن عبداللہ بن ابراہیم بن بُدَیح ہے، جو زیر نظر کتاب ''عمل الیوم واللیلۃ'' کے مؤلف ہیں۔

علامہ دینوری رحمہ اللہ تقریباً 280ھ 894ء میں پیدا ہوئے اور 364ھ 974ء میں وصال فرمایا۔آپ دیگر علوم متداولہ میں کمال فہم رکھنے کے ساتھ ساتھ علم حدیث میں بھی ممتاز مقام رکھتے تھے،فن حدیث میں آپ کی ثقاہت مسلمہ ہے، اصحاب سنن میں سے حضرت امام نسائی جیسے جلیل القدر ائمہ حدیث کے راویوں میں شمار ہونا آپ کے علوِ مرتبت کی ایک بین دلیل ہے۔

دیگر محدثین کرام کی طرح آپ بھی حصولِ حدیث کے شوق میں اکثر سفر کی صعوبتیں اٹھاتے اور دور دراز کے سفر اختیار فرماتے، جن علاقوں میں آپ تلاش علم کے لیے تشریف لیے گئے ان میں عراق، مصر، شام اور جزیرہ وغیرہ شامل ہیں، آپ کے اساتذہ میں ابوخلیفہ الجمحی، حضرت امام نسائی، محدث زکریا الساجی اور علامہ باغندی کے علاوہ کئی نامور محدثین کرام ہیں رحمہم اللہ۔

''علامہ ابن السّنی رحمہ اللہ'' نے جو تصانیف یادگار چھوڑی ہیں ان میں: ''عمل الیوم واللیلۃ، القناعۃ، الطب النبوی، الصراط المستقیم، اور فضائل الاعمال'' شامل ہیں، اس کے علاوہ آپ نے سنن نسائی کی تلخیص بھی کی جو''المجتبیٰ'' کے نام سے موسوم ہوئی۔

ایک دن آپ حدیث رسول کریم لکھ رہے تھے کہ قلم ہاتھ سے رکھا اور دونوں ہاتھ بارگاہِ ایزدی میں دعا کے لیے اٹھائے اور اسی حالت میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ سے ہر دور میں امت مسلمہ رہنمائی حاصل کرتی رہی اور تا قیامت

''وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ'' کا ظہور ہوتا رہے گا، البتہ دورِ حاضر میں جبکہ طاغوتی طاقتیں اسلام اور بانیٔ اسلام کے آثار و افکار کو ختم کرنے کے درپے ہیں اور مسلمانوں کو ثقافت، تہذیب یا کلچر کے نام سے بے حیائی، فحاشی اور اسلام دشمنی کا درس دیا جا رہا ہے، ایسے حالات میں انتہائی ضروری ہے کہ عام مسلمانوں کو عمومی طور پر اور ''خاص مسلمانوں'' کو خصوصی طور پر اس ثقافت اور تہذیب سے روشناس کرایا جائے جو خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے امت کو اسلامی ثقافت کے نام سے عطا کی تاکہ ہم اپنے شب و روز ہادی امم کی ہدایت کے مطابق بسر کر سکیں، اس ضرورت کے پیش نظر ''عمل الیوم واللیلۃ'' جیسی عظیم کتابوں کو عصری زبانوں میں ترجمہ کر کے پیش کرنا ایک اہم دینی ذمہ داری ہے۔

مجھے یہ جان کر انتہائی مسرت ہوئی کہ ہمارے ایک دیرینہ دوست حضرت علامہ مولانا محمد شکیل الحق صاحب زید علمہ و مجدہ نے اس اہم ذمہ داری کو بکمالِ خوبی نبھایا اور عالم کفر کے قلب (برطانیہ) میں بیٹھ کر بھی اپنے قلب سلیم کو عشق مصطفیٰ ﷺ سے منور رکھا اور علامہ ابن السنی کے تالیف کردہ مجموعۂ احادیث ''عمل الیوم واللیلۃ'' کا سلیس اردو ترجمہ فرمایا، اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

اور یہ معلوم کر کے میری مسرت دو چند ہو گئی کہ یہ عظیم علمی خدمت سرانجام دینے کی تحریک مولانا اختر حبیب اختر صاحب لاہوری مدظلہ کی جانب سے ہے، ہر دو صاحبان خانقاہِ غوثیہ مہریہ گولڑا شریف کے سلسلۂ مہر و محبت سے جڑے ہوئے ہیں۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ ہماری توفیقات میں برکت عطاء فرمائے۔ اور مولانا شکیل الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی اس علمی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لیے نفع بخش بنائے، آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین۔

سید محمد عزیز الرحمن شاہ

جامعہ بغدادیہ، گولڑا شریف، اسلام آباد، پاکستان

تقریظ

یادگار اسلاف شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد اشرف چشتی صاحب زید مجدہٗ دربار عالیہ گولڑہ شریف اسلام آباد

الحمدللہ عزیز محترم مولوی اختر حبیب اختر صاحب چشتی گولڑوی المعروف فاضل لاہوری کی تحریک پر فاضل جلیل مولوی محمد شکیل الحق صاحب سلمہ ربہ نزیل برطانیہ نے محدثِ شہیر علامہ ابن سنی رحمۃ اللہ جو صاحب سنن امام نسائی کے تلمیذ رشید اور رواۃ نسائی میں سے ہیں کی کتاب ''عمل الیوم واللیلۃ'' کا ترجمہ کر کے ایک کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اللہ عزوجل ان کی اس کاوش کو سعی مشکور فرمائے۔

مولوی شکیل الحق صاحب حضرت سیدنا قبلہ عالم پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ کی قائم کردہ درسگاہ جامعہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف کے فیض یافتہ ہیں اور اپنے والدِ گرامی کی طرح اپنے مشائخ سے قوی نسبت رکھنے والے ہیں۔ انہیں ایک عرصہ سے رمضان المبارک میں حضرت قبلہ عالم گولڑوی کے مزار پر انوار پر قرآن مجید تراویح میں سنانے کا شرف حاصل ہے۔
ایں سعادت بزور بازو نیست۔

اس مجموعۂ احادیث کا ترجمہ کرنے پر اس فقیر کی دعا ہے اللہ جل مجدہ مترجم اور اس کارِ خیر پر آمادہ کرنے والے کو خدام احادیث نبویہ کی فہرست میں شمار فرمائے۔

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد
ہر کہ خود را دید او محروم شد

فقیر محمد اشرف چشتی عفی عنہ
من خدام الجامعہ الغوثیہ المہریہ
گولڑہ شریف 22 صفر المظفر 1335 ہجری

تقــــریظ

شیخ الحدیث والتفسیر جگر گوشہ و جانشین فقیہ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد لطف اللہ نوری زید مجدہٗ

الحمدللہ رب العٰلمین و الصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد رحمۃٍ للعٰلمین و آلہ و اصحابہ اجمعین.

میں نے علامہ محمد شکیل الحق چشتی گولڑوی کا تحریر کردہ ترجمہ ''عمل الیوم واللیلۃ'' پر دیکھا۔ یہ کتاب علماء میں ایک بلند مقام کی حامل ہے۔ اس کے مصنف علامہ ابن السنی تیسری صدی ہجری کے اکابر محدثین میں سے ہیں اور سنن نسائی کے مصنف کے استاذ بھائی ہیں کتاب ''عمل الیوم واللیلۃ'' کی اسانید اور سنن نسائی کی اسانید کو ملا کر دیکھنے سے یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ اس کی اکثر اسانید صحیح اور حسن ہیں۔

فاضل مترجم نے اس کا ترجمہ کر کے تعلیمات رسول کریم ﷺ کی تبلیغ کا فریضہ احسن انداز میں ادا فرمایا ہے۔ اور مسلک اہل سنت کے مفید ترین لٹریچر میں ایک اور انتہائی ہر دلعزیز انمول ہیرے کا اضافہ کیا ہے۔ میں نے چیدہ چیدہ مقامات سے ترجمہ دیکھا۔ ماشاء اللہ بہت اچھی کاوش ہے۔ رب العٰلمین ذوق تحریر میں اضافہ اور مزید روانی پیدا فرمائے۔ فاضل مترجم سے مزید جواہر پاروں کو منظر عام پر لانے کی توقع ہے۔ آمین

مفتی محمد لطف اللہ نوری اشرفی عفی عنہ

خادم الحدیث والفقہ جامعہ بدر العلوم نور القرآن بصیر پور

تقریظ

پیر طریقت، رہبر شریعت، جگر گوشۂ امام الصرف والنحو، نواسۂ فقیہ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث الحاج مفتی محمد اسد اللہ نوری اشرفی
زید مجدہٗ جامعہ غوثیہ رضویہ گلبرگ مین مارکیٹ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم:

حضرت علامہ ابن السنی کی تصنیف منیف "عمل الیوم واللیۃ" کا پیش نظر ترجمہ علامہ محمد شکیل الحق گولڑوی ﷾ کا جستہ جستہ مقام سے مطالعہ کیا تو حضرت مترجم کی مفید کاوش پائی۔

مترجم موصوف گولڑہ شریف کے آستانہ عالیہ سے منسلک ہیں اور اسی چشمۂ علم وحکمت سے سیراب وفیضیاب ہوکر بمصداق:

لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْآ اِلَيْهِمْ.

کے بمصداق یوکے کی سرزمین میں دین متین کی اشاعت کے لیے کوشاں ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی اس تحریری سعی کو مشکور فرمائے اور ان کی جملہ مساعی جمیلہ جو وہ دین کی اشاعت میں کر رہے ہیں ثمر آور فرمائے اور اشاعت دین کے ہر میدان تقریر وتحریر اور تبلیغ وتدریس میں انہیں کامیابیاں وکامرانیاں نصیب کرے اور مسلک حق اہلسنت وجماعت کے پرچار کی مزید توفیق مرحمت فرمائے۔

بجاہ سید الکونین ﷺ والہ وصحبہ وبارک وسلم۔

محمد اسد اللہ نوری عفی عنہ
جامعہ غوثیہ رضویہ گلبرگ لاہور

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ وَاشْتِغَالِهِ بِذِكْرِ اللهِ تَعَالٰى

زبان کی حفاظت اور اس کے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہونے کا بیان

اَخْبرنَا اَبُو خَلِيفَةَ الْفَضْلُ بْنُ الحبابِ الجمحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا حمادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي الصَّهبَاءِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدِ الخدرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ - اَظُنُّهُ رَفَعَهُ - فَقَالَ: إِذَا اَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ، فَإِنَّ الْاَعْضَاءَ تُكَفِّرُ اللِّسَانَ وَتَقُولُ: اتَّقِ اللّٰه فِينَا، فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا، وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا.

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء (بدن) زبان کو قسم دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو ہمارے معاملے میں ڈرنا، کیونکہ اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔"[1]

[2] حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: آخِرُ كَلِمَةٍ فَارَقْتُ عَلَيْهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، اَخْبِرْنِي بِاَحَبِّ الْاَعْمَالِ إِلَي اللهِ عَزَّوَجَلَّ. قَالَ: اَنْ تَمُوتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللهِ تَعَالَي﴾.

"حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ وہ آخری کلمہ جس پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا تھا (یہ تھا کہ) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اللہ عزوجل کے نزدیک بہترین عمل کے بارے میں بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (ہے کہ) تجھے اس حال میں موت آئے کہ تیری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو۔"[2]

[3] حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ اَنُ أَحْمَدَ بْنِ ذَكْوَانَ، وَمَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ يَزِيدُ بْنُ يَحْيَي الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ

---

[1] رواہ الترمذی رقم 2409 فی الزھد: باب ما جاء فی حفظ اللسان مرفوعاً وموقوفاً، وزاد نسبته الحافظ السیوطی فی، جامع الصغیر 'لابن خزیمة والبیہقی فی، شعب الایمان' وھو حدیث حسن، کما قال الالبانی فی، تخریج للشکاة' رقم 4838۔

[2] رواہ البخاری فی، خلق افعال العباد، صفحہ 81-80 وابن حبان رق 2318، موارد، قال فی، للمجمع، 74/10: ورواہ الطبرانی باسانید، وفی ہذہ الطریق خالد بن یزید بن عبدالرحمن بن ابی مالک، ضعفہ جماعة، ووثقہ ابو زرعة الدمشقی وغیرہ، وبقیة رجالہ ثقات، ورواہ البزار من غیر طریق الا انہ قال: اخبرنی بافضل الاعمال واقربہ الی اللہ، واسنادہ حسن، کما قال الالبانی فی، الاحادیث الصحیحة، رقم 1836۔

مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ يَتَحَسَّرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ عَلَى شَيْءٍ إِلَّا عَلَى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنتیوں کو کسی چیز پر حسرت نہ ہوگی سوائے اس گھڑی کے جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا ہوگا۔''①

[4] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَكْثِرُوا ذِكْرَ اللهِ تَعَالَى حَتَّى يُقَالَ مَجْنُونٌ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ تمہیں مجنون کہا جانے لگے۔''②

[5] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ نَعُودُهُ فِي مَرَضٍ كَانَ بِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا سَعِيدُ بْنُ حَسَّانَ الْمَخْزُومِيُّ، فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثْتَنِي بِهِ عَنْ أُمِّ صَالِحٍ، ارْدُدْهُ عَلَيَّ. قَالَ: فَقَالَ سَعِيدٌ: نِعْمَ الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثَتْنِي بِهِ أُمُّ صَالِحٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَامُ ابْنِ آدَمَ كُلُّهُ عَلَيْهِ لَا لَهُ، إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ، أَوْ ذِكْرُ اللهِ تَعَالَى.

''زوجہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کے لیے اس کا ہر کلام وبال ہوگا۔ سوائے (اس کے) نیکی کے حکم کرنے اور برائی سے روکنے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے۔''③

---

① قال الہیثمی فی، للمجمع، 74/10، روہب الطبرانی ورجالہ ثقات، وفی شیخ الطبرانی محمد بن ابراہیم الصوری خلاف، قال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 5322، صحیح۔

② رواہ احمد فی، للمسند، 58/3 و71، والحاکم فی، للمستدرک، 499/1 وھو حدیث ضعیف کما قال الالبانی فی، الاحادیث الضعیفۃ، رقم 517۔

③ رواہ الترمذی رقم 2414 فی الزہد: باب رقم 63، وابن ماجہ رقم 3974 فی الفتن: باب کف اللسان فی الفتنۃ، وقال الترمذی: ہذا حدیث غریب۔ وھو حدیث ضعیف، کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 4288۔

[6] اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ، بِبَغْدَادَ، اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، حَدَّثَنَا يَحْيَي بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ اَلِّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَسَبَ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ، قَلَّ كَلَامُهُ إِلَّا فِيمَا يَعْنِيهِ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے کلام کا اپنے عمل سے محاسبہ کرتا ہے تو اس کا کلام کم ہوجاتا ہے سوائے بامقصد کلام کے۔''[1]

[7] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَي، حَدَّثَنَا مُوسَي بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَيَّانَ، وَاَخْبَرَنِي اَبُو اَحْمَدَ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ، اطَّلَعَ عَلَي اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَي عَنْهُمَا وَهُوَ يَمُدُّ لِسَانَهُ، فَقَالَ: مَا تَصْنَعُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِنَّ هَذَا اَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْجَسَدِ إِلَّا وَهُوَ يَشْكُو ذَرْبَ اللِّسَانِ. وَقَالَ ابْنُ إِشْكَابَ. وَقَالَ ابْنُ إِشْكَابَ: إِلَّا وَهُوَ يَشْكُو إِلَي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اللِّسَانَ عَلَي حِدَّتِهِ.

''حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو وہ اپنی زبان کو کھینچ رہے تھے تو انہوں (حضرت عمر) نے کہا: اے رسول اللہ کے خلیفہ! یہ آپ کیا کر رہے ہیں تو (حضرت ابوبکر نے) فرمایا کہ بلاشبہ اس نے مجھے ہلاکتوں میں لاکھڑا کیا ہے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جسم میں کوئی چیز (عضو) ایسی نہیں ہے جو زبان کی تیزی کی شکایت نہ کرتی ہو۔''[2]

اور ابن اشکاب نے کہا کہ ''مگر وہ اللہ عزوجل سے صرف زبان کی ہی شکایت کرتی ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ

آدمی جب اپنی نیند سے بیدار ہو تو کیا پڑھے

[8] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: الْحَمْدُ للهِ الَّذِي اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

---

[1] واسنادہ ضعیف جداً، کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 6667۔

[2] رواہ ابو یعلی فی، مسند، رقم 6 قال الالبانی فی، الاحادیث الصحیحۃ، رقم 535: الحدیث صحیح الاسناد علی شرط البخاری۔

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (نیند سے) بیدار ہوتے تو کہتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا﴾.

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں ہماری موت کے بعد زندگی عطا فرمائی۔''①

[9] نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الْقَوْلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَفْصٍ التُّسْتَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ، فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ عَلَيَّ رُوحِي، وَعَافَانِي فِي جَسَدِي، وَاَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی (اپنی نیند سے) بیدار ہو تو وہ پڑھے:''

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ وَعَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَاَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهٖ﴾.

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے مجھ پر میری روح کو لوٹایا اور مجھے میرے بدن میں عافیت عطا فرمائی اور مجھے اپنے ذکر کرنے کی اجازت بخشی۔''②

[10] نَوْعٌ آخَرُ حَدَّثَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ نَابِلٍ، صَاحِبِ الْعَبَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ رَدَّ اللهُ إِلَيْهِ رُوحَهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ .وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بھی جب اللہ تعالیٰ اس پر اس کی روح کو لوٹائے یہ پڑھے:

---

① رواہ البخاری 11/96 فی الدعوات: باب مایقول اذانام، وباب وضع الید الیمنی تحت الخد الایمن، وباب مایقول اذا اصبح، وفی التوحید: باب السؤال باسماء اللہ تعالیٰ، وابوداود رقم 5049 فی الادب: باب مایقال عند النوم، والترمذی رقم 3413 فی الدعوات: باب مایدعو بہ عند النوم، وابن ماجہ رقم 3880 فی الدعاء: باب مایدعو بہ اذا انتبہ من اللیل، واحمد فی، المسند، 5/385 و 397 و 399 و 407۔

② رواہ الترمذی رقم 3398 فی الدعوات: باب رقم 20، والنسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 866 و اسنادہ حسن۔ کما قال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 326 و صححہ النووی فی، الاذکار، رقم 40 من طبعتنا۔ قال السیوطی فی، تحفۃ الابرار بنکت الاذکار، 4/ب۔ 1/5: قال الحافظ ابن حجر: اخرجہ الترمذی والنسائی، فما ادری لما غفل المصنف، یعنی النوی، عزوہ الیہما واقتصر علی عزوہ الی ابن السنی۔ قال: واما قولہ: انہ صحیح الاسناد، ففیہ نظر، فانہ من افراد محمد بن قبیل الحسن، وانما یصحح لہ من یدرج الحسن فی الصحیح، ولیس ذلک من رای الشیخ۔ اھ۔

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾.

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔"①

تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

[11] حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَي بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِيمَا يَظُنُّ يَحْيَي، هٰكَذَا قَالَ فُضَيْلٌ - قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ: سُبْحَانَ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَي، وَهُوَ عَلَي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَوْمَ تَبْعَثُنِي مِنْ قَبْرِي، اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: صَدَقَ عَبْدِي وَشَكَرَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے اپنی نیند سے بیداری پر پڑھا:

﴿سُبْحَانَ الَّذِيْ يُحْيِي الْمَوْتٰي وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ يَوْمَ تُبْعَثُنِيْ مِنْ قَبْرِيْ. اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادَكَ﴾.

"پاک ہے وہ ذات جس نے مردہ کو زندہ کیا اور وہ ہر شے پر قادر ہے، اے اللہ! میرے لیے میرے گناہ بخش دینا جس دن تو مجھے میری قبر سے اٹھائے، اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے (اس دن) پناہ دینا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔"②

[12] أَخْبَرَنِي أَبُو يَعْلَي، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَه، وَاٰوٰي إِلَي فِرَاشِه، ابْتَدَرَه مَلَكُه وَشَيْطَانُه، يَقُولُ

① قال ابن علان فی «الفتوحات» 1/293-292: قال الحافظ: الحديث ضعيف جداً، اخرج الحسن بن سفيان فی «مسند» عن عبد الوهاب بن ضحاک، وعبد الوهاب المذكور كذبه ابو حاتم و ابو داود وغيرهما، واسماعيل بن عياش شيخه مختلف فيه، لكن اتفقوا على ان روايته عن الشامين ضعيفة وهذا منها، ومحمد بن اسحاق شيخ اسماعيل فی هذا الحديث مدنی نحول الی العراق، وقد وجدت هذا الحديث مسند بن ابی اسامة من طريق الليث بن سعد عن اسحاق بن عبد الله بن ابی فروة عن موسی بن وردان عن نابل صاحب العباء عن عائشة واسحاق ضعيف جداً، ولعل اسماعيل سمع منه فظنه عن ابی اسحاق، وموسی وشيخه نابل مختلف فی كل منهما۔اھ۔

② فی اسناده عطية بن سعد بن جنادة العوفی، قال عنه الحافظ فی «التقريب»: صدوق يخطی، كثيراً، وكان شيعياً مدلساً۔ وفيه ايضاً فضيل بن مرزوق، قال ابن حبان: منكر الحديث كان ممن يخطی، على الثقات، ويروی عن عطية الموضوعات۔

الشَّيْطَانُ: اخْتِمْ بِشَرٍّ. وَيَقُوْلُ الْمَلَكُ: اخْتِمْ بِخَيْرٍ. فَإِنْ ذَكَرَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَحَمِدَهُ طَرَدَ الْمَلَكُ الشَّيْطَانَ، وَظَلَّ يَكْلَؤُهُ، وَإِنْ هُوَ انْتَبَهَ مِنْ مَنَامِهِ ابْتَدَرَهُ مَلَكُهُ وَشَيْطَانُهُ، فَيَقُوْلُ لَهُ الشَّيْطَانُ: افْتَحْ بِشَرٍّ. وَيَقُوْلُ لَهُ الْمَلَكُ: افْتَحْ بِخَيْرٍ. فَإِنْ هُوَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ إِلَيَّ نَفْسِي بَعْدَ مَوْتِهَا، وَلَمْ يُمِتْهَا فِي مَنَامِهَا، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا، وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّه كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا وَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰـه الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، إِنَّ اللّٰـه بِالنَّاسِ لَرَؤُوْفٌ رَحِيمٌ ، فَإِنْ هُوَ خَرَّ مِنْ فِرَاشِهِ فَمَاتَ كَانَ شَهِيدًا، وَإِنْ قَامَ يُصَلِّيْ صَلّٰي فِيْ فَضَائِلَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور اپنے بستر کی طرف آتا ہے تو شیطان اور فرشتہ اس کی طرف دوڑ کر آتے ہیں۔ شیطان اس سے کہتا ہے: برائی پر ختم کر اور فرشتہ اس سے کہتا ہے: نیکی پر ختم کر۔ سو اگر وہ بندہ اللہ عزوجل کا ذکر اور اس کی تعریف کرتا ہے تو فرشتہ شیطان کو دور کر دیتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔[1]

اور جب وہ اپنی نیند سے بیدار ہوتا ہے تو بھی فرشتہ اور شیطان اس کی طرف دوڑ کر آتے ہیں۔ شیطان اس سے کہتا ہے: برائی سے شروع کر! اور فرشتہ اس سے کہتا ہے: نیکی سے شروع کر! سو اگر وہ (بندہ) یہ کہتا ہے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰه الَّذِي رَدَّ إِلَيَّ نَفْسِيْ بَعْدَ مَوْتِهَا. وَلَمْ يُمِتْهَا فِي مَنَامِهَا. اَلْحَمْدُ لِلّٰه الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا. وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ إِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا﴾

"تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ذات کے لیے ہیں جس نے میری روح کو اس کی موت کے بعد لوٹایا اور اسے نیند میں موت نہیں دی، اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو گرنے سے روک رکھا ہے اور اگر یہ گر جائیں تو اس کے بعد انھیں کوئی ایک بھی روک کر رکھنے والا نہیں ہے۔ بے شک وہ بڑا بردبار بخشنے والا ہے۔"

اور یہ پڑھے:

---

[1] قال الهيثمى فى، المجمع، 120/10: ابو يعلى ورجاله رجال الصحيح غير ابراهيم ابن الحجاج السامى وهو ثقة، ورواه ابن حبان فى، صحيحه، رقم 2362، موارد، فى الاذكار: باب مايقول اذا اصبح واذا امسى ـــ الخ، والحاكم فى، المستدرك، 848/1، وصححه ووافقه الذهبى، ورجاله ثقات۔ قوله، ان امسكهما، ان نافيه.

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰه الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَي الْاَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهٖ، إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُوفٌ رَّحِيمٌ.﴾

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے آسمان کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے، سوائے اس کے حکم کے، بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بہت مہربان رحم فرمانے والا ہے۔''

سو اگر وہ بندہ اپنے بستر پر گر جائے اور اسے موت آجائے تو وہ شہید ہے اور اگر اٹھ کر نماز پڑھے تو اس کی نماز فضائل والی ہے۔

[13] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ الْجَرَادِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَدَائِنِيِّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰه عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿مَا مِنْ رَجُلٍ يَنْتَبِهُ مِنْ نَوْمِهٖ فَيَقُولُ: اَلْحَمْدُ اللّٰه الَّذِي خَلَقَ النَّوْمَ وَالْيَقَظَةَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰه الَّذِي بَعَثَنِي سَالِمًا سَوِيًّا. اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰه يُحْيِي الْمَوْتَي، وَهُوَ عَلَي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، إِلَّا قَالَ اللّٰهُ: صَدَقَ عَبْدِيْ﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی نیند سے بیدار ہونے پر یہ پڑھے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰه الَّذِيْ خَلَقَ النَّوْمَ وَالْيَقَظَةَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰه الَّذِيْ بَعَثَنِيْ سَالِمًا سَوِيًّا. اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِي الْمَوْتٰى، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے نیند اور بیداری کو پیدا فرمایا، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے صحیح سلامت پیدا کیا، میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ ہی زندہ کرتا ہے مردہ کو اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔''[1]

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبَهٗ

جب آدمی کپڑے پہنے تو کیا پڑھے؟

[14] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰه بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُرَّةَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَي بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ

---

[1] اسنادہ ضعیف.

الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا سَمَّاهُ قَمِيصًا اَوْ رِدَاءً اَوْ عِمَامَةً يَقُولُ:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا هُوَ لَهٗ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا هُوَ لَهٗ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کپڑا پہنتے تو اس کا نام رکھتے قمیص یا چادر یا عمامہ آپ کہتے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا هُوَ لَهٗ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا هُوَ لَهٗ﴾

''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کی بھلائی کا جس کے لیے یہ ہے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور اس کی برائی سے جس کے لیے یہ ہے۔''[1]

[15] حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ الرَّازِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَبُو زُرْعَةَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ، حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو مَسْعُودٍ الْجُرِيرِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنَّ الرَّجُلَ لَيَبْتَاعُ الثَّوْبَ بِدِينَارٍ اَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ فَيَلْبَسُهُ، فَمَا يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ حَتَّى يُغْفَرَ لَهُ يَعْنِي مِنَ الْحَمْدِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی ایک دینار یا آدھے دینار کے بدلے کپڑا خریدتا ہے پھر اس کو پہنتا ہے تو وہ کپڑا اس کے ٹخنوں تک بھی (پہننے کے دوران) نہیں پہنچتا کہ اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے یعنی (کپڑا پہنتے وقت) اس کی (اللہ تعالیٰ کی) حمد کرنے کے ساتھ ہی (اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں)۔[2]

بَابُ كَيْفِيَّةِ لُبْسِ الثَّوْبِ

کپڑے کیسے پہنے؟

[16] اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، اَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَوَضَّأْتُمْ اَوْ لَبِسْتُمْ فَابْدَؤُوا بِمَيَامِنِكُمْ.

---

[1] ابوداود رقم 4020 فی اللباس فی فاتحته، والترمذی رقم 1767 فیه: باب ما یقول اذا لبس ثوباً جدیداً، واحمد فی المسند، 3/30 و 50، صححه ابن حبان رقم 1442 والحاکم 1/192 وقال: علی شرط مسلم، ووافقه الذهبی۔

[2] قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 1450: ضعیف۔ فیه القاسم بن مالک المزنی، قال الحافظ فی، التقریب: صدوق فیه لین۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرو یا کپڑے پہنو تو اپنی دائیں طرف سے ابتداء کرو۔''[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

جب لیٹرین میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

[17] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَي، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَهُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب لیٹرین میں داخل ہوتے تو کہتے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ﴾

''اے اللہ میں تجھ سے خبیث جنوں اور خبیثہ جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''[2]

[18] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنِي اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْغَائِطَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب واش روم میں داخل ہوتے تو کہتے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں پلید، نجس، خبیث، گندے شیطان مردود سے۔''[3]

---

[1] رواہ ابو داود رقم 4141 فی اللباس: باب فی الانتعال، والترمذی رقم 1766 فی اللباس: باب ما جاء فی القمیص، وابن ماجہ رقم 402 فی الطهارة: باب التیمن فی الوضوئ، وهو حدیث صحیح، کما قال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 467.

[2] رواہ البخاری 212/1 فی الوضو: باب ما یقول عند الخلائ، وفی، الادب المفرد، رقم 692 و مسلم رقم 375 فی الحیض: باب ما یقول اذا اراد دخول الخلائ، وابو داود رقم 4 و 5 فی الطهارة: باب ما یقول الرجل اذا دخل الخلائ، والترمذی رقم 5 فی الطهارة، والنسائی 20/1 فی الطهارة: باب القول عند دخول الخلائ، واحمد فی، المسند، 99/3 و 101 و 282 وانظر، ارواء الغلیل، للالبانی رقم 51.

[3] فی عنعنة الحسن وقتادة، ورواہ ایضاً ابن ماجہ رقم 299 فی الطهارة: باب ما یقول الرجل اذا دخل الخلاء من حدیث ابی امامة رضی الله عنه، وفی سنده عبید الله بن زحر وهو صدوق یخطی، وعلی بن جدعان الالهانی وهو ضعیف، ولکن للحدیث شواهد۔ انظر، الفتوحات البانیة، 385/1-386۔

[19] نَوْعٌ آخَرُ أَخْبَرَنِي أَبُو يَحْيَى السَّاجِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبِ بْنِ نُدْبَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: يَا ذَا الْجَلَالِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب واش روم میں داخل ہوتے تو کہتے:

﴿يَا ذَا الْجَلَالِ﴾

''اے جلال والے۔''①

بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ

لیٹرین میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنا

[20] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، وَأَبُو يَعْلَى قَالَا: حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ أَبِي عُمَارَةَ الذَّارِعُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَذِهِ الْحُشُوشُ مُحْتَضَرَةٌ، فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ (واش رومز) شیطانوں کی حاضری کی جگہیں ہیں سو جب تم میں سے کوئی ایک واش روم میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ کہے:''

﴿بِسْمِ اللهِ﴾.

''اللہ کے نام سے۔''②

بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْجُلُوسِ عَلَى الْخَلَاءِ

لیٹرین میں بیٹھتے وقت بسم اللہ پڑھنا

[21] أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ قَحْطَبَةَ الصَّيْقَلِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ

---

① وهو حديث ضعيف، كما قال الالباني في، ضعيف الجامع، رقم 4394.

② وهو حديث ضعيف كما قال الالباني في، ضعيف الجماع، رقم 6098 وقال: صح بلفظ، ان هذه الحشوش محتضرة فإذا اتى احدكم الخلاء فليقل: اعوذ بالله من الخبث والخبائث، نظر، الاحاديث الصحيحة، رقم 1070۔ كما يشهد لاخره الحديث الاتى، ستر ما بين الجن وعورات بنى آدم اذا دخل الخلا، ان يقول: بسم الله.

الصُّدَائِيُّ، حَدَّثَنَا اَصْرَمُ بْنُ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَي بْنُ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ عَلَي الْخَلَاءِ اَنْ يَقُولَ: بِسْمِ اللهِ حِينَ يَجْلِسُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنوں کی آنکھوں اور آدمیوں کی آنکھوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی واش روم میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ (رفع حاجت کے لیے) بیٹھتے وقت (دل میں) ''بسم اللہ'' پڑھ لیا کرے۔''①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

جب لیٹرین سے باہر نکلے تو کیا پڑھے؟

[22] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَي بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي الْفَيْضِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذَي وَعَافَانِي.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب واش روم سے باہر نکلتے تو کہتے۔''

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰي وَعَافَانِيْ﴾

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کر دیا اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔''②

[23] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ يَحْيَي بْنِ اَبِي بُكَيْرٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَائِطِ إِلَّا قَالَ: غُفْرَانَكَ.

① فی اسنادہ اصرم بن حوشب، قال ابن جان! کان یضع الحدیث علی الثقات وقال ابن معین: کذاب خبیث، وکذلک یحیی بن العلاء کذاب، لکن صححہ الالبانی من طوق اخری، انظر، الاروا، رقم 50۔

② اسنادہ ضعیف، ورواہ من حدیث أنس رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ رقم 301 فی الطھارۃ: باب مایقول اذا خرج من الخلاء، واسنادہ ضعیف ایضا۔ قال الحافظ فی، تخریج الاذکار، کما فی، الفتوحات الربانیہ، 1/405: وحدیث ابی ذر حسن، وقال: وجاء عن انس حدیث آخر یاتی فی شواھد حدیث ابن عمر، ثم قال: ولہ ولحدیث ابی ذر شاھد من حدیث حذیفۃ وابی الدردوء، اخرجہ ابن ابی شیبۃ عنھما موقوفا بلفظ ابی ذر۔ انظر، والاروا، رقم 53.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی واش روم سے باہر نکلتے تو کہتے:''

﴿غُفْرَانَكَ﴾

''میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں۔''①

[24] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحِ بْنِ عَمِيرَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ بُكَيْرٍ اَبُو جَنَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيِّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ الدَّانَاجُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب واش روم سے باہر تشریف لاتے تو پڑھتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْسَنَ إِلَيَّ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ﴾

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے اس کے اول اور آخر میں میرے ساتھ احسان فرمایا۔''②

[25] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَبْسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ دُوَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. وَإِذَا خَرَجَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَذَاقَنِي لَذَّتَهُ، وَاَبْقَى فِيَّ قُوَّتَهُ، وَاَذْهَبَ عَنِّي اَذَاهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب واش روم میں داخل ہوتے تو کہتے:

﴿اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی پلید، خبیث، گندے شیطان مردود سے۔''

اور جب باہر آتے تو کہتے:

① رواہ البخاری فی، الادب المفرد، رقم 693، والدارمی رقم 686، واحمد فی، المسند، 6/155، وابو داؤد رقم 30 فی الطہارۃ: باب ما یقول اذا خرج من الخلاء، وابن ماجہ رقم 300، والحاکم 1/158، وصححہ ووافقہ الذہبی، وحسنہ الترمذی، وھو کما قال، وصححہ ابن خزیمۃ رقم 90، وقال النووی فی، الاذکار، رقم 73 طبعۃ دار البیان بدمشق: صحیح۔

② فی اسنادہ عبداللہ بن محمد العدوی، قال الحافظ فی، التقریب،: متروک، رماہ وکیع بالوضع۔ والولید بن بکیر ابو جناب لین الحدیث۔ قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 4384: موضوع۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذَاقَنِيْ لَذَّتَهُ، وَاَبْقٰي فِيَّ قُوَّتَهُ، وَاَذْهَبَ عَنِّيْ اَذَاهُ﴾

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے اس کی لذت چکھائی اور اس کی قوت کو مجھ میں باقی رکھا اور مجھ سے اذیت کو دور فرما دیا۔''[1]

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ

وضو کے لیے بسم اللہ پڑھنے کا بیان

[26] اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَي بْنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ

''حضرت ربیح بن عبدالرحمن بن ابی سعید خدری اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کا وضو (کامل) نہیں جس نے (وضو کرتے ہوئے) اللہ کا نام نہیں لیا یعنی (وضو کرتے وقت) بسم اللہ نہ پڑھی۔''[2]

بَابُ كَيْفَ التَّسْمِيَةُ عَلَى الْوُضُوْءِ

وضو کے لیے بسم اللہ پڑھنے کا طریقہ

[27] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: طَلَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِنْكُمْ مَاءٌ؟ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ يَقُولُ: تَوَضَّئُوا بِسْمِ اللهِ .

---

[1] فی اسناده حبان بن علی العنزی و اسماعیل بن رافع، وهما ضعیفان۔ و انقطاع بین رویدبن نافع و ابن عمر، لکن للحدیث شواهد، انظر، الفتوحات، 405/1.

[2] رواه احمد فی، المسند، 418/2، و ابو داود رقم 101 فی الطهارة: باب التسمية على الوضوء، وابن ماجه رقم 399 فی الطهارة: باب ماجاء فی التسمية فی الوضوء، من حديث يعقوب بن سلمة عن ابيه عن ابی هريرة، وفی اسناده انقطاع۔ قال الحافظ فی، التهذيب،: قال البخاری: لا يعرف ليعقوب سماع من ابيه ولا لابيه من ابی هريرة۔ وقال الحافظ المنذری فی، الترغيب و الترهيب، 163/1-164: و كاشبج اب احاديث التی وردت فيها وان كان لا يسلم شيء منها عن مقام فانها تتعاضد بكثرة طرقها وتكتسب قوه۔ وقال الالبانی فی، صحيح الجامع، رقم 7444: صحيح.

فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّي تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ تُرَاهُمْ كَانُوا؟ قَالَ: نَحْوًا مِنْ سَبْعِينَ "

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وضو کرنے کے لیے پانی طلب کیا (تو انہوں نے پانی نہ پایا) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے تو پانی لایا گیا پس آپ ﷺ نے برتن میں اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور آپ نے فرمایا: بسم اللہ کر کے وضو کرو، تو میں نے دیکھا کہ پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے نکل رہا ہے حتی کہ ان (لوگوں) کے آخری آدمی تک نے بھی وضو کرلیا، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: وہ کتنے لوگ تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ تقریباً ستر لوگ تھے۔"[1]

بَابُ مَا يَقُولُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ وُضُوئِهِ

وضو کے درمیان کیا پڑھے اس کا بیان

[28] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبَّادًا - يَعْنِي: ابْنَ عَبَّادِ بْنِ عَلْقَمَةَ - قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو مُوسَي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَوَضَّأَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي، وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي.
قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، لَقَدْ سَمِعْتُكَ تَدْعُو بِكَذَا وَكَذَا. قَالَ: وَهَلْ تَرَكْنَ مِنْ شَيْءٍ؟

"حضرت عباد بن علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو مجلز کو فرماتے سنا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں آیا تو آپ نے وضو کیا پس میں نے آپ کو یہ کہتے سنا:"

﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي، وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي﴾

"اے اللہ! میرے لیے میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے میرے گھر میں وسعت عطا فرما اور مجھے میرے رزق میں برکت عطا فرما۔"

---

[1] رواہ النسائی 61/1 فی الطہارۃ: باب التسمیۃ فی الوضو، والبیہقی فی، السنن، 43/1 والدارقطنی فی السنن 71/1 و اسنادہ صحیح، وصححہ النووی۔

کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا نبی اللہ! میں نے آپ کو یہ یہ دعا کرتے سنا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے کوئی چیز ان میں سے چھوڑی ہے۔[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ

جب آدمی وضو سے فارغ ہو تو کیا پڑھے؟

[29] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَيْرُونِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَوَّارٍ الْهُذَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَحَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يَفْرَغُ مِنْ وُضُوئِهِ: اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ يَقُمْ حَتَّى تُمْحَي عَنْهُ ذُنُوبُهُ، حَتَّي يَصِيرَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

"حضرت عمرو بن میمون بن مہران اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے وضو سے فراغت کے بعد یہ کہے: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ. تین مرتبہ تو وہ ابھی اٹھے گا بھی (وضو کر کے) نہیں کہ اس کے گناہ مٹا دیے جائیں گے حتی کہ وہ اس دن کی طرح ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔"[2]

---

[1] وهو حديث حسن، كما قال الالبانى فى، صحيح الجامع، رقم 1276۔ قال السيوطى فى، تحفة الابرار، 11/ب: قال الحافظ ابن حجر: رواه الطبرانى فى، الكبير، من رواية مسدد وعارم والمقدمى كلهم عن معتمر، ووقع فى روايتهم، فتوضائم صلى، قال: وبذا يدفع ترجمة ابن السنى حيث قال: باب مايقول بين ظهرانى وضوئه، لتصريحه بانه قاله بعد الصلاة، ويدفع احتماله كونه بين الوضو والصلاة، قال: واما حكم الشيخ على الاسناد بالصحة ففيه نظر، لان ابا مجلز لم يلق سمرة بن جندب ولا عمران بن حصين فيما قاله على بن المدينى، وقد تاخر ابعد ابى موسى، ففى سماعه من ابى موسى نظر، وقد عمد منه الارسال عمن يلقه۔اه.

[2] قال ابن علان فى، الفتوحات، 22/2: قال الحافظ: الراوى له عن عمرو وما عرفته وعمرو وابوه ثقتان، وجده مهران ذكره البغوى وابن السكن فى الصحابة، واخرج له من رواية سليمان بن عبد الرحمن بن سوار عن عمرو عن ابيه عن جده حديثين۔ وبهذا السند اخرج ابن السنى بذا الحديث ايضا، لكن شيخ ابن السنى فيه عبدالله بن محمد بن جعفر القزوينى قاضى مصر، وقد اتهم بوضع الحديث آخر امره۔اه۔ قوله: سعيد بن محمد، فى نسخة: سعد.

[30] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنِي اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، ثنا يُوسُفُ بْنُ اَسْبَاطٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنْ وُضُوئِهِ: سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ اَللّٰهُمَّ وَاَتُوبُ إِلَيْكَ، خُتِمَ عَلَيْهَا بِخَاتَمٍ، فَوُضِعَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَلَمْ يُكْسَرْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرے تو وہ کامل وضو کرے پھر وہ اپنے وضو سے فراغت کے بعد کہے:

﴿سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ اَللّٰهُمَّ وَاَتُوبُ إِلَيْكَ﴾

”پاک ہے تیری ذات اے اللہ! اور تیرے لیے ہی حمد ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اے اللہ! اور تیری ہی طرف توبہ کرتا ہوں۔“

تو اس پر مہر لگا دی جاتی ہے پس اسے عرش کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے تو اسے قیامت کے دن تک نہیں توڑا جاتا۔[1]

[31] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، اَخْبَرَنِي زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، اَنَّ ابْنَ عَمِّهِ، اَخِي اَبِيهِ حَدَّثَهُ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ رَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تم میں سے وضو کیا سو اچھی طرح وضو کیا پھر آسمان کی طرف اپنی نظر اٹھا کر یہ پڑھا:

﴿اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ﴾

---

[1] رواہ الحاکم 564/1۔ والطبرانی فی، الاوسط،، ورواہ ایضا النسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 83-82-81 مرفوعاً وموقوفاً، وصحح الموقوف وصحیح اسنادہ الحافظ ابن حجر ثم قال: وانما اختلف فی رفع المتن ووقفہ، فالنسائی جری علی طریقتہ فی الترجیح بالاکثر والاحفظ، ولذا حکم علیہ بالخطا۔ واما علی طریقۃ النووی تبعاً لابن الصلاح وغیرہم فالرفع عندھم مقدم لما مع الرافع من زیادۃ العلم، وعلی تقدیر العمل بالطریق الاخری فھذا مما لا مجال للرائی فیہ، فلہ حکم الرفع۔ انظر، الفتوحات الربانیۃ، 20/2، و، جامع الاصول، رقم 7023،، الارواء، للالبانی رقم 96.

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں (یہ بھی) گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

تو اس شخص کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس میں سے چاہے وہ داخل ہو جائے۔ [1]

[32] نَوْعٌ آخَرُ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُونَ الصُّبَاحِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ الصُّدَائِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الْأَعْوَرُ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ، فَتَحَ اللهُ لَهُ ثَمَانِيَةَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

حضرت ثوبان ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے وضو کیا سو اچھی طرح وضو کیا پھر اپنے وضو سے فراغت کے بعد پڑھا:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.﴾

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا دے اور مجھے پاک لوگوں میں سے بنا دے۔'' [2]

اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے جس (دروازے) سے وہ چاہے (جنت میں) داخل ہو جائے۔

[33] نَوْعٌ آخَرُ حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ أَبِي مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَوَارِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّخَعِيُّ أَبُو

---

[1] رواہ النسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 84 وقال الالبانی فی، الارواء، رقم 96: رواہ احمد رقم 131 وج 4/150-151، وکذا الدارمی 2/1/182 وابن السنی رقم 31 وزاد فیہ ،۔۔۔ ثم رفع نظرہ الی السماء۔۔۔، وہذہ الزیادۃ منکرۃ لانہ تفرد بہا ابن عم ابی عقیل وھو مجہول۔ورواہ مسلم رقم 234 فی الطہارۃ: باب الذکر المستحب عقب الوضوء، وابو داود رقم 169 و 170 فی الطہارۃ: باب مایقول اذا توضا، والترمذی رقم 55 فی الطہارۃ: باب مایقال عند الوضوء، والنسائی 1/92 و93 فی الطہارۃ: باب القول بعد الفراغ من الوضوء۔
[2] رواہ الطبرانی فی، الکبیر، جلد 1/72/1 وفیہ ابو سعد الاعور وھو ضعیف۔انظر، الارواء، رقم 96.

مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ الْعَمِّيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ح وَاَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ النَّخَعِيِّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ح وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ، ثُمَّ يَقُولُ: اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ.
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، إِلَّا فَتَحَ اللهُ لَهُ ثَمَانِيَةَ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، مِنْ اَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ " لَفْظُ حُسَيْنٍ الْجُعْفِيِّ، وَاَبِي نُعَيْمٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے پھر تین مرتبہ کہے:

﴿اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ﴾

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ الفاظ (راویان) حدیث حسین جعفی اور ابونعیم کے ہیں۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اَصْبَحَ
جب آدمی صبح کرے تو کیا پڑھے؟

[34] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَي بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبْزَي، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَصْبَحَ قَالَ: اَصْبَحْنَا عَلَي فِطْرَةِ

① رواه ابن ماجه رقم 469 في الطهارة: باب ما يقال بعد الوضو واحمد في، المسند، قال الحافظ، كما في، الفتوحات، 21/2: حديث غريب اخرجه احمد وابن ماجة وابن السني والطبراني، ومدارهم على عمرو بن عبدالله بن وهب، وهو صدوق، عن زيد العمي، وهو بصري ضعيف عند الجمهور، وقد رواه عن ولده، فخالف السند، وليس فيه التكرار۔ اه۔ وهو حديث صحيح، كما قال الالباني في، صحيح الجامع، رقم 6044.

الْإِسْلَامِ، وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

حضرت عبداللہ بن ابزیٰ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے تو کہتے:

﴿أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَدِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾

''ہم نے فطرۃ اسلام پر صبح کی اور کلمہ اخلاص پر اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے اوپر اور اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر جو کھرے مسلمان تھے اور مشرکین میں سے نہ تھے۔''①

[35] نَوْعٌ آخَرُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَصْبَحْتُمْ فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم صبح کرو تو یہ کہو:

﴿اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ﴾

''اے اللہ! ہم نے تیری کرم نوازی کے ساتھ صبح کی اور تیری کرم نوازی کے ساتھ شام کی اور تیری کرم نوازی کے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیری کرم نوازی پر ہی ہم مرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہم نے اکٹھے ہونا ہے۔''②

[36] نَوْعٌ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى: أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَسُوءِ الْكِبَرِ، وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْقَبْرِ،

① رواه الدارمی رقم 2691 فی الاستئذان: باب ما یقول اذا اصبح، واحمد فی، المسند، 3/406 و 407 و 5/123، واسناده صحیح، کما قال الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ فی، الاذکار، رقم 234 من طبعتنا۔ مکتبۃ دار البیان بدمشق۔ انظر، صحیح الجامع، رقم 4550.

② رواه ابو داود رقم 5068 فی الادب: باب ما یقول اذا اصبح، والترمذی رقم 3388 فی الدعوات: باب ما جاء فی الدعاء اذا اصبح واذا امسی، وابن ماجه رقم 3868 فی الدعاء: باب ما یدعو به الرجل اذا اصبح واذا امسی وابن حبان رقم 2354، موارد، والبخاری فی، الادب المفرد، رقم 1199 وهو حدیث صحیح، وقد صححه الحافظ فی، تخریج الاذکار، کما فی، الفتوحات الربانیة، 3/86، انظر، الاحادیث الصحیحة، للالبانی رقم 262 و 263.

وَعَذَابِ النَّارِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ. وَزَادَ زُبَيْدٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ يَرْفَعُهُ قَالَ:وَإِذَا أَمْسَي قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب شام کرتے تو کہتے:

﴿أَمْسَيْنَا وَأَمْسَي الْمُلْكُ لِلّٰه، وَالْحَمْدُ لِلّٰه، وَلَا إِلَهَ إِلَّا الله، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَسُوْءِ الْكِبَرِ، وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ﴾

”ہم نے اور تمام ملک نے اللہ کے لیے شام کی، اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! میں تجھ سے بزدلی سے اور بخیلی سے اور بُرے بڑھاپے سے اور دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔“

اور جب صبح کرتے تو بھی اسی کی مثل کہتے۔

اور زبید نے از حضرت ابراہیم بن سوید از حضرت عبدالرحمن بن یزید از حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: اور جب آپ ﷺ شام کرتے تو کہتے:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.﴾

”اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے (حقیقی) بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تر تعریفیں ہیں وہی زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“[1]

[37] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَأَمْسَي: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذَا الْيَوْمِ، وَخَيْرِ مَا بَعْدَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذَا الْيَوْمِ، وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ

[1] رواہ مسلم رقم 2823 فی الذکر والدعاء: باب التعوذ من شر ما عمل ومن سر مالم یعمل، وابو داود رقم 05071 فی الادب: باب مایقول اذا اصبح، والترمذی رقم 3387 فی الدعوات: باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح واذا امس.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح یا شام ہوتی تو کہتے:

﴿أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الْيَوْمِ، وَخَيْرِ مَا بَعْدَهُ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْيَوْمِ، وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ﴾

''ہم نے اور تمام ملک نے اللہ کے لیے صبح کی اور تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی بھلائی کا اور اس کے بعد والے دن کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے اس دن کی برائی اور اس کے بعد والے دن کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! بے شک میں سستی سے اور بُرے بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب تیری پناہ مانگتا ہوں۔''①

[38] نَوْعٌ آخَرُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَرْقَاءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ، وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ، وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيهِمَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا النَّهَارِ صَلَاحًا، وَأَوْسَطَهُ نَجَاحًا، وَآخِرَهُ فَلَاحًا، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے تو کہتے:

﴿أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ، وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ، وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيهِمَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا النَّهَارِ صَلَاحًا، وَأَوْسَطَهُ نَجَاحًا، وَآخِرَهُ فَلَاحًا، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ﴾

''ہم نے اور تمام ملک نے اللہ عزوجل کے لیے صبح کی، اور تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اور بڑائی اور عظمت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اور تخلیق اور حکم اور رات اور دن اور جو ان دونوں میں ہے اللہ عزوجل ہی کے لیے ہے۔ اے اللہ! اس دن کے شروع کو (میرے لیے) صلاح اور اس کے درمیان کو (میرے لیے) نجاح اور اس

① قال الهيثمي في المجمع، 10/114: رواه الطبراني من طريق غسان بن الربيع عن ابى اسرائيل الملائي، وكلاهما الكالب عليه الضعف وقد وثقا، وبقية رجاله رجال الصحيح.

کے آخر کو (میرے لیے) فلاح بنادے اے سب (مخلوق) سے زیادہ رحم فرمانے والے۔''①

[39] نَوْعٌ آخَرُ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَجْأَةِ الْخَيْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فَجْأَةِ الشَّرِّ، فَإِنَّ الْعَبْدَ لَا يَدْرِي مَا يَفْجَأُهُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح و شام ان دعاؤں کے ساتھ دعا فرمایا کرتے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَجْأَةِ الْخَيْرِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فَجْأَةِ الشَّرِّ. فَإِنَّ الْعَبْدَ لَا يَدْرِي مَا يَفْجَأُهُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى﴾

''اے اللہ! میں تجھ سے یکا یک آنے والی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے یکا یک آنے والی برائی سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ بندے کو نہیں معلوم ہوتا کہ یکا یک صبح یا شام کو اسے کیا پیش آجائے۔''②

[40] نَوْعٌ آخَرُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي قَالَ جُبَيْرٌ: وَهُوَ الْخَسْفُ. قَالَ عُبَادَةُ: لَا أَدْرِي، قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَوْلُ جُبَيْرٍ

حضرت جبیر بن ابوسلیمان بن جبیر بن مطعم کا بیان ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھے تھے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی دعا میں یہ پڑھتے ہوئے سنا جب آپ نے صبح کی:

حضرت جبیر نے کہا: نیچے کے عذاب سے مراد (زمین میں) دھنسنا ہے۔ حضرت عبادہ نے کہا مجھے نہیں معلوم کہ آیا یہ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے یا حضرت جبیر کا قول۔

---

① قال الهيثمي في المجمع، 115/10: رواه الطبراني وفيه فائد ابو الورقاء۔ وهو متروك۔ وقال الالباني في تخريج المشكاة، رقم 2414: ضعيف جداً۔ قلت: قال في التقريب: ابو قتادة هو عبدالله بن واقد الحواني وهو متروك ايضاً۔

② قال الهيثمي في المجمع، 115/10: رواه ابو يعلى وفيه يوسف بن عطية، وهو متروك، وقال الالباني في ضعيف الجامع، رقم 4349: ضعيف جداً۔

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَاَهْلِي وَمَالِي. اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَاٰمِنْ رَوْعَاتِي. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَّمِيْنِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي﴾

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت کی عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین اپنی دنیا اور اپنے اہل و مال کی عفو و عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے عیبوں پر پردہ رکھ! اور مجھے میرے غموں سے امن عطا فرما، اے اللہ! میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے اور میرے دائیں طرف سے اور میرے بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں تجھ سے اپنے نیچے کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''[1]

[41] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰي، فِي حَدِيثِهِ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَنْبَسَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ، فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ، فَقَدْ اَدّٰي شُكْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح کے وقت یہ پڑھا:

﴿اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ. فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ. فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ﴾

''اے اللہ! مجھ پر جو بھی (تیری) نعمت ہے یا تیری مخلوق میں سے کسی پر تو وہ تیری ہی جانب سے ہے، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، تیرے لیے ہی تمام تر تعریفیں ہیں اور تیرے لیے ہی شکر (کرنا ہر مخلوق کو لازم) ہے۔''[2]

---

[1] رواہ احمد فی، المسند، 25/2، وابو داود رقم 5073 فی الادب: باب مایقول اذا اصبح، وابن ماجه رقم 3871 فی الدعاء: باب مایدعو به الرجل اذا اصبح واذا امسی، وصححه ابن حبان رقم 2356، موارد، والحاكم 517/1، ووافقه الذهبی، والنسائی فی، عمل اليوم والليلة، رقم 566۔ نقل ابن علان عن الحافظ كما فی، الفتوحات، 108/3 قال: حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث عبادة بن مسلم الا بهذا السند، وقول الشيخ۔ يعنی النووی۔ بالا سانيد الصحيحة يوهم ان له طرقاً عن ابن عمر، وليس كذلک، واخرجه احمد والنسائی والحاكم كلهم عن عبادة، قال: ووجدت له شاهداً من حديث ابن عباس اخرجه البخاری فی، الادب المفرد، وفی سنده راوٍ ضعيف.

[2] رواہ ابو داود رقم 5073 فی الادب: باب ما يقول اذا اصبح، وفی سنده عبدالله بن عباس، وقيل: ابن غنام البياضی وهو الصحيح حديث، من قال حين يصبح اللهم ما اصبح بی من نعمة ـــ، روی له ابو داؤد والنسائی بهذا الحديث ورفع فی رواية النسائی علی الوجهين ورجع الطبرانی وغيره ابن غنام۔ قلت: وقال ابو زرعة: لا اعرفه الا فی حديث واحد، واخرجه ابن حبان فی، صحيحه، فقال: ابن عباس، واما ابو نعيم فجزم فی، معرفة الصحابة، بان من قال ابن عباس فقد صحف، وكذا قال ابن عساكر انه خطأ۔اھ.

تو بلاشبہ اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا۔

[42] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عِيسَي، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْاَحْمَرُ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ إِذَا اَصْبَحَ وَإِذَا اَمْسَي: رَبِّيَ اللهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، تَوَكَّلْتُ عَلَي اللهِ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، مَا شَاءَ اللهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰـهَ عَلَي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَاَنَّ اللّٰـهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، ثُمَّ مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح یا شام کو یہ کہا:

﴿رَبِّيَ اللهُ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. تَوَكَّلْتُ عَلَي اللهِ. وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. مَا شَآءَ اللهُ كَانَ. وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ. اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلَي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا﴾

”میرا رب اللہ ہے وہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بلند عظمت والا ہے، میں اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کرتا ہوں، اور وہ عرش عظیم کا رب ہے، جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور جو وہ نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔ میں جانتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر شے کا اپنے علم سے احاطہ کیا ہوا ہے۔“[1]

پھر وہ فوت ہو گیا تو جنت میں جائے گا۔

[43] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَلَّلُ بْنُ نُفَيْلٍ، حَدَّثَنَا مُوسَي بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ إِذَا اَصْبَحَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلَي عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اَنْتَ، فَإِنْ مَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مَاتَ شَهِيدًا، وَإِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ مَاتَ شَهِيدًا.

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کو یہ پڑھا:

[1] فی اسنادہ علی بن قادم ضعفہ ابن معین و وثقہ ابن حبان وثعلبۃ بن یزید قال البخاری: فی حدیثہ نظر، لا یتابع فی حدیث، وقال النسائی: ثقۃ.

﴿اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ، إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اَنْتَ﴾

''اے اللہ! تو ہی میرا پالن ہار ہے تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر جتنی میری استطاعت ہے قائم ہوں، میں تجھ سے اپنے کیے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور میرے لیے جو تیری نعمتیں مجھ پر ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں سو تو میری بخشش فرما دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔''①

تو اگر وہ شخص (یہ کلمات پڑھنے والا) اس دن کو مر گیا تو وہ شہید مرے گا اور اگر اس رات کو مر گیا تو بھی شہید مرے گا۔

[44] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، اَخْبَرَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِي مَوْدُودٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ: بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، فَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي لَمْ تَفْجَأْهُ فَاجِئَةُ بَلَاءٍ حَتَّي يُصْبِحَ، وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ تَفْجَأْهُ فَاجِئَةُ بَلَاءٍ حَتَّي يُمْسِيَ.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے یہ پڑھا:

﴿بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ، وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾

''اللہ کے نام کے ساتھ وہ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز جو زمین میں ہے یا آسمان میں نقصان نہیں دیتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔''② فرمایا کہ جس نے شام کو یہ کلمات کہے تو صبح ہونے تک (ان کی برکت سے)

---

① رواہ ابو داود رقم 5070 فی الادب: باب مایقول اذا اصبح، وابن ماجه رقم 3872 فی الدعاء: باب مایقول اذا اصبح واذا امسی، واسنادہ صحیح۔ ورواہ البخاری عن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بلفظ: سید الاستغفار ان تقول: اللھم انت ربی، انظر الاحادیث الصحیحۃ، للالبانی رقم 1747.

② رواہ الترمذی رقم 3385 فی الدعوات: باب ما جاء اذا اصبح واذا امسی، وابو داود رقم 5088 و 5089 فی الادب: باب مایقول اذا اصبح، وابن ماجه رقم 3869 فی الدعاء: باب مایدعو به الرجل اذا اصبح واذا امسی، واسنادہ صحیح، وصححه ابن حبان رقم 2352، والحاکم 514/1، واحمد فی المسند 62/1 و 66 و 71 و 72، والنسائی فی عمل الیوم واللیلۃ، رقم 15-18 و 346 فالحدیث صحیح کما قال الالبانی فی صحیح الجامع، رقم 6302.

اچانک کوئی حادثہ اسے پیش نہیں آئے گا اور جس نے صبح کو یہ کلمات کہے تو شام تک (ان کی برکت سے) اچانک کوئی حادثہ اسے پیش نہیں آئے گا۔

[45] نَوْعٌ آخَرُ أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَعْلَي بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مُرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ. قَالَ: " قُلِ: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَشِرْكِهِ ". قَالَ: قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ. اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَشِرْكِهِ.

﴿اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَشِرْكِهِ﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (رسول اللہ ﷺ سے) عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسے کلمات بتائیں جو کہ میں جب صبح ہو تو بھی پڑھا کروں اور جب شام ہو تو بھی پڑھا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ پڑھا کرو:

"اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، حاضر و غائب کے جاننے والے، ہر شے کے پالن ہار اور اس کے بادشاہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں پناہ مانگتا ہوں تیری اپنے نفس کے شر سے اور شیطان مردود کے شر سے اور اس کے شرک سے۔"[1]

ارشاد فرمایا کہ جب تو صبح کرے اور جب شام کرے تو یہ کلمات پڑھا کر اور جب تو اپنے بستر پر آرام کے لیے آئے (تو بھی یہ پڑھا کر)۔

---

[1] رواہ الترمذی رقم 3389 فی الدعوات: باب رقم 14۔ وابو داود رقم 5067 فی الادب: باب مایقول اذا اصبح، وصححہ ابن حبان رقم 2349، موارد،، والحاکم فی، المستدرک، 513/1، ووافقہ الذہبی، والبخاری فی، الادب المفرد، رقم 1202، والدارمی رقم 2292 فالحدیث صحیح کما قال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 4278۔

[46] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ سَالِمًا الْفَرَّاءَ، حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ مَوْلَي بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اُمَّهُ حَدَّثَتْهُ - وَكَانَتْ، تَخْدُمُ بَعْضَ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَنَّ ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَتْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهَا، فَيَقُولُ: " قُولِي حِينَ تُصْبِحِينَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، مَا شَاءَ اللهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰـه عَلَي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَاَنَّ اللّٰـه قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتَّي يُمْسِيَ، وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي حُفِظَ حَتَّي يُصْبِحَ "

حضرت عبدالحمید بنو ہاشم کے مولیٰ بیان کرتے ہیں کہ ان سے ان کی والدہ نے بیان کیا کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں میں سے کسی کی خادمہ تھیں تو حضور نبی کریم ﷺ کی اس بیٹی نے ان سے حدیث بیان کی کہ حضور نبی کریم ﷺ انھیں یہ کلمات سکھاتے تھے، آپ فرماتے جب تو صبح کرے تو پڑھا کر:

﴿سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، مَا شَآءَ اللهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰـه عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَاَنَّ اللّٰـه قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا﴾

''اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، نہیں ہے نیکی کرنے کی قوت سوائے اللہ تعالیٰ کی توفیق کے، جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ ہوا اور جو اس نے نہ چاہا وہ نہ ہوا، میں جانتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔''[1]

کیونکہ جو صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتا ہے شام تک اس کی حفاظت کی جاتی ہے او جو شام کو یہ کلمات پڑھ لیتا ہے تو صبح تک اس کی حفاظت کی جاتی ہے۔

[47] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ، ثنا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ

---

[1] رواہ ابو داد رقم 5075 فی الادب: باب مایقول اذا اصبح۔ وعبدالحمید مولی بنی ہاشم قال ابو حاتم الرازی: عبدالحمید مجہول۔ وقال الحافظ المنذری: ام عبدالحمید لا اعرفها۔ وقال الحافظ ابن حجر: لم اقف علی اسمها و کانها صحابیة۔ وفی التخریج له: ام عبدالحمید لم اعرف اسمها ولا حالها، ولکن یغلب علی الظن انها صحابیة، فان بنات النبی ﷺ متن فی حیاته الا فاطمة، فعاشت بعده ستة اشهر او اقل، وقد وصفت بانها تخدم التی روت عنها، لکنها لم تسمها، فان غیر فاطمة قوی الاحتمال، والا احتمل انها جائت بعد موت النبی ﷺ والعلم عند الله۔ وانظر بقیة کلامه، الفتوحات، 3/122۔ وقال الالبانی فی، تخریج المشکاة، رقم 2394: ضعیف۔

دُعَاءً، وَأَمَرَهُ أَنْ يَتَعَاهَدَ بِهِ أَهْلَهُ كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، وَمِنْكَ وَإِلَيْكَ، مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ، أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ، أَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلِفٍ، فَمَشِيئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ، مَا شِئْتَ مِنْهُ كَانَ، وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ وَمَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ فَعَلَى مَنْ صَلَّيْتَ، وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلَى مَنْ لَعَنْتَ، أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ "

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کو یہ دعا سکھائی اور انہیں ہر روز اپنے گھر والوں کو اس (کے پڑھنے) پر مواظبت کا تاکیدی حکم دیا، فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت یہ پڑھا:

﴿لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ. لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ. وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ. وَمِنْكَ وَإِلَيْكَ. مَا قُلْتُهُ مِنْ قَوْلٍ، أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ. أَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلِفٍ. فَمَشِيئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ. مَا شِئْتَ مِنْهُ كَانَ. وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ. إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اَللّٰهُمَّ وَمَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ فَعَلَيَّ مَنْ صَلَّيْتَ. وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلَيَّ مَنْ لَعَنْتَ. أَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ﴾

''میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں اور بھلائی (ساری کی ساری) تیرے ہی دست قدرت میں ہے تیری ہی طرف سے ہے اور تیری ہی طرف لوٹتی ہے میں نے جو بات بھی کہی یا میں نے جو بھی نذر مانی یا میں نے جو بھی قسم اٹھائی تو وہ تیری مشیت اور تیرے قبضۂ واختیار میں ہے جو تو چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور جو تو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ نہیں ہے برائی سے بچنے کی طاقت اور نہ نیکی کرنے کی طاقت سوائے تیری توفیق کے۔ بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! میں نے جو بھی دعا کی (جس کے لیے) تو وہ اسی کے لیے ہے جس پر تیری مہربانی ہے اور میں نے جو بھی کسی پر لعنت کی تو وہ اسی کے لیے ہے جس پر تو نے لعنت بھیجی، تو ہی میرا دنیا وآخرت میں مددگار ہے مجھے اس حال میں موت دے کہ میں مسلمان ہوں اور مجھے تو نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے۔''[1]

[1] رواہ احمد فی المسند، 5/191 باطول من ہذا، وفی اسنادہ ابوبکر بن عبداللہ بن ابی مریم النسائی الشامی، وھو ضعیف، کان قد سرق بیتہ فاختلط۔

[48] نَوْعٌ آخَرُحَدَّثَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، ح وَاَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ، مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: " مَا يَمْنَعُكِ اَنْ تَسْمَعِي مَا اُوصِيكِ تَقُولِي إِذَا اَصْبَحْتِ وَإِذَا اَمْسَيْتِ: يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيثُ ". زَادَ هَارُونُ: وَاَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، وَلَا تَكِلْنِي إِلَي نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا.

حضرت عثمان بن موھب مولیٰ بنی ہاشم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کوفرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تجھے کس چیز نے روکا ہے کہ جو میں تجھے وصیت کروں اسے تو نہ سنے جب تو صبح کرے یا شام کرے تو یہ پڑھا کر:

﴿يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيثُ﴾

''اے زندہ ذات، اے قائم رہنے والی ذات میں تیری رحمت تجھ سے طلب کرتا ہوں۔''

(راوی) ہارون نے یہ اضافہ کیا:

﴿وَاَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ، وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ﴾

''اور میرے معاملے کی درستگی فرما اور مجھے ایک لمحہ کے لیے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا۔''[1]

[49] نَوْعٌ آخَرُحَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَي، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْكٍ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، اُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّي يُمْسِيَ "

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے:

﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جو سننے والا جاننے والا ہے شیطان مردود سے۔''[2]

تو شام تک اس کی شیطان مردود سے حفاظت کی جائے گی۔

---

[1] رواہ الحاکم فی، المستدرک، 545/1۔ قال الہیثمی فی، المجمع، 117/10: رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح غیر عثمان بن موھب وھو ثقۃ۔ وھو حدیث صحیح۔ کما قال الالبانی فی، الاحادیث الصحیحۃ، رقم 227۔

[2] فی اسنادہ یزید الرقاشی وھو ضعیف، وداود بن سلیک لم یوثقہ غیر ابن حبان قال فی، التقریب، مقبول، انظر، الارواء، للالبانی 59/2۔

[50] نَوْعٌ آخَرُحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ حَيَاتُنَا وَمَوْتُنَا، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَامَّةِ، وَأَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ عِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ وَإِذَا أَمْسَى قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ: وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے تو پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ حَيَاتُنَا وَمَوْتُنَا، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَامَّةِ، وَأَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ عِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ﴾

''اے اللہ! تیرے ہی (رحم وکرم) کے ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے ہی (رحم وکرم کے) ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے ہی (رحم وکرم کے) ساتھ ہمارا جینا اور مرنا ہے اور تیرے ہی طرف ہم نے اکٹھے ہونا ہے۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ زہریلے اور اذیت دینے والے حیوانوں کے شر سے، اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے۔''[1]

[51] نَوْعٌ آخَرُأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدَانَ، أَخْبَرَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا، شَكَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُصِيبُهُ الْآفَاتُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ: بِسْمِ اللهِ عَلَى نَفْسِي وَأَهْلِي وَمَالِي، فَإِنَّهُ لَا يَذْهَبُ لَكَ شَيْءٌ فَقَالَهُنَّ الرَّجُلُ؛ فَذَهَبَتْ عَنْهُ الْآفَاتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اسے بہت مصیبتیں پہنچتی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا جب تو صبح کرے تو یہ پڑھا کر:

﴿بِسْمِ اللهِ عَلَى نَفْسِي وَأَهْلِي وَمَالِي، فَإِنَّهُ لَا يَذْهَبُ لَكَ شَيْءٌ﴾

[1] فی اسنادہ عبدالملک بن الحسین، ابو مالک النخعی الواسطی، وھو متروک، کما قال الحافظ فی ،التقریب،، لکن للحدیث شواھد بمعناہ۔

''سو اس آدمی نے یہ کلمات پڑھے تو اس کی مصیبتیں اس سے دور ہو گئیں۔''①

[52] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنَا كَهْمَسُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي جَمِيلٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اَصْبَحَ يَقُولُ: اَصْبَحْتُ يَا رَبِّ اُشْهِدُكَ، وَاُشْهِدُ مَلَائِكَتَكَ، وَاَنْبِيَاءَكَ وَرُسُلَكَ، وَجَمِيعَ خَلْقِكَ عَلَى شَهَادَتِي عَلَى نَفْسِي اَنِّي اَشْهَدُ اَنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، وَاُؤْمِنُ بِكَ، وَاَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ يَقُولُهُنَّ ثَلَاثًا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح ہوتی تو تین دفعہ یہ (کلمات) پڑھتے:

﴿اَصْبَحْتُ يَا رَبِّ اُشْهِدُكَ، وَاُشْهِدُ مَلَائِكَتَكَ، وَاَنْبِيَاءَكَ وَرُسُلَكَ، وَجَمِيعَ خَلْقِكَ عَلَى شَهَادَتِي عَلَى نَفْسِي اَنِّي اَشْهَدُ اَنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، وَاُؤْمِنُ بِكَ، وَاَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ﴾

''اے میرے رب میں نے صبح کی، میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور میں تیرے فرشتوں اور تیرے نبیوں اور تیرے رسولوں کو اور تیری تمام مخلوق کو اپنی ذات کی شہادت پر گواہ بناتا ہوں، بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اور بے شک حضرت محمد (ﷺ) تیرے خاص بندے اور تیرے رسول ہیں اور میں تیری ذات پر ایمان لاتا ہوں اور تجھ پر ہی بھروسہ کرتا ہوں۔''②

[53] نَوْعٌ آخَرُ حَدَّثَنِي عَزْرَةُ بْنُ عَبْدِ الدَّايِمِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الرَّبِيعِ النَّهْدِيُّ، حَدَّثَنَا كَادِحُ بْنُ رَحْمَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْعَبْدِيِّ، زَوْجِ اُمِّ سَعِيدٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: مَاشَاءَ اللهُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰـه عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رُزِقَ خَيْرَ ذَلِكَ الْيَوْمِ، وَصُرِفَ عَنْهُ شَرُّهُ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ رُزِقَ خَيْرَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، وَصُرِفَ عَنْهُ شَرُّهَا.

① فی اسنادہ مجهول۔ ضعفه الامام النووی فی الاذکار، رقم 240 من طبعنا مکتبة دار البیان بدمشق۔
② فی اسنادہ ابن لهیعة وهو ضعیف۔ وقوله (یقولهن): فی نسخة یقولها۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس شخص نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے:

تو اس شخص کو اس دن بھلائی عطا ہوگی اور اس سے اس دن کی برائی دور ہوگی اور جس شخص نے رات کو یہ کلمات پڑھے تو اس رات کو اسے بھلائی عطا ہوگی اور اس سے اس رات کی برائی کو دور کیا جائے گا۔

﴿مَاشَآءَ اللهُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

''جو اللہ تعالیٰ کی ذات نے چاہا، برائی سے پھرنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''①

[54] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَي، حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَي، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَي بْنِ اَبِي عَائِشَةَ، عَنْ مَوْلًي لِاُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اَصْبَحَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح ہوتی تو یہ پڑھا کرتے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا﴾

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور پاکیزہ رزق اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔''②

[55] نَوْعٌ آخَرُ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ شَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَالَ إِذَا اَصْبَحَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَصْبَحْتُ مِنْكَ فِي نِعْمَةٍ وَعَافِيَةٍ وَسِتْرٍ، فَاَتِمَّ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَعَافِيَتَكَ وَسِتْرَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا اَصْبَحَ وَإِذَا اَمْسَي، كَانَ حَقًّا عَلَي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُتِمَّ عَلَيْهِ نِعْمَتَهُ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے صبح کو یہ پڑھا:

①فی اسنادہ کادح بن رحمۃ، قال عنہ الازدی: کذاب وسلیمان بن الربیع احد المتروکین۔

②رواہ ابن ماجہ رقم 925 فی اقامۃ الصلاۃ: باب ما یقال بعد التسلیم۔ قال البوصیری فی، الزوائد: رجال اسنادہ ثقات، خلا مولی ام سلمۃ فانہ لم یسمع، ولم ار احداً ممن صنف فی المبہمات ذکرہ، ولا ادری ما حالہ۔ اھ۔ وللحدیث شاہد عند الطبرانی فی، معجمہ الصغیر، باسناد صحیح۔ فالحدیث حسن بہ۔ رفیہ انہ کان یقول بعد الفجر۔

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَصْبَحْتُ مِنْكَ فِيْ نِعْمَةٍ وَعَافِيَةٍ وَسِتْرٍ ، فَأَتِمَّ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَعَافِيَتَكَ وَسِتْرَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ﴾

''اے اللہ! میں نے تیری نعمت اور مکمل فرما عافیت اور پردہ پوشی میں صبح کی سو مجھ پر تو اپنی نعمت اور اپنی عافیت اور اپنی پردہ پوشی کو دنیا اور آخرت میں۔''①

تین مرتبہ صبح کو اور تین مرتبہ جب شام ہو تو اللہ عزوجل کی ذات پر اس کا حق ہے کہ وہ ذات اس شخص پر اپنی نعمت کو مکمل فرمائے۔

[56] نَوْعٌ آخَرُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ النَّجَّارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ، وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ الْآيَاتُ كُلُّهَا، أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح کے وقت یہ پڑھا:

﴿فَسُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ، وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ﴾

''پاکی بیان کرو اللہ تعالیٰ کی جس وقت تم کو شام ہو اور جس وقت تم کو صبح ہو، اور اسی کے لیے تمام تر تعریفیں ہیں آسمانوں اور زمین میں اور سہ پہر کو اور جس وقت تم کو دوپہر ہو (اس کی پاکی بیان کرو)۔''②

تو اس دن اس شخص سے جو فوت ہو جائے وہ اسے پالے گا (یعنی کوئی نیکی، وظیفہ، ورد تو وہ اس کو پڑھنے کا ثواب پالے گا) اور جس شخص نے یہ کلمات رات کو پڑھے تو جو اس رات اس سے فوت ہو جائے وہ اسے پالے گا۔

① الحدیث فی اسنادہ عمرو بن الحصین وھو متروک۔ وقت اخرج مسلم اولہ عن ابی ہریرۃ، ولیس فیہ ،ثلاث مرات، ولقسمہ الاخر شواھد بمعناہ فالحدیث حسن بشواھدہ دون تقییدہ بثلاث مرات۔

② رواہ ابو داود رقم 5076 فی الادب: باب مایقول اذا اصبح، واسنادہ ضعیف۔ وقال الحافظ: حدیث غریب۔ وانظر بقیۃ الکلام علیہ فی، جامع الاصول، رقم 2230 بتحقیق استاذنا الشیخ عبد القادر الارناؤ وط احفظ اللہ، وھو من منشوراتنا۔ بمکتبۃ دار البیان بدمشق۔ قلت: وقال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 5845: ضعیف جداً۔

[57] نَوْعٌ آخَرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْأَغْلَبُ بْنُ تَمِيمٍ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ فُرَافِصَةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَي أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، قَدِ احْتَرَقَ بَيْتُكَ. قَالَ: مَا احْتَرَقَ، اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ؛ لِكَلِمَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ قَالَهُنَّ أَوَّلَ نَهَارِهِ لَمْ تُصِبْهُ مُصِيبَةٌ حَتَّي يُمْسِيَ، وَمَنْ قَالَهَا آخِرَ النَّهَارِ لَمْ تُصِبْهُ مُصِيبَةٌ حَتَّي يُصْبِحَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، مَا شَاءَ اللهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰـه عَلَي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَأَنَّ اللّٰـه قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا، إِنَّ رَبِّي عَلَي صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

حضرت طلق بن حبیب سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا: اے ابودرداء! آپ کا گھر جل چکا تو انہوں نے فرمایا: نہیں جلا۔ اللہ عزوجل ان کلمات کے پڑھنے کے طفیل ایسا نہیں کرے گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ کلمات دن کے شروع میں پڑھ لے گا تو اسے شام تک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی او جو شخص ان کلمات کو دن کے آخر میں (یعنی شام کو) پڑھ لے گا اسے صبح تک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی (وہ کلمات یہ ہیں)

﴿اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا، اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾

''اے اللہ! تو ہی میرا پالن ہار ہے، نہیں کوئی لائق عبادت تیرے سوا، میرا تجھ پر ہی بھروسہ ہے، اور تو عرش عظیم کا رب ہے، جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو اس نے نہ چاہا وہ نہ ہوا، نہیں ہے بدی سے بچنے کی اور نہ نیکی کرنے کی قوت سوائے اللہ بلند عظمت والے کی توفیق کے، میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر

سے (اور میں پناہ مانگتا ہوں) ہر جانور کے شر سے جس کی پیشانی تیرے قبضۂ قدرت میں ہے، بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔"①

[58] اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا مُعَانُ اَبُو عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا رَجُلٌ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُتِيَ، فَقِيلَ لَهُ: اَدْرِكْ دَارَكَ فَقَدِ احْتَرَقَتْ. فَقَالَ: مَا احْتَرَقَتْ دَارِي. فَذَهَبَ، ثُمَّ جَاءَ، فَقِيلَ لَهُ: اَدْرِكْ دَارَكَ فَقَدِ احْتَرَقَتْ. فَقَالَ: لَا وَاللهِ مَا احْتَرَقَتْ دَارِي. فَقِيلَ لَهُ: احْتَرَقَتْ دَارُكَ، وَتَحْلِفُ بِاللهِ مَا احْتَرَقَتْ؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: رَبِّيَ اللهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰـهَ عَلَي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَاَنَّ اللّٰـهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، اَعُوذُ بِاللهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَي الْاَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ رَبِّي آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا، إِنَّ رَبِّي عَلَي صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ، لَمْ يُصِبْهُ فِي نَفْسِهِ وَلَا اَهْلِهِ وَلَا مَالِهِ شَيْءٌ يَكْرَهُهُ "، وَقَدْ قُلْتُهَا الْيَوْمَ. ثُمَّ قَالَ: انْهَضُوا بِنَا. فَقَامَ وَقَامُوا مَعَهُ، فَانْتَهَوْا إِلَي دَارِهِ، وَقَدِ احْتَرَقَ مَا حَوْلَهَا، وَلَمْ يُصِبْهَا شَيْءٌ "

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرام میں سے ایک صحابی کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آنے والا آیا اور اس نے ان سے کہا آپ کو معلوم ہے آپ کا گھر جل گیا ہے تو انہوں نے فرمایا: میرا گھر نہیں جلا، سو وہ شخص گیا پھر واپس آیا اور اس نے ان سے کہا: آپ کو معلوم ہے آپ کا گھر جل گیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! نہیں جلا، ان سے کہا گیا: آپ کا گھر جل چکا اور آپ اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ نہیں جلا، تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس نے صبح کے وقت یہ پڑھا:

﴿اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ، عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰـهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَاَنَّ اللّٰـهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا، إِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾

① في اسناده الاغلب بن تميم، قال البخاري: منكر الحديث۔

''اے اللہ! تو میرا پالن ہار اللہ ہے نہیں کوئی معبود اس کے سوا، میرا اسی پر بھروسہ ہے اور وہ عرش عظیم کا رب ہے، جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو اس نے نہ چاہا وہ نہ ہوا، نہیں ہے بدی سے بچنے کی اور نہ نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ بلند عظمت والے کی توفیق سے، میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے، اور میں پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، اور (میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی) ہر جانور کے شر سے جس کی پیشانی تیرے قبضۂ قدرت میں ہے، بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔''①

اس (یعنی یہ کلمات پڑھنے والے) کو اپنے نفس اور اپنے اہل اور اپنے مال میں کوئی ناپسندیدہ چیز درپیش نہ ہوگی اور بلاشبہ میں نے آج کے دن یہ کلمات پڑھے ہیں ہمارے ساتھ چلو پس وہ اٹھے اور لوگ بھی ان کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے (یہ دیکھنے کے لیے کہ آیا ان کا گھر جلا کہ نہیں) سو جب وہ ان کے گھر کے پاس پہنچے تو اس کا اردگرد جل چکا تھا لیکن اسے کوئی چیز نہ پہنچی تھی (یعنی آگ وغیرہ)۔

[59] نَوْعٌ آخَرُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ حَيَّانَ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ اَبَانَ الْمُحَارِبِيِّ، - وَكَانَ مِنَ الْوَفْدِ الَّذِينَ وَفَدُوا إِلَي رَسُولِ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ - اَنَّ رَسُولَ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُولُ إِذَا اَصْبَحَ: الْحَمْدُ الله ، رَبِّيَ اللهُ لَا اُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَا الله، إِلَّا ظَلَّ يُغْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ حَتَّي يُمْسِيَ، وَإِنْ قَالَهَا إِذَا اَمْسَي بَاتَ يُغْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ حَتَّي يُصْبِحَ .

حضرت ابان محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ ان لوگوں کے وفد میں سے ہیں جو بنی عبدالقیس کی طرف سے وفد بن کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان آدمی جب صبح کے وقت یہ پڑھتا ہے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰه رَبِّيَ اللهُ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا. اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ﴾

''تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو میرا پالن ہار ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

تو اس کے شام تک کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جو ان کلمات کو شام کو پڑھے تو صبح تک کے اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔②

---

① في اسناده مجهول۔

② قال الهيثمی فی، المجمع، 10/116: رواه البزار، وفيه ابان بن ابی عياش وهو متروك۔

[60] حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَمَّالُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: الْحَمْدُ للهِ رَبِّي لَا اُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ، ظَلَّ مَغْفُورًا لَهُ، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي بَاتَ مَغْفُورًا لَهُ "

حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کہے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰه رَبِّي لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ﴾

''تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو میرا پالن ہار ہے، میں اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہیں ٹھہراتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔''[1]

تو اسے بخش دیا جاتا ہے اور جو شخص یہ کلمات شام کو پڑھتا ہے اسے بھی بخش دیا جاتا ہے۔

[61] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشَّامِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَي بْنُ يُونُسَ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ، اَعْتَقَ اللهُ رَقَبَتَهُ مِنَ النَّارِ ".

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح کے وقت یہ پڑھا:

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ﴾

''نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔''[2]

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے۔

[62] نَوْعٌ آخَرُ حَدَّثَنِي ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُوسَي بْنِ عُبَيْدَةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي حَكِيمٍ، مَوْلَي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُهُ الْعَبْدُ اِلَّا صَرَخَ صَارِخٌ: اَيُّهَا الْخَلَائِقُ، سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوسَ.

[1] قال الهيثمي في، المجمع، 10/117: رواه الطبراني، وفيه: ابان بن ابي عياش وهو متروك۔ اه۔ والربيع بن بدر وهو متروك كما في، التقريب۔
[2] قال الهيثمي في، المجمع، 10/113: رواه احمد وفيه ابو بكر بن عبد الله بن ابي مريم وهو ضعيف۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی صبح ایسی نہیں جو بندہ صبح کرتا ہے مگر یہ کہ ایک بلند آواز سے پکارنے والا بلند آواز سے پکارتا ہے: اے مخلوق! اس بزرگ و برتر مالک کی تسبیح بیان کرو۔ ①

[63] نَوْعٌ آخَرُ أَخْبَرَنِي مُوسَي بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُوسَي، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، حَدَّثَنَا أَبَانُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، رَبِّيَ اللهُ لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، ظَلَّ مَغْفُورًا لَهُ، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي بَاتَ مَغْفُورًا لَهُ.

حضرت عمرو بن معد یکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس شخص نے صبح کے وقت یہ پڑھا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، رَبِّيَ اللّٰهُ لَا أُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ﴾

''تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو میرا پالن ہار اللہ ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے۔'' ②

تو اسے بخش دیا جاتا ہے اور جو شخص رات کے وقت یہ پڑھ لیتا ہے تو اس کو بھی اللہ تعالیٰ بخشش دیتا ہے۔

[64] نَوْعٌ آخَرُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْفَضْلِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَي، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، أَنَّ أَبَا عَيَّاشٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، وَهُوَ عَلَي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كُتِبَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَكُنَّ كَعَشْرِ رِقَابٍ، وَكُنَّ حِرْزًا لَهُ فِي يَوْمِهِ حَتَّي يُمْسِيَ، وَمَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّي يُصْبِحَ " فَكَأَنَّ رَجُلًا اتَّهَمَهُ، فَقَالَ: أَكْثَرَ أَبُو عَيَّاشٍ عَلَي نَفْسِهِ. فَنَامَ الرَّجُلُ، فَرَأَي رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا؟ قَالَ الرَّجُلُ: فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ أَبُو عَيَّاشٍ، صَدَقَ أَبُو عَيَّاشٍ، صَدَقَ أَبُو عَيَّاشٍ.

① رواه الترمذی رقم 3564 فی الدعوات: باب فی دعاء النبی ﷺ وتعوذه فی دبر کل صلاة، وفی اسناده موسی بن عبیدة الربذی وهو ضعیف، ومحمد بن ثابت لا یعرف کما فی، التقریب،، فالحدیث ضعیف کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 5191۔

② واسناده ضعیف انظر الحدیث رقم المتقدم رقم 60۔

حضرت ابوعیاش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کے وقت یہ پڑھا:

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

''نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے، اس کا کوئی شریک کار نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تر تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، اور وہ زندہ ہے اسے موت نہیں آتی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''[1]

تو اس (پڑھنے والے) کے لیے ان کلمات کے بدلے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور یہ کلمات اس کے لیے اس دن میں حفاظت کا ذریعہ بن جاتے ہیں شام تک اور جو شخص شام کو یہ پڑھ لے تو اسی طرح اس کو اسی کی مثل (جو اجر و ثواب دن کو اسے ملا) ملتا ہے۔[2]

تو ایک آدمی نے انہیں متہم کہا اور کہا کہ ابوعیاش اکثر اپنی طرف سے بیان کر دیتے ہیں۔ سو وہ شخص سویا تو اسے نیند میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوعیاش آپ کی طرف سے یوں یوں (حدیث) بیان کرتے ہیں تو اس آدمی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا پھر ارشاد فرمایا: ابوعیاش نے سچ کہا، ابوعیاش نے سچ کہا، ابوعیاش نے سچ کہا۔

[65] نَوْعٌ آخَرُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ النَّبْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُهَلَّبُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ بَيَانٍ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ كَأَبِي ضَمْضَمٍ ؟ قَالُوا: مَنْ أَبُو ضَمْضَمٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: " كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي وَعِرْضِي لَكَ، فَلَا يَشْتُمُ مَنْ شَتَمَهُ، وَلَا يَظْلِمُ مَنْ ظَلَمَهُ، وَلَا يَضْرِبُ مَنْ ضَرَبَهُ "

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ابو ضمضم کی طرح ہو جائے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابو ضمضم کون ہے؟ فرمایا: جب وہ صبح کرتا ہے تو کہتا ہے:

نہ وہ کسی کو گالی دیتا ہے جو اسے گالی دے اور نہ وہ ظلم کرتا ہے جو اس پر ظلم کرے اور نہ وہ کسی کو مارتا ہے جو اسے مارے۔

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي وَعِرْضِي لَكَ﴾

---

[1] فيه شعيب بن بيان، قال الحافظ في التقريب: صدوق يخطى، وقال الذهبي في الميزان: صدوق له مناكير، انظر الارواء للالبانی 32/8۔

[2] رواه ابو داود رقم 5077 في الادب: باب مايقول اذا اصبح، وابن ماجه رقم 3867 في الدعاء: باب مايدعو به الرجل اذا اصبح واذا امسى، واسناده جيد۔ قال الحافظ في تخريج الاذكار: حديث صحيح رواه احمد وابو داود والنسائي رقم 27، وابن ماجه والفريابي وقال الالباني في صحيح الجامع، رقم 6294: صحيح۔

''اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان اور اپنی عزت وآبرو تیرے سپرد کر دی۔''

[66] نَوْعٌ آخَرُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَوْصِلِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا أَصْبَحْتَ فَقُلِ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا شَرِيكَ لَكَ، أَصْبَحْتُ وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ اللهِ لَا شَرِيكَ لَهُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَقُلْ ذَلِكَ؛ فَإِنَّهُنَّ يُكَفِّرْنَ مَا بَيْنَهُنَّ "

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو صبح کرے تو تین مرتبہ یہ پڑھا کر:

﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ، لَا شَرِيْكَ لَكَ، أَصْبَحْتُ وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهٗ﴾

''اے اللہ! تو میرا پالن ہار ہے، تیرا کوئی شریک کار نہیں، میں نے اور تمام بادشاہی نے اللہ کے لیے صبح کی، اس کا کوئی شریک کار نہیں۔''[1]

اور جب شام کرے تو اس کی مثل پڑھ کیونکہ یہ ان دونوں (صبح وشام) کے درمیان کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

[67] أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، عَنْ مَرْزُوقِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو: " إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي: أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلُّهُ لِلّٰهِ أَعُوذُ بِاللهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، حُفِظْتَ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَكَاهِنٍ وَسَاحِرٍ حَتَّى تُصْبِحَ، وَإِنْ قُلْتَهَا - يَعْنِي حِينَ تُصْبِحُ - حُفِظْتَ كَذَلِكَ حَتَّى تُمْسِيَ "

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اگر تو شام کو یہ پڑھ لے:

[1] فیہ بکر بن خنیس، قال الحافظ فی التقریب: صدوق له اغلاط، وقال ابن حبان: یروی عن البصریین والکوفیین اشیا موضوعة، وقال ابن معین: لیس بشیء قال الالبانی فی ضعیف الجامع، رقم 480: ضعیف جداً۔

﴿ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَي الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، كُلُّهُ لِلّٰهِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَي الْاَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ﴾

''ہم نے اور ملک کے باسیوں نے اللہ تعالیٰ ہی کی لیے شام کی، اور تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جس نے آسمان کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے سوائے اپنے حکم کے، (اور میں پناہ مانگتا ہوں) ہر مخلوق کے شر سے اور شر شیطان سے اور اس کے شریک سے۔''①

تو تیری ہر شیطان اور کاہن اور جادوگر سے صبح ہونے تک حفاظت کی جائے گی اور اگر تو نے صبح کے وقت یہ پڑھ لیا تو شام ہونے تک تیری حفاظت کی جائے گی۔

[68] نَوْعٌ آخَرُاَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ، عَنْ اَبِي سَلَّامٍ، قَالَ: مَرَّ بِنَا رَجُلٌ طَوِيلٌ اَشْعَثُ فَقِيلَ: إِنَّ هَذَا خَادِمُ رَسُولِ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: اَخَدَمْتَ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: حَدِّثْنِي عَنْهُ حَدِيثًا لَمْ يَتَدَاوَلْهُ الرِّجَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ اَحَدٌ. قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: " مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: رَضِيتَ بِالله رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، كَانَ حَقًّا عَلَي الله عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ "

حضرت ابو سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس سے ایک لمبے قد، پراگندہ بالوں والا شخص گزرا۔ کہا گیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا خادم ہے تو میں ان کی طرف اٹھ کھڑا ہوا۔ میں نے ان سے کہا کیا آپ نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت گزاری کی ہے تو انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے (ان سے) کہا آپ مجھ سے آپ ﷺ کی وہ حدیث بیان کریں جس میں میرے اور آپ کے درمیان لوگوں کا واسطہ نہ ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: جس شخص نے صبح اور شام کے وقت تین مرتبہ یہ پڑھا:

﴿رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا﴾

''میں اللہ تعالیٰ کے (اپنے) رب ہونے اور مذہب اسلام کے (اپنے) دین ہونے اور حضرت محمد (ﷺ) کے

①في اسناده جهالة۔

اپنے) نبی ہونے پر راضی ہوں۔"[1] تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے (اس شخص کا) کہ اسے قیامت کے دن راضی کر دے (اپنی عطاو بخشش سے)۔

[69] نَوْعٌ آخَرُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِيهِ: يَا أَبَتِ، إِنِّي أَسْمَعُكَ تَدْعُو كُلَّ غَدَاةٍ: اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ، ثَلَاثًا، يَعْنِي حِينَ تُصْبِحُ، وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي، وَتَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ، وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي؟ قَالَ: نَعَمْ يَا بُنَيَّ؛ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِنَّ حِينَ يُصْبِحُ وَيُمْسِي، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ "

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرہ کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے کہا: اے ابا جان! میں آپ کو ہر روز یہ دعا کرتے ہوئے سنتا ہوں:

﴿اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ﴾

"اے اللہ! مجھے میری سماعت میں عافیت عطا فرما، اے اللہ! مجھے میری بصارت میں عافیت عطا فرما تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

تین دفعہ صبح کو اور تین دفعہ شام کو، اور آپ یہ بھی کہتے ہیں:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ﴾

"اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر اور فقر (غربت) سے، اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے۔"[2]

[1] رواہ احمد فی، المسجد، 4/337 و 5/367، وأبو داود رقم 5072 فی الادب: باب ما یقول اذا اصبح، والحاکم 1/518 وقال: صحیح الاسناد ولم یخرجاہ واقرہ الذہبی۔ وقال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 5846: ضعیف۔ وقد رجح الحافظ ابن حجر عن ابی سلام عن خادم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لان اباسلام ہو ممطور الحبشی انظر، الاصابۃ، 11/175-176، والمبہم اما ان یکون ثوبان واما ابو سلمی راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اخرجہ الترمذی رقم 3386 عن بسند آخر۔

[2] رواہ ابو داود رقم 5090 فی الادب: باب ما یقول اذا اصبح واحمد فی، المسند، 5/42، وھو حدیث ضعیف، کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 1308۔

آپ اسے صبح کے وقت بھی تین دفعہ دہراتے ہیں اور تین ہی دفعہ شام کو بھی۔ تو انہوں (یعنی میرے والد) نے فرمایا کہ ہاں! اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو انہی کلمات کے ساتھ دعا کرتے ہوئے سنا ہے۔ سو میں پسند کرتا ہوں کہ میں آپ کی سنت کی پیروی کروں۔

[70] نَوْعٌ آخَرُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنِي بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ زِيَادٍ، مَوْلَي مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ، أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰه لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، أَعْتَقَ اللّٰه رُبُعَهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مِنَ النَّارِ، فَإِنْ قَالَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَعْتَقَهُ اللّٰه ذٰلِكَ الْيَوْمَ مِنَ النَّارِ "

زوجہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت مسلم بن زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح کے وقت یہ پڑھا:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ، أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ﴾

''اے اللہ! بے شک میں نے صبح کی، میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور میں حاملین عرش کو گواہ بناتا ہوں، اور تیرے تمام فرشتوں اور تیری سب مخلوق کو کہ بے شک تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اور بلاشبہ حضرت محمد (ﷺ) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔''[1]

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کا اس دن چوتھائی (جسم کا) حصہ آگ سے آزاد فرما دیتا ہے پس اگر اس شخص نے (یہ کلمات) چار مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے اس دن (پورے کا پورا) جہنم سے آزاد فرما دیتا ہے۔

[71] نَوْعٌ آخَرُ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجَرْمِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنِي جَدِّي عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا مُدْرِكُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو سَعْدٍ،

---

[1] رواہ البخاری فی، الادب المفرد، رقم 1201 والترمذی رقم 3001، وابو داود رقم 5078 من حدیث بقیة بن الولید عن مسلم بن زیادہ القرشی عن انس رضی اللہ عنہ، قال الحافظ فی، تخریج الاذکار، 105/3: وبقیة صدوق وانما عابوا علیه التدلیس والتسویة، وقد صرح بتحدیث شیخه له، وسماع شیخه فانتفت الریبة۔ وشیخه مسلم بن زیادہ توقف فیه ابن القطان، وقال: لا یعرف حاله، وردبانه کان علی خیل عمر بن عبد العزیز، فدل علی انه امین، وذکرہ ابن حبان فی الثقات، ولذا حسنه الحافظ۔ وقال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 5843: ضعیف۔

قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ حَلْبَسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ قَالَ فِي كُلِّ يَوْمٍ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي: حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، سَبْعَ مَرَّاتٍ، كَفَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَمَّهُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ "

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہر روز صبح اور شام کو سات مرتبہ یہ پڑھا:

﴿حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ﴾

"کافی ہے مجھے اللہ تعالیٰ (کی ذات)، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے، میں اسی (کی ذات) پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا رب ہے"[1] تو اللہ عزوجل اس شخص کے لیے دنیا و آخرت کے تمام مصائب میں کافی ہو جائے گا۔

[72] نَوْعٌ آخَرُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ حِينَ يُصْبِحُ، كُتِبَ لَهُ بِهَا مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَ عَنْهُ بِهَا مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ، وَحُفِظَ بِهَا يَوْمَهُ، وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُمْسِي، كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ"

حضرت ابو صالح سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس مرتبہ یہ پڑھتا ہے:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

"نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوائے اللہ تعالیٰ کے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تر تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔"[2]

[1] اسناده صحيح، ورواه ايضاً ابو داود رقم 5081 فى الادب: باب ما يقول اذا اصبح، موقوفاً على ابى الدرداء ورجاله ثقات، لكن فيه زيادة منكرة، وهى: صادقاً كان بها او كاذباً

[2] قال الهيثمى فى المجمع، 113/10: رواه احمد ورجاله رجال الصحيح۔ وقت رواه البخارى ومسلم واحمد ايضا وسياتى برقم 74۔

تو اللہ تعالیٰ ان کلمات کے بدلے اس کے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے اوران کے بدلے اس کے دس گناہ مٹاتا ہے اوراس کے لیے ایک گردن آزاد کرنے کا اجر ہے اوران کے بدلے اس دن اس (پڑھنے والا) کی حفاظت کی جائے گی اور جس شخص نے شام کو یہی پڑھا تو بھی اس کے لیے یہی اجر وثواب ہے۔

[73] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَي، اَخْبَرَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَي بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا الْاَغْلَبُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ هُزَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ الْمَدَنِيَّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَفْسِيرِ: لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ، فَقَالَ: " مَا سَاَلَنِي عَنْهَا اَحَدٌ قَبْلَكَ، تَفْسِيرُهُ: لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، وَاَسْتَغْفِرُ اللهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ، الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، مَنْ قَالَهَا إِذَا اَصْبَحَ عَشْرَ مَرَّاتٍ أُعْطِيَ سِتَّ خِصَالٍ: اَمَّا اَوَّلُهُنَّ فَيُحْرَسُ مِنْ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ، وَاَمَّا الثَّانِيَةُ فَيُعْطَي قِنْطَارًا مِنَ الْاَجْرِ، وَاَمَّا الثَّالِثَةُ فَيَرْفَعُ لَهُ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ، وَاَمَّا الرَّابِعَةُ فَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَاَمَّا الْخَامِسَةُ فَيَحْضُرُهَا اثْنَا عَشَرَ اَلْفَ مَلَكٍ، وَاَمَّا السَّادِسَةُ فَلَهُ مِنَ الْاَجْرِ كَمَنْ يَقْرَاُ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَالزَّبُورَ وَالْفُرْقَانَ، وَلَهُ مَعَ هَذَا يَا عُثْمَانُ كَمَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ، فَقُبِلَتْ حَجَّتُهُ وَعُمْرَتُهُ، فَإِنْ مَاتَ مِنْ يَوْمِهِ طُبِعَ بِطَابِعِ الشُّهَدَاءِ "

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے له مقاليد السموٰت والارض کی تفسیر پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھ سے پہلے کسی نے بھی مجھ سے اس کی تفسیر نہیں پوچھی اس کی تفسیر ہے:

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، وَاَسْتَغْفِرُ اللهَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ، اَلْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

''نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوائے اللہ تعالیٰ کے، اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تر تعریفیں اسی کی ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، نہیں ہے گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت سوائے اللہ تعالیٰ کی توفیق کے، وہی اول ہے وہی آخر ہے، وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے، اسی کے دست قدرت میں سب بھلائی ہے، وہی زندگی عطا کرتا ہے وہی موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''①

① البخاری 11/168-169 فی الدعوات: باب فضل التهليل بنحوه، و مسلم رقم 2691 فی الذکر: باب فضل التهليل والتسبيح، والترمذی رقم 3464 فی الدعوات: باب رقم 61، واحمد فی المسند 2/302 و 375۔

سوجس آدمی نے صبح کے وقت دس دفعہ یہ پڑھ لیا اسے چھ خصلتیں عطا کی جائیں گی، ان میں سے پہلی یہ ہے کہ اس کی ابلیس سے حفاظت کی جائے گی۔ دوسری: اسے آخرت میں ڈھیروں اجر عطا کیا جائے گا، تیسری: اللہ تعالیٰ اس کا جنت میں درجہ بلند فرما دیتا ہے، چوتھی: اس کا نکاح حور عین کے ساتھ کر دیا جاتا ہے، پانچویں: بارہ ہزار فرشتے اس (دعا) کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے، چھٹی: اس کے لیے اس شخص کی مثل اجر ہے جو تورات، انجیل، زبور اور قرآن پڑھتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اے عثمان! اس کے لیے حج اور عمرہ کرنے والے کی مثل اجر ہے جس کا حج اور عمرہ مقبول ہو۔ پس اگر وہ اس دن مر گیا تو اس پر شہداء کی علامت ہوگی۔

[74] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ، لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ مَا جَاءَ بِهِ، إِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ، اَوْ زَادَ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح اور شام کو سو مرتبہ یہ پڑھا:

﴿سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ﴾

"پاک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اسی تمام تعریفیں ہیں۔"[1]

تو اس کی مثل قیامت کے دن کوئی نہیں آئے گا جیسے یہ آئے گا سوائے اس شخص کے جس نے یہ پڑھا یا اسی کی مثل پڑھا یا اس سے زیادہ پڑھا۔

[75] نَوْعٌ آخَرُ حَدَّثَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ بَحْرٍ الْبَيْرُوذِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ إِذَا اَصْبَحَ وَمِائَةَ مَرَّةٍ إِذَا اَمْسَي، لَمْ يَجِئْ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا عَمِلَهُ إِلَّا مَنْ قَالَ اَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سو مرتبہ صبح کو اور سو مرتبہ شام کو یہ کہا:

[1] قال الہیثمی فی، المجمع، 10/115: رواہ الطبرانی فی، الکبیر، وفیہ الاغلب بن تمیم وھو ضعیف۔ اھ۔ قال البخاری: منکر الحدیث، وقال ابن معین: لیس بشیء۔ قال الذہبی فی، المیزان، فی ترجمۃ مخلد ابو الہذیل: ہذا موضوع فیما اری۔

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

''نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوائے اللہ تعالیٰ کے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے حقیقی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تر تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔''① تو کوئی بھی نہیں آئے گا (بروز قیامت) اس سے افضل عمل کے ساتھ سوائے اس شخص کے جس نے اس سے زیادہ پڑھا ہوگا۔

[76] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنِي يَحْيَي بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنِي يَحْيَي بْنُ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَرَاَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، وَحم الْاَوَّلَ - يَعْنِي الْمُؤْمِنَ - حَتَّي يَنْتَهِيَ إِلَي إِلَيْهِ الْمَصِيرُ حَتَّي يُمْسِيَ، حُفِظَ بِهِمَا حَتَّي يُصْبِحَ، وَمَنْ قَرَاَ بِهِمَا مُصْبِحًا حُفِظَ بِهِمَا حَتَّي يُمْسِيَ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رات کو آیۃ الکرسی اور سورۃ المومن، حٰم اول کو پڑھا الیہ المصیر تک تو یہ دونوں اس شخص کی صبح تک حفاظت کریں گی اور جس شخص نے ان دونوں کو صبح کے وقت پڑھا تو یہ شام تک اس کی حفاظت کریں گی۔②

[77] نَوْعٌ آخَرُ حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيَي السَّاجِيُّ، اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: وَجَّهَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ، " فَاَمَرَنَا اَنْ نَقْرَاَ إِذَا اَمْسَيْنَا وَإِذَا اَصْبَحْنَا: اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا الْآيَةَ، فَقَرَاْنَا؛ فَغَنِمْنَا وَسَلِمْنَا "

حضرت محمد بن ابراہیم التیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا تو آپ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم صبح اور شام کو یہ پڑھا کریں:

﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ.﴾

''کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں فضول پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم نے ہماری طرف لوٹ کر نہیں آنا۔''③

---

① وهو حديث صحيح روى بمعناه من حديث ابى هريرة رضى الله عنه۔ انظر، صحيح الجامع، رقم 6313۔
② رواه الترمذى رقم 2882 فى ثواب القرآن: باب ما جاء فى فضل سورة البقرة وآية الكرسى، وفى اسناده عبدالرحمن بن ابى بكر بن ابى مليكة، وهو ضعيف، وقال الترمذى: هذا حديث غريب۔ اقول: ولبعضه شاهد فى فضل آية الكرسى۔ انظر، الفتوحات، 5/108۔
③ فيه يزيد بن يوسف وعمرو بن يزيد وهما ضعيفان۔

پس ہم نے یہ (آیت بطور وظیفہ) پڑھا تو ہم کو مالِ غنیمت بھی ملا اور ہم (شکست سے) محفوظ بھی رہے۔

[78] نَوْعٌ آخَرُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّي، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى قَالَ: "كَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَي: فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ، وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ، يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ"

حضرت سہل بن معاذ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ عزوجل کے اس فرمان ''وفی ابراھیم الذی وفی'' کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) صبح اور شام کو یہ پڑھا کرتے تھے:

﴿فَسُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ. وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ. يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ﴾

''پس پاکی بولو اللہ تعالیٰ کے لیے جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو، اور اسی کے لیے ہیں تمام تر تعریفیں آسمانوں میں اور زمین میں، اور سہ پہر کو اور جب تم کو دوپہر ہو، وہی نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور وہی نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور وہی زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد اور اسی کی طرف تمہیں بھی نکالا جائے گا۔''[1]

[79] نَوْعٌ آخَرُ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الضَّحَّاكِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنْجَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ النَّجَّارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ، وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ، يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ، أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح کے وقت یہ پڑھا:

---

[1] فيه ابن لهيعة وزبان بن فائد وهما ضعيفان۔

﴿ فَسُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ، وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ. يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴾

''پس پاکی بولو اللہ تعالیٰ کے لیے جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو، اور اسی کے لیے ہیں تمام تر تعریفیں آسمانوں میں اور زمین میں، اور سہ پہر کو اور جب تم کو دو پہر ہو، وہی نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور وہی نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور وہی زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد اور اسی کی طرف تمہیں بھی نکالا جائے گا۔''[1]

تو جو اس شخص کا اس دن فوت ہو گیا (کوئی ورد وظیفہ یا نیکی) وہ اسے (یعنی اس کا اجر و ثواب) پالے گا اور جس نے شام کو یہ پڑھا تو وہ اس رات کو جو اس کا فوت ہوا اسے پالے گا۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ

جس نے یہ کلمات پڑھے اس کے ثواب کا بیان

[80] نَوْعٌ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ اَبُو الْعَلَاءِ الْخَفَّافُ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَقَرَاَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ، وُكِّلَ بِهِ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا، وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ "

''حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح کے وقت تین مرتبہ ''اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم'' اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات پڑھ لیں تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر اس دن اسے موت آ گئی تو وہ شہادت کی موت مرے گا اور جس نے شام کو یہ پڑھا تو بھی اسے یہی مقام نصیب ہوگا۔''[2]

---

[1] تقدم تخریجہ برقم 56۔

[2] رواہ احمد فی المسند، 5/26 والترمذی رقم 2923 فی ثواب القرآن: باب فضل آخر الحشر، والدارمی رقم 3426 فی فضائل القرآن: باب فی فضل حم الدخان۔ وفی اسنادہ خالد بن طہمان، وھو صدوق اختلط قبل موتہ بعشر سنوات، وقال الترمذی: ہذا حدیث غریب، فالحدیث ضعیف۔ انظر، ارواء الغلیل، للالبانی 2/58۔

[81] نَوْعٌ آخَرُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا أَسِيْدُ بْنُ أَبِي أَسِيْدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَصَابَنَا عَطَشٌ وَطَشٌّ وَظُلْمَةٌ، فَانْتَظَرْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِنَا - ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ - فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِنَا: فَقَالَ: قُلْ ، فَقُلْتُ: مَا أَقُولُ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا، يَكْفِيكَ كُلَّ شَيْءٍ.

''حضرت معاذ بن عبداللہ بن خبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں سخت آندھی اور اندھیرا آن پہنچا، سو ہم نے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کیا تاکہ آپ (آکر) ہمیں نماز پڑھادیں۔ پھر اس کے ہم معنی انہوں نے کوئی گفتگو کی۔ پس آپ ﷺ باہر تشریف لائے فرمایا کہ پڑھ! میں نے عرض کی: میں کیا پڑھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قل ھو اللہ احد، اور معوذتین (یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) تو صبح اور شام کو پڑھا کر یہ تجھے ہر چیز سے کفایت کریں گی۔''[1]

[82] نَوْعٌ آخَرُ فِي كِتَابِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ الْحَضْرَمِيِّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يُوسُفَ السَّمْتِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ كُلُّهُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا لِلّٰهِ، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ وَإِذَا أَمْسَى قَالَ: أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ كُلُّهُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا لِلّٰهِ، وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کرتے تو پڑھتے:

﴿أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ كُلُّهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ﴾

''ہم نے صبح کی اور تمام بادشاہی نے اللہ کے لیے صبح کی، اور تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ان کا کوئی شریک کار نہیں، نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوائے اللہ تعالیٰ کے، اور اسی کی طرف ہم نے اکٹھے ہونا ہے۔''

اور جب شام ہوتی تو پڑھتے:

---

[1] رواہ الترمذی رقم 3570 فی الدعوات: باب رقم 127، وابو داود رقم 5082 فی الادب: باب یقول اذا اصبح، والنسائی 8/250-251 فی الاستعاذۃ فی فاتحتہ، وقال الترمذی: ہذا حدیث حسن صحیح غریب۔ واسنادہ حسن، قولہ (الطش) المطر الضعیف القلیل منہ، اللسان۔

﴿اَمْسَيْنَا وَاَمْسَي الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ كُلُّهُ لِلّٰه عَزَّ وَجَلَّ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ.﴾

''ہم نے شام کی اور تمام بادشاہی نے اللہ تعالیٰ کے لیے شام کی، اور تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اس کا کوئی شریک کار نہیں، نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوائے اللہ تعالیٰ کے، اور اسی کی طرف ہم نے اکٹھے ہونا ہے۔''[1]

اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل واصحاب پر سلام ہو۔

بَابُ مَا يَقُولُ صَبِيحَةَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن صبح کو کیا پڑھا جائے؟

[83] حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَدِيبَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُو يَعْقُوبَ إِسْحَاقُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الْبَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَالِسِيُّ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ الله عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ قَالَ صَبِيحَةَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰـهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَاَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، غَفَرَ الله ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُهُ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ "

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن صبح کی نماز سے قبل تین مرتبہ یہ پڑھ لیا:

﴿اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ إِلَيْهِ﴾

''میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں، وہ ذات جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہ ہی زندہ قائم رکھنے والا ہے، اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''[2]

تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

---

[1] قال الهثمی فی المجمع، 114/10: رواه البزار واسناده جيد۔

[2] فی اسناده ضعف وانقطاع، قال الحافظ فی تخريج الاذكار، كما فی الفتوحات، 142/2: ولا اصل بهذا الذكر شاهد، اخرجه ابو داود والترمذی من رواية بلال بن يسار بن زيد مولى رسول الله ﷺ عن ابيه عن جده، وليس فيه تقييد بوقت، وفی اخره: وان كان فر من الزحف، بدل: وان كانت ذنوبه اكثر من زبد البحر۔ ا۔ ھ۔ قلت: قال فی التهذيب: رواية عبدالعزيز عن خصيف بواطيل والبلاء من عبدالعزيز لا من خصيف۔

نوٹ:

تمام گناہوں کے معاف ہونے سے مراد تمام صغیرہ گناہوں کی معافی و بخشش ہے کبیرہ گناہ اس میں داخل نہیں کیونکہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

بَابُ مَا یَقُولُ إِذَا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

آدمی جب نماز کے لیے نکلے تو کیا پڑھے؟

[84] حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الْجَزَرِيُّ، عَنِ الْوَازِعِ بْنِ نَافِعٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ بِلَالٍ مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ: بِسْمِ اللهِ، آمَنْتُ بِاللهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ، وَبِحَقِّ مَخْرَجِي هَذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْهُ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً، خَرَجْتُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، وَاتِّقَاءَ سَخَطِكَ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيذَنِي مِنَ النَّارِ، وَتُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضرت بلال رضی اللہ عنہ مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے اپنے آستانہ عالیہ سے باہر نکلتے تھے تو پڑھتے تھے:

﴿بِسْمِ اللهِ، اٰمَنْتُ بِاللهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ، وَبِحَقِّ مَخْرَجِيْ هٰذَا، فَإِنِّيْ لَمْ اَخْرُجْهُ اَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً. خَرَجْتُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، وَاتِّقَاءَ سَخَطِكَ. اَسْاَلُكَ اَنْ تُعِيْذَنِيْ مِنَ النَّارِ، وَتُدْخِلَنِيَ الْجَنَّةَ﴾

”اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (برکت حاصل کرتے ہوئے) میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان لایا اور میں نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کیا، نہیں ہے گناہ سے بچنے اور نہ نیکی کرنے کی قوت سوائے اللہ تعالیٰ کی توفیق کے، اے اللہ! تجھ سے سوال کرنے والوں کے حق کے ساتھ جو ان کا (حق) تجھ پر ہے اور میں اپنے اس نکلنے کے حق کی وجہ سے، کیونکہ بلاشبہ میرا یہ نکلنا نہ کسی بڑائی کی وجہ سے ہے نہ اترائی کی وجہ سے، نہ دکھاوے کی وجہ سے، نہ شہرت کی چاہت کی وجہ سے میں تیری رضا کی چاہت اور تیرے غصے سے بچنے کی وجہ سے نکلا ہوں میں تجھ

سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے آگ سے بچانا اور مجھے جنت میں داخل فرمانا۔"[1]

[85] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْقُطْبِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِهِ إِلَي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْاَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ، وَبِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا، فَإِنِّي لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً، خَرَجْتُ اتِّقَاءَ سَخَطِكَ، وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، اَسْاَلُكَ اَنْ تُنْقِذَنِي مِنَ النَّارِ، وَاَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اَنْتَ، إِلَّا وُكِّلَ بِهِ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ، وَاَقْبَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ حَتَّي يَقْضِيَ صَلَاتَهُ "

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص اپنے گھر سے نماز کی ادائیگی کے لیے نکلا اور اس نے کہا:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ. وَبِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا. فَإِنِّيْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً. خَرَجْتُ اتِّقَاءَ سَخَطِكَ. وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ. اَسْاَلُكَ اَنْ تُنْقِذَنِيْ مِنَ النَّارِ. وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ. إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اَنْتَ﴾

"اے اللہ! میں تجھ سے ان سوال کرنے والوں کے حق کے ساتھ سوال کرتا ہوں جن کا تجھ پر حق ہے اور اس چلنے کے حق کی وجہ سے میں بڑائی اور اترائی اور دکھاوے اور شہرت کی چاہت کی وجہ سے نہیں نکلا، میں تیرے غصے سے بچنے اور تیری رضا کی چاہت میں نکلا ہوں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے آگ سے (یعنی دوزخ) سے بچانا اور میرے لیے میرے گناہوں کو معاف فرمانا کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو معاف کرنے والا کوئی نہیں۔"[2]

[1] قال ابن علان فی، الفتوحات، 37/2: قال الحافظ بعد تخریجه من طریق ابن السنی، ہذا حدیث واہ جداً، اخرجه الدار قطنی فی، الافراد، من ہذا الوجه، وقال: تفرد به الوزاع وهو متفق علی ضعفه، وانه منکر الحدیث، قال الحافظ: والقول فی اشد من ذلک، فقال ابن معین والنسائی: لیس بثقة، وقال، ابو حتم وجماعة: متروک، وقال الحاکم: روی احادیث موضوعة، قال ابن عدی: احادیثه کلها غیر محفوظة، قال الحافظ: وقد اضطرب فی ہذا الحدیث فاخرجه ابو نعیم فی، الیومه واللیلة، من وجه عنه، فقال: عن سالم بن عمر عن بلال محل قوله فی الطریق الاول عن نافع عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبدالله عن بلال۔ قال الحافظ ولم یتابع علیه۔اه۔

[2] رواه احمد فی، المسند، 21/3، وابن ماجه رقم 778، وضعفه البوصیری والمنذری وغیرهما۔ قال السیوطی فی، تحفة الابرار، 11/ب۔ 1/12: قوله: وعطية ايضاً ضعيف۔ قال الحافظ: ضعف عطية انما جاء من قبيل التشييع ومن قبيل التدليس، وهو فی نفسه صدوق، وقد اخرج له البخاری فی، الادب المفرد، واخرج له ابو داود عدة احاديث ساكناً عليها، وحسن له الترمذی فی عدة احاديث بعضها من افراد، فلا يظن انه مثل الوازع فانه متروک باتفاق، وقال فيه ابن معين والنسائی: ليس بثقة، وقال الحاكم: روی احاديث موضوعة، وقال ابن عدی: احاديثه كلها غير محفوظة۔ وحديث ابی سعيد المشار اليه حسن، اخرجه احمد وابن ماجه وابن خزيمة فی، كتاب التوحيد، ورواه ابو نعيم فی، كتاب الصلاة، وقال فی روايته عن عطية: حدثنی ابو سعيد، فامن بذلک تدليس عطية۔ قال الحافظ: وعجبت للشيخ۔ يعنی النووی، كيف اقتصر علی سوق رواية بلال دون ابی سعيد، وعلی عزو رواية ابی سعيد لابن السنی دون ابن ماجه وغيره، اه۔

تو اس (پڑھنے والے) کے لیے ستر ہزار فرشتے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اللہ عزوجل اپنے چہرہ کے ساتھ (جو اس کی شان کے لائق ہے) اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے حتی کہ وہ اپنی نماز مکمل کر لیتا ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

آدمی جب مسجد میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

[86] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا الضحاك بن عثمان حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ - اَوْ اَتَي إِلَي الْمَسْجِدِ - فَلْيُسَلِّمْ عَلَي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلْيَقُلِ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلْيَقُلِ: اَللّٰهُمَّ اَعِذْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ". وَقَالَ ابْنُ مُكْرَمٍ فِي حَدِيثِهِ: وَاعْصِمْنِي.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک مسجد میں داخل ہو یا مسجد میں آئے تو وہ نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے:

﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾

"اے اللہ، میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

اور جب (مسجد سے) نکلے تو نبی کریم ﷺ کی ذات پر سلام بھیجے اور کہے:

﴿اَللّٰهُمَّ اَعِذْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾

"اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے پناہ عطا فرما۔"[1]

ابن مکرم نے اپنی حدیث میں کہا: "اعصمنی" یعنی مجھے (شیطان مردود سے) محفوظ فرما۔

[87] حَدَّثَنِي مُوسَي بْنُ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُعَيْرُ بْنُ الْخِمْسِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ الْكُوفِيِّ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ جَدَّتِهِ، قَالَتْ: كَانَ

---

[1] رواه ابن ماجه رقم 773 في المساجد: باب الدعاء عند دخول المسجد، وصححه ابن حبان رقم 321، موارد۔ قال البوصيري في، الزوائد، اسناده صحيح، ورجاله ثقات۔ قوله: محمد بن الحسين بن مكرم: في نسخة: محمد بن الحسن بن مكرم۔

رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ حَمِدَ اللّٰـه وَسَمَّي، وَقَالَ: اَللّٰهمَّ اغْفِرْ لِي، وَافْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَقَالَ: اَللّٰهمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ فَضْلِكَ.

حضرت عبداللہ بن الحسن الکوفی اپنی والدہ سے وہ ان کی دادی سے روایت کرتی ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے اور بسم اللہ پڑھتے اور یہ پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾

''اے اللہ! مجھے معاف فرما اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''①

اور جب باہر نکلتے (مسجد سے) تو اسی کی مثل فرماتے اور کہتے:

﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ﴾

''اے اللہ! میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔''

[88] حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُوسَي الرَّسْفَنِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ - شَيْخٌ صَالِحٌ بَغْدَادِيُّ - حَدَّثَنَا عِيسَي بْنُ يُونُسَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهمَّ صَلِّ عَلَي مُحَمَّدٍ . وَإِذَا خَرَجَ قَالَ: بِسْمِ اللهِ اَللّٰهمَّ صَلِّ عَلَي مُحَمَّدٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ﴾

''اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! محمد (ﷺ) پر رحمت بھیج۔''

اور جب (مسجد سے) باہر نکلتے کہتے:

﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ﴾

''اے اللہ! محمد (ﷺ) پر رحمت بھیج۔''②

---

① رواہ احمد فی المسند، 282/6 و 283، والترمذی رقم 314، وابن ماجہ رقم 771، وفی اسنادہ ضعف وانقطاع۔ ولہ شاہد من حدیث انس رضی اللہ عنہ الاتی بعدہ، فیتقوی بہ، ولذا حسنہ الترمذی۔

② حدیث حسن بشواہدہ کما قال الالبانی فی تخریج الکلم الطیب، رقم 63۔

[89] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ الْقَافْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَي، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَي، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: عَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ الله عَنْهُمَا إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَي النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا، وَافْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ . وَإِذَا خَرَجَ صَلَّي عَلَي النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا، وَافْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ فَضْلِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو سکھایا کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوں تو نبی کریم ﷺ پر درود پڑھیں اور کہیں:

﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا، وَافْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ فَضْلِكَ﴾

"اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما اور ہمارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

اور جب (مسجد سے) باہر نکلیں تو نبی کریم ﷺ پر درود پڑھیں اور کہیں:

﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا، وَافْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ فَضْلِكَ﴾

"اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما اور ہمارے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔"[1]

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ

جب آذان سنے تو کیا پڑھے؟

[90] حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ، اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الله الْمَرْوَزِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، رَضِيَ الله عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْاَذَانَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ.

[1] قال الہیثمی فی المجمع 33/2: رواہ الطبرانی فی الاوسط، وفیہ سالم بن عبدالاعلی، وہو متروک۔

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم آذان سنو تو اس کی مثل (کلمات) کہو جو موذن کہہ رہا ہے۔''①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

آدمی جب موذن کو حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے سنے تو کیا پڑھے؟

[91] حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُولُ، وَإِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

''حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب موذن کو (آذان دیتا ہوا) سنتے تو اس کی مثل (کلمات) کہتے جو وہ کہہ رہا ہے اور جب وہ (موذن) حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح کہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ) (ان کلمات کے جواب میں) کہتے۔''②

[92] حَدَّثَنِي اَبُو طَالِبِ بْنُ اَبِي عَوَانَةَ هُوَ ابْنُ اَخِي اَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ نَصْرِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِينَ

حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موذن کو (آذان دیتا) سنتے وہ کہتا حی علی الفلاح تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے: ''اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِيْنَ'' اے اللہ! ہمیں فلاح پانے والوں میں سے کر دے۔③

---

① رواہ البخاری 74/2 فی الاذان: باب مایقول إذا سمع المؤذن، ومسلم رقم 383 فی الصلاۃ: باب استحباب القول مثل قول المؤذن۔ قوله (الاذان۹ فی نسخة (النداء)۔

② قال الهیثمی فی، المجمع، 333/1: رواہ احمد 9/6 و391 والبزار والطبرانی فی، الکبیر، وفیه عاصم بن عبدالله، وهو ضعیف الاان مالکا روی عنه۔

③ قال الالبانی فی، الاحادیث الضعیفة، رقم 706: موضوع، رواہ ابن السنی فی، عمل الیوم واللیلة، رقم 90 عن ابی داود سلیمان بن سیف: حدثنا عبدالله بن واقد عن نصر بن طریف عن عاصم بن بهدلة عن ابی صالح عن معاویة بن ابی سفیان مرفوعاً۔ قلت: وهذا اسناد موضوع، آفته نصر بن طریف، قال النسائی وغیرہ: ، متروک الحدیث۔ وقال یحیی بن معین: ، من المعروفین بوضع الحدیث، وقال الفلاس: ، وعن اجمع علیه اهل العلم انه لا یروی عنهم قوم منهم نصر هذا،، وعبد الله بن واقد هو الحرانی، وهو ضعیف جداً، قال البخاری، ترکوہ منکر الحدیث، وقال فی موضع آخر: ، سکتوا عنه، وقال النسائی: ، لیس بثقة، وضعفه الجریری جداً۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْأَذَانِ

حضور نبی کریم ﷺ پر آذان کے وقت درود پڑھنے کا بیان

[93] حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ - عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، أَخْبَرَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ وَصَلُّوا عَلَيَّ؛ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا لِي الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا أَعْلَى مَنْزِلَةٍ فِي الْجَنَّةِ، لَا يَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ، حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب تم موذن کو (آذان دیتے ہوئے) سنو تو وہی (کلمات) کہو، جو وہ کہتا ہے اور مجھ پر درود پڑھو، کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر میرے لیے وسیلہ کا (اللہ تعالیٰ سے) سوال کرو۔ کیونکہ یہ جنت میں وہ مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے سوائے ایک بندے کے کسی کے لیے مناسب نہیں اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ سو جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا تو اس کے لیے (میری) شفاعت واجب ہوگئی۔ [1]

بَابُ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور نبی کریم ﷺ پر کیسے درود پڑھا جائے؟

[94] أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ، هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَاهُ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

---

[1] رواه مسلم رقم 384 فی الصلاة: باب استحباب القول مثل قول المؤذن، وابو داود رقم 523 فی الصلاة: باب ما یقول اذا سمع المؤذن، والترمذی رقم 3619: فی المناقب: باب رقم 3، والنسائی 2/25 فی الاذان: باب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، واحمد فی المسند 2/168۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ پر یہ سلام کرنا تو ہم نے جان لیا (لیکن) آپ پر ہم درود کیسے بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو:

﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ﴾

"اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو ہی قابل تعریف بزرگی والا ہے۔"[1]

بَابُ كَيْفَ مَسْأَلَةُ الْوَسِيلَةِ

وسیلے کا سوال کیسے کریں؟

[95] حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ "

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے آذان سن کر اس کے بعد کہا:

﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَآئِمَةِ، اٰتِ مُحَمَّدَا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَا الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ﴾

"اے اللہ! اس دعوت کامل کے رب! اور قائم ہونے والی نماز کے (رب) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انھیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔"

[1] فی اسناد ابن السنی: یزید بن ابی زیاد ابو عبداللہ الهاشمی مولاهم الكوفی وفيه ضعف من قبل حفظه۔ رواه البخاری 11/128-138 فی الدعوات: باب الصلاة على النبی صلی الله علیه وسلم، وفی ابواب عدة، ومسلم رقم 406 فی الصلاة: باب الصلاة على النبی صلی الله علیه وسلم، وابو داود رقم 976، والترمذی رقم 483، والنسائی 3/47: انظر، الارواء، للالبانی رقم 320۔

تو اس کے لیے (یعنی آذان کے بعد یہ مانگنے والے کے لیے) قیامت کے دن شفاعت واجب ہوگی۔''①

[96] نَوْعٌ آخَرُ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يُنَادِي الْمُنَادِي: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَارْضَ عَنَّا رِضًا لَا سَخَطَ بَعْدَهُ، اسْتَجَابَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ دَعْوَتَهُ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص آذان دینے والے کی آواز سن کر یہ کہے:

﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَآئِمَةِ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَارْضَ عَنَّا رِضًا لَا سَخَطَ بَعْدَهٗ﴾

''اے اللہ! اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور ہم سے تو ایسا راضی ہو جا کہ اس کے بعد (تیرا ہم پر) غصہ نہ رہے۔ تو اللہ عزوجل اس کی دعا کو قبول فرما لیتا ہے۔''②

[97] نَوْعٌ آخَرُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، غَفَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذُنُوبَهُ "

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مؤذن کی آذان سن کر یہ پڑھ لیا:

﴿وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا﴾

''اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوائے اللہ تعالیٰ کے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک کار نہیں، اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے (اپنے) رب ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے اور (اپنے لیے) اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔''③

---

① رواه البخاری 2/77-78 فی الاذان: باب الدعاء عند النداء، وابو داود رقم 529، والترمذی رقم 211، والنسائی 2/27۔ قوله: الدرجة الرفيعة، مدرجة من بعض النساخ۔ انظر، الارواء، وابو داود رقم 243۔

② رواه احمد فی، المسند، 3/337، وفره ابن هيعة وهو ضعيف ومحمد بن مسلم صدوق الا انه يدلس، انظر، الارواء، رقم 243۔

③ رواه مسلم رقم 386 فی الصلاة: باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه، وابو داود رقم 525 فی الصلاة: باب ما يقول اذا سمع المؤذن، والترمذی رقم 210 فی الصلاة: باب ما جاء ما يقول اذا اذن المؤذن من الدعاء۔

تو اللہ عزوجل اس کے سب گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

[98] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَي، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَي، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِي عَائِذٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا نَادَي الْمُنَادِي فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَاسْتُجِيبَ الدُّعَاءُ، فَمَنْ نَزَلَ بِهِ كَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ فَلْيَتَحَيَّنِ الْمُنَادِيَ، فَإِذَا كَبَّرَ كَبَّرَ، وَإِذَا تَشَهَّدَ تَشَهَّدَ، وَإِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَي الصَّلَاةِ قَالَ: حَيَّ عَلَي الصَّلَاةِ، وَإِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَي الْفَلَاحِ قَالَ: حَيَّ عَلَي الْفَلَاحِ، ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا دَعْوَةِ الْحَقِّ، وَكَلِمَةِ التَّقْوَي، اَحْيِنَا عَلَيْهَا، وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا، وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا، وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا مَحْيًا وَمَمَاتًا، ثُمَّ يَسْاَلُ اللّٰـه تَعَالَي حَاجَتَهُ "

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن آذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور دعا قبول کی جاتی ہے سو جس شخص پر کوئی مصیبت یا سختی نازل ہوئی ہو تو وہ موذن (کی آذان) کا انتظار کرے۔ پس جب وہ (یعنی مؤذن) اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور جب وہ شہادتین (اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان محمدًا رسول الله) پڑھے تو یہ بھی پڑھے اور جب موذن حي علي الصلوٰة کہے تو یہ بھی حي عليٰ الصلاة کہے اور جب وہ حي علي الفلاح کہے تو یہ بھی حي علي الفلاح کہے پھر یہ کہے:

﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا دَعْوَةِ الْحَقِّ، وَكَلِمَةِ التَّقْوٰي، اَحْيِنَا عَلَيْهَا، وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا، وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا، وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا مُحْيًا وَمَمَاتًا﴾

''اے اللہ! اس قبول کی جانے والی دعوت کے رب، جس کی سچی دعوت ہے اور پاکیزہ کلمہ ہے ہمیں اسی پر زندہ رکھ اور اسی پر موت عطا فرما اور اسی پر ہمیں (مرنے کے بعد) اٹھانا اور ہمیں زندگی اور موت میں اس کے (دعا کے) بہترین لوگوں میں سے بنا دے۔''[1] پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے۔

[99] نَوْعٌ آخَرُ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو اَبُو حَفْصٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُولُ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ، فَكَبَّرَ الْمُنَادِي فَيُكَبِّرُ، وَيَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَيَشْهَدُ اَنْ لَا

[1] فيه الوليد بن مسلم، ثقة كثير التدليس والتسوية۔

إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَيَشْهَدُ عَلَى ذَلِكَ، وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ، وَاجْعَلْ فِي الْعِلِّيِّينَ دَرَجَتَهُ، وَفِي الْمُصْطَفَيْنِ مَحَبَّتَهُ، وَفِي الْمُقَرَّبِينَ ذِكْرَهُ، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان آدمی نماز کے لیے دی گئی آذان سن کے اور موذن کی تکبیر سن کے تکبیر کہے اور جب وہ (موذن) اشھد ان لا الہ الا اللہ کہے تو یہ بھی اشھد ان لا الہ الا اللہ کہے اور وہ اشھدان محمدا رسول اللہ کہے تو یہ بھی اشھد ان محمد رسول اللہ کہے اور شہادت کے ساتھ یہ (کلمات) بھی کہے:

﴿اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ، وَاجْعَلْ فِي الْعِلِّيِّينَ دَرَجَتَهُ، وَفِي الْمُصْطَفَيْنِ مَحَبَّتَهُ، وَفِي الْمُقَرَّبِينَ ذِكْرَهُ﴾

"اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور آپ کا علیین میں درجہ بنا اور محبوب لوگوں میں آپ کی محبت رکھ دے اور مقربین لوگوں میں آپ کا ذکر رکھ دے۔"[1] تو قیامت کے دن اس شخص کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔

[100] نَوْعٌ آخَرُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْيَحْصَبِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَاتِمٍ الْأَلْهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ أَقْفَالَ قُلُوبِنَا بِذِكْرِكَ، وَأَتْمِمْ عَلَيْنَا نِعْمَتَكَ مِنْ فَضْلِكَ، وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ "

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مؤذن کو آذان دیتا سنو تو کہو:

﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ أَقْفَالَ قُلُوبِنَا بِذِكْرِكَ، وَأَتْمِمْ عَلَيْنَا نِعْمَتَكَ مِنْ فَضْلِكَ، وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ﴾

"اے اللہ! ہمارے دلوں کے تالوں کو اپنے ذکر سے کھول دے اور ہم پر اپنے فضل سے اپنی نعمت کو مکمل فرما دے اور ہمیں اپنے نیک بندوں میں سے بنا دے۔"[2]

[1] قال الهيثمی فی، المجمع، 333/1: رواه الطبرانی فی، الكبير، ورجاله موثقون قوله ابو كريب: وفی نسخة، ابوبكر۔
[2] وهو حديث ضعيف، كما قال الالبانی فی، ضعيف الجامع، رقم 653۔

[101] نَوْعٌ آخَرُ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَدِيبَوَيْهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ، كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يُرَي - اَوْ لَا يُرَي لَهُ - كَثِيرُ عَمَلٍ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعَلِمْتُمْ اَنَّ اللّٰـه عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَدْخَلَ فُلَانًا الْجَنَّةَ ؟ قَالَ: فَعَجِبَ الْقَوْمُ؛ لِاَنَّهُ كَانَ لَا يَكَادُ يُرَي لَهُ كَثِيرُ عَمَلٍ، فَقَامَ بَعْضُهُمْ إِلَي اَهْلِهِ، فَسَاَلَ امْرَاَتَهُ عَنْ عَمَلِهِ، فَقَالَتْ: مَا كَانَ لَهُ كَثِيرِ عَمَلٍ إِلَّا مَا قَدْ رَاَيْتُمْ، غَيْرَ اَنَّهُ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ، كَانَ لَا يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ فِي لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ وَلَا عَلَي اَيِّ حَالٍ كَانَ يَقُولُ: اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، إِلَّا قَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ، اُقِرُّ بِهَا وَأُكَفِّرُ مَنْ اَبَي، وَإِذَا قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ قَالَ: اُقِرُّ بِهَا وَأُكَفِّرُ مَنْ اَبَي. قَالَ الرَّجُلُ: بِهَذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ "

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو آدمی تھے ان میں ایک شخص کا کوئی زیادہ عمل نہیں تھا سو وہ فوت ہو گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ فلاں کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں داخل فرما دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ لوگوں نے تعجب کیا کیونکہ اس کا کوئی زیادہ عمل نہیں دیکھا گیا تھا تو لوگوں میں کوئی اس کے گھر والوں کی طرف گیا اور اس نے اس کی بیوی سے اس کے عمل کے بارے میں پوچھا تو وہ کہنے لگی: اس کا کوئی خاص عمل نہیں جیسا کہ تم نے دیکھا سوائے اس کے کہ اس میں ایک خاص عادت تھی کہ وہ جب بھی رات یا دن کو یا جس حال میں بھی مؤذن کی آواز سنتا تو جب مؤذن کہتا: ﴿اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ '' تو یہ بھی اسی کی مثل کہتا اور کہتا میں اس کا اقرار کرتا ہوں اور جو اس کا انکار کرے اسے کافر کہتا ہوں۔ اور جب وہ ﴿اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ﴾ کہتا تو یہ کہتا: میں اس کا اقرار کرتا ہوں اور جو اس کا انکار کرے اسے کافر کہتا ہوں۔ تو اس آدمی نے کہا: اسی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہوا ہے۔''[1]

[1] فی اسنادہ عطاء بن قرہ لم یوثقہ غیر ابن حبان۔ وقال علی بن المدینی: شامی اعرفہ۔

بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

آذان اور اقامت کے درمیان دعا کا بیان

[102] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ؛ فَادْعُوا.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آذان اور اقامت کے درمیان مانگی گئی دعا رد نہیں ہوتی۔ سوتم (آذان اور اقامت کے درمیان) دعا کیا کرو۔''①

بَابُ مَا يَقُولُ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں کے بعد کیا پڑھے؟

[103] حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنْجَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا الْغَسَّانِيُّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُبَشِّرِ بْنِ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى قَرِيبًا مِنْهُ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَهُوَ جَالِسٌ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ، وَإِسْرَافِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

حضرت مبشر بن ابی ملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے دو رکعت نماز (سنت) فجر کی پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے قریب ہی دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھیں پھر میں نے سنا آپ بیٹھے پڑھ رہے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ، وَإِسْرَافِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ﴾

''اے اللہ! جبرئیل واسرائیل اور میکائیل اور نبی حضرت محمد ﷺ کے رب میں تجھ سے دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔''②

① رواہ احمد فی المسند، 155/3، وصححہ ابن خزیمۃ وابن حبان رقم 296، موارد، واسنادہ صحیح۔ انظر الارواء، رقم 244۔

② فی اسنادہ یحیی بن ابی زکریا الغسانی ابو مروان الواسطی وھو ضعیف کما قال الحافظ فی التقریب: لکن الحدیث صحیح بشواہدہ۔ انظر الاحادیث الصحیحۃ، رقم 1544۔

آپ نے یہ تین مرتبہ پڑھا۔

نوٹ:

آذان اور اقامت کے درمیان دعا مانگنے کے متعلق ترمذی شریف میں یہ اضافہ ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ! ہم (ان کے درمیان) کیا دعا مانگا کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرۃ کی عافیت مانگا کرو۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

جب نماز کی اقامت کہی جائے تو کیا پڑھے؟

[104] حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنِي رَجُلٌ، مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَبِي أُمَامَةَ، اَوْ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ بِلَالًا قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا.

"حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ یا حضور نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ﴿قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ﴾ "تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿اَقَامَهَا اللّٰهُ وَ اَدَامَهَا﴾ "اللہ تعالیٰ اسے (یعنی نماز کو) قائم و دائم رکھے۔"①

[105] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضَمْرَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يُقِيمُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَهَذِهِ الصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَآتِهِ سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت عبداللہ بن ضمرہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ وہ جب مؤذن کو اقامت کہتے ہوئے سنتے تو پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَهٰذِهِ الصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَاٰتِهٖ سُؤْلَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

① رواہ ابو داود رقم 528 فی الصلاۃ: باب مایقول اذا سمع الاقامۃ، واسنادہ ضعیف۔ قال الحافظ۔ کما نقل ابن علان فی الفتوحات، 130/2: ہذا حدیث غریب اخرجہ ہکذا وسکت علیہ، وفی سندہ راو مبہم وشہر بن حوشب فیہ مقام، لکن حدیثہ حسن اذا لم یخالف، وقد روی الحدیث من غیر طریق شہر بن حوشب، اخرجہ الطبرانی فی الدعاء عن عبداللہ ابن احمد عن ابیہ عن وکیع۔ قال الحافظ: ولم ارہ فی مسند احمد ولا معجم الطبرانی، واخاجہ ابن المسنی من طریق شہر، ولبس فی روایتہ ولا روایۃ وکیع مابعد قولہ: واداما: اھ۔ انظر، الارواء، رقم 241۔

''اے اللہ! اس دعوت کامل اور اس قائم ہونے والی نماز کے رب حضرت محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور قیامت کے دن آپ کو آپ کا مقصود عطا فرما۔''[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ

جب آدمی نماز کے لیے کھڑا ہو تو کیا پڑھے؟

[106] حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا، جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَقَالَ حِينَ انْتَهَى إِلَى الصَّفِّ: اَللّٰهُمَّ آتِنِي أَفْضَلَ مَا تُؤْتِي عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ. فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا؟ قَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: إِذًا يُعْقَرُ جَوَادُكَ، وَتُسْتَشْهَدُ فِي سَبِيلِ اللهِ.

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نماز کے لیے آیا اور رسول اللہ ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے جب وہ صف کے نزدیک پہنچا تو اس نے پڑھا:

﴿اَللّٰهُمَّ اٰتِنِي أَفْضَلَ مَا تُؤْتِي عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ﴾

''اے اللہ! مجھے اس سے افضل عطا فرما جو تو اپنے نیک بندوں کو عطا فرماتا ہے۔''[2] سو جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز پوری کر لی تو فرمایا: ابھی کون بول رہا تھا؟ تو اس آدمی نے عرض کی میں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو تیرا گھوڑا ذبح ہوگا اور تجھے اللہ کی راہ میں شہادت نصیب ہوگی۔

---

① قال ابن علان 131/2: قال الحافظ: ہکذا اخرجه۔ ای ابن السنی۔ موقوفاً، وقد خولف عطا بن قرة، وفیه مقال فی صحابیه ورفعه، فاخرج الطبرانی فی الدعاء عن عطاء بن قرة عن عبدالله بن ضمرة عن ابی الدرداء رضی الله عنه، قال: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: اذا سمع المؤذن۔۔۔ فذکره، وزاد: وکان بسمعها من حوله، ویحب ان یقولوا مثله۔ وقال: ومن قال ذلک اذا سمع المؤذن وجبت له الشفاعة یوم القیامة۔ قال الحافظ بعد تخریجه: ہذا حدیث غریب وفی سنده جماعة من الضعفاء لکن لم یترکوا، ویغتفر مثله فی فضائل الاعمال لا سیما مع شواهده، والله اعلم۔

② قال ابن علان 143/2: قال الحافظ بعد تخریجه من طریق الطبرانی فی کتاب الدعاء ومن طریق غیره: حدیث حسن اخرجه النسائی رقم 93، واخرجه ابن السنی واخرجه ابن حبان عن ابن خزیمة واخرجه البخاری فی «التاریخ»، وابو یعلی فی «مسند»، وابن ابی عاصم فی الدعاء، واخرجه الحاکم من وجه آخر، وقال: صحیح علی شرط مسلم، ثم تعقبه الحافظ فی قوله «علی شرط مسلم»: بان محمد بن مسلم بن عائذ الراوی عن عامر بن سعد بن ابی وقاص لم یخرج له مسلم، وقد قال ابو حاتم الرازی: انه مجهول وما وجدت له راویاً الا سهل بن ابی صالح وهو من اقرانه، نعم وظقه العجلی فاقوی رتب حدیثه ان یکون حسناً، وابن خزیمة وابن حبان، ومن تبعهما لا یفرقون بین الصحیح والحسن، اهـ انظر «المستدرک» 207/1۔

[107] اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ اُمِّ رَافِعٍ، رَضِيَ الله عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ الله، دُلَّنِي عَلَي عَمَلٍ يَأْجُرُنِي الله عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ. قَالَ: "يَا أُمَّ رَافِعٍ، إِذَا قُمْتِ إِلَي الصَّلَاةِ فَسَبِّحِي اللّٰـه عَشْرًا، وَهَلِّلِيهِ عَشْرًا، وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا، وَكَبِّرِيهِ عَشْرًا، وَاسْتَغْفِرِيهِ عَشْرًا، فَإِنَّكِ إِذَا سَبَّحْتِ عَشْرًا قَالَ: هَذَا لِي، وَإِذَا هَلَّلْتِ قَالَ: هَذَا لِي، وَإِذَا حَمِدْتِ قَالَ: هَذَا لِي، وَإِذَا كَبَّرْتِ قَالَ: هَذَا لِي، وَإِذَا اسْتَغْفَرْتِ قَالَ: قَدْ غَفَرْتُ لَكِ"

حضرت ام رافع رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں (جو میں کروں تو) مجھے اس پر اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام رافع! جب تو نماز کے لیے اٹھے تو دس دفعہ اللہ کی تسبیح (یعنی سبحان اللہ) پڑھ اور دس دفعہ تہلیل (لا الہ الا اللہ) پڑھ اور دس دفعہ اس کی حمد (الحمد للہ) کر اور دس دفعہ تکبیر (اللہ اکبر) کہہ اور دس دفعہ اس سے استغفار کر (یعنی استغفر اللہ) پڑھ۔ جب تو نے دس دفعہ سبحان اللہ کہا تو وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) فرمائے گا۔ یہ میرے لیے ہے اور جب تو لا الہ الا اللہ کہے گی تو فرمائے گا یہ میرے لیے ہے اور جب تو نے الحمد للہ کہا تو وہ فرمائے گا یہ بھی میرے لیے ہے اور جب تو نے اللہ اکبر کہا تو فرمائے گا یہ بھی میرے لیے ہے اور جب تو استغفار پڑھا تو فرمائے گا (رب ذوالجلال) کہ میں نے تجھ کو بخش دیا۔[1]

---

[1] قال ابن علان فی، المفتوحات، 2/144: قال الحافظ ابن حجر بعد تخریجه: حدیث حسن اخرجه ابن السنی ورجاله موثقون، لکن فی عطاف بن خالد مقال یتعلق بضبطه، وقد وبخ فیه عن شیخه، ثم ذکر الحافظ متابعه وسمعی ام رافع، فقال: عن سلمی ام بنی ابی رافع، دذکر الحدیث نحوه، لکن اطلق موضو القول، والشیخ حمله علی الارادة۔ قال: ووقع لنا من وجه اخر ما قدیدل علی انه داخل الصلاة، ثم اخرج عن ام رافع قالت: یارسول الله اخبرنی بشی افتتح به صلاتی۔۔۔ فذکر الحدیث نحوه۔ واخرج الترمذی عن ام سلیم قالت: یا رسول الله علمنی کلمات اقولهن فی صلاتی فذکر نحوه۔ واخرج ابو یعلی من وجه آخر عن انس بلفظ: اذا صلیت المکتوبة اه۔ وقد افرد الحافظ جزئا الفه فی حدیث ام رافع، فقال: اخرجه ابن السنی، فقال: باب مایقول اذا قام الی الصلاة ولم یتصرف فی لفظ الخیر، کما تصرف فیه الشیخ النووی، فذکر الحدیث بسنده من طریق علی بن عباش عن عطاف بن خالد عن زید بن اسلم عن ام رافع، وفی آخره، قد غفرت لک، بدل قوله: ، قد فعلت، فلعل النسخ اختلقت۔ وفی الحدیث علتان احداہا: ان بین زید بن اسلم وام رافع واسطة، فالحدیث منقطع۔ الثانیة: ان عطاف بن خالد مختلف فی توثیقه وتخریجه وباقی رواته رجال الصحیح۔ واخرجه ابن مندة فی، المعرفة، من طریق ہشام بن سعد عن زید بن اسلم وزاد فیه عبدالله ابن زید بن اسلم وام رافع ولا بدمنه، ولفظه عنها قالت: یارسول الله! اخبرنی عن شیء افتح به صلاتی، قال: ، اذا قمت الی الصلاة، فقولی: الله اکبر عشراً، فانک کلما قلت قال الله عزوجل: ہذا لی، واحمدی الله عشراً، ثم قولی: سبحان الله وبحمده عشراً، فانک اذا قلت قال الله ہذا لی، واحمدی الله عشرً، فاذا قلت ذلک، قال الله: ہذا لی، واستغفری الله عشراً، فانک اذا قلت ذلک قال الله: قد غفرت لک۔ فزاد فی المتن الفاظاً منها مطابقة الجواب لسؤالها، ومنها الترتیب فی الکلمات المذکورة، ومنها زیادة وبحمده۔ وقد وجدناه من روایة راو ثالث، وهو بکیر بن مسمار، فاخرجه الطبرانی فی، المعجم الکبیر، من طریقه عن زید بن اسلم، فوافق عطافاً فی حذف الواسطة، واحتصر المتن، والفظ انها قالت: یا رسول الله! اخبرنی بکلمات ولا تکثر علی فقال: ، قولی الله اکبر عشر مرات۔ یقول الله: ہذا لی، وقولی: سبحان الله عشر مرات، یقول الله: ہذا لی، وقولی: اللهم اغفرلی یقول الله: قد فعلت فتقولین عشر مرات، فیقول: قد فعلت۔ ہکذا اقتصر فیه علی التکبر والتسبیح فقط، واطلق مح القول، وبکیر وہشام من رجال مسلم، والذی یقتضیه النظر ترجیح روایة ہشام لما اشتملت علیه روایته من تحریر السباق فی السند والمتن معاً۔ وقد جاء نحو ہذه القصة عن ام سلیم الانصاریة اخرجه الترمذی عن انس ولفظه، ان ام سلیم غدت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت: یارسول الله! علمنی کلمات اقولهن فی۔ «

»صلاتی، فقال: ،سبحی الله عشراً، واحمدی الله عشراً، وکبیریه عشراً، ثم سلی حاجتک یقول نعم، واخرجه الحاکم فی، المستدرک، من طریق عبدالله بن المبارک، وقال: صحیح علی شرط مسلم۔ وقد عبن ابن خزیمة محل ہذا الذکر المخصوص فی افتتاح الصلاة، لکن بغیر ہذا العدد، فاخرج فی دعاء الافتتاح حدیث جبیر بن مطعم ان النبی صلی الله علیه وسلم، کان اذا افتتح الصلاة قال: الله اکبر کبیراً، ثلاث مرات، والحمد لله کثیراً ثلاث مرات، وسبحان الله بکرة واصیلاً ثلاث مرات، ثم یتعوذ۔ واخرجه ابو داود وابن حبان فی، صحیحه، ولفظ ابن حبان انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی صلاة، فقال: والله اکبر کبیراً، الله اکبر کبیراً، الله اکبر کبیراً، الحمد لله کثیراً، سبحان الله بکرة واصیلاً ثلاثاً، اعوذ بالله ـــ، الحدیث۔ ولفظ ابی داود، رای رسول الله صلی الله علیه وسلم حین دخل الصلاة قال: الله اکبر کبیراً ثلاثاً ـــ، الحدیث۔ وقد جاء نحو ذلک فی غیر ہذا المحل من غیر تقیید بعدد، وذلک ما اخرجه مسلم عن ابن عمر، قال: ،بینا نحن نصلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قال رجل من القوم: الله اکبر کبیراً، والحمد لله کثیرا، وسبحان الله بکرة واصیلا، فقال: من القائل کذا وکذا، فقال الرجل: انا، فقال: لقد رایت ابواب السماء فتحت لها۔ وفی الباب عن عبدالله بن ابی اوفی عند احمد والطبرانی بسند حسن، ولفظه نحو حدیث ابن عمر، وفی آخره، فلما فرغ رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال: من ہذا العالی الصوت؟، فقالوا: ہو ہذا فقال: لقد رایت کلامه یصعد فی السماء حتی فتح له باب یدخل فیه۔ وعن وائل بن حجر اخرجه مسدد فی، مسنده، والطبرانی نحو حدیث ابن عمر، لکن قال فی آخره، فقال: ،من صاحب الکلمات؟، فقال الرجل: انا وما اردت الا خیراً، قال: ،رایت ابواب السماء قد فتحت فما تناہت دون العرش۔ ویوید مشروعیة ہذا الذکر فی دعاء الافتتاح حدیث عائشة، فانه ورد مقیداً بالعدد الذی ورد فی حدیثی ام رافع وام سلیم اخرجه ابو داود والنسائی وابن ماجه وجعفر الفریابی وتقدم بعضه فی باب ما یقول اذا استیقظ من منا۔ فهذا الاحادیث عمدة من جعل محل الذکر المذکور عند دعاء الافتتاح وقبل القرائة، وجائت احادیث فیها ہذا الاذکار عقب الصلاة، واورد الترمذی حدیث ام سلیم فیما یقال فی صلاة التسبیح وتبعه علیه غیره، لکن نعقبه الزین العراقی فی ،شرحه، بان فی بعض طرق الحدیث ما یدل علی انه بعد الصلاة المتوبة، وساقه ثم قال: ویمکن الجمع بین ہذا الاقوال بان یقال: بشرع ہذا الذکر فی کل محل عینه فیه امام، ای من اراد القیام الی الصلاة او بعد الدخول فیها، اما فی دعاء الافتتاح او فی الصلاة المسماة بصلاة التسبیح، ویوید ہذا الجمع اختلاف الالفاظ او یخص صلاة مخصوصة، والثانی اولی فی الجمع، قال: فنقول: یشرع قول الباقیات الصالحات عشراً عشراً عند ارادة الصلاة فی اللیل، ویضاف الیها سوال المغفرة، ویشرع فی دعاء الافتتاح او یقال له حالان، فمن ذکرها قبل الدخول قالها قبلها، ومن تسبها استدرکها بین دعاء الافتتاح والقرائة، وعلیه ینطبق اذا قمت الی الصلاة، فانه یفهم منه ما قبل الدخول علی تقدیر الارادة، ویفهم منه ما بعد الدخول فیها۔ ویشرع ایضا فی صلاة التسبیح التی لها ہیئة مخصوصة، کما ذکرت فی موضعها، والیه جنح الترمذی۔ ویشرع ایضاً عند الفراغ من التشهد والصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم دبذکر الذکر المذکور، فاذا فرغ منه دعا بما ورد ماثوراً وبما کان له من طلب، ثم یسلم والی ہذا جنح النسائی فترجم باب الذکر بعد التشهد، واورد حدیث انس فی سوال ام سلیم المذکور، ولعله اخذه من قوله فی روایة لعبدالله بن عمرو وغیره عنها فی دبر کل صلاة، فان دبر الشیء حقیقته ہو جزء منه مؤخر، ویطلق ایضاً علی ما یلحقه ولا تخلل بینهما، فعلی الاول فالالیق به ما بین التشهد والسلام، فانه الجزء الاخیر من الصلاة اتفاقاً، ان کان المراد فعلی الاول فالالیق به ما بین التشهد والسلام، فانه الجزء الاخیر من الصلاة اتفاقاً، ان کان المراد بدبر الصلاة الحنیفة، وعلی الثانی فهو موافق لما ورد به حدیث الصحیحین عن ابی ذر فی فصة فقراء المهاجرین، ذہب اہل الدثور بالاجور، وفیه تسبحون دبر کل صلاة ـــ الخ۔ فقد اتفق علی ان المراد فیه بدبر الصلاة ما بعد السلام، بخلاف حدیث معاذ، لا تدعن دبر کل صلاة ان تقول اللهم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک، فانهم اختلفوا فی المراد بدبر فیه، ہل ہو ما بعد التشهد او بعد السلام، فلعل النسائی ممن یرجع انه قبل السلام، فالحق به الذکر المذکور، ویکون عنده ان الذکر المذکور فی قصة اہل الدثور خاصاً بما بعد السلام۔ فهذا طریق الجمع بین الروایات المختلفة فی ہذا الخبر اما اذا قلنا بالترجیح، فانا نقول رد الجمع الی ما بعد السلام من الصلاة، ویکون قوله: ،اذا قمت الی الصلاة، ای صلیت وفرغت فقولی، ویحمل قوله: ،افتح به صلاتی، ای دعائی اذا فرغت من المکتوبة او غیره، او یحمل قوله فی الصلاة ای عقبها، ویکون اطلق ذلک مجازاً للمجاورة، ولا یخفی تکلف ذلک کله، فالاولی ما تقدم، وتحرر بما ذکر من طریق الترجیح انه لا مدخل لذلک فیما یقال قبل الدخول فی الصلاة اصلاً، ونحرر مما ذکر من طریق الجمع انه یشرع قبل الصلاة لکنه مخصوص بصلاة اللیل، وہو منزل علی الحالتین اللتین ذکرتهما من حال المستحضر للذکر المذکور عند ارادة الدخول فی صلاة اللیل، ومن ہال من نسی ذلک فیستدرکه فی الافتتاح ہذا الذی یقتضیه النظر مما دل علیه اختلاف الفاظ ہذا الحدیث من حمل مطلقها علی مقیدها ورد بحملها الی مبینها۔ وبالله التوفیق، اہ۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا حَفَزَهُ النَّفَسُ

جب سانس پھول جانے تو کیا پڑھے

[108] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، وَثَابِتٌ، وَحُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ، فَجَاءَ رَجُلٌ، فَدَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ، فَقَالَ: اللهُ اَكْبَرُ، الْحَمْدُ للهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ. فَلَمَّا قَضَي رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ، فَقَالَ: اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا . فَقَالَ: اَنَا يَا رَسُولَ اللهِ، جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ، فَقُلْتُهُنَّ. فَقَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ اثْنَي عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا اَوَّلًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انھیں نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک آدمی آیا سو وہ نماز میں داخل ہوا اس کا سانس پھولا ہوا تھا اس نے کہا:

﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ﴾

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، تمام تر تعریفیں، بہت زیادہ پاکیزہ، بابرکت اسی کے لیے ہیں۔''[1]

تو جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز مکمل فرمائی تو ارشاد فرمایا: تم میں سے کس نے یہ کلمات کہے ہیں: تو لوگ خاموش ہو گئے۔ آپ ﷺ نے (پھر) فرمایا: تم میں سے کس نے یہ کلمات کہے ہیں؟ اس نے کوئی بری بات نہیں کی تو اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے، میں آیا تو میرا سانس پھولا ہوا تھا تو میں نے یہ کلمات کہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں نے بارہ فرشتوں کو ان کلمات کی طرف سبقت کرتے دیکھا ہے کہ کون ان میں سے ان کو پہلے اوپر اٹھالے جائے۔ (یعنی ان کلمات کے ثواب کو)۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ

جب آدمی اپنی نماز سے سلام پھیرے تو کیا پڑھے؟

[109] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ

---

[1] رواه مسلم رقم 600 فی المساجد: باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام والفراءة، وابو داود رقم 763 فی الصلاة: باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، والنسائی 132/2 و 133 فی الافتتاح: باب نوع آخر من الذكر بعد التكبير، واحمد فی المسند 106/3 و 158 و 168 و 188 و 191 و 252 و 269 ـ قال النووی فی شرح مسلم: ارم القوم، ای سكتوا، قال القاضی عياض۔ ورواه بعضهم فی غير صحيح مسلم، فازم، المفتوحة وتخفيف الميم من الازم وهو الامساك وهو صحيح المعنى۔

زِيَادٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ - وَقَالَ خَالِدٌ: كَانَ - يَقُولُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب (نماز کا) سلام پھیرتے اور حضرت خالد نے کہا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات پڑھتے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾

''اے اللہ! تو ہی سلام ہے اور تیری ہی طرف سے سلام (یعنی سلامتی) ہے بابرکت ہے تیری ذات اے جلال و بزرگی والے۔''[1]

بَابُ مَا يَقُولُ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الصُّبْحِ
آدمی صبح کی نماز کے بعد کیا پڑھے؟

[110] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ، حَدَّثَنَا مَوْلًى لِاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ، تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ:)اللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا)نَوْعٌ آخَرُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو یہ دعا کرتے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا﴾

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم کا، مقبول عمل کا اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔''[2]

[111] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: " كَانَ اَبِي يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ الصَّلَاةِ:)اللّٰهُمَّ

[1] ورواہ من طریق ابو معاویة عن عاصم عن عبداللہ بن الحارث عن عائشة: مسلم رقم 592 فی المساجد: باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیان صفته، ورواہ ایضاً الترمذی رقم 298 والنسائی 69/3 وابن ماجه رقم 924 والدارمی رقم 1354، وحمد فی المسند 62/6 و 184 و 235۔

[2] رواہ النسائی فی عمل الیوم واللیلة، رقم 102۔ ورواہ احمد فی المسند 294/6 و 305 و 322، وابن ماجه رقم 925 فی اقامة الصلاۃ: باب ما یقال بعد التسلیم۔ وقال البوصیری فی الزوائد: رجال اسنادہ ثقات، خلا مولی ام سلمة فانه لم یسمع، ولم ار احداً ممن صنف فی المبهمات ذکرہ ولا ادری ما حاله۔ وتقدم برقم 54۔

إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ (وَكُنْتُ اَقُولُهُنَّ، فَقَالَ لِي اَبِي: اَيْ بُنَيَّ، عَمَّنْ اَخَذْتَ هَذَا؟ قُلْتُ: عَنْكَ. قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ "

حضرت مسلم بن ابی بکرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میرے والد ہر نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ﴾

''اے اللہ! میں تجھ سے کفر اور فقر (تنگدستی) اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔''①

تو میں بھی یہی دعا کرتا ہوں۔ انہوں (میرے والد) نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! یہ دعا تو نے کہاں سے لی، تو میں نے کہا: آپ سے سنی ہے۔ انہوں (یعنی میرے والد) نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ انہی کلمات کے ساتھ ہر نماز کے بعد دعا کیا کرتے تھے۔

[112] اَخْبَرَنَا سَلْمُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَّامُ الْمَدَائِنِيُّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ مَسَحَ جَبْهَتَهُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ قَالَ:)اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ، اللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحَزَنَ(نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز مکمل فرما لیتے تو اپنے چہرہ انور پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے پھر یہ پڑھتے:

﴿اَشْهَدُ اَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ، اَللّٰهُمَّ اذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحَزَنَ﴾

''میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوائے اللہ تعالیٰ کے، جو نہایت مہربان رحم فرمانے والا ہے۔ اے اللہ! مجھ سے رنج وغم دور فرما دے۔''②

①رواہ النسائی فی، السنن، 262/8، واسنادہ: اخبرنا محمد بن المثنی، قال حدثنا ابن ابی عدی، قال حدثنا عثمان الشحام۔۔۔الخ۔
قال ابن علان 60/3: قال الحافظ بعد تخریجہ: حدیث حسن اخرجہ احمد والنسائی وابن ابی شیبۃ، واخرجہ ابن السنی عن النسائی باسنادہ، وفی مسند الحدیث عثمان الشحام مختلف فیہ، قواہ احمد وابن عدی، ولینہ القطان والنسائی۔اھ۔
②قال ابن علان فی، الفتوحات، 57/3: رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط وابن عدی کلھم عن انس، قال میرک: واسنادہ ضعیف، ولفظ روایتھما: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اذا صلی وفرغ من صلاتہ مسح بیمینہ علی راسہ وقال: ،باسم اللہ الذی لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم۔۔۔، الخ۔ قال الحافظ بعد تخریجہ الحدیث باللفظین من طریق الطبرانی فی الدعاء وغیرہ۔ وال ابو نعیم: الحدیث غریب من حدیث معاویۃ بن قرۃ عن انس تفردبہ عنہ زید العمی، وفیہ لین۔ قال الحافظ: انفقوا علی ضعفہ من جھۃ حفظہ، ومسلام الطویل الاراوی عن زید العمی اضعف من زید بکثیر، ویقال لہ: الدائنی، کما رفع فی روایۃ ابن السنی، والحدیث ضعیف جداً بسببہ، ثم اخرج الحافظ الحدیث من طرق اخری بلفظ: ،سبحان اللہ الذی لا الہ غیرہ۔۔۔، الخ، وقال اخرجہ ابن عدی عن کثیر بن سلیم عن انس، قال الحافظ: وکثیر فی الضعف یکاد ان یکون مثل ابن سلام او اشد۔اھ۔ انظر، والمجمع، 110/10۔

[113] اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكٍ اَبِي هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَبْتَدِئْ بِتَحْمِيدِ اللّٰـهِ، وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لْيَدْعُ بِمَا شَاءَ(نَوْعٌ آخَرُ)

حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو (اپنی دعا) اللہ کی حمد وثنا سے شروع کرے پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر جو چاہے دعا کرے۔ ①

[114] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَي الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ الطُّفَاوِيُّ، عَنْ اَبِي مُسْلِمٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ، يَقُولُ: اللّٰـهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، اَنَا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، اللّٰـهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، اَنَا اَشْهَدُ اَنَّ الْعِبَادَ إِخْوَةٌ، اللّٰـهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، اجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَكَ فِي كُلِّ سَاعَةٍ، وَاهْدِنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، اللّٰـهُمَّ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ، اللّٰـهُ الْاَكْبَرُ اللّٰـهُ الْاَكْبَرُ، نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، اللّٰـهُ الْاَكْبَرُ، حَسْبِيَ اللّٰـهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، اللّٰـهُ الْاَكْبَرُ، اللّٰـهُ الْاَكْبَرُ)نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد یہ دعا کرتے سنا:

﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ. اِجْعَلْنِيْ مُخْلِصًا لَّكَ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ. وَاهْدِنِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. اَللّٰـهُمَّ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ. اَللّٰهُ الْاَكْبَرُ اَللّٰهُ الْاَكْبَرُ، نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ. اَللّٰـهُ الْاَكْبَرُ. حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. اَللّٰهُ الْاَكْبَرُ. اَللّٰـهُ الْاَكْبَرُ﴾

① فی اسناده ابن لهيعة وهو ضعيف، قال الحافظ: هذا بالنسبة لسند ابن السني، والا فقد اخرج الخبر ابو داود وصححه الترمذی وابن خزيمة وابن حبان والحاكم وقال: هو على شرط مسلم، وفی موضع: هو على شرطهما۔ ای الشيخين۔ ولا اعرف له علة۔ وقال الحافظ بعد تخريجه من طريقين: هذا حديث صحيح اخرجه احمد واسحاق فی مسنديهما، وابو داود والترمذی ـــ انظر بقية كلامه فی، الفتوحات الربانية، 3/62-63۔ ورواه الترمذی رقم 3473 و 3475 فی الدعوات: باب رقم 66، وابو داود رقم 1481 والنسائی 3/44 وهو حديث صحيح كما قال الالبانی فی، صحيح الجامع، رقم 661۔

''اے اللہ! ہمارے اور ہر چیز کے رب، میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک تو ہی رب ہے، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک کار نہیں، اے اللہ! ہمارے رب اور ہر چیز کے رب، میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ تیرے خاص بندے اور رسول ہیں اے اللہ! ہمارے رب اور ہر چیز کے رب، میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک تمام بندے بھائی بھائی ہیں، اے اللہ! ہمارے رب اور ہر چیز کے رب! مجھے اپنے لیے اخلاص والا بنا ہر گھڑی میں، اور اپنے اہل میں دنیا و آخرت میں، اے صاحب جلال و بزرگی والے! اے اللہ! میری التجا سن اور قبول فرما، اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے آسمانوں اور زمین کا رب ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے کافی ہے مجھے اللہ اور بہترین کارساز ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔''①

[115] حَدَّثَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، وَعَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ، سَمِعَا وَرَّادًا، كَاتِبَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُبُرِ صَلَاتِهِ . فَكَتَبَ إِلَيْهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُبُرِ صَلَاتِهِ إِذَا قَضَاهَا:)لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّنَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عبدالملک بن عمیر اور حضرت عبدہ بن ابی سلمہ کا بیان ہے کہ ان دونوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب حضرت وراد کو فرماتے سنا کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا کہ میری طرف وہ چیز لکھ کر بھیجیں جو آپ نے بذات خود رسول اللہ ﷺ کو نماز کے بعد پڑھتے سنا تو انہوں (یعنی حضرت مغیرہ) نے ان (یعنی حضرت معاویہ) کی طرف لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب آپ اپنی نماز مکمل فرما لیتے تو یہ پڑھتے سنا:

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ﴾

① النسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 101، وابو داود رقم 1508 فیہ الصلاۃ: باب الدعاء وما یقول الرجل اذا اسلم، واحمد فی المسند، 369/4، وفی اسنادہ داود بن راشد الطفاوی ابو بحر الکرمانی وھو لین الحدیث، کما قال الحافظ فی ''التقریب''، وفی اسنادہ ایضاً ابو مسلم البجلی لم یوثقہ غیر ابن حبان۔

''نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوائے اللہ تعالیٰ کے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اوراسی کے لیے تمام تر تعریفیں ہیں، اسی کے دست قدرت میں بھلائی ہے اوروہ ہر شے پر قادر ہے اے اللہ! اسے روکنے والا کوئی نہیں جسے تو عطا کرے اوراسے دینے والا کوئی نہیں جس سے تو روک لے اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش اسے تجھ سے نفع نہیں دے سکتی۔''①

[116] أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْبَعِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ الْأَلْهَانِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: مَا دَنَوْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُبُرِ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ وَلَا تَطَوُّعٍ، إِلَّا سَمِعْتُهُ يَقُولُ:)اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَخَطَايَايَ كُلَّهَا، اللَّهُمَّ انْعِشْنِي، وَاجْبُرْنِي، وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، إِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں جب بھی فرض نماز یا نفل نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑھتے سنا:

﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ وَخَطَايَايَ كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ اَنْعِشْنِيْ، وَاجْبُرْنِيْ، وَاهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ، إِنَّهُ لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ﴾

''اے اللہ! میرے لیے میرے سب گناہوں کو معاف فرما دے، اے اللہ! مجھے بلند درجہ نصیب فرما اور میری کمی کوتاہی دور فرما، اور مجھے نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت عطا فرما کیونکہ نیکی کی ہدایت دینے والا اور برائی کو دور کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں۔''②

[117] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ صُهَيْبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بِشَيْءٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ تُحَرِّكُ شَفَتَيْكَ بِشَيْءٍ مَا كُنْتَ تَفْعَلُ، مَا هَذَا الَّذِي تَقُولُ؟ قَالَ: " أَقُولُ: اللَّهُمَّ بِكَ أُحَاوِلُ، وَبِكَ أُصَاوِلُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ "نَوْعٌ آخَرُ

① رواه البخاری 275/2 فی صفة الصلاة: باب الذکر بعد الصلاة و مسلم رقم 593 فی المساجد: باب استحباب الذکر بعد الصلاة، وابو داود رقم 1505 والنسائی 70/3 واحمد 245/4 و 247 و 250 و 254۔

② عبداللہ بن ذحر اتفق الاکثر علی تضعیفه وشیخه علی بن یزید الالهانی متفق علی تضعیفه ومدار الحدیث علیه، اه۔ قلت: هو فی الاصل علی بن یزید بن جدعان والتصویب من کتب الرجال۔ وقال الذهبی فی، المیزان، 7/3: عبداللہ بن زحر: قال ابن حبان: واذا روی عن علی بن یزید اتی بالطامات، واذا اجتمع فی اسناد خبر عبیداللہ وعلی بن یزد والقاسم ابو عبدالرحمن لم یکن ذلک الخبر الا مما عملته ایدیهم۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت کی ادائیگی کے بعد کسی چیز (کے پڑھنے) کے ساتھ اپنے مبارک لبوں کو حرکت دیتے تھے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کس چیز (کی پڑھائی) کے ساتھ اپنے مبارک لبوں کو حرکت دیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں:

﴿اَللّٰهُمَّ بِكَ أُحَاوِلُ، وَبِكَ أُصَاوِلُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ﴾

''اے اللہ! میں تجھ ہی سے طاقت حاصل کرتا ہوں اور تیری ہی (مدد کی) وجہ سے دشمن پر حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی (مدد کے) بھروسہ پر میں جنگ کرتا ہوں (دشمن سے)۔''①

[118] اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَي بْنُ يَعْلَي، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: " يَا مُعَاذُ، إِنِّي أُحِبُّكَ، فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُولَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: اللّٰـهُمَّ اَعِنِّي عَلَي ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ "نَوْعٌ آخَرُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں تو ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھنا کبھی نہ چھوڑنا:

﴿اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ﴾

''اے اللہ! میری اپنے ذکر کرنے اور اپنا شکر کرنے اور اپنی بہترین طور پر عبادت کرنے پر مدد فرما۔''②

نوٹ:

حسن عبادت کا مطلب ہے آداب وارکان اور شرائط کاملہ کے ساتھ عبادت کرنا۔

[119] اَخْبَرَنِي اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ - قَالَ: لَا اَدْرِي قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، اَوْ بَعْدَ اَنْ يُسَلِّمَ - يَقُولُ: "سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ، وَسَلَامٌ عَلَي الْمُرْسَلِينَ، وَالْحَمْدُ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.نَوْعٌ آخَرُ

① احمد فی المسند، 332/4 و 333 و 18/6 قال ابن علان فی الفتوحات، 70/3: رواہ احمد فی مسندہ والنسائی فی الکبری وابن ماجہ وقال فی روایتہ اذا صلی او حین سلم بالجک وابو یعلی، واخرجہ الدارقطنی فی الافراد والطبرانی فی الصغیر۔ وھو حدیث حسن لشاہدہ کما قال الحافظ۔

② رواہ ابو داود رقم 1522 فی الصلاۃ: باب الاستغفار، والنسائی 63/3 فی السھو: باب نوع آخر من الدعاء، واحمد فی المسند، 245/5 و 247، واسنادہ صحیح۔ و صححہ ابن حبان رقم 2432، موارد، والحاکم 273/1 ووافقہ الذھبی۔ وقولہ وابو عبدالرحمن ھو الحبلی کما فی سنن ابی داود۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب اپنی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ آپ ﷺ سلام پھیرنے سے پہلے یا بعد میں پڑھتے:

﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَي الْمُرْسَلِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰه رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾

''پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے، اور سلام ہے پیغمبروں پر، اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہاں کا رب ہے'' ①

[120] اَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا طَالُوتُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ، عَنِ الْجَعْدِ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: مَا صَلَّي بِنَا رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً إِلَّا اَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَيْنَا، فَقَالَ:) اللّٰـهُمَّ إِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ يُخْزِينِي، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ صَاحِبٍ يُرْدِينِي، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ اَمَلٍ يُلْهِينِي، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ فَقْرٍ يُنْسِينِي، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ غِنًي يُطْغِينِي نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ ہمیں کوئی فرض نماز پڑھاتے تو (بعد از نماز) ہماری طرف اپنا رخ انور کرتے پس یہ دعا کرتے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ يُخْزِيْنِيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ صَاحِبٍ يُرْدِيْنِيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ اَمَلٍ يُلْهِيْنِيْ وَاَعُوْذُبِكَ. مِنْ كُل قْرٍ يُنْسِيْنِيْ. وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ غِنًي﴾

''اے اللہ! میں ہر اس عمل سے جو مجھے رسوا کرے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں ہر اس اپنے ساتھی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے ردّ کر دے اور میں ہر اس امید سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے مشغول کر دے (غیر اللہ کی طرف) اور میں ہر اس فقر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے بربادی کی طرف لے جائے اور میں ہر تنگ دستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے (تیری ذات کو) بھلا دے، اور میں ہر اس امیری سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے سر کش بنا دے۔'' ②

① رواه ابو يعلى للموصلي وكلاهما عن ابي سعيد الخدري مرفوعاً، واسناده ضعيف۔ وانظر، الفتوحات الربانية، 3/59۔ وقال الالباني في، ضعيف الجامع، رقم 4426 ضعيف جداً۔

② قال الهيثمي في، المجمع، 10/110: رواه البزار، وفيه بكر بن خنيس، وهو متروك، وقد وثق، ورواه ابو يعلى وفيه عقبة بن عبدالله الاصم، وهو ضعيف جداً۔

[121] حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا نَجِيحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ النَّخَعِيِّ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مَقَامِي بَيْنَ كَتِفَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قُبِضَ، فَكَانَ يَقُولُ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ:)اللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِي آخِرَهُ، وَخَيْرَ عَمَلِي خَوَاتِمَهُ، وَاجْعَلْ خَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاكَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھ کر فارغ ہوجاتے تو یہ دعا کرتے:

﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِي آخِرَهُ، وَخَيْرَ عَمَلِي خَوَاتِمَهُ، وَاجْعَلْ خَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاكَ﴾

''اے اللہ! میرے زندگی کے آخر (حصے) کو بہترین بنا دے اور میرے عمل کے آخر کو بہترین بنا دے اور میرے لیے وہ دن بہترین بنا دے جس دن میں تجھ سے ملاقات کروں۔''[1]

[122] حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرُّعَيْنِيُّ، وَأَبُو مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں ہر فرض نماز کے بعد معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھا کروں۔[2]

---

① قال ابن علان 3/60: قال الحافظ۔ یعنی ابن حجر۔ بعد ان اخرجه من طریق الطبرانی وبین من تفرد بروایته وانهم ثقات الا ابا مالک النخعی فضعیف بالاتفاق، وقفة اختلف علیه فی شیخه فی ہذا الحدیث، فعند ابی النضر ان شیخه فی ہذا الحدیث ابن اخی انس،، واخرجه کذلک الحافظ من طریق الطبرانی؛ قلت: واخرجه من تلک الطریق ابو نعیم فی، مستخرجه علی عمل الیوم واللیلة لابن السنی، وقال بدل قوله: ،وخیر عملی خوانمه، اللهم اجعل خواتم عملی رضوانک،، واخرجه ابن السنی عن صالح عن ابی مالک عن ابی جدعان عن انس، قال الحافظ: ورواية ابی النضر اولی لانه ثقة وصالح لیس بثقة، وفی مسند الحدیث عند الطبرانی وخرجه من طریقه الحفظ ابن اخی انس عن انس۔ وال الحافظ: واسم ابن اخی انس: حفص، قبل: ہو ابن عبداللہ بن ابی طلحة اخی انسا لامه، وقیل: ابن عمر بن عبداللہ المذکور، فعلی ہذا یکون نسب لجده۔ وقد روی البخاری فی، الادب المفرد،، واحمد وابو داود والنسائی وغیرہم عدة احادیث عن روایة خلف بن خلیفة عن ابن اخی انس، ہکذا علی الابہام، وسمی فی بعضها عند احمد: حفص بن عمر بن عبداللہ بن ابی طلحة، وہو موثق۔اھ۔ وقال الہیثمی فی، المجمع، 10/11: رواه الطبرانی فی، الاوسط،، وفیه ابو مالک النخعی وہو ضعیف۔

② رواه ابو داود رقم 1523 فی الصلاة: باب الاستغفار، والنسائی 3/68 فی السہو: باب الامر بقراءة للمعوذات بعد التسلیم من الصلاة، واحمد فی، المسند، 4/201، وہو حدیث صحیح۔ وصححه ابن حبان رقم 2347، موارد۔

[123] اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ اَبُو التَّقِيِّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الذُّهْلِيِّ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ صُدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ قَرَاَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ كَانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ قَاتَلَ عَنْ اَنْبِيَاءِ اللّٰـهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّي يُسْتَشْهَدَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی تو وہ اس شخص کے درجہ ومقام میں ہوگا جو اللہ عزوجل کے انبیاء کی طرف سے لڑے حتی کہ اسے شہادت نصیب ہوجائے۔ ①

[124] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰـهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا الْيَمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ، جَمِيعًا بِالْمَصِّيصَةِ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَلْهَانِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ قَرَاَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَحُلْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ.

حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے تو اس کے اور جنت میں داخل ہونے کے درمیان سوائے موت کے کوئی چیز حائل نہیں ہوتی۔ ②

[125] حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرِ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ، وَالْآيَتَيْنِ مِنْ آلِ عِمْرَانَ: شَهِدَ اللّٰـهُ اَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا وَقُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ لِي قَوْلِهِ: وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ مُعَلَّقَاتٌ، مَا بَيْنَهُنَّ وَبَيْنَ اللّٰـهِ عَزَّ وَجَلَّ حِجَابٌ، لَمَّا اَرَادَ اللّٰـهُ اَنْ يُنْزِلَهُنَّ تَعَلَّقْنَ بِالْعَرْشِ، قُلْنَ: رَبَّنَا، تُهْبِطُنَا إِلَي اَرْضِكَ، وَإِلَي مَنْ يَعْصِيكَ. فَقَالَ اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ: بِي حَلَفْتُ، لَا يَقْرَاُكُنَّ اَحَدٌ مِنْ عِبَادِي دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ إِلَّا جَعَلْتُ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ عَلَي مَا كَانَ مِنْهُ، وَإِلَّا اَسْكَنْتُهُ حَظِيرَةَ

---

① اسنادہ ضعیف لکن رواہ النسائی من طریق صحیحۃ فصح وللہ الحمد۔ انظر، الاحادیث الصحیحۃ، للالبانی رقم 872 صفحہ 699۔

② قل الالبانی فی، الاحادیث الصحیحۃ، رقم 972: وھذا اسناد ضعیف، وللحدیث شواھد یصح بھا ان شاء اللہ۔ اھ۔

الْقُدُسِ، وَإِلَّا نَظَرْتُ إِلَيْهِ بِعَيْنِي الْمَكْنُونَةِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ نَظْرَةً، وَإِلَّا قَضَيْتُ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ حَاجَةً، أَدْنَاهَا الْمَغْفِرَةُ، وَإِلَّا أَعَذْتُهُ مِنْ كُلِّ عَدُوٍّ وَنَصَرْتُهُ مِنْهُ، وَلَا يَمْنَعُهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ نَوْعٌ آخَرُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک سورۃ فاتحہ، اور آیۃ الکرسی اور سورۂ آل عمران کی یہ دو آیتیں:

﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَقُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ إِلَى قَوْلِهِ: وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

شفاعت کرنے والی ہیں۔ ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی چیز حجاب (پردہ) نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان کو نازل کرنے کا ارادہ فرمایا تو یہ عرش کے ساتھ لٹک گئیں اور عرض کرنے لگیں: اے ہمارے رب! تو ہمیں زمین پر اتارے گا اور اس کی طرف جو تیری نافرمانی کرے گا، تو اللہ عزوجل نے فرمایا: مجھے قسم ہے (اپنی ذات کی) جو کوئی بھی میرے بندوں میں تمہیں ہر نماز کے بعد پڑھے گا میں اس کا ٹھکانہ جنت بناؤں گا وہ جس حال میں بھی ہو اور میں اسے حظیرۃ القدس میں بساؤں گا اور میں اس (تمہیں پڑھنے والے) کو پوشیدہ نظر سے ہر دن ستر مرتبہ دیکھوں گا اور میں اس کی ہر دن ستر حاجتیں پوری کروں گا، ان میں اس کی ادنیٰ حاجت اس کی بخشش ہوگی اور میں اس کو ہر دشمن سے پناہ دوں گا اور اس کے خلاف اس کی مدد کروں گا اور اسے جنت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روکے گی۔ ①

[126] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَامِعٍ الْمَوْصِلِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْمُزَنِيُّ الْمَوْصِلِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، حَدَّثَنِي مُعَاذٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَنْ قَالَ بَعْدَ الْفَجْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، كُفِّرَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ "نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس شخص نے فجر کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ پڑھا:

﴿أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ﴾

① فیہ الحارث بن عمیر، قال ابن معین واسحاق الکوسج وابو زرعة وابو حاتم والنسائی: ثقه، ورماہ ابن حبان والحاکم بالوضع، ومحمد بن زنبور: ضعیف۔ وقد اورد [illegible] ہذا الحدیث فی المیزان 440/1 وقال: قال ابن حبان: موضوع لا اصل لہ۔

"میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے مغفرت طلب کرتا ہوں، وہ جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہی زندہ قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔"①

[127] حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَي بْنِ طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّي الصُّبْحَ - قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِي سَفَرٍ - رَفَعَ صَوْتَهُ حَتَّيٰ يَسْمَعَ اَصْحَابُهُ:) اللّٰـهُمَّ اَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي جَعَلْتَهُ عِصْمَةَ اَمْرِي، اللّٰـهُمَّ اَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - اللّٰـهُمَّ اَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي جَعَلْتَ إِلَيْهَا مَرْجِعِي - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - اللّٰـهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، اللّٰـهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْكَ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - اللّٰـهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابن برزہ الاسلمی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوران سفر صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اتنی اونچی آواز سے تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے حتی کہ آپ کے اصحاب کرام بھی سن لیتے:

﴿اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ عِصْمَةَ اَمْرِيْ. اَللّٰـهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِيْ﴾

"اے اللہ! میرے لیے میرے دین کو سنوار دے، جسے تو نے میرے معاملے کا محافظ بنایا، اے اللہ! میرے لیے میری دنیا کو سنوار دے جسے تو نے میرے لیے میرے معاش کا ذریعہ بنایا۔"②

تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

اور تین مرتبہ:

﴿اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِيْ الَّتِيْ جَعَلْتَ إِلَيْهَا مَرْجِعِيْ﴾

"اے اللہ! میرے لیے میری آخرت کو سنوار دے جس کی طرف تو نے میرا لوٹنا مقرر کیا ہے۔"

اور تین مرتبہ یہ پڑھتے:

---

① فی عکرمة بن ابراہیم لعله الموصلی الازدی وهو ضعیف۔ انظر، المیزان، 3/89 و 90۔ وفیه محمد بن محمد بن سلیمان، قال الدار قطنی: مخلط مدلس یکتب عن بعض اصحابه ثم یسقط بینه وبین شیخه ثلاثة، وهو کثیر الخطار حمه الله تعالی۔

② قال الهیثمی فی بلجمع، 10/111: رواه الطبرانی فی الاوسط، وفیه اسحاق بن یحیی بن طلحة وهو ضعیف۔ اهـ۔ قلت: لبعض فقراته شواهد۔

﴿اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ﴾

''اے اللہ! اسے کوئی روکنے والا نہیں جسے تو عطا کرے اور اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں جسے تو روک لے اور کسی کوشش کرنے والے کو اس کی کوشش تجھ سے نفع نہیں دے سکتی۔''

[128] حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أُمَيَّةَ السَّاوِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، حَدَّثَنِي عِيسَي بْنُ مُوسَي الْبُخَارِيُّ التَّحْوِيُّ اَبُو اَحْمَدَ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الْجَعْدِ الْجَنَدِيِّ، عَنْ يَحْيَي بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ كُلَّمَا سَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ الْبَأْسِ، فَإِنَّ مَنْ تُخْزِهِ يَوْمَ الْبَأْسِ فَقَدْ اَخْزَيْتَهُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی (نماز سے) سلام پھیرتے تو اس دعا کے ساتھ (اللہ کی بارگاہ میں) التجا کرتے:

﴿اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ الْبَأْسِ، فَإِنَّ مَنْ تُخْزِهِ يَوْمَ الْبَأْسِ فَقَدْ اَخْزَيْتَهُ﴾

''اے اللہ! قیامت کے دن مجھے رسوا نہ کرنا اور نہ تو مجھے سختی کے دن رسوا کرنا کیونکہ جسے تو نے سختی کے دن رسوا کیا تو اسے تو نے رسوا ہی کر دیا۔''[1]

[129] اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الزَّهْرَاءِ خَادِمُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاتِهِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَامَ مَغْفُورًا لَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنی نماز سے فراغت کے بعد یہ پڑھا:

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ﴾

[1] فيه عيسى بن موسى البخارى ابو احمد الازرق لقبه غنجار، صدوق ربما اخطا و ربما دلس، مكثر من الحديث عن المتروكين، كما قال الحافظ فى التقريب.

''پاک ہے اللہ عظمت والا، اور اسی کے لیے حمد ہے، اور نہیں ہے گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت سوائے اللہ تعالیٰ بلند عظمت والے کی توفیق کے۔'' ①

تین مرتبہ تو وہ بخشا بخشایا ہوا اٹھے گا۔

[130] اَخْبَرَنِي اَبُو عَرُوبَةَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ:)لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ.

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ﴾

''نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوائے اللہ تعالیٰ کے، اور ہم سوائے اس کے کسی کی عبادت نہیں کرتے اسی کے لیے نعمت بھی ہے اور اسی کے لیے فضل بھی اور اسی کے لیے عمدہ تعریف، نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے، اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہیں اگرچہ کافر اسے ناپسند کریں۔'' ②

[131] اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ الْحُرِّ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ نَوْعٌ آخَرُ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔'' ③

[132] اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ الْحُرِّ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ نَوْعٌ آخَرُ

---

① قال الهيثمى فى المجمع، 103/10: رواه البزار من رواية ابى الزهراء عن انس، وابو الزهراء لم اعرفه، وبقية رجاله ثقات۔

② فى خصيف بن عبدالرحمن الجزرى الحرانى، ضعفه احمد، وقال مرة: ليس بقوى، وقال ابن معين: صالح، وقال مرة: ثقة۔ قال ابو حاتم: تكلم فى سوء حفظه، وقال يحيى بن القطان: كنا نجتنب خصيفاً، ووثقه ابو زرعة۔ انظر الجرح والتعديل، 403/3 و، الميزان، 653/1۔ لكن روى مسلم فى صحيحه، رقم 594 فى المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلاة من حديث عبدالله بن الزبير رضى الله عنهما نحوه۔

③ فى عتاب بن بشير تكلموا فيه۔ انظر الميزان، 27/3۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی حضور نبی کریم ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔[1]

[133] حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَدِينِيُّ، بِعُمَانَ، ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُطَّرِحِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فِي الْمُصْطَفَيْنَ صُحْبَتَهُ، وَفِي الْعَالِينَ دَرَجَتَهُ، وَفِي الْمُقَرَّبِينَ ذِكْرَهُ، وَمَنْ قَالَ ذَلِكَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ، فَقَدِ اسْتَوْجَبَ عَلَيَّ الشَّفَاعَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ "

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھا:

﴿اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فِي الْمُصْطَفَيْنَ صُحْبَتَهُ. وَفِي الْعَالِيْنَ دَرَجَتَهُ. وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهُ﴾

"اے اللہ! حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ والا درجہ عطا فرما، اے اللہ! اوران کو محبوبوں کی صحبت میں کردے اور تمام جہانوں میں آپ کا درجہ کردے اور (اپنے) مقرب لوگوں میں آپ کے ذکر کو کردے۔"[2]

جس نے بھی نماز کے بعد یہ پڑھا اس کی شفاعت کرنا مجھ پرواجب ہے اوراس کے لیے جنت بھی واجب ہے۔

[134] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْحَبَطِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ الْبَصْرِيُّ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ أَقْبَلَ شَيْخٌ يُقَالُ لَهُ قَبِيصَةُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَا جَاءَ بِكَ، وَقَدْ كَبِرَتْ سِنُّكَ، وَرَقَّ عَظْمُكَ(؟ . فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، كَبِرَتْ سِنِّي، وَدَقَّ عَظْمِي، وَضَعُفَتْ قُوَّتِي، وَاقْتَرَبَ أَجْلِي. فَقَالَ:)أَعِدْ عَلَيَّ قَوْلَكَ(. فَأَعَادَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ حَوْلَكَ

---

① قال الهيثمى فى ،الميزان، فى ترجمة عبيد الله بن زحر: وقال ابن حبان: يروى الموضوعات عن الاثبات، واذا روى عن على بن يزيد اتى بالطامات، واذا اجتمع فى اسناد خبر عبيد الله وعلى بن يزيد والقاسم ابو عبد الرحمن لم يكن ذلك الخبر الا مما عملته ايديهم-اھ۔

② قال الهيثمى فى ،المجمع، 111/10: رواه الطبرانى وفيه نافع ابو برمز، وهو ضعيف وقال فى ،الميزان، 243/4: وقال ابو حاتم: متروك ذاهب الحديث۔

شَجَرٌ، وَلَا حَجَرٌ، وَلَا مَدَرٌ، إِلَّا بَكَي رَحْمَةً لِقَوْلِكَ، فَهَاتِ حَاجَتَكَ، فَقَدْ وَجَبَ حَقُّكَ(. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، عَلِّمْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ؛ فَإِنِّي شَيْخٌ نَسِيٌّ. قَالَ: " اَمَّا لِدُنْيَاكَ، فَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يُوقِيكَ اللّٰهُ مِنْ بَلَايَا اَرْبَعٍ: مِنَ الْجُذَامِ، وَالْجُنُونِ، وَالْعَمَي، وَالْفَالِجِ. فَاَمَّا لِآخِرَتِكَ، فَقُلِ: اللّٰهُمَّ اهْدِنِي مِنْ عِنْدِكَ، وَاَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ، وَانْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِكَ، وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ ". فَقَالَهَا الشَّيْخُ، وَعَقَدَ اَصَابِعَهُ الْاَرْبَعَ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ: خَالُكَ هَذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، مَا اَشَدَّ مَا ضَمَّ عَلَي اَصَابِعِهِ الْاَرْبَعِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَئِنْ وَفَّي بِهِنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يَدَعْهُنَّ، لَيُفْتَحَنَّ لَهُ اَرْبَعَةُ اَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ، يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: اس دوران کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے ایک بوڑھا آدمی آیا اسے قبیصہ کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تجھے کیا چیز (ہمارے پاس) لے کر آئی حالانکہ تو بہت بوڑھا ہو چکا ہے اور تیری ہڈیاں بھی کمزور ہو چکی ہیں۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں بہت بوڑھا ہو چکا اور میری ہڈیاں بھی کمزور ہو چکیں اور میری طاقت بھی کمزور ہو چکی اور میری موت کا وقت قریب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی بات دوبارہ سناؤ، اس نے اپنی بات دوبارہ آپ کو سنائی تو پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے آس پاس کوئی درخت اور ڈھیلا باقی نہیں رہا، جو تیری اس بات پر تجھ پر رحم کھاتے ہوئے رویا نہیں اپنی حاجت پیش کر بلاشبہ تیرا حق واجب ہو گیا۔ اس نے عرض کی! یارسول اللہ! مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے دنیا و آخرت میں نفع عطا فرمائے اور مجھے کوئی زیادہ بات نہ بتانا کیوں کہ میں بوڑھا آدمی ہوں بھول جاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تیری دنیا کے لیے یہ ہے کہ تو صبح کی نماز کے بعد تین دفعہ پڑھا کر:

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾

''پاک ہے اللہ تعالیٰ عظمت والا اور اسی کے لیے تمام تر تعریفیں ہیں، اور نہیں ہے گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت سوائے اللہ تعالیٰ کی توفیق کے۔''

اللہ تعالیٰ تجھے (اس کے طفیل) چار مصیبتوں سے محفوظ فرمائے گا۔ پاگل پن سے، کوڑھ سے، اندھا ہونے سے اور فالج سے۔ اور اپنی آخرت کے لیے تو یہ پڑھا کر:

﴿اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ. وَاَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ. وَانْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ. وَاَنْزِلْ

عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ ﴾

''اے اللہ! مجھے اپنی طرف سے ہدایت نصیب فرما اور مجھ پر اپنا فضل فرما اور مجھ پر اپنی رحمت برسا اور مجھ پر اپنی برکات کا نزول فرما۔''

تو اس بوڑھے نے یہ پڑھا اور اپنی چار انگلیوں کو گرہ لگائی (یعنی چار انگلیاں بند کیں) تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ آپ کے ماموں نے اپنی چار انگلیوں سے کیا مضبوطی سے پکڑا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں (مجھ) محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر اس نے یہ کلمات پڑھنے نہ چھوڑے تو بروز قیامت اس کے لیے جنت کے چار دروازے لازماً کھول دیے جائیں گے جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔ [1]

[135] اَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ، قَالَ: ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا اَبِي الْعَلَاءُ بْنُ الْهِلَالِ، ثنا اَبُو هِلَالِ بْنُ عُمَرَ، ثنا الْخَلِيلُ بْنُ مُرَّةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَاءَ إِلَي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ اَخْوَالِهِ يُقَالُ لَهُ قَبِيصَةُ، فَسَلَّمَ عَلَي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، وَرَحَّبَ بِهِ، وَقَالَ لَهُ:)يَا قَبِيصَةُ، جِئْتَ حِينَ كَبِرَتْ سِنُّكَ، وَدَقَّ عَظْمُكَ، وَاقْتَرَبَ اَجَلُكَ(. قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰـهِ ، جِئْتُكَ، وَمَا كِدْتُ اَنْ اَجِيئَكَ، يَا رَسُولَ اللّٰـهِ ، كَبِرَتْ سِنِّي، وَدَقَّ عَظْمِي، وَاقْتَرَبَ اَجَلِي، وَافْتَقَرْتُ، وَهُنْتُ عَلَي النَّاسِ، وَجِئْتُكَ تُعَلِّمُنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ؛ فَإِنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)كَيْفَ قُلْتَ يَا قَبِيصَةُ؟(. فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ:)وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا كَانَ حَوْلَكَ مِنْ حَجَرٍ، وَلَا شَجَرٍ، وَلَا مَدَرٍ إِلَّا بَكَي لِقَوْلِكَ، فَهَاتِ(. فَقَالَ: جِئْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ؛ فَإِنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ. قَالَ: " يَا قَبِيصَةُ، إِذَا اَصْبَحْتَ، وَصَلَّيْتَ الْفَجْرَ، فَقُلْ: سُبْحَانَ اللّٰـهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰـهِ - اَرْبَعًا -، يُعْطِيكَ اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ اَرْبَعًا لِدُنْيَاكَ، وَاَرْبَعًا لِآخِرَتِكَ، فَاَمَّا اَرْبَعًا لِدُنْيَاكَ: فَإِنَّكَ تُعَافَي مِنَ الْجُنُونِ، وَالْجُذَامِ،

[1] وفیہ الخلیل بن مرۃ الضبعی البصری، قال ابو زرعۃ: شیخ صالح، وقال البخاری: منکر الحدیث، وقال ابو حاتم: لیس بقوی، وقال ابن عدی: لیس بمتروک۔ وفیہ ایضاً ابو العلاء ابن الھلال منکر الحدیث۔ انظر، التھذیب۔ قلت: قال فی، المیزان، 106/3: ہلال بن العلاء بن ہلال بن عمرو الباہلی اھ ففی اسناد ابن السنی تصحیف، ولعل صوابہ: ثنا ہلال بن العلاء ثنا ابی العلاء بن العلائ، ثنا ابی ہلال بن عمرو، واللہ اعلم۔

وَالْبَرَصِ، وَالْفَالِجِ، وَاَمَّا اَرْبَعًا لِاٰخِرَتِكَ: فَقُلِ: اللّٰهُمَّ اهْدِنِي مِنْ عِنْدِكَ، وَاَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ، وَانْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِكَ، وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ. فَجَعَلَ يَعْقِدُهُنَّ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا اَشَدَّ مَا عَقَدَ عَلَيْهِنَّ خَالُكَ. فَقَالَ:) اَمَا إِنَّهُ إِنْ وَفَّى بِهِنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَمْ يَدَعْهُنَّ رَغْبَةً عَنْهُنَّ وَلَا نِسْيَانًا، لَمْ يَأْتِ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدَهُ مَفْتُوحًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموؤں میں سے ایک شخص آپ کے پاس آیا جسے قبیصہ کہا جاتا تھا اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا اور اسے مرحبا کہا۔ آپ نے اس سے فرمایا: اے قبیصہ! اب آیا ہے جب کہ تو بہت بوڑھا ہو چکا ہے اور تیری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں، اور تیری موت کا وقت قریب ہے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کے پاس آیا اور میں بالکل ناکارہ ہوں یا رسول اللہ! میں بہت بوڑھا ہوں اور میری ہڈیاں بہت کمزور ہوں میں بہت لاچار اور لوگوں کے لیے ناکارہ ہوں میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ آپ مجھے کچھ ایسا سکھا دیں کہ اس کے ذریعے اللہ عزوجل مجھے دنیا وآخرت میں نفع عطا فرمائے، اور مجھے کچھ زیادہ نہ بتانا کہ میں بہت بوڑھا ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قبیصہ تو نے کیا کہا؟ جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، تیرے آس پاس نہ کوئی درخت رہا نہ پتھر نہ ڈھیلا جو تیری اس بات پر رویا نہ ہو، سو بتا تو اس نے کہا: میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ آپ مجھے کوئی چیز سکھا دیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے دنیا اور آخرت میں نفع عطا فرمائے، اور مجھے کچھ زیادہ نہ بتانا کیونکہ میں بوڑھا آدمی ہوں (بھول جاؤں گا یا کر نہ سکوں گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قبیصہ! جب تو صبح کرے اور نماز فجر پڑھ لے تو چار دفعہ یہ پڑھنا۔

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾

”پاک ہے اللہ تعالیٰ عظمت والا اور اسی کی تمام تعریفیں ہیں اور نہیں ہے گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت سوائے اللہ تعالیٰ کی توفیق کے۔“

تو اللہ تعالیٰ تجھے چار چیزیں دنیا میں عطا فرمائے گا اور چار چیزیں آخرت میں۔ دنیا کی چار چیزیں یہ ہیں: تجھے جنون (پاگل پن) کوڑھ اور برص اور فالج سے محفوظ فرمائے گا اور آخرت کی چار چیزوں کے لیے یہ پڑھنا:

﴿اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ، وَاَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ، وَانْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ، وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ﴾

”اے اللہ! مجھے اپنی طرف سے ہدایت نصیب فرما اور مجھ پر اپنا رزق نازل فرما، اور مجھ پر اپنی رحمت برسا اور مجھ پر اپنی برکات کا نزول فرما۔“

تو اس نے ان کی (اپنی انگلیوں سے) گرہ لگائی (یعنی ایک ایک گن کے انگلیاں بند کیں) تو ایک آدمی نے عرض کی: (یا

رسول اللہ) آپ کے ماموں نے کتنی سختی سے ان (چاروں) کی گرہ باندھی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے ان کلمات کو پڑھنا نہ چھوڑا ان میں دلچسپی رکھتے ہوئے اور نہ ہی انہیں بھولا تو قیامت کے دن جنت کے جس دروازے کے پاس آئے گا اسے کھلا ہوا ہی پائے گا۔[1]

[136] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، ثنا أَبِي، عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ زُوِّجَ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ حَيْثُ شَاءَ: رَجُلٌ اؤْتُمِنَ عَلَى أَمَانَةٍ خَفِيَّةٍ شَهِيَّةٍ، فَأَدَّاهَا مِنْ مَخَافَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَرَجُلٌ عَفَا عَنْ قَاتِلِهِ، وَرَجُلٌ قَرَأَ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ " نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص میں تین خصلتوں میں سے کوئی ایک بھی پائی گئی تو وہ جس حور عین سے چاہے گا اس کا نکاح کر دیا جائے گا۔ایک وہ شخص جس کو پوشیدہ طور پر کسی امانت پر امین بنایا گیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے اسے ادا کر دیا اور دوسرا وہ شخص جس نے قاتل کو معاف کر دیا اور تیسرا وہ شخص جس نے ہر نماز کے بعد دس دفعہ سورۃ الاخلاص کی تلاوت کی۔[2]

[137] أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْجَوَادِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا زَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الْأَزْهَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَالَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، إِلَهًا وَاحِدًا صَمَدًا، لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا الإخلاص: أَحَدٌ، كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ أَرْبَعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ "نَوْعٌ آخَرُ

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز کے بعد یہ پڑھا:

﴿أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ . وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. إِلٰهًا وَّاحِدًا صَمَدًا. لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا. وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا﴾

[1] وفیہ الخلیل بن مرۃ، وھو ضعیف۔وقال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 2540: رواہ ابو یعلی من حدیث جابر رضی اللہ عنہ، واسنادہ ضعیف جداً۔

[2] وھو حدیث ضعیف، کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 5739۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی لائق عبادت نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہ ایک معبود ہے، بے نیاز ہے، اس کی نہ کوئی بیوی ہے اور نہ ہی اولاد، اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے، تو اللہ عزوجل اس کے لیے چالیس ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے۔''①

[138] حَدَّثَنَا اَبُو يَعْلَى، ثنا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَاَتُوبُ إِلَيْهِ، غَفَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذُنُوبَهُ، وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ "نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہر نماز کے بعد تین دفعہ ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی:

﴿اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ إِلَيْهِ﴾

''میں مغفرت طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے وہ جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہی زندہ قائم رہنے والا ہے اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

(جنگ سے بھاگنا کبیرہ گناہ ہے) تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگر چہ وہ جنگ سے ہی کیوں نہ بھاگا ہو۔②

[139] حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَدِيبَوَيْهِ، ثنا اَبُو يَعْقُوبَ إِسْحَاقُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الْبَالِسِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَالِسِيُّ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: " مَا مِنْ عَبْدٍ بَسَطَ كَفَّيْهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ، ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِلَهِي وَإِلَهَ إِبْرَاهِيمَ، وَإِسْحَاقَ، وَيَعْقُوبَ، وَإِلَهَ جِبْرَائِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، وَإِسْرَافِيلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، اَسْاَلُكَ اَنْ تَسْتَجِيبَ دَعْوَتِي، فَإِنِّي مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِي فِي دِينِي فَإِنِّي مُبْتَلًى، وَتَنَالَنِي بِرَحْمَتِكَ فَإِنِّي مُذْنِبٌ، وَتَنْفِيَ عَنِّي الْفَقْرَ فَإِنِّي مُتَمَسْكِنٌ، إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَا يَرُدَّ يَدَيْهِ خَائِبَتَيْنِ "

---

① قال الهيثمى فى بلجمع، 10/104: رواه الطبرانى فى، الصغير، و، الاوسط،، وفيه عمر بن فرقد وهو ضعيف۔اھ۔ وفيه عمرو بن الحصين وهو متروك وسعيد ابن راشد وهو ضعيف۔ قال الالبانى فى، ضعيف الجامع، رقم 5410: ضعيف جداً۔

② فيه ضصيف بن عبدالرحمن الجزرى۔ وعبدالعزيز بن عبدالرحمن، وهما ضعيفان۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کے بعد اپنی ہتھیلیوں کو پھیلاتا ہے پھر یہ دعا کرتا ہے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِلٰهِيْ وَإِلٰهَ إِبْرَاهِيْمَ، وَإِسْحَاقَ، وَيَعْقُوْبَ، وَإِلٰهَ جِبْرَائِيْلَ، وَمِيْكَائِيْلَ، وَإِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، اَسْاَلُكَ اَنْ تَسْتَجِيْبَ دَعْوَتِيْ، فَإِنِّيْ مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمُنِيْ فِيْ دِيْنِيْ فَإِنِّيْ مُبْتَلًى، وَتَنَالَنِيْ بِرَحْمَتِكَ فَإِنِّيْ مُذْنِبٌ، وَتَنْفِيْ عَنِّي الْفَقْرَ فَإِنِّيْ مُتَمَسْكِنٌ﴾

''اے اللہ! میرے معبود اور حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب علیہم السلام کے معبود، حضرت جبریل و میکائیل و اسرافیل علیہم السلام کے معبود، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا کو قبول فرما کیونکہ میں پریشانی و بے قراری میں ہوں اور تو میرے دین میں میری حفاظت فرما کیونکہ میں آزمایا گیا ہوں، اور مجھ تک اپنی رحمت پہنچا کیونکہ میں گناہ گار ہوں، اور تو مجھ سے تنگ دستی دور فرما دے کیونکہ میں لاچار مسکین ہوں تو اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر واجب ہے کہ اس کے ہاتھوں کو ناکام واپس نہ لوٹائے۔''[1]

[140] اَخْبَرَنِي اَبُو عَرُوبَةَ الْحَرَّانِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ، فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تَتَكَلَّمَ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ، فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ مِنْ يَوْمِكَ ذٰلِكَ كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ جِوَارًا مِنَ النَّارِ.

حضرت مسلم بن حارث التمیمی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے حدیث روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو صبح کی نماز پڑھ لے تو بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ دعا پڑھ:

﴿اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ﴾

''اے اللہ! مجھے (دوزخ کی) آگ سے محفوظ فرما۔''

اگر اس دن تو فوت ہو گیا تو اللہ عزوجل تیرے لیے آگ سے پناہ لکھ دے گا۔[2]

---

[1] رواہ ابو داود رقم 5080-5049 فی الادب: باب ما یقول اذا اصبح ورواہ النسائی رقم 111 وابن حبان فی صحیحہ رقم 2346، موارد، فی الاذکار: باب الدعاء بعد الصلاۃ۔ والحدیث ضعیف کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 671۔ استبعد الحافظ فی، تہذیب التہذیب، 125/10 تصحیح الحدیث لانہ جاء من طریق مسلم ابن الحارث او الحارث بن مسلم وجھلہ الدار قطنی۔

[2] النسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 126، ورواہ احمد فی المسند 227/4 من حدیث عبدالرحمن بن غنم۔ قال الھیثمی فی، المجمع، 108/10: ورجالہ رجال الصحیح غیر شہر بن حوشب و حدیثہ حسن قال المنذری فی، الترغیب، 1/305-306: رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی باسناد حسن۔

[141] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عِمْرَانَ الْكُوفِيُّ، ثنا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ مَنْصُورٍ الْاَسَدِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي الْحُسَيْنِ الْمَكِّيِّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ، كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمُحِيَ عَنْهُ بِهِنَّ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكُنَّ لَهُ كَعَدْلِ عَشْرِ نَسَمَاتٍ، وَكُنَّ لَهُ حَرَسًا مِنَ الشَّيْطَانِ، وَحِرْزًا مِنَ الْمَكْرُوهِ، وَلَمْ يُلْحِقْهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ ذَنْبٌ إِلَّا الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ أُعْطِيَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي لَيْلَتِهِ"

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز سے فراغت کے بعد دس مرتبہ یہ دعا کی گفتگو کرنے سے پہلے:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

"نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوائے اللہ تعالیٰ کے، وہ اکیلا ہے اور کوئی شریک کار نہیں، اسی کے لیے حقیقی بادشاہی ہے، اور اسی کے لیے تمام تر تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔"

تو اس شخص کے لیے ان کلمات کے بدلے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے، اور اس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے، اور یہ اس کے لیے دس اونٹ صدقہ کرنے کے برابر ہوگا (از روئے اجر وثواب کے) اور یہ دعا اس شخص کے لیے شیطان سے حصہ دار بن جائے گی یہ اس کے لیے ناپسندیدہ چیز سے رکاوٹ بن جائے گی، اور اس سے اس دن کوئی گناہ ملحق نہیں ہوگا، سوائے اس کے کہ وہ اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کرے اور جس شخص نے یہ دعا عصر کی نماز کے بعد کر لی تو اسے بھی اسی (صبح کے اجر وثواب) کے مثل رات کو عطا کیا جائے گا۔ ①

[142] اَخْبَرَنَا اَبُو بَدْرٍ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَرَّحٍ الْحَرَّانِيُّ، ثنا عَمِّي اَبُو وَهْبٍ الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسَرَّحٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عَمِّهِ اَبِي مَشْجَعَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ، عَنِ ابْنِ زَمْلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ

① قطعة من حديث طويل رواه الطبرانی، وفيه سليمان بن عطاء القرشی، وهو ضعيف، كما قال الهيثمی فی المجمع، 7/184 وذكر الحديث الذهبی فی الميزان، وعده من مناكير سليمان بن عطاء۔

صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّي الصُّبْحَ قَالَ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ:)سُبْحَانَ اللّٰـهِ وَبِحَمْدِهِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰـهَ، إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا(سَبْعِينَ مَرَّةً، ثُمَّ يَقُولُ:)سَبْعِينَ بِسَبْعِمِائَةٍ).

حضرت ابن زمل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز ادا فرما لیتے تو اپنے دونوں قدم ہائے مبارک کو موڑ کر ستر مرتبہ یہ دعا کرتے:

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾

''پاک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، کیونکہ بلاشبہ وہی سب سے زیادہ توبہ قبول فرمانے والا ہے۔''[1]

پھر کہتے سات سو کے ساتھ ہے۔

[143] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثنا آدَمُ بْنُ الْحَكَمِ، ثنا اَبُو غَالِبٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: " مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰـهُ ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ اَنْ يَثْنِيَ رِجْلَهُ، كَانَ اَفْضَلَ اَهْلِ الْاَرْضِ عَمَلًا إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ"نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھا:

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

''نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے حقیقی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تر تعریفیں ہیں، وہ ہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔''[2]

اپنے پاؤں موڑنے سے پہلے تو اس شخص کا عمل تمام اہل زمین کے اعمال سے افضل ہوگا۔ سوائے اس شخص کے جس نے یہی کلمات کہے۔

---

[1] قال الهيثمی فی ،المجمع، 108/10: رواه الطبرانی فی ،الكبير، و ،الاوسط، ورجال ،الاوسج، ثقات۔ قلت: فيه آدم بن الحكم لم احد من ترجمة۔

[2] قال الهيثمی فی،المجمع، 109/10: رواه الطبرانی وفيه محمدبن عبدالرحمن القشيری وهو متروک۔

[144] اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغَلِّسِ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثني مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُشَيْرِيُّ، حَدَّثَتْنِي اَسْمَاءُ بِنْتُ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، عَنْ اَبِيهَا، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ قَرَاَ: قُلْ هُوَ اللَّهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ، وَكُلَّمَا قَالَ: قُلْ هُوَ اللَّهُ اَحَدٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذَنْبَ سَنَةٍ .

حضرت اسماء بنت واثلہ بن اسقع اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی اور گفتگو کرنے سے پہلے:

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ اَحَدٌ﴾

سو مرتبہ پڑھ لی تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ ①

بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

فجر کی نماز کے بعد ذکر کرنے کی فضیلت کا بیان

[145] اخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، ثنا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا اَبُو الْحَجَّاجِ الْمَهْرِيُّ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَايِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ، ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی پھر سورج طلوع ہونے تک بیٹھا ہوا اللہ عزوجل کے ذکر میں مشغول رہا تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔ ②

[146] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ فَرُّوخَ، ثنا طَيِّبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

① قال الهيثمى فى المجمع، 10/105: رواه ابو داود مختصراً: وجبت له الجنة، ورواه ابو يعلى وفيه زبان بن فايد، ضعفه الجمهور، وقال ابو حاتم: صالح، وبقية رجاله حديثهم حسن-اهـ قلت: وفيه بقية بن الوليد وهو ضعيف۔

② قال الهيثمى فى المجمع، 10/105: رواه ابو يعلى والطبرانى فى الاوسط، بنحوه، وفيه الطيب بن سليمان وثقه ابن حبان، وضعفه الدار قطنى، وبقية رجال ابى يعلى رجال الصحيح اهـ قلت: فيه سليمان بن فروخ، وقيل: سلمان، قال ابن عدى: له نحو عشرة احاديث لا يتابع عليه۔

يَقُولُ: " مَنْ صَلَّي صَلَاةَ الْفَجْرِ - اَوْ قَالَ: الْغَدَاةَ - فَقَعَدَ فِي مَقْعَدِهِ، وَلَمْ يَلْغُ بِشَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا، يَذْكُرُ اللّٰـهَ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰي يُصَلِّيَ الضُّحَي اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ .

حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ام المومنین (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس شخص نے فجر کی نماز یا فرمایا: صبح کی نماز پڑھی پھر اپنی جگہ ہی بیٹھا رہا اسے کوئی دنیاوی معاملہ درپیش نہ ہوا (یعنی کسی دنیاوی کلام میں نہ مشغول ہوا ذکر چھوڑ کر) اللہ عزوجل کا ذکر ہی کرتا رہا حتی کہ اس نے چار رکعت نماز اشراق ادا کی تو وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے (یعنی پاک صاف ہو کر اس دن کی طرح) جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے نانا جان ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص صبح کی نماز پڑھتا ہے پھر بیٹھ کر سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہتا ہے تو یہ (یعنی اللہ کے ذکر میں مشغول رہنا) اس کے لیے آگ سے پردہ یا آڑ بن جائے گا۔[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

آدمی جب سورج طلوع ہو تو کیا پڑھے؟

[147] اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَّانُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْبُزُورِيُّ، قَالَا: ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَغَوِيُّ، ثنا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ:)الْحَمْدُ لِلّٰـهِ الَّذِي جَلَّلَنَا الْيَوْمَ عَافِيَةً، وَجَاءَ بِالشَّمْسِ مِنْ مَطْلِعِهَا، اللّٰـهُمَّ إِنِّي اَصْبَحْتُ اَشْهَدُ لَكَ بِمَا شَهِدْتَ بِهِ عَلَي نَفْسِكَ، وَشَهِدَتْ بِهِ مَلَائِكَتُكَ، وَحَمَلَةُ عَرْشِكَ، وَجَمِيعُ خَلْقِكَ، إِنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ الْقَائِمُ بِالْقِسْطِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، اكْتُبْ شَهَادَتِي بَعْدَ شَهَادَةِ مَلَائِكَتِكَ، وَأُولِي الْعِلْمِ، وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ مِثْلَ مَا شَهِدْتُ بِهِ، فَاكْتُبْ شَهَادَتِي مَكَانَ شَهَادَتِهِ، اللّٰـهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، وَإِلَيْكَ السَّلَامُ، اَسْاَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اَنْ تَسْتَجِيبَ لَنَا دَعْوَتَنَا، وَاَنْ تُعْطِيَنَا رَغْبَتَنَا، وَاَنْ تُغْنِيَنَا عَمَّنْ اَغْنَيْتَهُ عَنَّا مِنْ

[1] قال الهيثمی فی المجمع، 10/106: رواه الطبرانی فی الصغیر، و الاوسط، وفیه الحسن بن ابی جعفر الجفری وهو ضعیف من قبل حفظه، وهو فی نفسه صدوق، وبقیة رجاله رجال الصحیح۔

خَلْقِكَ، اللّٰـهُمَّ اَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِي، وَاَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وَاَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي إِلَيْهَا مُنْقَلَبِي نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج طلوع ہوتا تو یہ پڑھتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَلَّلَنَا الْيَوْمَ عَافِيَةً، وَجَآءَ بِالشَّمْسِ مِنْ مَطْلِعِهَا. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَصْبَحْتُ اَشْهَدُ لَكَ بِمَا شَهِدْتَ بِهٖ عَلٰى نَفْسِكَ، وَشَهِدَتْ بِهٖ مَلَائِكَتُكَ، وَحَمَلَةُ عَرْشِكَ، وَجَمِيْعُ خَلْقِكَ. إِنَّكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ الْقَائِمُ بِالْقِسْطِ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ. اُكْتُبْ شَهَادَتِيْ بَعْدَ شَهَادَةِ مَلَائِكَتِكَ، وَاُولِي الْعِلْمِ، وَمَنْ لَّمْ يَشْهَدْ مِثْلَ مَا شَهِدْتُ بِهٖ فَاكْتُبْ شَهَادَتِيْ مَكَانَ شَهَادَتِهٖ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، وَإِلَيْكَ السَّلَامُ. اَسْاَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لَنَا دَعْوَتَنَا، وَاَنْ تُعْطِيَنَا رَغْبَتَنَا، وَاَنْ تُغْنِيَنَا عَمَّنْ اَغْنَيْتَهٗ عَنَّا مِنْ خَلْقِكَ. اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ، وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ، وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ إِلَيْهَا مُنْقَلَبِيْ﴾

”تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں دن میں عافیت سے داخل کیا، اور جو سورج کو اس کے نکلنے کی جگہ سے لے آیا۔ اے اللہ! میں نے صبح کی یوں کہ میں تیری ذات کے لیے گواہی دیتا ہوں اس چیز کے ساتھ جس کے ساتھ تو نے اپنی ذات پر گواہی دی اور جس کے ساتھ تیرے فرشتوں نے گواہی دی اور حاملین عرش نے اور تمام مخلوق نے گواہی دی کہ تیری ذات کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، تو ہی انصاف قائم کرنے والا ہے، نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوائے تیری ذات کے جو غالب حکمت والا ہے۔ میرے لیے میری گواہی کو اپنے فرشتوں کی اور علم والوں کی گواہی کے بعد لکھ لے اور جو اس طرح گواہی نہیں دیتا جیسے میں نے گواہی دی تو میری گواہی کو اس کی گواہی کی جگہ لکھ لے۔ اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے میں تجھ سے اے جلال و بزرگی والے! سوال کرتا ہوں کہ تو ہماری دعا کو ہمارے لیے قبول فرمالے، اور ہمیں ہماری رغبت عطا فرما اور ہمیں غذا عطا فرما جو ہمیں تیری مخلوق میں سے اس شخص سے بے نیاز کردے جسے تو نے ہم سے بے نیاز کیا۔ اے اللہ! میرے لیے میرے دین کو سنوار دے جو میرے معاملات کا محافظ ہے، اور میرے لیے میری دنیا کو سنوار دے جس میں تو نے میرے لیے ذریعہ معاش رکھا ہے، اور میرے لیے میری آخرت کو سنوار دے جس کی طرف تو نے میرا لوٹنا مقرر کیا ہے۔“[1]

[1] قال النووی فی الاذکار، رقم 251 طبعة دار البیان بدمشق: اسناده ضعیف قوله: ، قطان، فی نسخة العطار۔

[148] اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَي، حَدَّثَنَا يَحْيَي بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلَحِينِيُّ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَا جَارِيَةُ، انْظُرِي هَلْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ؟ فَقَالَتْ: لَا. ثُمَّ وَاصَلَ فَسَبَّحَ، فَقَالَ لَهَا ثَانِيَةً: انْظُرِي هَلْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ؟ فَقَالَتْ: لَا. ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّالِثَةَ: طَلَعَتِ الشَّمْسُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَهَبَ لَنَا هَذَا الْيَوْمَ، وَاَقَالَنَا فِيهِ عَثَرَاتِنَا. قَالَ مَهْدِيٌّ: وَاَحْسِبُهُ قَالَ: وَلَمْ يُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ" مَوْقُوفٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اپنی لونڈی سے) اے لڑکی! دیکھ کیا سورج طلوع ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، پھر آپ رضی اللہ عنہ تسبیح پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔ پھر دوبارہ اس (لونڈی) سے فرمایا: دیکھ کیا سورج طلوع ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، پھر تیسری مرتبہ اس سے کہا سورج طلوع ہو گیا؟ اس نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے یہ دعا پڑھی:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لَنَا هٰذَا الْيَوْمَ، وَاَقَالَنَا فِيْهِ عَثَرَاتِنَا﴾

''تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں یہ دن نصیب فرمایا اور اس میں ہماری کوتاہی کو دور فرمایا۔''[1] مہدی نے کہا اور میرا گمان ہے کہ آپ نے (اپنی دعا میں) یہ بھی کہا: ولم یعذبنا بالنار اور ہمیں آگ کا عذاب نہ دینا۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ

جب سورج بلند ہو رہا ہو آدمی اس وقت کیا پڑھے؟

[149] اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكْتِبِ، حَدَّثَنَا مُوسَي بْنُ عِيسَي بْنِ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ اَبِي سَلَمَةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:)مَا تَسْتَقِلُّ الشَّمْسُ فَيَبْقَي شَيْءٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا سَبَّحَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَحَمِدَهُ، إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَاَعْتَي بَنِي آدَمَ(، فَسَاَلْتُ عَنْ اَعْتَي بَنِي آدَمَ، فَقَالَ: " شِرَارُ الْخَلْقِ - اَوْ قَالَ: شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

[1] رجالہ ثقات خلا بشر بن موسی فلم اجد من تکلم فیہ۔

حضرت عمرو بن عبسہ السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورج بلند نہیں ہوتا مگر جو بھی چیز اللہ عزوجل کی مخلوق میں سے باقی ہے وہ اللہ عزوجل کی تسبیح اور اس کی حمد بیان کرتی ہے سوائے اس سرکش نبی آدم اور شیطان کے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے بنی آدم کے سرکش ہونے کے بارے میں سوال کیا (کہ وہ کون ہے) فرمایا: کہ مخلوق کے بدترین لوگ، یا فرمایا: اللہ عزوجل کی مخلوق کے بدترین لوگ۔ ①

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّتَهُ فِي الْمَسْجِدِ

جب آدمی کسی کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے سنے تو کیا کہے؟

[150] حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، ثنا يَحْيَي بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمَّانِيُّ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: مَنْ دَعَا إِلَي الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ ضَالَّتَكَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں صبح کی نماز میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ حاضر تھا جب آپ ﷺ نے (نماز سے فراغت پر) سلام پھیرا تو ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے کہا: کون میرے سرخ اونٹ لے کر آئے گا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ ضَالَّتَكَ اللہ تعالیٰ تیرے گمشدہ کو تجھے واپس نہ کرے۔ ②

نوٹ:

مسجد میں بطور تہدید وتنبیہ گمشدہ چیز کے اعلان پر یہ فرمایا۔ لہٰذا یہ حدیث مسجد میں گمشدہ چیز کے اعلان کرنے کے منع ہونے کا ثبوت ودلیل ہوئی۔

[151] اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ قُدَيْدٍ، اَخْبَرَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ ، مَوْلَي شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ

① ابونعیم فی، الحلیة، 111/6 وفی سنده بقية بن الوليد وهو مدلس و صفوان بن عمرو وقال ابو حاتم: ليس بالقوى كما قال المناوى فى، الفيض، 436/5 واورده الالبانى فى، صحيح الجامع، رقم 5475: وقال حديث حسن۔

② رواه مسلم رقم 569 فى المساجد: باب النهى عن نشد الضالة فى المسجد۔

عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّتَهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَلْيَقُلْ: لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنے والے کو سنے تو وہ یوں کہے: ''لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ'' اللہ تعالیٰ تجھے یہ واپس نہ لوٹائے۔ کیونکہ مسجدیں اس لیے نہیں بنائی گئیں (کہ تم لوگ عبادت کے بجائے اپنی گمشدہ چیزوں کے علان کرتے اور کرواتے پھرو)۔[1]

[152] حَدَّثَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ، رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّتَهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَغْضَبَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَا كُنْتَ فَاحِشًا. فَقَالَ: إِنَّا أُمِرْنَا بِذٰلِكَ.

حضرت شعبی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مسجد میں اپنی گم شدہ چیز کا اعلان کرتے سنا تو اس پر سخت غصے ہوئے۔ اس شخص نے آپ سے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمن! آپ تو فحش گو نہ تھے، فرمایا کہ ہمیں ایسا ہی کرنے کا حکم دیا گیا ہے: (کہ اگر کوئی مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرے تو اسے ناپسند کریں۔)[2]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ رَجُلًا يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ

جب آدمی کسی کو مسجد میں شعر پڑھتا سنے تو کیا کہے؟

[153] أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، ثنا عِيسَى بْنُ هِلَالٍ الْحِمْصِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، ثنا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَأَيْتُمُوهُ يُنْشِدُ شِعْرًا فِي الْمَسْجِدِ، فَقُولُوا: فَضَّ اللّٰهُ فَاكَ " ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جس شخص کو مسجد میں شعر پڑھتا سنو تو تین دفعہ کہو: ''فَضَّ اللّٰهُ فَاكَ'' اللہ تعالیٰ تیرا منہ توڑ دے۔

---

[1] رواه مسلم رقم 568 فی المساجد: باب النهی عن نشد لضالة فی المسجد، وابو داود رقم 473 فی الصلاة: باب کراهیة انشاد الضالة فی المسجد، واحمد فی المسند، 2/349 و420، وابن ماجه رقم 767 فی المساجد: باب النهی عن انشاد الضوال فی المسجد۔

[2] رجاله ثقات، امام محمد بن کثیر العبدی البصری ابو عبد الله وثقه احمد وقال ابو خلیفة الفضل بن الحباب الجمحی مات سنة ثلاث وعشرین ومئتین، وکان له یوم مات تسعون سنة وکان تقیاً فاضلاً۔

نوٹ:

نبی ﷺ کا یہ اظہار ناراضگی و ناپسندیدگی ان اشعار کے پڑھنے کے متعلق ہے جو دینادی اور تعلیمات اسلامیہ کے مخالف ہوں ورنہ وہ اشعار جن میں اللہ اور اس کے رسول کی تعریف ہو اور تعلیمات اسلامیہ کے خلاف نہ ہوں پڑھنا جائز ہے۔ جیسا کہ صحابہ کرام اور سلف صالحین و بزرگان کا ہمیشہ سے طریقہ رہا ہے۔ ①

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا رَاٰى اَحَدًا يَبِيعُ فِي الْمَسْجِدِ

جب آدمی کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتا دیکھے تو کیا کہے؟

[154] اَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا رَاَيْتُمْ رَجُلًا يَبِيعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُولُوا: لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو تو کہو: "لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ" اللہ تعالیٰ کی ذات تجھے تیری تجارت میں نفع نہ عطا فرمائے۔ ②

---

① قال ابن علان فی، الفتوحات، 2/69-69: اخرجه الحافظ۔ یعنی ابن حجر۔ من طریق الطبرانی الی عباد بن کثیر عن یزید بن خصیفة عن محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان عن ابیه عن جده، فذکر قصة فیها: ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: ،من رایتموه ینشد شعراً فی المسجد فقولوا: فض اللہ فاک۔ ثلاث مرات، ومن رایتموه یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا: لا اربح اللہ تجارتک۔ ثلاث مرات، کذا قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم۔ قال الحافظ: حدیث منکرا السند، وبعض المتن اخرجه ابن السنی، وهو قصة الشعر، واخرجه ابن مندة فی، معرفة الصحابة، بجملته، کما اخرجه الحافظ وقال: غریب تفرد به محمد بن حمیر، قال کثیر عن یزید بن خصفة عن محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان ولم یقل عن جده، والافة من عباد وهو ضعیف جداً، وقال: خالف فیه الدراوردی، والدراوردی ثقة، وسنده ہو المعروف، فقال: حدثنا یزید بن خصفة عن محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان عن ابی ہریرة، کما تقدم فی آخر الباب قبله، ثم لم یرو عن عبدالرحمن بن ثوبان الا ولده محمد فهو فی عداد المجهولین، وقد ورد النهی عن انشاذ الشعر فی المسجد عن عبداللہ بن عمرو قال: ،ہی النبی صلی اللہ علیه وسلم عن البیع والشراء فی المسجد وان ینشد فیه الاشعار، وان ینشد فیه الضالة۔، الحدیث، قال: حدیث حسن اخرجه اصحاب السنن الاربعة، وفی سنده ثوبان وهو غیر مولی النبی صلی اللہ علیه وسلم المشهور، بذا رجل لا یعرف الا فی ہذا السند۔اھ۔ قال السیوطی فی ،تحفة الابرار، 1/13 ب قال الحافظ: وثوبان المذکور لیس ہو المشهور مولی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم، بل ہو اخر لا یعرف الا فی الاسناد، ولا روی عن عبدالرحمن بن ثوبان الا ابنه محمد، وهو فی عداد المجهولین۔ اھ۔ وذکر فی ،الاصابة، اربعة من الصحابة کل منهم یسمی ثوبان: الاول: مولی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم المشهور۔ والثانی: ثوبان الانصاری جد محمد بن عبدالرحمن صاحب ہذا الحدیث۔ الثالث: ثوبان الانصاری جد عمر بن الحکم بن ثوبان روی له ابن ابی عاصم حدیث، ان النبی صلی اللہ علیه وسلم نہی عن نقرة الغراب وافتراش السبع۔ والرابع: ثوبان العنسی، روی له ابن عساکر من طریق ابنه ثابت عنه ان النبی صلی اللہ علیه وسلم اتی بطعام فقال: ،یوم النساس فی الطعام الا ما اودب الطعام او خیرہم، قال: وذکر المرزبانی فی ،معجم الشعراء، ثوبان بن فزارة العامری مولی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: وقد صحفه، والصواب: ثروان براء ثم واو۔

② رواہ الترمذی رقم 1321 فی البیوع: باب النهی عن البیع فی المسجد، والدارمی رقم 1408 فی الصلاة: باب النهی عن انشاد الضالة فی المسجد، وصححه ابن حبان رقم 312، والحاکم 2/56، وقال: صحیح علی شرط مسلم، ووافقه الذهبی وهو کما قالا، انظر ،الارواء، رقم 1295۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا قَامَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ

جب آدمی مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو تو کیا پڑھے؟

[155] حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُفَرَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ، ثنا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ الْخَبَائِرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، تَدَاعَتْ جُنُودُ إِبْلِيسَ، وَأَجْلَبَتْ وَاجْتَمَعَتْ، كَمَا تَجْتَمِعُ النَّحْلُ عَلَى يَعْسُوبِهَا، فَإِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ، فَإِنَّهُ إِذَا قَالَهَا لَمْ يَضُرَّهُ.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک جب تم میں سے کوئی ایک مسجد سے نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو ابلیس کے لشکر ایک دوسرے کو دعوت دیتے ہیں اور بیٹھ جاتے ہیں اور اس طرح جمع ہو جاتے (سب اکٹھے) جس طرح کہ شہد کی مکھیاں اپنے یعسوب (جو ان کی ملکہ ہوتی ہے) کے پاس جمع ہو جاتی ہیں، سو جب تم میں سے کوئی ایک مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو تو یوں کہے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ إِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ﴾

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے ابلیس اور اس کے لشکر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

کیونکہ جب وہ یہ کلمات پڑھ لے گا تو وہ (یعنی شیطان اور اس کا لشکر) اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔[1]

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ

جب آدمی مسجد سے باہر نکلے تو کیا پڑھے؟

[156] أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيُسَلِّمْ، وَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.

---

[1] اسنادہ ضعیف جداً، کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 1369۔ قولہ: محمد بن عمرو بن زفر فی نسخۃ عمرو بن محمد بن زر۔

حضرت ابوحمید الساعدی یا حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ سلام کہے اور یہ پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾

''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

اور جب (مسجد سے) باہر نکلے تو کہے:

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ﴾

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''①

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

جب آدمی اپنے گھر داخل ہو تو کیا پڑھے؟

[157] حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا الْحَجَّاجُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُولِهِ، وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ، وَلَا عَشَاءَ هَاهُنَا، وَإِذَا دَخَلَ، وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الشَّيْطَانُ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، فَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے سو وہ داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور کھانا کھاتے وقت بھی، تو شیطان کہتا ہے (اپنے شتونگڑوں سے) نہ تو یہاں تمہارے لیے رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا، اور جب کوئی (اپنے گھر میں) داخل ہوتا ہے اور اللہ عزوجل کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے: تم نے اپنے رات گزارنے کی جگہ کو پالیا۔ سو اگر وہ کھانے کے دوران بھی اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو (شیطان) کہتا ہے: تم نے رات گزارنے اور شام کے کھانے (دونوں کو) پالیا۔②

---

① رواہ مسلم رقم 713 فی صلاۃ المسافرین: باب مایقول اذا دخل المسجد، وابو داود رقم 465 فی الصلاۃ: باب مایقوله الرجل عند دخول المسجد، والنسائی 2/53 فی المساجد: باب القول عند دخول المسجد وعند الخروج منه، ورواء عن ابی حمید رضی الله عنه ابن ماجه رقم 766 فی المساجد والجماعات: باب الدعاء عند دخول المسجد۔

② رواہ مسلم رقم 2018 فی الاشربة: باب آداب الطعام والشراب، وابو داود رقم 3765 فی الاطعمة: باب التسمية على الطعام، واحمد فی المسند 3/346 و 383۔ وابن ماجه رقم 3887 فی الدعاء: باب مایدعو به اذا دخل بيته۔

[158] اَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الضَّحَّاكِ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَي، أنا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، عَنْ مَرْزُوقٍ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَجَعَ مِنَ النَّهَارِ إِلَي بَيْتِهِ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلّٰـهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي، الْحَمْدُ لِلّٰـهِ الَّذِي اَطْعَمَنِي وَسَقَانِي، الْحَمْدُ لِلّٰـهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ، اَسْاَلُكَ اَنْ تُجِيرَنِي مِنَ النَّارِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دن کے وقت اپنے گھر کی طرف واپس آتے تو پڑھتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰه الَّذِيْ كَفَانِيْ وَاٰوَانِيْ. اَلْحَمْدُ لِلّٰه الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ. اَلْحَمْدُ لِلّٰه الَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ. اَسْاَلُكَ اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ﴾

”تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھے کفایت کی اور مجھے اپنی پناہ عطا فرمائی، اور تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھے کھلایا، اور پلایا اور تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ پر اپنا احسان فرمایا، سو بہت زیادہ فضیلت دی، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے آگ (کے عذاب) سے پناہ عطا فرما۔“①

[159] اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَحْمَدَ الدُّونِيُّ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ، اَخْبَرَنَا الْقَاضِي اَبُو نَصْرِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكَسَّارُ، اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّنِّيُّ، اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَي، ثنا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰـهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰـهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: إِنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، عَلِّمْنِي دُعَاءً اَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي وَفِي بَيْتِي. قَالَ: " قُلِ: اللّٰـهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، وَاَكْرَمُ الْاَكْرَمِينَ .

① فی اسنادہ جہالۃ۔ وفی الباب عند ابی داود رقم 5058 فی الادب: باب مایقول عن النوم من حدیث عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا اخذ مضجعہ: الحمد للہ الذی کفانی واوانی واطعمنی وسقانی، والذی من علی فافضل، والذی اعطانی فاجزل، الحمد للہ علی کل حال، اللھم رب کل شی وملیکہ، ولہ کل شی، اعوذ بک من النار، واسنادہ صحیح۔ قال السیوطی فی، تحفۃ الابرار بنکت الاذکار، 1/6: قال الحافظ ابن حجر: لیس فی روایۃ من ینظر فی حالہ الا الرجل المبہم الراوی لہ عن ابن عمرو، وقد وجدت لہ شاہداً اخرجہ ابن ابی شیبۃ والبزار من حدیث عبدالرحمن بن عوف، فالحدیث حسن۔

حضرت ابوالخیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسی دعا کی تعلیم فرمائیں جو میں اپنی نماز میں اور اپنے گھر میں پڑھا کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پڑھا کرو:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا، وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اَنْتَ. فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ، وَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ، إِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾

''اے اللہ! بلاشبہ میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا اور گناہوں کو تیرے سوا بخشنے والا کوئی نہیں سو تو میری اپنی طرف سے بخشش فرما اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو ہی بہت زیادہ مہربان رحم فرمانے والا ہے۔'' [1]

بَابُ تَسْلِيمِ الرَّجُلِ عَلَى اَهْلِهِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرے

[160] اَخْبَرَنِي اَبُو عَرُوبَةَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِنَّ لِلْإِسْلَامِ ضَوْءًا وَمَنَارًا كَمَنَارِ الطَّرِيقِ، مِنْ ذَلِكَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ، وَتَصُومَ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَتَسْلِيمُكَ عَلَى اَهْلِ بَيْتِكَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَيْهِمْ، وَتَسْلِيمُكَ عَلَى مَنْ مَرَرْتَ بِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنْ رَدُّوا عَلَيْكَ رَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنْ لَمْ يَرُدُّوا عَلَيْكَ رَدَّتْ عَلَيْكَ وَلَعَنَتْهُمْ، اَوْ سَكَتَتْ عَنْهُمْ، فَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ سَهْمٌ مِنَ الْإِسْلَامِ تَرَكَهُ، وَمَنْ نَبَذَهُنَّ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک مذہب اسلام کے لیے چمک اور روشنی ہے راستے کی روشنی کی طرح، اسی بنا پر (تجھ پر) لازم ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے، اور تو نماز قائم کرے اور زکوۃ ادا کرے، اور بیت اللہ کا حج کرے، اور ماہ رمضان کے روزے رکھے، اور نیکی

[1] رواہ البخاری 5/265 فی صفۃ الصلاۃ: باب الدعاء قبل السلام، ومسلم رقم 2705 فی الذکر: باب استحباب خفض الصوت بالذکر، والترمذی رقم 3526 فی الدعوات: باب دعاء ما یقال فی الصلاۃ، والنسائی 3/53 فی السهو: باب نوع آخر من الدعاء، واحمد فی المسند 1/4 و7، وابن ماجہ رقم 3835 فی الدعاء: باب دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

کا حکم دے اور برائی سے منع کرے اور جب تو اپنے گھر والوں پر داخل ہو تو انہیں سلام کرے، اور جو بھی تیرے پاس سے مسلمانوں میں سے گزرے تو اسے سلام کرے۔ سو اگر انہوں نے تیرے سلام کا جواب دیا تو ان کے سلام کا جواب انہیں فرشتے دیں گے، اور اگر انہوں نے تیرے سلام کا جوب نہ دیا تو یہ تجھے سلام کا جواب دیں گے، اور ان پر لعنت کریں گے یا ان پر خاموش ہو جائیں گے۔ سو جس شخص نے ان (مذکورہ باتوں) میں سے کسی کو چھوڑ دیا تو اس نے مذہب اسلام کے اس حصہ کو چھوڑ دیا اور جس شخص نے ان کو (پیٹھ پیچھے) پھینک دیا تو اسلام اس سے اپنی پیٹھ پھیر لیتا ہے۔ ①

بَابُ فَضْلِ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ

جو آدمی اپنے گھر میں سلام کر کے داخل ہو اس کی فضیلت کا بیان

[161] اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ جُوصَا، ثنا اَبُو عَامِرٍ مُوسَي بْنُ عَامِرِ بْنِ عُمَارَةَ، ثنا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، ثنا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ اَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَي اللّٰـهِ عَزَّ وَجَلَّ: رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰـهِ، فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَي اللّٰـهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّي يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، اَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيمَةٍ، وَرَجُلٌ رَاحَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَي اللّٰـهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّي يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، اَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيمَةٍ، وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَي اللّٰـهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تین شخص وہ ہیں جن کا ضامن خود اللہ عزوجل ہے، (ایک) وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتا ہے تو اس کا ضامن اس وقت تک اللہ عزوجل ہے جب تک کہ وہ اسے موت دے کر جنت میں داخل نہ فرما دے یا وہ اجر و ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ (اپنے گھر) نہ لوٹ آئے، اور (دوسرا) وہ شخص جو مسجد کی طرف نکلا (اللہ تعالیٰ کی خلوص دل سے عبادت کے لیے) تو اللہ عزوجل اس کا بھی ضامن ہے حتی کہ اسے موت دے کر جنت میں داخل نہ فرما دے یا اسے اجر و ثواب اور غنیمت کے ساتھ جو اسے ملنے والا ہے نہ لوٹا دے، اور (تیسرا) وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام کر کے داخل ہو تو اس کا بھی ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔ ②

① و ہو حدیث صحیح، کما قال الالبانی فی، الاحادیث الصحیحة، رقم 333۔

② رواہ ابو داود رقم 2494 فی الجہاد: باب فضل الغزو فی البحر، وابن حبان رقم 416، موارد، والحاکم 73/2، وہو حدیث صحیح کما قال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 3048۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ

جو آدمی اپنے گھر میں سلام کے ساتھ داخل ہو اس کا ثواب

[162] اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، ثنا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنِي لَقِيطٌ اَبُو الْمُسَاوِرِ، حَدَّثَنِي صُدَيُّ بْنُ عَجْلَانَ اَبُو اُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)مَا مِنْ رَجُلٍ يُحْسِنُ الْوُضُوءَ، فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَوَجْهَهُ، ثُمَّ يُمَضْمِضُ فَاهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَي، إِلَّا حَطَّ عَنْهُ مَا نَطَقَ فُوهُ، وَمَشَي إِلَيْهِ حَتَّي إِنَّ الذُّنُوبَ لَتَتَحَادَرُ عَنْ اَطْرَافِهِ، ثُمَّ إِذَا مَشَي إِلَي الْمَسْجِدِ كَانَتْ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةٌ، ثُمَّ تَكُونُ صَلَاتُهُ لَهُ نَافِلَةً، ثُمَّ إِذَا هُوَ - يَعْنِي - إِذَا دَخَلَ عَلَي اَهْلِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَاَخَذَ مَضْجَعَهُ كَانَتْ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ.

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بہت عمدہ طریقے سے وضو کرے پس وہ اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں اور اپنے چہرے کو دھوئے پھر اپنے منہ کی کلی کرے، پھر جیسے کہ اللہ عزوجل اسے حکم فرمایا ہے اس طرح وضو کرے تو جو اس کے منہ کی گفتگو کے گناہ ہیں وہ مٹا دیے جاتے ہیں، اور جن کی طرف وہ چل کر گیا (وہ مٹا دیے جاتے ہیں) حتی کہ اس کے (اعضاء کے) اطراف کے گناہ جھڑ جاتے ہیں پھر جب وہ مسجد کی طرف چل کر جاتا ہے تو اس کے ہر قدم کے بدلے جو وہ اٹھاتا ہے نیکی لکھی جاتی ہے پھر نماز اس کے لیے زائد (عبادت) بن جاتی ہے۔ پھر جب وہ اپنے اہل پر داخل ہوتا ہے اور انہیں سلام کرتا ہے اور اپنے بستر کی طرف آتا ہے تو یہ اس کے لیے (اجر و ثواب کے حوالے سے) رات کا قیام ہو جاتا ہے۔ ①

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ

آدمی جب آئینہ دیکھے تو کیا پڑھے؟

[163] اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ

① قال الهيثمی فی، المجمع، 1/223: رواه الطبرانی فی، الكبير، وفيه لقيط ابو لمساور، روی عن ابی امامة وروی عنه الجريری وقرة بن خالد، وقد ذكره ابن حبان فی الثقات، وقال: يخطی، ويخالف۔ اه؛ قلت: وفيه محمد بن عبدالله بن زياده الانصاری، ابو سلمة الصری، مشهور بكنيت، كذبوه، كما قال الحافظ فی، التقريب۔

الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَظَرَ وَجْهَهُ فِي الْمِرْآةِ قَالَ:)الْحَمْدُ لِلّٰهِ اللّٰـهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ میں دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے :

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ﴾

''تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں اے اللہ! جس طرح تو نے میری تخلیق (پیدا کرنے) کو حسین بنایا ہے اسی طرح میرے اخلاق کو بھی حسین بنادے۔''①

---

① قال الالبانی فی ،ارواء الغلیل، 1/113-116: قلت: ہذا ضعیف جداً، الحسین ہذا ہو ابن المتوکل، وهو ضعیف جداً، کذبه اخو محمد وابو عروبة الحرانی، و عبدالرحمن بن اسحاق ہو ابو شیبة الواسطی وهو ضعیف۔ وقد روی ایضاً من حدیث عبدالله بن عباس و انس بن مالک۔ اما حدیث بن عباس فاخرجه ابو یعلی فی ،مسند، ق 2/136 وعنه ابن السنی رقم 164 و ابو الشیخ 184-185 عن عمرو بن الحصین ثنا یحیی بن العلاء عن صفوان بن سلیم عن عطاء بن یسار عنه موفوعاً بلفظ: کان اذا نظر فی المرآة قال: الحمد لله الذی حسن خلقی و خلقی، وزان فی ما شان من غیری۔ وبہذا اسناد واہ جداً، فان عمرو بن الحصین بن العلاء کذابان۔ وعزاء الہیثمی فی ،المجمع، 5/171 لابی یعلی، وفی مکان آخر 10/139 للطبرانی من طریق عمرو بن الحصین وقال: ،وهو متروک، وغفل عن شیخه یحیی بن العلاء! واما حدیث انس فاخرجه ابن السنی رقم 165 وکذا الطبرانی فی ،الاوسط، ومن طریقه الخطیب فی ،الجامع، 4/90/2 وفی ،المنتقی منه، وابو الشیخ فی ،الاخلاق، 185 من طریق سلمة بن قادم ثنا ہاشم بن عیسی الیزنی عن الحارث بن مسلم عن الزهری عن انس مرفوعاً بلفظ: کان اذا نظر وجهه فی المرآة قال: الحمد لله الذی سوی خلق فعدله، وکرم صورة وجهی فحسنها، وجعلنی من المسلمین۔ قلت: وهذا سند ضعیف، ہاشم ہذا قال الہیثمی: ،لم اعرفه، وبقیة رجاله ثقات۔ کذا قال، وفیه نظر من وجوه: الاول: ان ہاشماً ہذا معروف، ولکن بالجهالة! وقد کناه ابن السنی وابو الشیخ فی ہذا الحدیث بابی معاویة، وترجمه العقیلی فی ،الضعفاء، صفحه 449 فقال: ہاشم بن عیسی البزنی الحمصی عن ابیه۔ یحیی بن سعید: منکر الحدیث۔ وهو وابوه مجهولان بالنقل۔ ثم ساق له حدیثاً آخر من روایته عن ابیه، جاء فیه مکنیاً به ،ابی معاویة۔ فهو ہذا قطعاً، وهو من رجال ،المیزان، و ،اللسان، فلا ادری کیف لم یعرفه الہیثمی؟ الثانی: الحارث بن مسلم مجهول کما قال الدار قطنی۔ والہیثمی انما اعتمد فی توثیقه علی ابراد ابن حبان ایاه فی ،الثقات، ولیس ذلک منه بجید، لان قاعدة ابن حبان فی التوثیق فیها تساهل کبیر حتی انه لیوثق المجهولین الذین یصرح هو نفسه فی بعضهم انه لا یعرفه، ولا یعرفه اباه کما حققته فی ،الرد علی التعقیب الحثیق۔ ثم وجدت له طریقاً اخری عند المروزی فی ،زوائد الزهد، 1174۔ طبع الهند۔ من طریق عبدالله بن المثنی بن انس بن مالک، قال: حدثنی رجل من آل انس بن مالک انه سمع انس بن مالک یقول: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتناول المرآة فینظر فیها یقول: الحمد لله، اکمل خلقی، وحسن صورتی، وزان منی ما شان من غیری، ورجاله ثقات لو لا الرجل الذی لم یسمه۔ ومما سبق یتبین ان ہذه الطرق کلها ضعیفة ولا یمکن القول بان ہذه الطرق بقوی بعضها بعضاً لشدة ضعفها کما رایت۔ من اجل ذلک لا یصح الاستدلال بالحدیث علی مشروعیة ہذا الدعاء عند النظر فی المرآة کما فعل المؤلف رحمه الله تعالی۔ نعم لقد صح ہذا الدعاء عنه صلی الله علیه وسلم مطلقاً دون تقید بالنظر فی المرآة۔ وفیه حدیثان: الاول: من حدیث عائشة قالت: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: اللهم احسنت خلقی، فاحسن خلقی۔ رواه احمد 2/68، 155 باسناد صحیح، وقال الہیثمی فی ،المجمع، 10/173: ،رواه احمد ورجاله رجال الصحیح۔ الثانی: حدیث ابن مسعود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول: فذکره، اخرجه احمد 1/403 وابن سعد فی ،الطبقات، 1/388 وابو یعلی فی ،مسند، 2/243، 1/249 من طریق عوسجة بن الرماح عن عبدالله بن ابی الهذیل عن ابن مسعود۔ قلت: وقال الہیثمی: ،رواه احمد وابو یعلی ورجالهما رجال الصحیح غیر عوسجة بن الرماح وجو ثقة۔ قلت: وهو کما قال، الا ان عوسجة، وان وثقه ابن معین وابن حبان فقد قال فیه الدار قطنی: ،شبه المجهول، لا یروی عنه غیر عاصم، لا یحتج به، لکن یعتبر به۔ قلت: ولذلک لم یوثقه الحافظ فی ،التقریب، بل قال فیه: ،مقبول۔ قلت: فهو شاہد جید لحدیث عائشة، والله اعلم۔

[164] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، ثنا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ قَالَ:)الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي حَسَّنَ خَلْقِي وَخُلُقِي، وَزَانَ مِنِّي مَا شَانَ مِنْ غَيْرِي نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آئینے میں دیکھتے تو کہتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ حَسَّنَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ. وَزَانَ مِنِّيْ مَا شَانَ مِنْ غَيْرِيْ﴾

"تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے میری صورت اور میری سیرت کو حسین تر بنایا اور میری وہ چیز نہایت عمدہ بنائی جو میرے علاوہ کو عیب دار کر دیتی ہے۔"①

[165] أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ، ثنا سَلَمَةُ بْنُ قَادِمٍ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ هَاشِمُ بْنُ عِيسَى، أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرَ وَجْهَهُ فِي الْمِرْآةِ قَالَ:)الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَوَّى خَلْقِي فَعَدَلَهُ، وَكَرَّمَ صُورَةَ وَجْهِي فَحَسَّنَهَا، وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنا رخ انور آئینہ میں ملاحظہ فرماتے تو کہتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ فَعَدَلَهُ. وَكَرَّمَ صُوْرَةَ وَجْهِيْ فَحَسَّنَهَا. وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾

"تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے میری صورت کو درست بنایا تو اسے معتدل بنایا اور میرے چہرے کی صورت کو معزز بنایا تو اسے حسین تر بنایا اور مجھے (اپنے) فرمانبرداروں میں سے بنایا۔"②

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا طَنَّتْ أُذُنُهُ

جب آدمی کے کان بجنے لگیں تو کیا پڑھے؟

[166] أَخْبَرَنَا أَبُو صَخْرَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ، ثنا حَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ،

① فی اسنادہ عمرو بن الحصین العقیلی، ویحیی بن العلاء، وهما كذابان۔ انظر تخریج الحدیث السابق۔
② فی اسنادہ ابو معاویة ہاشم بن عیسی، والحارث بن مسلم مجهولان۔ انظر تخریج الحدیث رقم 163۔

عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا طَنَّتْ أُذُنُ اَحَدِكُمْ فَلْيَذْكُرْنِي وَلْيُصَلِّ عَلَيَّ، فَلْيَقُلْ: ذَكَرَ اللّٰـهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِي .

حضرت عبداللہ بن عبیداللہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کے کان بجنے لگیں تو وہ مجھے یاد کرے اور مجھ پر درود پڑھے اور کہے: اللہ تعالیٰ اس کا ذکر خیر کے ساتھ کرے جس نے مجھے یاد کیا۔ ①

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا احْتَجَمَ

جب آدمی پچھنے لگوائے تو کیا پڑھے؟

[167] اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَي بْنِ قِيرَاطٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُرَاسَانِيُّ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ قَرَاَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ عِنْدَ الْحِجَامَةِ كَانَتْ لَهُ مَنْفَعَةُ حِجَامَتِهِ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے پچھنے لگواتے وقت آیۃ الکرسی پڑھی تو یہ اس (پچھنے لگوانے) کے لیے نفع مند ثابت ہوگی۔ ②

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهُ

جب آدمی کا پاؤں سن ہو جائے تو کیا پڑھے؟

[168] حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْاَنْمَاطِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ الْجُنَيْدِ بْنِ عِيسَي، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خِدَاشٍ، ثنا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا اَبُو إِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ، عَنْ اَبِي شُعْبَةَ، قَالَ: كُنْتُ اَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا، فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ، فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ:)يَا مُحَمَّدَاهُ فَقَامَ فَمَشَي.

① وراوہ الحکیم الترمذی والطبرانی وابن عدی والخرائطی فی، مکارم الاخلاق، واسنادہ ضعیف۔ وقال الہیثمی فی، المجمع، 138/10: رواہ الطبرانی فی الثلاثۃ، والبزار باختصار کثیر واسناد الطبرانی فی، الکبیر، حسن وذکر الذہبی الحدیث فی، المیزان، 635/3 وعدہ من مناکیر محمد بن عبید اللہ، و 157/4 وعدہ من مناکیر معمر بن محمد بن عبید اللہ۔

② وہو ضعیف۔ ضعفہ ابن کثیر فی، تفسیر، 547/1 وغیرہ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ چل رہا تھا کہ ان کا پاؤں سن ہو گیا تو وہ بیٹھ گئے، ان سے ایک آدمی نے کہا: آپ اسی ہستی کو یاد کریں جو آپ کو سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے تو انہوں نے کہا: یا محمداہ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تو وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور چلنے لگے۔ ①

فائدہ:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا نظریہ وعقیدہ یہ تھا کہ انہیں جب کوئی مصیبت و درد لاحق ہوتا تو وہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو پکارتے تھے، اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لفظ ''یا'' کے ساتھ بطور اظہار محبت اور ذوق وشوق پکارنا جائز ہے۔

البتہ علماء ملت اسلامیہ نے ''یا محمد'' سے آپ کی ذات مراد لینا ناجائز لکھا ہے یعنی آپ کا نام مبارک مراد لے کر ''یا محمد'' کہنا منع ہے اور بطور صفت کہنا جائز ہے۔

اور یہ صحابہ کرام، سلف صالحین اور بزرگان دین کا شعار ہے۔ علامہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں لکھا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مسلمانوں کا شعار ''یا محمد'' کہنا تھا تو یہ کہنا کہ ''یا محمد'' کہنا شرک ہے تو کیا صحابہ کرام اور سلف صالحین اور بزرگان دین شرک کرتے تھے اور مشرک تھے۔ (العیاذ باللہ)

اگر صحابہ کرام اور تابعین وسلف صالحین ''یا محمد'' کہنے سے مشرک اور بے دین نہیں ہوئے تو آج کل کا مسلمان جو ''یا محمد'' کہتا ہے ہرگز مشرک و بے ایمان نہیں ہوسکتا۔ (فافہم)

[169] حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عِيسَى أَبُو أَحْمَدَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوْحٍ، ثنا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا غِيَاثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَدِرَتْ رِجْلُ رَجُلٍ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَذَهَبَ خَدَرُهُ.

حضرت مجاہد سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کا پاؤں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سن ہو گیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس ہستی کو یاد کر جو تجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو تو اس نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تو اس (کے پاؤں) کا سُن

① قال الالبانی فی ،تخریج الکلم: ضعیف، وفیہ علتان، الاولی: الھیثم ہذا مجھول، کما فی ،الکفایۃ، للخطیب البغدادی صفحہ 288 الثانیۃ: انہ من روایۃ ابی اسحاق عنہ، وھو السبیعی، وھو مدلس وقد عنعنہ، ثم انہ کان قد اختلط، وھذا من تخالیطہ، فانہ اضطرب فی سندہ، فتارۃ رواہ عن الھیثم ہذا، وتارۃ عن ابی شعبۃ، وفی نسخۃ ابی سعید، رواہ ابن السنی 168، وتارۃ قال: عن عبدالرحمن بن سعد، قال: کنت عن ابن عمر، فذکرہ، اخرجہ البخاری فی ،الادب المفرد، 964، وابن السنی 170 وعبدالرحمن بن سعد ہذا، وثقہ النسائی، فالعلۃ من ابی اسحاق من اختلاطہ وتدلیسہ، وقد عنعنہ فی کل الروایات عنہ، وقد سبق لہ مثال: غریب من تفلیسہ تبین فیہ انہ اسقط واسطتین۔اھ انظر ،الفتوحات، 125/5۔

پن ختم ہو گیا۔ ①

[170] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْذَعِيُّ، ثنا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنَشٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَقَامَ فَكَأَنَّمَا نَشِطَ مِنْ عِقَالٍ .

حضرت ہیثم بن حنش سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ ان کا پاؤں سن ہو گیا تو ایک آدمی نے ان سے کہا: آپ لوگوں میں سے اپنی محبوب ترین ہستی کو یاد کریں (آپ کا سن پاؤں ٹھیک ہو جائے گا) تو انہوں نے کہا: ''یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' کہتے ہیں کہ وہ (فوراً) اٹھ کھڑے ہوئے گویا کہ رسی سے (بندھے ہوئے تھے) کھل گئے۔ ②

[171] حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْمُهَنَّدُ، رَاوِيَةُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: " قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي حَبَابَةَ:البحر الوافر أُثَنِّي مُغْرَمًا كَلِفًا مُحِبًّا ... إِذَا خَدِرَتْ لَهُ رِجْلٌ دَعَاكِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِ بَيْتِ أَبِي الْعَتَاهِيَةِ: البحر الطويل وَتَخْدُرُ فِي بَعْضِ الْأَحَايِينَ رِجْلُهُ ... فَإِنْ لَمْ يَقُلْ يَا عُتْبُ لَمْ يَذْهَبِ الْخَدَرُ وَقَالَ ابْنُ السُّنِّيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَزِيدَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ وَقَدْ خَدِرَتْ رِجْلَاهُ، فَنَقَعَهُمَا فِي الْمَاءِ وَهُوَ يَقُولُ: البحر الطويل إِذَا خَدِرَتْ رِجْلِي تَذَكَّرْتُ قَوْلَهَا ... فَنَادَيْتُ لِابْنِي بِاسْمِهَا وَدَعَوْتُ دَعَوْتُ الَّتِي لَوْ أَنَّ نَفْسِي تُطِيعُنِي ... لَأَلْقَيْتُ نَفْسِي نَحْوَهَا فَقَضَيْتُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَكْرٍ، تُنْشِدُ مِثْلَ هَذَا الشِّعْرَ؟ فَقَالَ: يَا لُكَعُ وَهَلْ هُوَ إِلَّا كَلَامٌ حَسَنُهُ كَحَسَنِ الْكَلَامِ، وَقَبِيحُهُ كَقَبِيحِهِ.

---

① قال الالبانی فی، تخريج الكلم،: موضوع، فيه غياث بن ابراہيم، قال ابن معين: كذاب خبيث، ولذلک فانی استقبحت ايراد المؤلف اياه، ولكنه جرى على سنن من قبله من المولفين فی الاوراد كالامام النووی رحمه الله تعالى، ثم تتابع المؤلفون على ذلک كابن القيم وابن الجزری وصديق حسن خان وغيرہم، بل لم استحسن ايراده للاثر الذی قبله، وان كان سنده احسن حالاً من ہذا، لانه موقوف، ولا ہو فی حكم المرفوع لما ياتی، فلاح يحتج به لو صح، لا سيما وبعض المبدعة يستدلون به على جواز الاستغاثة بغير الله تبارک وتعالى، ولقد قارب الصواب الامام الشوكانی حين قال فی، تحفة الذاكرين، صفحه 239: وليس ہذا ما يفيد ان لذلک حكم الرفع، فقد يكون مرجع مثل ہذا التجريب، والمحبوب الاعظم لكل مسلم ہو رسول الله صلى الله عليه وسلم، فينبغی ذكره كما ورد ما يفيد ذلک فی كتاب الله سبحانه مثل قوله: قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونی يحببكم الله وكما فی حديث:، لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من اہله وماله والناس اجمعين۔ قلت: لا ريب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ہو المحبوب تعالى؟! ان قيل: نعم فأين الدليل؟ وان قيل: لا، فما ذكره الشوكانی من الآية والحديث حجة عليه لا له، والله المستعان۔اه۔

② فيه الهيثم بن حنش وهو مجهول۔ وابو اسحاق السبيعی مدلس۔

حضرت اسحاق بن ابراہیم نے سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ولید بن یزید بن عبدالملک نے اپنی محبوبہ (کے فراق میں) میں یہ شعر پڑھا:

اثنی مغرما کلفا محبا
اذا خدرت له رجل دعاك

"اس نے یہ تکلف بوجھ سمجھتے ہوئے اپنے محبوب کی تعریف کی، جب اس کا پاؤں سن ہوجاتا ہے تو مجھے پکارتا ہے۔"

اورابراہیم بن المنذر الخزامی نے کہا کہ اہل مدینہ ابوعتاہیہ کے اس شعر کو بہت زیادہ پسند کرتے تھے۔

وتخذر في بعض الاحايين رجله
فان لم يقل يا عتب لم يذهب الخدر

"اور بعض دفعہ اس کا پاؤں سن ہوجاتا ہے تو اگر وہ یہ نہ کہے یا عتب تو سن پن جاتا ہی نہیں۔"

حضرت ابوبکر الھذلی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں امام محمد بن سیرین کے پاس گیا تو (میں نے دیکھا کہ) ان کے دونوں پاؤں سن ہوگئے ہیں تو انہوں نے اپنے دونوں پاؤں کو پانی میں ڈبویا اور وہ یہ (شعر) پڑھ رہے تھے:

اذا خدرت رجلي تذكرت قولها
فناديت لابني باسمها ودعوت
دعوت التي لو ان نفسي تطيعني
لالقيت نفسي نحوها فقضيت

"جب میرے پاؤں سن ہوجائیں تو میں اس (عورت) کا قول یاد کرتا ہوں، سو میں نے اپنے بیٹے کو اس کے نام سے پکارا اور بلایا۔ میں نے اس (عورت) کو پکارا: کاش میرا نفس میری اطاعت کرتا، تو میں اپنے نفس کو اس (عورت) کی طرف ڈال دیتا پس میں اپنی حاجت پوری کرتا۔"

[172] أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، ثنا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا لِرِجْلِكَ؟ قَالَ: اجْتَمَعَ عَصَبُهَا مِنْ هَاهُنَا. قُلْتُ: ادْعُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ. فَانْبَسَطَتْ.

"حضرت عبدالرحمن بن سعد سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا کہ ان کا پاؤں سن ہوگیا

تو میں نے (ان سے) کہا: اے ابو عبدالرحمن! آپ کے پاؤں کو کیا ہو گیا ہے انہوں نے فرمایا کہ یہاں پاؤں کے پٹھے اکٹھے ہو گئے ہیں۔ (یعنی جکڑ گئے ہیں) میں نے کہا: اپنی لوگوں میں سے محبوب ترین ہستی کو پکارو تو انہوں نے پکارا: "یا محمد" تو ان کا پاؤں کھل گیا۔ ①

بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ مِرْآةٌ

جس آدمی کے پاس شیشہ نہ ہو وہ کیا کرے؟

[173] اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ حَوْثِيٍّ، ثنا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبِي الْعَاصِ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، ثنا عِيسَي بْنُ وَاقِدٍ الزَّاهِدُ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَي إِخْوَانِهِ - اَوْ قَالَتْ: إِلَي بَعْضِ إِخْوَانِهِ فَنَظَرَ فِي رَكْوَةٍ مِنْ مَاءٍ إِلَي لِمَّتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَلَمَّا اَتَي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: بِاَبِي وَاُمِّي اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، اَنْتَ الْقَائِلُ الْفَاعِلُ حِينَ نَظَرْتَ إِلَي وَجْهِكَ؟ قَالَتْ: فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)نَعَمْ يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ إِلَي إِخْوَانِهِ فَلْيُهَيِّئْ مِنْ نَفْسِهِ.

حضرت معاذہ العدویہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بھائیوں کی طرف نکلے یا آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اپنے کسی بھائی کی طرف تو آپ نے برتن میں موجود پانی کے اندر اپنے وجود و حلیہ کو دیکھا۔ سو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ تو فرمانے والے اور کرنے والے ہیں جس وقت آپ نے اپنے رخ انور کو دیکھا۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ہاں اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ حسین ہے اور حسن کو پسند فرماتا ہے۔ جب آدمی اپنے (کسی مسلمان) بھائیوں کی طرف جائے تو اسے چاہیے کہ ذرا اپنے آپ کو سنوار لے۔ ②

---

① حدیث ضعیف انظر الحدیث رقم 168۔

② اسنادہ مظلم ففیہ عثمان بن عبداللہ الاموی، قال الحافظ فی ،اللسان،: ،قال ابن عدی: کان یسکن بنصیبی ودار البلاد مروی الموضوعات عن الثقات۔ قال الخطیب: عثمان بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عبدالرحمن بن الحکم بن ابی العاص الاموی، قال: ہکذا نسبہ الحاکم ونسبہ غیرہ الی عثمان بنع فان۔ قلت: ہذا کذب ونسب طویل لا یحتمل ان یکون بینہ وبین عثمان بن عفان عشرۃ آباء ولا ستۃ۔ ا۔ھ۔ قلت: اما قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ،اللہ جمیل یحب الجمال، فھو حدیث صحیح انظر ،الاحادیث الصحیحۃ، للالبانی رقم 1626۔ قولہ ،عثمان بن عبداللہ۔۔۔الخ، فی المصریۃ عثمان بن عبدالرحمن بن الحکم۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ إِذَا ادَّهَنَ

تیل لگاتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا بیان

[174] اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحِ بْنِ عَمِيرَةَ، ثنا عِيسَي بْنُ اَحْمَدَ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ رَافِعٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا اَخِي دُوَيْدُ بْنُ نَافِعٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنِ ادَّهَنَ وَلَمْ يُسَمِّ ادَّهَنَ مَعَهُ سَبْعُونَ شَيْطَانًا.

حضرت دوید بن نافع القرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص تیل لگاتا ہے اور بسم اللہ نہیں پڑھتا تو ستر شیطان اس کے ساتھ تیل لگاتے ہیں۔ ①

[175] اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحِ بْنِ عَمِيرَةَ، ثنا عِيسَي بْنُ اَحْمَدَ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ اَبِي نَبِيهٍ التُّمَيْرِيِّ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ دِعْلِجٍ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ دِعَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِذَا ادَّهَنَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِحَاجِبَيْهِ، فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِالصُّدَاعِ - اَوْ يَمْنَعُ الصُّدَاعَ.

حضرت قتادہ بن دعامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک تیل لگائے تو اپنی بھنوؤں سے ابتداء کرے کیونکہ اس سے سر دردی چلی جاتی ہے یا یہ (یعنی بھنوؤں پر تیل لگانا) سر دردی کو روک دیتا ہے۔ ②

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

جب آدمی اپنے گھر سے باہر نکلے تو کیا پڑھے؟

[176] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أنا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ،

① قال الالبانی فی، الاحادیث الضعیفة، رقم 651: کذب فی اسناده بقیة بن الولید وهو مدلس وقد عنعنه ومن عادته ان یروی عن الضعفاء والمتهمین ثم یدلسهم ویسقطهم من الاسناد، فلعل ہذا الحدیث اخذه عن بعض الوضاعین ثم اسقطه وقال ابن ابی حاتم فی، العلل، 305/2: سالت ابی عن حدیث رواه الحارث بن النعمان عن شعبة عن مسلمة بن نافع عن اخیه دوید بن نافع قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: من ادهن فلم یذکر اسم اللہ ادهن معه سبعون شیطاناً، قال: الحارث بن النعمان ہذا کان یفتعل الحدیث، وهذا حدیث کذب، انما روی ہذا الحدیث بقیة عن مسلمة بن نافع۔

② وهو حدیث ضعیف، کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 410۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ:)بِسْمِ اللّٰـهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَي اللّٰـهِ، اَللّٰـهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ، اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ، اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا نَوْعُ آخَرُ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے کاشانہ اقدس سے باہر نکلتے تو پڑھتے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ . تَوَكَّلْتُ عَلَي اللّٰهِ . اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ. اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ . اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا﴾

''اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع، میں نے اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پر بھروسہ کیا، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ ہم گریں یا گرائے جائیں، یا ہم ظلم کریں یا ہم ظلم کیے جائیں یا ہم جہالت کریں یا ہم پر جہالت کی جائے۔''[1]

[177] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَي. مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ التَّوَّزِيُّ، ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ:)بِسْمِ اللّٰـهِ، التُّكْلَانُ عَلَي اللّٰـهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰـهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے کاشانہ اقدس سے باہر آتے تو پڑھتے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ. التُّكْلَانُ عَلَي اللّٰـهِ . لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾

''اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع، بھروسہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پر ہے، نہیں ہے گناہ سے پھرنے اور نیکی کرنے کی طاقت سوائے اللہ تعالیٰ کی توفیق کے۔''[2]

[178] اَخْبَرَنِي اَبُو عَرُوبَةَ، ثنا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ:

---

[1] رواہ ابو داود رقم 5094 فی الادب: باب مایقول اذا خرج من بیته، والترمذی رقم 3423 فی الدعوات: باب رقم 35، والنسائی 268/8 فی الاستعاذة: باب الاستعاذة من الضلال وابن ماجه رقم 3884 فی الدعاء: باب مایدعو به الرجل اذا خرج من بیته، واحمد فی، المسند، 306/6 و 318 و 322، واسناده صحیح۔

[2] قال ابن علان فی، الفتوحات الربانیة، 337/1: زاد فی، الجامع الصغیر، والحاکم فی، المستدرک، وقال السخاوی فی، الابتهاج باذکار المسافر والحاج۔ اخرجه البخاری فی، الادب المفرد، رقم 1197 والحاکم 519/1 وصححه مع ان فی سنده ضعیف، والصواب انه حسن لشواهده۔ اه۔ ورواه ابن ماجه رقم 3885 فی الدعاء: باب مایدعو به الرجل اذا خرج من بیته، وفی اسناده عبدالله بن حسین، ضعفه ابو زرعة والبخاری وابن معین۔ وقال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 4385: الحدیث ضعیف۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰـهِ ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰـهِ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰـهِ ، فَيُقَالُ لَهُ حِينَئِذٍ: وُقِيتَ، وَهُدِيتَ، وَكُفِيتَ ". قَالَ: " فَيَتَنَحَّى لَهُ الشَّيْطَانُ، فَيُلَاقِيهِ شَيْطَانٌ آخَرُ، فَيَقُولُ لَهُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ وُقِيَ وَهُدِيَ وَكُفِيَ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے گھر سے باہر نکلے تو یہ پڑھے:

﴿بِسْمِ اللهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾

"اللہ تعالیٰ کے نام پاک سے ابتدا کرتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرتا ہوں، برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اس کی توفیق کے شامل حال ہونے کے بغیر نہیں۔"

تو اس (پڑھنے والے) شخص سے اس وقت کہہ دیا جاتا ہے کہ تجھے بچا لیا گیا (شر شیطان سے) اور تجھے ہدایت دے دی گئی اور تجھے کفایت کی گئی۔ فرمایا کہ شیطان اس کی تاک میں رہتا ہے پس دوسرا شیطان آ کر اس سے ملتا ہے تو اس سے کہتا ہے: تیرے لیے کیسے اس شخص پر زور چل سکتا جس کو بچا لیا گیا (تیرے مکروفریب سے) اور جس کی کفایت کی گئی اور جسے ہدایت دی گئی۔ [1]

بَابُ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الطَّرِيقِ

راستے میں اللہ عزوجل کا ذکر کرنے کا بیان

[179] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، ثنا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَوْلَى الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوا مَجْلِسًا لَمْ يُذْكَرِ اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ إِلَّا كَانَتْ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ، وَمَا سَلَكَ رَجُلٌ طَرِيقًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰـهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ إِلَّا كَانَتْ عَلَيْهِ تِرَةٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ بھی کسی مجلس میں بیٹھیں اور اس میں اللہ عزوجل کا ذکر نہ کریں تو وہ (مجلس) ان کے لیے (بروز قیامت) باعث حسرت ہوگی۔ اور جو آدمی کسی راستہ پر چلتا ہے اور اللہ

---

[1] رواہ ابو داود رقم 5095 فی الادب: باب ما یقول اذا خرج من بیتہ، والترمذی رقم 3422 فی الدعوات: باب رقم 34، وھو حدیث صحیح، وصححہ ابن حبان رقم 2375، موارد۔

عزوجل کا اس میں ذکر نہیں کرتا تو وہ بھی اس کے لیے باعث حسرت ہوگا۔ [1]

نوٹ:

اس حدیث کا مفاد یہ ہے کہ کسی حال میں بھی رب تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں رہنا چاہیے۔ اور اسی سے محافل ذکر کی عظمت و اہمیت کا ثبوت حاصل ہوگیا۔

بَابُ قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ فِي الطَّرِيقِ إِذَا مَشَى

راستے میں چلتے ہوئے سورۂ اخلاص پڑھنے کا بیان

[180] حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ، حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ سُمَيْعٍ، ثنا نُوحُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَوْيٍّ، - قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: سَأَلْتُ عَنْهُ أَبَا زُرْعَةَ، فَقَالَ: ثِقَةٌ - ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ بِتَبُوكَ، فَقَالَ: "يَا مُحَمَّدُ، اشْهَدْ جِنَازَةَ مُعَاوِيَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْمُزَنِيِّ. قَالَ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَزَلَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَوَضَعَ جَنَاحَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى رُءُوسِ الْجِبَالِ فَتَوَاضَعَتْ، وَوَضَعَ جَنَاحَهُ الْأَيْسَرَ عَلَى الْأَرَضِينَ فَتَوَاضَعَتْ، حَتَّى نَظَرَ إِلَى مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِبْرَائِيلُ وَالْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ:)يَا جِبْرِيلُ، بِمَ بَلَغَ مُعَاوِيَةُ هَذِهِ الْمَنْزِلَةَ(؟ قَالَ: بِقِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَرَاكِبًا وَمَاشِيًا.

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے۔ پس انہوں نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) معاویہ مزنی کے جنازہ میں شرکت کیجیے، کہا کہ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ میں شرکت کے لیے نکلے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کے ہمراہ نازل ہوئے۔ سو انہوں نے اپنا دایاں پر پہاڑوں کی چوٹی پر رکھا اور بایاں پر زمینوں پر رکھا تو وہ جھک گئی حتیٰ کہ ہمیں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ نظر آنے لگا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور حضرت جبرئیل علیہ السلام اور فرشتوں نے بھی۔ سو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے (نماز جنازہ سے) تو فرمایا: اے جبرئیل! معاویہ اس منزل تک کیسے پہنچے (کہ آپ اور ستر ہزار فرشتے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کے لیے آئے) تو انہوں نے فرمایا کہ ان کے اٹھتے، بیٹھتے، سوار، پیدل "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" کا ورد کرنے (کے سبب) سے۔ [2]

[1] رواہ احمد فی المسند،2/432، والحاکم فی المستدرک،1/550۔ وھو حدیث صحیح، بشاہدہ کما قال الالبانی فی الاحادیث الصحیحۃ، رقم 79۔

[2] فیہ بقیۃ بن الولید، وھو ضعیف قال الذھبی فی المیزان، فی ترجمۃ نوح بن عمرو ابن نوح بن حوی السکسکی الشامی: قال ابن حبان: یقال: انہ سرق ہذا الحدیث۔ وذکرہ۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ إِلَى السُّوقِ

جب آدمی بازار کی طرف نکلے تو کیا پڑھے؟

[181] حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَلُوسِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، ثنا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ إِلَى السُّوقِ قَالَ:)بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ السُّوقِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ السُّوقِ وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا يَمِينًا فَاجِرَةً، أَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً.

حضرت ابن بریدہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار کی طرف نکلتے تو پڑھتے:

﴿بِسْمِ اللهِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا. وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ السُّوْقِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا. وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ أُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً. اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً.﴾

"اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کے نام سے اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جو بھلائی اس میں ہے اور میں تجھ سے اس بازار کے شر سے اور جو شر اس میں ہے اس کی پناہ مانگتا ہوں، اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ اس میں مجھے جھوٹی قسم کھانی پڑے یا خسارے والا سودا مجھے ملے۔"[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ

جب آدمی بازار میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

[182] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَالَ فِي سُوقٍ مِنَ الْأَسْوَاقِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي

---

[1] رواہ الحکیم فی المستدرک، 539/1، وفیہ محمد بن ابان وھو لا یعرف۔ وقال الالبانی فی ضعیف الجامع، رقم 4396: رواہ الطبرانی والحاکم وھو حدیث ضعیف۔

وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بازاروں میں سے کسی بازار میں یہ پڑھا:

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

''اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تر تعریفیں ہیں، وہ ہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، اور وہ زندہ ہے اسے موت نہیں، اسی کے دست قدرت میں بھلائی ہے، اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔''[1]

[183] حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثنا أَبُو حَفْصٍ التِّنِّيسِيُّ، عَنْ صَدَقَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ نَهْشَلِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يَدْخُلُ السُّوقَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ أَلْفَيْ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَيْ أَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَيْ أَلْفِ دَرَجَةٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بازار میں داخل ہوتے وقت یہ کلمات کہے:

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾

[1] رواه الترمذي رقم 3424 و 3425 في الدعوات: باب ما يقول اذا دخل السوق، والحاكم في المستدرك، 1/538-539، وهو حديث حسن بطرقه۔

''اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے، اوراسی کے لیے تمام ترحمدیں ہیں وہی زندہ رکھتا ہے اور وہ ہی موت دیتا ہے۔اسی کے قبضۂ قدرت میں بھلائی ہے، اور وہ ہر شے ہر قدرت رکھنے والا ہے، اور نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اور تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور نہیں ہے گناہ سے پلٹنے اور نیکی کرنے کی طاقت سوائے اللہ تعالیٰ کی توفیق کے شامل حال ہونے کے۔''[1]

تو اللہ عزوجل اس (یعنی یہ کلمات پڑھنے والے) کے لیے بیس ہزار نیکیاں (اس کے نامۂ اعمال میں) لکھ دیتا ہے اور اس کے بیس ہزار گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے بیس ہزار درجات بلند فرماتا ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا قِيلَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ

جب آدمی سے پوچھا جائے تو نے کیسے صبح کی تو وہ کیا کہے؟

[184] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ، أنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ:)صَالِحًا مِنْ رَجُلٍ لَمْ يُصْبِحْ صَائِمًا، وَلَمْ يَعُدْ مَرِيضًا، وَلَمْ يَشْهَدْ جِنَازَةً نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگہ اقدس میں آئے اور انہوں نے آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے کس حال میں صبح کی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص سے تندرستی کی حالت میں صبح کی جس نے روزہ نہیں رکھا اور نہ ہی کسی بیمار کی بیمار پرسی کی اور نہ ہی کسی جنازہ میں شریک ہوا۔[2]

نوٹ:

اس حدیث سے حال احوال پوچھنے اور بیمار پرسی کرنے اور جنازہ میں شریک ہونے کی اہمیت اور ان کا مسنون ہونا معلوم ہوا۔

---

[1] فیہ نہشل بن سعید البصری، وھو متروک، وقال عنہ اسحاق بن راہویہ وابو داود الطیالسی: کان کذاباً انظر، الجرح والتعدیل، 496/8۔و، تہذیب التہذیب، 479/10۔

[2] رواہ النسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 188 بالاسناد نفسہ وقال: عمر بن ابی سلمۃ لیس بالقوی فی الحدیث، وابن ماجہ نحو رقم 3710 فی الاداب باب الرجل یقال لہ کیف اصبحت من حدیث جابر رضی اللہ عنہما وفی اسنادہ عبداللہ بن مسلم بو ابن مومن المکی ضعفہ احمد وابن معین وغیرہما۔

[185] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰـهِ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو أُمِّي مَالِكُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ اَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا أُسَيْدٍ الْبَدْرِيَّ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ:)لَا تَرِمْ مِنْ مَنْزِلِكَ اَنْتَ وَبَنُوكَ حَتَّي آتِيَكُمْ(. فَاَتَاهُمْ بَعْدَ مَا اَضْحَي، فَقَالَ:)السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، كَيْفَ اَصْبَحْتُمْ(؟ قَالُوا: بِخَيْرٍ، بِاَبِينَا وَأُمِّنَا اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰـهِ كَيْفَ اَصْبَحْتَ؟ قَالَ:)بِخَيْرٍ، اَحْمَدُ اللّٰـهَ (قَالَ:)ادْنُوا(فَتَدَانَوْا يَزْحَفُ بَعْضُهُمْ إِلَي بَعْضٍ، فَاشْتَمَلَ عَلَيْهِمْ بِمُلَاءَتِهِ، وَقَالَ:)هَذَا عَمِّي وَصِنْوُ اَبِي، وَهَؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِي، اللّٰـهُمَّ اسْتُرْهُمْ مِنَ النَّارِ كَسِتْرِي إِيَّاهُمْ بِمِلَاءَتِي هَذِهِ(. فَقَالَتْ أُسْكُفَّةُ الْبَابِ: آمِينَ، وَقَالَ جُدْرَانُ الْبَيْتِ: آمِينَ نَوْعٌ آخَرُ

حضرت ابو اسید بدری ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب ﷛ سے فرمایا: تم اپنے گھر اور اپنے بیٹے کے گھر کو نہ چھوڑنا حتی کہ میں تمھارے پاس نہ آجاؤں۔ پس آپ ﷺ ان کے پاس چاشت کے بعد تشریف لائے، فرمایا: السلام علیکم! تم نے کیسے صبح کی تو انہوں نے کہا کہ خیریت کے ساتھ ہمارے باپ اور مائیں آپ پر قربان! یا رسول اللہ! آپ نے صبح کس حال میں کی؟ فرمایا کہ الحمد للہ بھلائی کے ساتھ۔ فرمایا: (میرے) قریب ہو جاؤ پس وہ (آپ کے) قریب ہو گئے اور ایک دوسرے پر الجھ گئے سو آپ ﷺ نے ان پر اپنی چادر مبارک ڈال دی، (پھر) فرمایا: یہ میرے چچا اور میرے والد کی اولاد ہے اور یہ میرے اہل بیت ہیں، اے اللہ! ان کا آگ سے پردہ فرمادے جس طرح میں نے اپنی اس چادر سے ان کا پردہ کرلیا ہے تو دروازے کی چوکھٹ نے بھی آمین کہی اور گھر کی دیواروں نے بھی آمین کہی۔ [1]

[186] اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُقَيْلِيُّ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ: عَقِيلًا، دَخَلَ عَلَي النَّبِيِّ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ:)مَرْحَبًا بِكَ يَا اَبَا يَزِيدَ، كَيْفَ اَصْبَحْتَ(؟ قَالَ: بِخَيْرٍ، صَبَّحَكَ اللّٰـهُ يَا اَبَا الْقَاسِمِ بِخَيْرٍ نَوْعٌ آخَرُ

[1] قال الهيثمي في المجمع، 9/270: قلت روى ابن ماجه بعضه في الادب، رواه الطبراني واسناده حسن۔ قال الذهبي في الميزان، 3/425: في اسناده مالك بن حمزة ذكره البخاري في الضعفاء، ثم اورد الحديث وقال: لا يتابع عليه وقد ذكره ابن حبان في الثقات۔ وفيه ايضاً عبدالله بن عثمان بن اسحاق، وهو مستور، كما قال الحافظ في التقريب۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عقیل بن ابو طالب رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمھیں خوش آمدید اے ابو یزید! تم نے کیسے صبح کی؟ تو انہوں نے عرض کی: خیر وعافیت کے ساتھ۔ اے ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ آپ کی صبح بھی خیر وعافیت کے ساتھ کرے۔ ①

[187] حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰـهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي أُوَيْسٍ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجُمَحِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، ثُمَّ حَفِظَ عَنْ اَبِيهِ، بَعْدَ ذَلِكَ، وَكُنْتُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ، اَنَا وَاَبِي، جَمِيعًا قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِي جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا قَالَ: " اَتَي رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ عَمْرٍو ذَاتَ يَوْمٍ، وَكَانَتْ تُلْطِفُ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:)كَيْفَ اَنْتِ يَا اُمَّ عَبْدِ اللّٰـهِ ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ، بَاَبِي وَاُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰـهِ فَكَيْفَ اَنْتَ؟ قَالَ:)بِخَيْرٍ، وَكَيْفَ عَبْدُ اللّٰـهِ قَالَتْ: بِخَيْرٍ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن عمرو کی والدہ کے ہاں تشریف لائے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی عقیدت مند تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام عبداللہ! تو نے کس حال میں صبح کی تو وہ عرض کرنے لگیں: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں خیر وعافیت کے ساتھ (میں نے صبح کی) اور آپ نے فرمایا کہ خیر وعافیت کے ساتھ اور عبداللہ نے کیسے (صبح) کی؟ تو فرمانے لگیں: (انہوں نے بھی) خیریت کے ساتھ۔ ②

[188] حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ إِبْرَاهِيمَ، ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَي، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَي الْاَشْيَبُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ إِذَا رَآهُ:)كَيْفَ اَنْتَ، وَكَيْفَ اَصْبَحْتَ(؟ فَيَقُولُ: بِخَيْرٍ، اَحْمَدُ اللّٰـهَ. فَيَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)جَعَلَكَ اللّٰـهُ بِخَيْرٍ إِنْ شَكَرْتَ(. قَالَ: فَقَالَ لَهُ ذَاتَ يَوْمٍ:)كَيْفَ اَنْتَ يَا فُلَانُ - اَوْ كَيْفَ اَصْبَحْتَ(. فَقَالَ: بِخَيْرٍ إِنْ شَكَرْتُ. قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَبَرَ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ مِمَّا تَرُدُّ عَلَيَّ خَيْرًا إِذَا سَاَلْتَنِي. فَقَالَ: " إِنِّي كُنْتُ اَقُولُ لَكَ كَيْفَ اَنْتَ - اَوْ كَيْفَ اَصْبَحْتَ - فَتَقُولُ: بِخَيْرٍ اَحْمَدُ اللّٰـهَ، فَاَقُولُ: جَعَلَكَ اللّٰـهُ بِخَيْرٍ، وَإِنَّكَ قُلْتَ الْيَوْمَ: بِخَيْرٍ إِنْ شَكَرْتُ، فَسَكَتُّ عَنْكَ .

① فیہ القاسم بن محمد العقیلی، قال ابو حاتم: متروک۔ وقل احمد: لیس بشیئ، وقال ابو زرعۃ: احادیثہ منکرۃ۔ انظر، المیزان، 3/379۔
② فیہ عبدالملک بن قدامۃ الجمحی قال فی، لتقریب، : ضعیف۔

حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے کسی صحابی کو دیکھتے تو (اس سے) پوچھتے: تو کیسا ہے تو نے کس حال میں صبح کی؟ تو وہ (صحابی) عرض کرتے: خیریت کے ساتھ، میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ اس سے فرماتے: اللہ تعالیٰ تجھے خیریت سے ہی رکھے۔ کہتے ہیں کہ ایک دن آپ ﷺ نے (کسی سے پوچھا) تو کیسا ہے اے فلاں! یا تو نے کس حال میں صبح کی؟ تو اس نے عرض کی: خیریت سے اگر میں شکر یہ ادا کروں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اس کی یہ بات سن کر خاموش ہو گئے اور آگے چلے گئے تو وہ کہنے لگا کہ (یا رسول اللہ) آپ جب مجھ سے پوچھتے تھے (میرا حال وغیرہ) تو مجھ پر بھلائی کو لوٹاتے تھے (یعنی میرے لیے دعائے خیر فرماتے تھے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تیرے لیے ایسا ہی کہتا تھا تو کس حال میں ہے یا تو نے کس حال میں صبح کی تو تو کہتا کہ خیریت سے ہوں میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں تو (پھر) میں بھی کہتا کہ اللہ تعالیٰ تجھے خیریت عطا فرمائے اور آج کے دن تو نے کہا خیریت سے ہوں اگر میں شکر ادا کروں تو میں تجھ سے (تیری اس بات پر) چپ ہو گیا۔ ①

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ مَرْحَبًا

ایک آدمی کا دوسرے کو خوش آمدید کہنے کا بیان

[189] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ الْاَزْدِيُّ، مِنْ اَهْلِ الرَّهَا، ثَنَا عِصَامُ بْنُ بَشِيرٍ، حَدَّثَنِي اَبِي: " اَنَّ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ، وَفَدُوهُ، إِلَي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَي النَّبِيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ:)مَرْحَبًا، وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، مِنْ اَيْنَ اَقْبَلْتَ؟(قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي، بَنُو الْحَارِثِ وَفَدُونِي إِلَيْكَ بِالْإِسْلَامِ. فَقَالَ:)مَرْحَبًا، مَا اسْمُكَ(؟ قُلْتُ: اسْمِي اَكْبَرُ. قَالَ:)بَلْ اَنْتَ بَشِيرٌ(. فَسَمَّانِي النَّبِيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِيرًا .

حضرت عصام بن بشیر کا بیان ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ بنی حارث بن کعب نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بھیجا۔ کہتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا پس میں نے آپ کی بارگاہ میں سلام پیش کیا تو آپ نے فرمایا: خوش آمدید اور تجھ پر سلام ہو، تو کہاں سے آیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں بنو حارث نے مجھے آپ کی طرف اسلام قبول کرنے کے لیے بھیجا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: خوش آمدید تیرا نام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرا نام اکبر ہے آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تو بشیر ہے پس حضور نبی کریم ﷺ نے میرا نام ''بشیر'' رکھ دیا۔

---

① اسنادہ منقطع۔

نوٹ:

آقا کریم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کسی کا کوئی نام ایسا سنتے جس کا معنی درست نہ ہوتا یا اس میں بڑائی وتکبر والا معنی پایا جاتا تو اسے بدل دیتے تھے۔ [1]

بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ إِذَا نَادَاهُ

جب کوئی آدمی کسی کو پکارے تو وہ (جواب میں) کیا کہے؟

[190] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَي، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ:)يَا مُعَاذُ. قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ. قَالَ:) هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَي الْعِبَادِ؟(قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ. قَالَ:)اَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا(. ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، فَقَالَ:)يَا مُعَاذُ، هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ(؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ. قَالَ:) حَقُّ الْعِبَادِ عَلَي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ.

حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آپ ﷺ کے درمیان کجاوے کی آخری لکڑی ہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ اور آپ کی تابعداری کے لیے تیار ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ حق ہے) کہ بندے اس کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر آپ تھوڑا سا چلے تو فرمایا: اے معاذ! کیا تجھے معلوم ہے کہ بندوں کا اللہ عزوجل پر کیا حق ہے جب وہ ایسا کرلیں تو؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ بندوں کا اللہ عزوجل پر حق یہ ہے کہ جب وہ ایسا کرلیں تو انھیں عذاب نہ دے۔ [2]

---

[1] رواہ النسائی فی، عمل الیوم واللیل، رقم 313 باب مایقول للقادم اذا قدم عیہ بالاسناد نفسہ قال ابن مندہ غریب لانعرفہ الا من حدیث اہل الجزیرۃ عن عصام ورجالہ ثقات۔

[2] رواہ البخاری 13/300 فی التوحید: باب ما جاء فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتہ الی توحید اللہ تبارک وتعالی، وفی الجہاد باب اسم الفرس والحمار، وفي اللباس: باب حمل صاحب الدابة غيره بين يديه، وفی الاستئذان: باب من اجاب بلبیک وسعدیک، وفی الرقاق: باب من جاہد نفسہ، وفی العلم: باب من خص بالعلم قوما دون قوم، ومسلم رقم 30 فی الایمان: باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنۃ قطعاً، والترمذی رقم 2645 فی الایمان: باب ما جاء فی افتراق ہذہ الامۃ، واحمد فی، المسند، 3/260 و261، وابن ماجہ رقم 4296 فی الزہد: باب مایرجی من رحمۃ اللہ یوم القیامۃ۔

[191] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَي، حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَي بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا، نَادَي النَّبِيَّ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا، كُلَّ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ:)لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ پکارا تو ہر دفعہ آپ نے یہ جواب دیا: میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ ①

بَابُ جَوَابِ مَنْ نَادَى اَخَاهُ بِالْجَفَاءِ

جو اپنے بھائی کو سخت لہجے میں بلائے اسے جواب دینے کا بیان

[192] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَي، ثنا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ: اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّي اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَذْكُرُ الْهَوَي؟ قَالَ: نَعَمْ، بَيْنَمَا نَحْنُ فِي مَسِيرَةٍ، فَنَادَاهُ اَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ جَهُورِيٍّ يَا مُحَمَّدُ. قَالَ: فَاَجَابَهُ عَلَي نَحْوٍ مِنْ كَلَامِهِ، قَالَ:)هَاؤُمْ(.قُلْنَا: وَيْلَكَ، اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ؛ فَإِنَّكَ قَدْ نُهِيتَ عَنْ ذَلِكَ. قَالَ: وَاللّٰـهِ لَا اَغْضُضُ صَوْتِي. قَالَ: فَقَالَ لَهُ: اَرَاَيْتَ رَجُلًا اَحَبَّ قَوْمًا، ثُمَّ لَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ. قَالَ:)هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ مَنْ اَحَبَّ.

حضرت زر سے روایت ہے کہ میں حضرت صفوان ابن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا میں نے کہا: کیا آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت کے بارے ذکر کرتے ہوئے کچھ سنا ہے تو انہوں نے فرمایا: ہاں! ہم چلتے جا رہے تھے کہ ایک دیہاتی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سے پکارا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کلام کی طرح اس کا جواب دیا (یعنی بلند آواز سے) ھاؤم۔ ہم نے کہا: (اس دیہاتی سے) تیرے لیے ہلاکت ہو اپنی آواز کو پست کر کیونکہ اس (یعنی آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی) بارگاہ میں آواز اونچی کرنے سے منع کیا گیا ہے اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اپنی آواز آہستہ نہیں کروں گا۔ راوی نے کہا کہ اس دیہاتی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان کے ساتھ مل نہیں سکتا (اس کا کیا حکم ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔ ②

---

① فیہ جبارۃ بن المغلس، قال عنہ یحیی بن معین: کذاب، وقال ابو حاتم: ہو علی یدی عدل، وقال ابن نمیر: یوضع لہ الحدیث فیرویہ ولا یدری، انظر، الجرح والتعدیل، 550/2، و، میزان الاعتدال، 387/1۔

② رواہ الترمذی رقم 3529 و 3530 فی الدعوات: باب ماجاء فی فضل التوبۃ والاستغفار وما ذکر من رحمۃ اللہ لعبادہ، وقال الترمذی: ہذا حدیث حسن صحیح، وہو کما قال۔

بَابُ الْحَمْدِ وَالِاسْتِغْفَارِ مِنْ رَجُلَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا

جب دو آدمی باہم ملیں تو حمد و استغفار کریں

[193] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، ثنا خَالِدُ بْنُ مِرْدَاسٍ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ اَبِي بَلْجٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِذَا الْتَقَيَا الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا، وَحَمِدَا اللّٰـهَ، وَاسْتَغْفَرَا، غَفَرَ اللّٰـهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمَا.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں پس وہ مصافحہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔ ①

نوٹ:

یہ بخشش ان گناہوں کی ہوتی ہے جو صغیرہ گناہ ہوں کیونکہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَيَا

جب دو آدمی باہم ملیں تو حضور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجیں

[194] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، ثنا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، ثنا دُرُسْتُ بْنُ حَمْزَةَ، ثنا مَطَرُ الْوَرَّاقُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابَّيْنِ فِي اللّٰـهِ، يَسْتَقْبِلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَيُصَافِحُهُ، وَيُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يُغْفَرَ لَهُمَا ذُنُوبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهُمَا وَمَا تَاَخَّرَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دو بندے بھی اللہ عزوجل کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہیں کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کا استقبال کرتا ہے سو اس سے مصافحہ کرتا اور دونوں حضور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو وہ دونوں جدا نہیں ہوتے مگر یہ کہ ان کے گناہوں کی بخشش کردی جاتی ہے جو بھی ان کے اگلے یا پچھلے گناہ ہوں۔ ②

---

① وهو حديث ضعيف، ويغني عنه ما رواه ابو داود رقم 5211 و 5212 فی الادب: باب فی المصافحة والترمذی رقم 2828 فی الاستئذان: باب ما جاء فی المصافحة، وابن ماجه رقم 3703 فی الادب: باب المصافحة، وهو حديث صحيح ولفظه ،ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان الا غفر لهما قبل ان يتفرقا، انظر، الاحاديث الصحيحة، رقم 525۔

② قال الهيثمی فی، المجمع، 275/10: رواه ابو يعلى، وفيه درست بن حمزة وهو ضعيف۔ اه۔ وقال فی، الميزان، 26/2: قال البخاری: درست بن حمزة عن مطر لا يتابع على حديثه۔ ثم ذكر الحديث۔ وقال الالبانی فی، الاحاديث الضعيفة، رقم 652: الحديث منكر جداً بهذا الف ظ۔

بَابُ تَبَسُّمِ الرَّجُلِ فِي وَجْهِ أَخِيهِ إِذَا لَقِيَهُ

اپنے بھائی سے ملاقات کے وقت آدمی کا اپنے چہرہ پر مسکراہٹ لانا

[195] أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الضَّحَّاكِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنْجَرَ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْقَيْسِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ حَمْزَةَ، ثنا الْمُنْذِرُ بْنُ ثَعْلَبَةَ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ الشِّخِّيرِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَافَحْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، هَذَا مِنْ أَخْلَاقِ الْعَجَمِ، أَوْ هَذَا يُكْرَهُ. فَقَالَ:)إِنَّ الْمُسْلِمَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا وَتَكَاشَرَا بِوُدٍّ وَنَصِيحَةٍ، تَنَاثَرَتْ خَطَايَاهُمَا بَيْنَهُمَا.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی تو میں نے آپ سے مصافحہ کیا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ عجمیوں کی عادات ہیں یا یہ ناپسندیدہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان باہم ملتے ہیں مصافحہ کرتے ہیں اور آپس میں محبت اور نصیحت کا اظہار کرتے ہیں تو ان دونوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔(یعنی معاف کر دیے جاتے ہیں)۔[1]

نوٹ:

ان دو مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ مصافحہ کرنا سنت ہے اور یہ کہ قلیل عمل پر کثیر اجر وثواب ہے۔

بَابُ كَيْفَ يَسْأَلُ الرَّجُلُ أَخَاهُ عَنْ حَالِهِ

آدمی اپنے بھائی سے اس کے حال کے بارے کیسے سوال کرے؟

[196] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ الْبَصْرِيُّ، ثنا عِمْرَانُ بْنُ خَالِدٍ الْخُزَاعِيُّ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَاخِي بَيْنَ الِاثْنَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَيَطُولُ عَلَى أَحَدِهِمَا اللَّيْلَةُ حَتَّى يَلْقَى أَخَاهُ، فَيَتَلَقَّاهُ بِوُدٍّ وَلُطْفٍ، فَيَقُولُ:)كَيْفَ كُنْتَ بَعْدِي؟(وَأَمَّا الْعَامَّةُ، فَلَمْ يَكُنْ يَأْتِي عَلَى أَحَدِهِمْ ثَلَاثٌ لَا يَعْلَمُ عِلْمَ أَخِيهِ.

---

[1] حدیث ضعیف کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 1783۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات (بھائی چارہ) قائم فرماتے تھے تو ان میں سے کسی ایک پر رات طویل ہو جاتی (یعنی کوئی ایک دن بھی اپنے بھائی سے ملاقات نہ کرتا تو اسے ایک رات بھی طویل محسوس ہوتی) حتی کہ وہ اپنے بھائی سے ملاقات کرتا اور اس سے محبت و لطف و مہربانی کا برتاؤ کرتا تو وہ کہتا: میرے بعد تیری کیا کیفیت رہی اور عام اصحاب کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک پر تین دن نہ گزرتے تھے کہ وہ اپنے بھائی کے پاس آکر اس کے بارے معلومات (خیریت) دریافت کرتا۔ ①

نوٹ:

یہ رسول اللہ ﷺ کے رشتہ مواخات قائم کرنے کی برکت تھی کہ اس قدر محبت و الفت اور ان کے درمیان کمال یگانگت پیدا ہوئی۔ تاریخ عالم اس کی مثال نہیں پیش کر سکتی اور نہ ہی تا قیامت اس کی مثال پیش کر سکے گی۔ ②

بَابُ إِعْلَامِ الرَّجُلِ أَخَاهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ

آدمی کا اپنے بھائی کو مطلع کرنا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے

[197] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أنا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ يَحْيَي بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)إِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ ذَلِكَ).

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اس کو بتا دے (کہ مجھے اللہ کے لیے تیرے ساتھ دلی محبت ہے)۔ ③

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ إِذَا قَالَ لَهُ: إِنِّي أُحِبُّكَ

آدمی اپنے بھائی سے کیا کہے جب وہ اسے یہ کہے میں تجھ سے محبت کرتا ہوں؟

[198] اَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

---

① فیہ عمران بن خالد الخزاعی وھو ضعیف۔

② رواہ ابو داود رقم 5124 فی الادب: باب اخبار الرجل الرجل بمحبته ایاہ، والترمذی رقم 2393 فی الزھد: باب ما جاء فی اعلام الحب، والبخاری فی ،الادب المفرد، رقم 79، وابن ماجہ رقم 2514، والحاکم 4/171، واحمد فی ،المسند، 4/130، وقال الترمذی: ہذا حدیث حسن صحیح۔ وھو کما قال انظر ،الاحادیث الصحیحة، رقم 418۔

③ رواہ ابو داود رقم 5125 فی الادب: باب خبار الرجل بمحبته الیه، واحمد فی ،المسند، 3/150، وصححه الحاکم 4/171 ووافقه الذھبی، وھو کما قالا۔ انظر ،الاحادیث الصحیحة، رقم 419۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: " اَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا. قَالَ:)فَاَخْبَرْتَهُ؟
(قَالَ: لَا. قَالَ:) قُمْ فَاَخْبِرْهُ(. قَالَ: فَلَقِيَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ يَا اَخِي. فَقَالَ:
اَحَبَّكَ الَّذِي اَحْبَبْتَنِي لَهُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں فلاں سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اسے بتایا ہے (کہ مجھے تم سے محبت ہے) عرض کی کہ نہیں، فرمایا: کہ اٹھ اور اس کو بتا دے، کہتے ہیں کہ پس وہ اس شخص سے ملا اور کہا: اے میرے فلاں بھائی! میں تیرے ساتھ اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں تو اس نے کہا: جس اللہ کی ذات (کی خوشنودی) کے لیے تم مجھ سے محبت کرتے ہو وہ (اللہ کی ذات) تم سے محبت فرمائے۔ [1]

[199] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ اَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا اَبُو عَاصِمٌ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ مُعَاذٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَ بِيَدِي، فَقَالَ:) يَا مُعَاذُ، إِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ (. قَالَ: قُلْتُ: وَاَنَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ . قَالَ:)اَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولُهَا فِي دُبُرِ صَلَاتِكَ؟ اللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میری ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہوئی تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! بے شک میں تجھ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو تو اپنی ہر نماز کے بعد پڑھا کرے: (وہ یہ ہیں)۔

﴿اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ﴾

''اے اللہ! تو میری اپنے ذکر پر اور اپنے شکر پر اور اپنی بہترین عبادت کرنے پر معاونت فرما۔'' [2]

بَابُ النَّهْيِ اَنْ يَسْاَلَ الرَّجُلُ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا آخَاهُ اَوْ اَحَبَّهُ

آدمی کو جب اپنے کسی بھائی یا دوست سے محبت ہو تو اس کے بارے تفتیش کرنا منع ہے

[200] اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ،

---

[1] تقدم تخریجه برقم 118۔

[2] وفیه معاویة بن صالح، اورده الذهبی فی، الضعفاء، وقال: وثقه احمد وابو زرعة وغیرهما۔ وقال ابو حاتم لا یحتج به۔ وقال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 298: حدیث موضوع۔

حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِذَا أَحْبَبْتَ رَجُلًا فَلَا تُمَارِهِ، وَلَا تُجَارِهِ، وَلَا تُشَارِهِ، وَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ؛ فَعَسَى أَنْ يُوَافِقَ لَهُ عَدُوًّا، فَيُخْبِرَكَ بِمَا لَيْسَ فِيهِ؛ فَيُفَرِّقَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو کسی سے محبت کرے تو پھر اس سے جھگڑا نہ کر اور اس کا پڑوسی نہ بن، اور اس سے مشورہ نہ کر اور اس سے کسی شے کا سوال نہ کر، ہوسکتا ہے کہ تو اس کے دشمن کو پائے تو وہ تجھے اس کے بارے خبر کردے ایسی چیز کی جو اس میں نہ ہو سو وہ تیرے اور اس کے درمیان جدائی کرادے۔ [1]

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ إِذَا عَرَضَ عَلَيْهِ مَالَهُ

آدمی اپنے بھائی سے کیا کہے جب وہ اس کے لیے مال پیش کرے؟

[201] أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيعٍ، قَالَا: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فَآخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ، فَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ عَلِمَتِ الْأَنْصَارُ أَنِّي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا، فَسَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ، وَلِي امْرَأَتَانِ، فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَأُطَلِّقُهَا، حَتَّى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا. فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ. فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى فَضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف ہمارے پاس تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ابو الربیع کے درمیان مواخات (بھائی چارہ) قائم فرمایا اور وہ (حضرت سعد) بڑے مال دار تھے تو حضرت سعد نے کہا: انصار کو معلوم ہے کہ بلاشبہ میں مال دار ہوں سو میں اپنے مال کو اپنے اور آپ کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں آپ دیکھ لیں جو آپ کو اچھی لگے (مجھے بتادیں) میں اسے طلاق دے دیتا ہوں حتی کہ جب وہ حلال ہوجائے تو آپ اس سے نکاح کرلیں تو حضرت عبدالرحمن نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے اہل و مال میں برکت دے مجھے

---

[1] البخاری 9/101 فی النکاح: باب قول الرجل لاخیہ: انظر ای زوجتی شئت حتی انزل لک عنہا، وفی کتب وابواب اخری، ومسلم رقم 1427 فی النکاح: باب الصداق وجواز کونہ تعلیم قرآن وخاتم حدید، انظر روایات الحدیث فی، جامع الاصول، رقم 4987۔

بازار کا راستہ بتادیں تو وہ اس دن واپس نہ آئے حتی کہ گھی اور پنیر میں کچھ چیز بچی ہوئی تھی (یعنی منافع کما کے بھی ان کے پاس یہ چیزیں بچ گئی تھیں)۔ ①

بَابُ كَيْفَ يَدْعُو الرَّجُلُ لِأَخِيهِ
آدمی اپنے بھائی کے لیے کیسے دعا کرے؟

[202] أَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، ثنا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " كَانَ أَحَدُنَا إِذَا دَعَا لِأَخِيهِ فَاجْتَهَدَ قَالَ:جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ صَلَاةَ قَوْمٍ أَبْرَارٍ، يَقُومُونَ اللَّيْلَ وَيَصُومُونَ النَّهَارَ، لَيْسُوا بِأَثَمَةٍ وَلَا فُجَّارٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی ایک جب اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا تو مبالغہ کرتے ہوئے کہتا: اللہ تعالیٰ تجھ پر نیک قوم کی رحمت کرے جو رات کو قیام کرتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں نہ وہ گناہ گار ہیں اور نہ برائی کرنے والے۔ ②

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ إِذَا رَآهُ يَضْحَكُ
آدمی اپنے بھائی کو ہنستا دیکھے تو کیا کہے؟

[203] أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الرَّهَاوِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَيَّارٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَأَذِنَ لَهُ، فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ، فَدَخَلَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي وَأُمِّي، قَالَ:)عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ بَادَرْنَ الْحِجَابَ. فَأَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ عُمَرُ، فَقَالَ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ، أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟فَقُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ

---

① البخاری 101/9 فی النکاح: باب قول الرجل لاخیہ: انظر ای زوجتی شئت حتی انزل لک عنها، وفی کتب وابواب اخری، ومسلم رقم 1427 فی النکاح: باب الصداق وجواز کونہ تعلیم قرآن وخاتم حدید، انظر روایات الحدیث فی، جامع الاصول، رقم 4987۔
② اسنادہ صحیح۔

اَفَظُّ وَاَغْلَظُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ وَاَنْتَ بِفَجٍّ إِلَّا اَخَذَ بِفَجٍّ غَيْرِهِ.

حضرت محمد بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے لیے اجازت مانگی اور آپ ﷺ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں تھیں تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دی تو وہ عورتیں جلدی سے پردے کے پیچھے چلی گئیں وہ اندر آئے تو رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو مسکراتا ہی رکھے میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس تھیں کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو جلدی سے پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے اپنی ذات کی دشمنو! مجھ سے خوف کھاتی ہو اور تم رسول اللہ ﷺ سے خوف نہیں کھاتیں تو وہ کہنے لگیں: ہاں! (اس لیے کہ) تم سخت گیر اور غصیلے ہو، پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب! اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم سے شیطان کسی راستے میں نہیں ملے گا مگر یہ کہ وہ کوئی دوسرا راستہ اختیار کر لے گا۔ (یعنی جس راستے پر آپ ہوں اس پر تو شیطان بھی نہیں چلتا)۔ ①

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا اَخَذَ بِيَدِ اَخِيْهِ ثُمَّ فَارَقَهُ

جب آدمی نے اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑا ہو تو جدا ہوتے وقت کیا پڑھے؟

[204] حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا حَمْدُونُ بْنُ اَحْمَدَ السِّمْسَارُ، ثنا إِسْحَاقُ، ثنا بُهْلُولُ، ثنا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: مَا اَخَذَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ رَجُلٍ فَفَارَقَهُ حَتَّى قَالَ:)اللّٰـهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس آدمی کا بھی ہاتھ پکڑتے تو بوقت جدائی اسے یہ دعا دیتے:

﴿اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

"اے ہمارے رب! ہمیں تو دنیا میں بھی بھلائی عطا فرمانا اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرمانا اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچانا۔" ②

---

① رواه البخاري 7/37 في فضائل اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم: باب مناقب عمر بن الخطاب رضى الله عنه، و مسلم رقم 2396 فى فضائل الصحابة: باب من فضائل عمر بن الخطاب رضى الله عنه۔ ② واسناده ضعيف۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مِنْ أَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ

آدمی جب اپنے بھائی کی کسی پسندیدہ چیز کو دیکھے تو کیا پڑھے؟

[205] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ، ثنا مَسْلَمَةُ بْنُ خَالِدٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:) مَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ إِذَا رَأَى مِنْ أَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ فِي نَفْسِهِ أَوْ مَالِهِ، فَلْيُبَرِّكْ عَلَيْهِ؛ فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ.

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی ایک کو بھی یہ چیز نہ روکے کہ جب وہ اپنے بھائی کی ذات میں یا اس کے مال میں کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے کیونکہ نظر لگنا حق ہے۔ [1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مِنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ مَا يُعْجِبُهُ

آدمی کو جب اپنے مال و جان میں کچھ اچھا لگے تو کیا پڑھے؟

[206] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، ثنا عَمَّارُ بْنُ زُرَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ هِنْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَسَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، فَوَجَدْنَا غَدِيرًا، وَكَانَ أَحَدُنَا يَسْتَحْيِي مِنْ أَنْ يَرَاهُ أَحَدٌ، فَاسْتَتَرَ مِنِّي، وَنَزَعَ جُبَّةً عَلَيْهِ، وَدَخَلَ الْمَاءَ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ نَظْرَةً، وَأَعْجَبَنِي خَلْقُهُ، فَأَصَبْتُهُ بِعَيْنِي، فَأَخَذَتْهُ نَافِضَةٌ، فَدَعَوْتُهُ فَلَمْ يُجِبْنِي، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ:)قُمْ بِنَا(. فَأَتَاهُ، فَرَفَعَ عَنْ سَاقِهِ، حَتَّى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ وَضَحِ سَاقِهِ وَهُوَ يَخُوضُ إِلَيْهِ، فَأَتَاهُ، فَقَالَ:)اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ حَرَّهَا وَوَصَبَهَا(. ثُمَّ قَالَ:)قُمْ(. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَأَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ، فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ.نَوْعٌ آخَرُ

---

[1] رواہ احمد فی المسند، 3/486، والحاکم فی المستدرک، 3/411-412 وھو حدیث صحیح، واصلہ فی الصحیحین۔

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت سہل بن حنیف باہر نکلے تو ہم نے ایک حوض پایا اور ہم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کو دیکھنے سے حیا کرتا تھا، پس انہوں نے مجھ سے پردہ کیا اور اپنا جبہ اتارا اور پانی کے اندر چلے گئے تو میں نے انہیں ایک نظر دیکھا تو مجھے ان کا جسم بہت پسند آیا سو میری ان کو نظر لگ گئی تو انہیں سخت بخار ہو گیا میں نے انہیں بلایا تو انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، سو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے پاس سے اٹھو! پس وہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے اپنی پنڈلی ننگی کی ہوئی تھی حتی کہ میں نے ان کی پنڈلی کی سفیدی دیکھ لی اور وہ پانی میں ڈبکیاں لگا رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی ذات یا اپنے مال میں یا اپنے بھائی میں وہ چیز دیکھے جو اسے خوش کر دے تو وہ اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔ [1]

[207] اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، وَجَعْفَرُ بْنُ عِيسَى الْحُلْوَانِيُّ، قَالَا: ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، ثنا اَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ رَاَى شَيْئًا فَاَعْجَبَهُ، فَقَالَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ، لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَمْ يَضُرَّهُ الْعَيْنُ ". يَعْنِي: لَا يُصِيبُهُ الْعَيْنُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو کہے:

﴿مَا شَآءَ اللّٰهُ، لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾

”جو اللہ نے چاہا، نیکی کی قوت اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہیں۔“

تو اس چیز کو تمہاری نظر نہیں لگے گی۔ [2]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَاَى شَيْئًا فَخَافَ اَنْ يَعِينَهُ

جب آدمی کوئی چیز دیکھے سو اسے اس کی نظر لگنے کا ڈر ہو تو کیا پڑھے؟

[208] حَدَّثَنِي سَلْمُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِيُّ الْإِمَامُ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي رَزِينٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حِزَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، يَقُولُ: كَانَ

---

[1] رواہ احمد فی المسند 3/447، وصححہ الحاکم 4/216 ووافقہ الذھبی وھو کما قالا۔

[2] فی اسنادہ ابوبکرہ الھذلی وھو متروک، کما قال الحافظ فی التقریب، وفیہ ایضا حجاج بن نصیر، وھو ضعیف۔ قال الحافظ ابن کثیر فی التفسیر: قال بعض السلف من اعجبہ شیئ من حالہ او مالہ او لدہ فلیقل: ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ، وھذا ماخوذ من الآیۃ الکریمۃ [الکہف:39]۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَافَ اَنْ يُصِيبَ شَيْئًا بِعَيْنِهِ قَالَ:)اللّٰـهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَلَا يَضُرُّهُ.

حضرت ابورزین الاسدی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حزام حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی چیز کو نظر لگ جانے کا خوف محسوس کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيهِ﴾

''اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس میں برکت دے۔''

تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں دیتی۔ ①

بَابُ سَلَامِ الرَّجُلِ عَلَى اَخِيهِ إِذَا لَقِيَهُ

اپنے بھائی سے ملاقات کرنے پر آدمی کا اسے سلام کرنے کا بیان

[209] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، ثنا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، ثنا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوفِ: يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيُشَيِّعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ، وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں، جب اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے، جب وہ دعوت دے تو اسے قبول کرے، جب وہ چھینکے تو اس کی چھینک کا جواب دے، جب وہ بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرے، جب وہ مر جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جائے اور اس کے لیے وہی پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ ②

بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى الرَّجُلِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ

آدمی پر سلام کا جواب دینا لازم ہے

[210] اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْمِ بْنِ مَرْوَانَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا عَبْدُ

① وھو حدیث ضعیف، فان حزام بن حکیم تابعی، لم یوثقہ غیر ابن حبان۔
② وھو حدیث ضعیف، فان حزام بن حکیم تابعی، لم یوثقہ غیر ابن حبان۔

الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِينَ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجِنَازَةِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مسلمان پر مسلمان کا حق ہے۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی بیمار پرسی کرنا، جنازہ کے پیچھے چلنا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔ [1]

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ رَدِّ السَّلَامِ

سلام کا جواب نہ دینے پر سخت وعید کا بیان

[211] أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، ثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الرَّاجِلِ، وَيُسَلِّمُ الرَّاجِلُ عَلَى الْقَاعِدِ، وَيُسَلِّمُ الْأَقَلُّ عَلَى الْأَكْثَرِ فَمَنْ أَجَابَ السَّلَامَ فَهُوَ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ السَّلَامَ فَلَيْسَ مِنَّا.

حضرت عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار پیدل کو سلام کرے، اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے، اور تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کریں، سو جس نے سلام کا جواب دیا تو وہ اسی کے لیے ہے اور جس نے سلام کا جواب نہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ [2]

---

[1] رواہ الدارمی رقم 2636 فی الاستئذان: باب فی حق المسلم علی المسلم، والترمذی رقم 2737 فی الادب باب ما جاء فی تشمیت العاطس، وابن ماجہ رقم 1433 فی الجنائز: باب ما جاء فی عیادۃ المریض، وفی سندہ الحارث الاعور وھو ضعیف، ولکن للحدیث شواہد یرقی بھا، وقال الترمذی: ہذا حدیث حسن، وقد روی من غیر وجہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، وقال: فی الباب عن ابی ہریرۃ وابوب والبراء وابن مسعود۔

[2] رواہ البخاری 90/3 فی الجنائز: باب الامر باتباع الجنائز، ومسلم رقم 2162 فی السلام: باب من حق المسلم علی المسلم رد السلام، وابو داود رقم 5030 فی الادب: باب فی العطاس۔

بَابُ فَضْلِ الْبَادِءِ بِالسَّلَامِ

سلام میں پہل کرنے والے کی فضیلت کا بیان

[212] أَخْبَرَنَا أَبُو اللَّيْثِ الْفَرَائِضِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيُّ، أَخُو ضُبَارَةَ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ الذِّمَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الَّذِي يَبْدَؤُ بِالسَّلَامِ أَوْلَى بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلام کرنے میں پہل کرنے والا اللہ عزوجل اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہوجاتا ہے۔ [1]

بَابُ ثَوَابِ الْبَادِءِ بِالسَّلَامِ

سلام میں پہل کرنے والے کے ثواب کا بیان

[213] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ الشَّامِيُّ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ غَالِبٍ الْقَطَّانِ، حَدَّثَنِي رَجُلٌ، عَلَى بَابِ الْحَسَنِ قَدْ كُنْتُ أَحْفَظُ اسْمَهُ قَالَ: سَلَّمَ عَلَيْنَا ثُمَّ جَلَسَ. قَالَ: مَا تَدْخُلُونَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ. قَالَ: قُلْنَا: لَا. قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)مَنْ سَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ فَضَلَهُمْ بِعَشْرِ حَسَنَاتٍ.

حضرت غالب القطان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ایک آدمی نے باب الحسن کے پاس حدیث بیان کی بلاشبہ میں نے اس کا نام یاد کیا ہوا ہے انہوں نے کہا: ہمیں سلام کر پھر بیٹھ، کہا کہ تم نہ اندر آیا کرو جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے کہا: نہیں، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے انہوں نے میرے دادا سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

---

[1] فی اسنادہ بقیۃ بن الولید واسحاق بن مالک الحضرمی وھما ضعیفان، ورواہ احمد فی المسند، 254/5 و261 و264 و269 وھو حدیث صحیح، کما قال الالبانی فی صحیح الجامع، رقم 5997۔

بیان کی کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قوم کو سلام کیا تو وہ ان پر دس نیکیوں کے ساتھ فضیلت رکھتا ہے۔ ①

بَابُ مَنْ بَدَاَ بِالْكَلَامِ قَبْلَ السَّلَامِ

جو آدمی سلام سے پہلے گفتگو شروع کرے اس کا بیان

[214] اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ اَحْمَدَ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا ابْنُ اَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ بَدَاَ بِالْكَلَامِ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَا تُجِيبُوهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سلام کرنے سے پہلے گفتگو شروع کردے اسے (سلام کا) مت جواب دو۔ ②

بَابُ الْفَضْلِ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ

سلام کو پھیلانے کی فضیلت کا بیان

[215] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَوْفٍ الْاَعْرَابِيِّ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِي اَوْفَى، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰـهِ بْنُ سَلَامٍ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ، فَجِئْتُ فِي النَّاسِ اَنْظُرُ، فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ. قَالَ: فَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ

① قال الالبانی فی، الاحادیث الصحیحة، رقم 1147: اخرجه البخاری فی، الادب المفرد، رقم 992 واحمد 3/444 عن یحیی بن ابی کثیر عن زید بن سلام عن جده ابی راشد الحبرانی عن عبدالرحمن بن شبل قال: سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول: فذکره۔ قال الحافظ 13/11: سنده صحیح۔ قلت: ورجاله کلهم ثقات رجال مسلم غیر ابی راشد الحبرانی وهو ثقة کما قال فی، التقریب۔ واعلم ان الاسناد بکذا سیاقه عند البخاری، واما احمد فلم یذکر فیه ابا راشد ہذا، فصار الاسناد بذلک ہکذا: عن زید بن سلام عن جده عن عبدالرحمن بن شبل، وجده ہذا ابو ابو سلام ممطور وهو من رجال مسلم، ولذلک قال الهیثمی 8/36 وقد ذکر الحدیث من طریقه: رواه الطبرانی واللفظ له واحمد ورجالهما رجال الصحیح۔ وانا اخشی ان یکون له وقع فی کل من سندی احمد والبخاری سقط من قلم النساخ فسقط من سند البخاری حزف (عن) بین جد وابی راشد، وسقط من المسند (ابی راشد) اعنی ان الصواب فی الاسناد عن زید ابن سلام عن جده عن ابی راشد عن عبدالرحمن۔ ویوید ما ذہبت الیه امران: الاول: انهم لم یذکروا الزید بن سلام روایة عن ابی راشد مباشرة بواسطة ممطر، ہذا، والثانی انهم لم یذکروا ایض ان ابا راشد ہو اجد زید بن سلام۔ ویقوی ذلک ان احمد روی لعبدالرحمن بن شبل حدیثا آخر بهذا الاسناد علی الصواب من طریق ہمام وعفان قالا: ثنا یحیی بن ابی کثیر عن زید عن ابی سلام عن ابی راشد الحبرانی عن عبدالرحمن بن شبل، والله اعلم۔ اه۔

② فی اسناده بقیة بن الولید واسحاق بن مالک الحضرمی وهما ضعیفان، ورواه احمد فی، المسند، 5/254 و261 و264 و269 وهو حدیث صحیح، کما قال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 5997۔

رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ:)يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

حضرت زرارہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ (آپ کی زیارت کے لیے) ٹوٹ پڑے سو میں بھی لوگوں میں آپ کو دیکھنے آیا تو جب میں نے آپ کے چہرہ انور کو دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے فرماتے ہیں کہ سب سے پہلی چیز جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی گفتگو میں سنی یہ تھی آپ نے فرمایا: اے لوگو! سلام کو عام کرو اور کھانا کھلاؤ، اور صلہ رحمی کرو اور رات کو (تہجد کے وقت) نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ [1]

بَابُ كَيْفَ إِفْشَاءُ السَّلَامِ

سلام کو کیسے پھیلایا جائے؟ اس کا بیان

[216] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ جُوصَا، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ، وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَأَبُو التَّقِيِّ، قَالُوا: ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: كُنْتُ آخُذُ بِيَدِ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ وَهُوَ مُنْصَرِفٌ إِلَى بَيْتِهِ، فَلَا يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ صَغِيرٍ وَلَا كَبِيرٍ، مُسْلِمٍ وَلَا نَصْرَانِيٍّ، إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ، حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى بَابِ دَارِهِ قَالَ:)يَا ابْنَ أَخِي، أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُفْشِيَ السَّلَامَ.

حضرت محمد بن زیاد سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ کا مسجد میں ہاتھ پکڑا سو میں ان کے ساتھ چلا اور وہ اپنے گھر جا رہے تھے تو جو بھی چھوٹا یا بڑا مسلمان یا عیسائی ان کے پاس سے گزرتا تو وہ اسے سلام کرتے حتیٰ کہ اپنے گھر کے دروازے پر پہنچ گئے۔ فرمایا: اے میرے بھتیجے! ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ ہم سلام کو عام کریں۔ [2]

نوٹ:

شاید یہ عیسائیوں اور یہودیوں کو سلام میں پہل نہ کرنے کے حکم سے پہلے کی بات ہے۔ ورنہ دوسری حدیث میں حکم ہے کہ یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اگر وہ سلام کریں تو ان کے جواب میں فقط "وعلیکم" کہو۔

[1] فی اسنادہ جہالۃ۔

[2] واسنادہ حسن و کثیر بن عبید ثقۃ، انظر، الاحادیث الصحیحۃ، رقم 816۔

بَابُ سَلَامِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي

سوار کا پیدل کو سلام کرنے کا بیان

[217] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أنا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ، أنا ابْنُ وَهْبٍ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، قَالَ: ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِمِ، وَيُسَلِّمُ الْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: گھڑسوار پیدل کو سلام کرے اور پیدل کھڑے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کریں۔ ①

بَابُ سَلَامِ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ

چلنے والے کا کھڑے ہوئے کو سلام کرنے کا بیان

[218] أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ثَابِتٌ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور ایک دو کو سلام کریں اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں اور سوار پیدل کو سلام کرے اور گزرنے والا کھڑے شخص کو سلام کرے اور کھڑا ہوا بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے۔ ②

---

① رواہ الترمذی رقم 2487 فی صفۃ القیامۃ: باب رقم 43، والدارمی رقم 2635، وابن ماجہ رقم 1334 و3251، واحمد فی، المسند، 5/45 قالالترمذی: ہذا حدیث حسن صحیح وھو کما قال۔ انظر، الارواء، رقم 777۔

② وابن ماجہ رقم 3693 فی الادب: باب افشاء السلام۔ قل ابن علان 5/280: قال الحافظ بعد تخریجہ من طریق الطبرانی: ہذا حدیث حسن اخرجہ ابن ماجہ ورجالہ رجال الصحیح الا اسماعیل بن عیاش ففیہ ضعف، لکن روایتہ عن الشامیین جیدۃ، وہذا منہا، وقد تابعہ بقیۃ بن الولید، ثم اخرجہ الحافظ عنہ من طریق الطبرانی ایضاً، وقال بعد تخریجہ: واخرجہ ابن السنی من طریق کثیر بن عبید عن بقیۃ، وزادفیہ لابی امامۃ۔ قال الحافظ فی الطریق التی اوردبہا حدیث بقۃ: وہذہ طریق جیدۃ بتصریح بقیۃ بالتحدیث فیہا، فامن تدلیسہ وھو اشدما عیب بہ۔ اھ۔

بَابُ سَلَامِ الْمَارِّ عَلَى الْقَائِمِ

چلنے والے کا بیٹھے ہوئے کو سلام کرنے کا بیان

[219] اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رَزِينٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا حَرَامُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَيُسَلِّمُ الْوَاحِدُ عَلَى الِاثْنَيْنِ، وَيُسَلِّمُ الْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ، وَيُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَيُسَلِّمُ الْمَارُّ عَلَى الْقَائِمِ، وَيُسَلِّمُ الْقَائِمُ عَلَى الْقَاعِدِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار پیدل کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کریں۔ [1]

[220] حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ، ثنا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْمَاشِيَانِ جَمِيعًا، اَيُّهُمَا بَدَاَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ اَفْضَلُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار پیدل کو سلام کرے اور پیدل بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور دو اکٹھے چلنے والوں میں سے جو بھی سلام کرنے میں پہل کرے وہی افضل ہے۔

بَابُ سَلَامِ الْمَارِّ عَلَى الْقَاعِدِ

گزرنے والے کا بیٹھے ہوئے آدمی کو سلام کرنے کا بیان

[221] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أنا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

---

[1] رواہ الترمذی رقم 2706 فی الاستئذان، باب ما جاء فی تسلیم الراکب علی الماشی، والبخاری فی الادب المفرد، رقم 996، وابن حبان رقم 1936، موارد، واحمد فی المسند، 20/6، وقال الترمذی: ہذا حدیث حسن صحیح، وھو کما قال انظر الاحادیث الصحیحۃ، رقم 1145۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ ①

بَابُ سَلَامِ الْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ

تھوڑے لوگوں کا زیادہ لوگوں کو سلام کرنے کا بیان

[222] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ زَحْمَوَيْهِ، ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثنا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار شخص پیدل کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کریں۔ ②

بَابُ سَلَامِ الصَّغِيرِ عَلَى الْكَبِيرِ

چھوٹے کا بڑے کو سلام کرنے کا بیان

[223] اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عِيسَى التَّمَّارُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الرَّبِيعِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کریں۔ ③

① رواہ البخاری 11/13 فی البستئذان: باب یسلم الراکب علی الماشی، ومسلم رقم 2160 فی السلام: باب یسلم الراکب علی الماشی والقلیل علی الکثیر، انظر، الاحادیث الصحیحۃ، رقم 1145۔

② البخری فی، الادب المفرد، رقم 994، وابن حبان رقم 1935 موارد، وقال الهیثمی فی، المجمع، 8/36: رواہ البزار، وھو حدیث صحیح۔ انظر، الاحادیث الصحیحۃ، للالبانی رقم 1146۔

③ فی اسنادہ محمد بن عمر الواقدی: وھو متروک مع سعۃ علمہ، کما قال الحافظ فی، التقریب، 2/194۔ وقال الهیثمی فی، المجمع، 8/36: رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح۔

بَابُ سَلَامِ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَمَاعَةِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

اکیلے آدمی کا جماعت کو سلام کرنے کا بیان

[224] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، وَاَبُو شَيْبَةَ دَاوُدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)يُجْزِي مِنَ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرَّتْ اَنْ يُسَلِّمَ اَحَدُهُمْ، وَيُجْزِي عَنِ الْقُعُودِ اَنْ يَرُدَّ اَحَدُهُمْ.

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت کے لیے کافی ہے کہ ان میں کوئی ایک گزرتے ہوئے کو سلام کرے اور بیٹھے ہوؤں کی طرف سے کسی ایک کا انہیں سلام کا جواب دینا کافی ہے۔ ①

بَابُ سَلَامِ الرَّجُلِ عَلَى النِّسَاءِ

مرد کا عورتوں کو سلام کرنے کا بیان

[225] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، أنا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، عَنْ جَابِرٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ طَارِقٍ التَّيْمِيِّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے انہیں سلام کیا۔ ②

نوٹ:

مرد بوڑھی عورتوں کو سلام کر سکتا ہے اور اگر عورتیں نوجوان ہوں تو انہیں سلام نہ کیا جائے بہتر یہی ہے کہ اس میں فتنے کا اندیشہ ہے۔ رہا نبی کریم ﷺ کا عورتوں کو سلام کرنا تو یہ آپ ﷺ کا خاصہ ہے۔

---

① البخری 127/7 فی الاستئذان: باب تسلیم القلیل علی الکثیر، وابو داود رقم 5198 فی الادب: باب من اولی بالسلام، والترمذی رقم 2705 فی الاستئذان: باب ما جاء فی تسلیم الراکب علی الماشی، واحمد فی، المسند، 314/2، والبخاری فی، الادب المفرد، رقم 1001۔ انظر، الاحادیث الصحیحۃ، رقم 1149۔

② انظر تخریج الحدیث رقم 221۔

بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

بچوں کو سلام کرنے کا بیان

[226] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَيَّارٍ اَبِي الْحَكَمِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّهُ مَرَّ عَلَى الصِّبْيَانِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. وَحَدَّثَنَا:) اَنَّ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى الصِّبْيَانِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَعَهُمْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے انہیں سلام کیا اور وہ بھی ان (بچوں) کے ساتھ تھے۔ ①

نوٹ:

بطور الفت ومحبت بچوں کو سلام کرنا اور انہیں سلام کرنے کی تربیت دینے کے لیے سلام کرنا جائز ہے۔

بَابُ كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الصِّبْيَانِ

بچوں کو کیسے سلام کیا جائے اس کا بیان

[227] اَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ سَهْلٍ، عَنْ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ حُجْرٍ الْقَيْسِيِّ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ صِبْيَانٌ، فَقَالَ:)السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا صِبْيَانُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور ہم بچے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: السلام علیکم، اے بچو! ②

---

① انظر تخریج الحدیث رقم 221۔

② رواہ ابو داود رقم 5210 فی الادب: باب ما جاء في رد الواحد على الجماعة، ورجاله ثقات غیر سعید بن خالد فهو ضعیف، لکن له شاهد مرسل صحیح فی، الموطا، 959/2 عن زید بن اسلم ان رسول الله صلى الله علیه وسلم قال: یسلم الراکب علی الماشی، واذا سلم من القوم واحد اجزاعنهم، فیتقوی به الحدیث، ویصح، وقد حسنه الحافظ فی، تخریج الاذکار، کما فی، الفتوحات الربانية، 305/5 وذکر له شاهد آخر۔ وکذلک الالبانی فی، لا رواء، رقم 778۔

بَابُ السَّلَامِ عَلَى الْخَدَمِ وَالصِّبْيَانِ وَالْجَوَارِي

ملازموں، بچوں اور بچیوں کو سلام کرنے کا بیان

[228] اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَمْرَوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي اَنَّ اَنَسًا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَهُ نِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ وَخَدَمٌ جَائِيَنَ مِنْ عُرْسٍ لَهُمْ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ:)وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكُمْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں بچوں اور غلاموں کو ملے اور وہ کسی شادی سے واپس آ رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا اور فرمایا کہ اللہ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ [1]

[229] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي الرَّبِيعِ، حَدَّثَنِي رُشَيْدٌ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ، وَهُنَّ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَقُلْنَ نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ ... يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيهِنَّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کی بچیوں کے پاس سے گزرے اور وہ دف بجا کر یہ گا رہی تھیں:

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ
يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ

''ہم بنونجار کی بچیاں ہیں کیا خوب بات ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پڑوسی ہیں۔''
تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دعا دیتے ہوئے کہا: اے اللہ! انہیں برکت عطا فرما۔ [2]

---

[1] رواہ احمد فی المسند، 4/357 و 363، و فی اسنادہ جابر الجعفی، و ھو ضعیف کما قال الحافظ فی التقریب۔ و لہ شاہد من حدیث اسماء بنت یزید۔ انظر، ریاض الصالحین، رقم 745 من طبعتنا۔ مکتبۃ دار البیان بدمشق۔

[2] البخاری 11/27 فی الاستئذان: باب التسلیم علی الصبیان، و مسلم رقم 2168 فی السلام: باب استحباب السلام علی الصبیان، و ابو داود رقم 5202 فی الادب: باب السلام علی الصبیان، و الترمذی رقم 2697 فی الاستئذان: باب ما جاء فی التسلیم علی الصبیان، و الدارمی رقم 2639 فی الاستئذان: باب فی السلام علی الصبیان، و ابن ماجہ رقم 3700 فی الادب: باب السلام علی الصبیان و النساء۔

بَابُ السَّلَامِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ إِذَا كَانُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمَجْلِسِ

مشرکین کو سلام کرنے کا بیان جب وہ مسلمانوں کے ساتھ مجلس میں موجود ہوں

[230] حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا ابْنُ سَلَمَةَ بْنِ شَبِيبٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ:)أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالْمُشْرِكِينَ وَعَبْدَةِ الْأَوْثَانِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت امامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان اور یہودی اور مشرکین اور بت پرست ملے جلے تھے تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔[1]

نوٹ:

آقا کریم ﷺ کا ارادہ اس مجلس میں صرف مسلمانوں کو سلام کرنے کا تھا یہی طریقہ تعلیم امت کے لیے بھی ہے کہ مخلوط مجلس جہاں مختلف مذاہب کے لوگ شریک ہوں تو وہاں صرف مسلمانوں کو سلام کرنے کا ہی ارادہ کیا جائے۔

بَابُ ثَوَابِ السَّلَامِ

سلام کرنے کے ثواب کا بیان

[231] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمَنْ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ كُتِبَ لَهُ عِشْرُونَ حَسَنَةً، وَمَنْ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ كُتِبَ لَهُ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً.نَوْعٌ آخَرُ

[1] قال الحافظ كما فی، الفتوحات، 5/357-358: اخرجه ابن السنی من روایة ابی نعیم فی، الحلیة، 8/378، ومن روایة محمد بن اسماعیل بن ابی سمینة، کلاهما عن وکیع عن حبیب القیسی عن ثابت، واخرج الحدیث من طریق عثمان بن مطر عن ثابت ابو احمد بن عدی فی ترجمة ابی ابراہیم الترجمانی فی، الکامل، وهو مشعر منه بان عثمان تفرد به ولم ینفرد به کما تری، وکذا ایراد ابی نعیم له فی ترجمة وکیع، وعثمان ضعفوه بخالف حبیب، والله اعلم۔

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے السلام علیکم کہا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ ①

نوٹ:

اس حدیث کا مفاد یہ ہے کہ جب کوئی سلام کرے تو پورا سلام کرے یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اسی طرح جواب میں بھی مکمل سلام کا جواب دیا جائے۔

[232] اَخْبَرَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْكُوفِيُّ، ثنا الْمُخْتَارُ اَبُو إِسْحَاقَ، ثنا اَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا اَنَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُصْبَةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ:)وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، عَشْرٌ لِي وَعَشْرٌ لَكَ(. فَدَخَلْتُ الثَّانِيَةَ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ:)وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، ثَلَاثُونَ لِي، وَثَلَاثُونَ لَكَ، اَنَا وَاَنْتَ فِي السَّلَامِ سَوَاءٌ، يَا عَلِيُّ، إِنَّهُ مَنْ مَرَّ عَلَى مَجْلِسٍ فَسَلَّمَ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کے ایک گروہ میں تشریف فرما ہیں۔ سو میں نے کہا: السلام علیکم! آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، دس نیکیاں میرے لیے اور دس تیرے لیے۔ پس میں دوسری مرتبہ داخل ہوا تو میں نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تیس نیکیاں میرے لیے اور تیس نیکیاں تیرے لیے۔ میں اور تو سلام میں برابر ہیں۔ اے علی! بلاشبہ جو شخص بھی کسی مجلس کے پاس سے گزرے اور سلام کرے تو اس لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔ ②

① فی اسنادہ محمد بن ثابت بن اسلم البنانی البصری، وھو ضعیف، کما قال الحافظ فی التقریب۔

② فی اسنادہ رشید ابو عبداللہ الزربری، وھو مجھول، کما قال الذہبی فی المیزان۔

بَابُ صِفَةِ السَّلَامِ

سلام کی صفت کا بیان

[233] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمُ السَّلَامَ فَلْيَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ السَّلَامُ، فَلَا تَبْدَؤُوا قَبْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِشَيْءٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک سلام کا ارادہ کرے تو کہے: السلام علیکم، کیونکہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے سو تم اللہ تعالیٰ (کے نام) سے پہلے کسی شے سے بھی ابتداء (اپنے کسی معاملہ کی) نہ کرو۔ ①

بَابُ رَدِّ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَمَاعَةِ يُجْزِءُ عَنْ جَمِيعِهِمْ

جماعت میں ایک آدمی کا سلام کا جواب دینا سب کی طرف سے کافی ہے

[234] اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّاسِبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَهْوَازِيُّ، ثنا اَبُو مَالِكٍ، صَاحِبُ الْبَصْرِيِّ، ثنا حَفْصُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُرَيْقٍ الْقُرَشِيُّ الْمَدَنِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْقَوْمُ يَمُرُّونَ يُسَلِّمُ رَجُلٌ مِنْهُمْ، يُجْزِئُ ذَلِكَ عَنْهُمْ؟ قَالَ:)نَعَمْ. قَالَ: فَيَرُدُّ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، اَيُجْزِئُ ذَلِكَ عَنْهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قوم گزرتی ہے تو ان میں سے ایک آدمی سلام کرتا ہے کیا وہ ان (پوری قوم) کی طرف سے کافی ہے فرمایا کہ ہاں! عرض کیا کہ ایک آدمی کا پوری قوم میں سے سلام کا جواب دینا (کیا ان سب کی طرف سے) کافی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! ②

---

①رواہ البخاری 11/32 فی الاستئذان: باب التعلیم علی مجلس فیہ اخلاط من المسلمین والمشرکین، ومسلم رقم 1798 فی الجہاد: باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصبر، علی اذی المنافقین واحمد فی المسند، 5/203۔

②قال الہیثمی فی المجمع، 8/31: رواہ الطبرانی وفیہ موسی بن عبیدۃ الربذی، وھو ضعیف۔

بَابُ مُنْتَهَى رَدِّ السَّلَامِ

سلام کے جواب کی انتہاء کا بیان

[235] خْبَرَنِي اَبُو عَرُوبَةَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا يُوسُفُ بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَمُرُّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْعَى دَوَابَّ اَصْحَابِهِ، فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. فَيَقُولُ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ(. وَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، تُسَلِّمُ عَلَى هَذَا سَلَامًا مَا تُسَلِّمُ عَلَى اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِكَ؟ فَقَالَ:)وَمَا يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ؟ هُوَ يَنْصَرِفُ بِاَجْرِ بِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی گزرا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے جانوروں کو چرا رہے تھے تو اس نے کہا: ”السلام علیکم یا رسول اللہ! تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ ومغفرتہ و رضوانہ۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کو جس طرح سلام کا جواب دیا ہے آپ کے اصحاب میں سے کسی نے بھی اس طرح سلام نہیں کیا (یعنی نہ سلام کیا نہ جواب دیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس سے کیا چیز مانع ہے اور وہ شخص دس گنا اجر کے ساتھ لوٹتا ہے۔ [1]

بَابُ النَّهْيِ اَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ ابْتِدَاءً

آدمی کو ابتداء میں ”علیکم السلام“ کہنے کی ممانعت کا بیان

[236] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثنا خَالِدٌ، عَنْ اَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عَلَيْكَ السَّلَامُ. قَالَ: " إِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى، إِذَا لَقِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

حضرت ابوتمیمہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ میں نے عرض کیا: ”علیک السلام یا رسول اللہ“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”علیک السلام“ تو مردوں کو سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی ایک اپنے (مسلمان) بھائی سے ملے تو اسے

[1] قال الهيثمي فى المجمع، 31/8: رواه البزار، وفيه مختار بن نافع التيمي، وهو ضعيف، وفيه عبيد بن اسحاق العطار وهو متروك۔

چاہیے کہ یوں کہے: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ''[1]

بَابُ كَيْفَ يُرْسِلُ السَّلَامَ إِلَى أَخِيهِ

اپنے بھائی کی طرف کیسے سلام بھیجا جائے؟

[237] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَتًى، مِنْ بَنِي أَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ، وَلَيْسَ لِي مَالٌ أَتَجَهَّزُ بِهِ. قَالَ: " اذْهَبْ إِلَى فُلَانٍ الْأَنْصَارِيِّ؛ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ، وَقُلْ لَهُ: يُقْرِئُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ: ادْفَعْ لِي مَا أَتَجَهَّزُ بِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو اسلم کے ایک نوجوان نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں جہاد کرنا پسند کرتا ہوں لیکن میرے پاس اس کے لیے سامان نہیں ہے کہ میں اس کے ساتھ جہاد کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو فلاں انصاری کے پاس جا اس نے سامان (جہاد و اسلحہ وغیرہ) تیار کیا ہوا ہے اور اس سے کہہ: تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کہتے ہیں اور اس سے کہہ کہ مجھے وہ (جہاد کا) سامان دے دے جو تو نے تیار کر رکھا ہے۔[2]

بَابُ كَيْفَ يَرُدُّ السَّلَامَ إِلَى مَنْ بَلَّغَهُ السَّلَامَ

جو کسی کو (کسی کا) سلام پہنچائے اسے کیسے جواب دیا جائے؟

[238] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ غَالِبًا الْقَطَّانَ، يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أَبِي يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ. فَقَالَ:)عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت غالب القطان کو قبیلہ بنی تمیم کے ایک آدمی سے روایت بیان کرتے سنا جو از والد خود از جد خود روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور عرض کیا: میرے والد آپ کو سلام کہتے ہیں تو

---

① قال الهيثمي في ،المجمع، 8/35: رواه ابو يعلى، وفيه عبدالله بن سعيد المقبري وهو ضعيف جدا۔ اه وقال الحافظ في ،التقريب،: متروك۔

② وهو حديث حسن، كما قال الالباني في ،الارواء، رقم 778۔

آپ ﷺ نے جواباً فرمایا: وعليك وعلي ابيك السلام (تجھ پر تیرے والا دونوں پر سلام)۔ ①

[239] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أنا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا:)إِنَّ جِبْرَائِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ(. قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰـهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا نَرَى نَوْعُ آخَرُ:

حضرت عائشہ صدیقہ ﷞ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: بے شک جبریل تجھے سلام کہتے ہیں تو انہوں نے جواباً کہا: وعليك السلام ورحمة الله وبركاته آپ ﷺ وہ کچھ دیکھتے تھے جو ہم نہیں دیکھتے۔ ②

[240] حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ، اَنَّ خَدِيجَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا خَرَجَتْ تَلْتَمِسُ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَى مَكَّةَ، وَمَعَهَا غِذَاءٌ لَهُ، فَلَقِيَهَا جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُورَةِ رَجُلٍ، فَسَأَلَهَا: مَنْ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَهَابَتْهُ، وَظَنَّتْ اَنَّهُ بَعْضُ مَنْ يَغْتَالُهُ، ثُمَّ إِنَّهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " ذَاكَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، اَخْبَرَنِي اَنَّهُ لَقِيَكِ وَمَعَكِ غِذَاءٌ وَهُوَ حَيْسٌ، فَقَالَ: اقْرَأْ عَلَيْهَا مِنَ اللّٰـهِ عَزَّ وَجَلَّ السَّلَامَ، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ ". فَقَالَتْ: هُوَ السَّلَامُ، وَمِنْهُ السَّلَامُ، وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلَى جِبْرَائِيلَ السَّلَامُ، وَعَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، وَعَلَى مَنْ سَمِعَ إِلَّا الشَّيْطَانَ، يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، مَا بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ؟ قَالَ:)هُوَ بَيْتٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَبَّاةٍ

حضرت عمرو بن وھب سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ الکبریٰ ﷞ رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں مکہ مکرمہ کی بالائی جانب کی طرف نکلیں اوران کے پاس آپ ﷺ کے لیے کھانا بھی تھا تو ان (حضرت خدیجہ) سے حضرت جبریل ؑ ایک آدمی کی صورت

① قال الحافظ كما فی، الفتوحات 292/511: اخرجه ابن السنی من روايته بقية من الوليد عن يوسف بن ابی كثير عن نوح بن ذكوان عن الحسن عن انس، وابن ابی كثير وشيخه نسب كل منهما الی انه كان يضع الحديث، وبقية بن الوليد فانه يغلب عليه كثرة الرواية عن الضعفاء والمجهولين۔

② ورواه الترمذی رقم 2722 و 2723 فيا لاستئذان: باب ما جاء فی كراهية ان يقول عليه السلام بتداثاً، وابو داود رقم 4084 فی اللباس: باب ما جاء فی اسبال الازار، ورقم 5209 فی الادب: باب كراهية ان يقول: عليک السلام، واحمد فی، المسند، 63/5 و 64، واسناده صحيح۔ وقال الترمذی: ہذا حديث حسن صحيح قوله: عن رجل، ہو ابو جری الهجيمی رضی اللہ عنہ۔

میں ملے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے پوچھا تو آپ ان سے خوف کھا گئیں اور ان پر گمان کیا کہ یہ ان میں سے کوئی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (قتل کے) درپے ہیں۔ پھر انہوں (حضرت خدیجہ) نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے ان (یعنی حضرت خدیجہ) سے ملاقات کی ہے اور ان کے پاس میرا کھانا ہے اور وہ حیس (ایک قسم کا کھانا) ہے اور انہوں (حضرت جبریل) نے کہا کہ ان (حضرت خدیجہ) کو اللہ عزوجل کی طرف سے سلام کہہ دیجیے، اور انہیں جنت میں ایک گھر کی خوشخبری دے دیجیے جو بانسوں کا بنا ہے نہ اس میں شور وغل ہے اور نہ تھکاوٹ۔ آپ رضی اللہ عنہا نے کہا:

﴿هُوَ السَّلَامُ، وَمِنْهُ السَّلَامُ، وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلَى جِبْرَائِيلَ السَّلَامُ، وَعَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، وَعَلَى مَنْ سَمِعَ إِلَّا الشَّيْطَانَ﴾

"وہ ذات خود سلام ہے اور اسی کی طرف سے سلام ہے اور اسی پر سلام ہے اور حضرت جبریل علیہ السلام پر سلام ہے اور آپ پر سلام یا رسول اللہ! اور ہر اس شخص پر جس نے سنا سوائے شیطان کے۔"[1]

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں بانسوں والا کیا ہے جس میں نہ شور وغل ہے نہ تھکاوٹ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ چھپے ہوئے موتیوں کا گھر ہے۔

فائدہ:

یہ ایک قسم کا حلوہ ہے جو مکھن، پنیر اور کھجور سے یا آٹے، مکھن اور گھی سے تیار کیا جاتا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ اَنْ يَبْدَاَ الْمُشْرِكِينَ بِالسَّلَامِ.

مشرکین کو سلام میں پہل کرنے کی ممانعت کا بیان

[241] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ثنا الثَّوْرِيُّ، ح وَاَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيتُمُ الْمُشْرِكِينَ فِي طَرِيقٍ فَلَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ، وَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى اَضْيَقِهَا(هَذَا حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ. وَقَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثِهِ:)فَلَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ، وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى اَضْيَقِهَا.

---

[1] مسلم رقم 1894 فیا الامراۃ: باب فضل اعانۃ الغازی فی سبیل اللہ بمرکوب وغیرہ، واحمد فی، المسند، 207/3۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مشرکین سے کسی راستہ میں ملاقات کروتو انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور انہیں تنگ راستے کی طرف (چلنے پر) مجبور کردو۔ یہ حضرت ثوری کی حدیث ہے اور حضرت شعبہ نے اپنی حدیث میں یہ فرمایا: انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب تم انہیں راستے میں ملوتو انہیں اس راستے کی تنگی کی طرف مجبور کردو۔ [1]

بَابُ كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِمْ

جب اہل کتاب سلام کریں تو انہیں کیسے جواب دیا جائے؟

[242] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقُلْ: وَعَلَيْكُمْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہود میں سے جب کوئی کسی کو سلام کرتا ہے تو کہتا ہے ''السام علیکم'' تو وہ بھی (اس کے جواب میں) کہے: وعلیکم۔ [2]

نوٹ:

''سام'' کا مطلب ہوتا ہے موت یعنی یہود السلام علیکم کے بجائے تمہیں کہتے ہیں ''السام علیکم'' تم پر موت آئے تو تم بھی انہیں انہی کی زبان میں جواب دو کہ ''علیکم'' تم پر بھی موت آئے۔

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَزِيدَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَلَى: وَعَلَيْكُمْ

اہل کتاب کے (سلام) جواب میں ''وعلیکم'' سے زیادہ کہنے کی ممانعت کا بیان

[243] حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَقْرَاوَنْدِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْيَرْبُوعِيُّ، ثنا

---

[1] رواہ ابو داود رقم 5231 فی الادب: باب فی الرجل یقول: فلان یقرئک السلام، ونسبہ الحافظ فی تخریج الاذکار، الی النسائی فی، الکبری، رقم 373 وفی اسنادہ جہالۃ۔

[2] البخاری 83/7 فی فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم: باب فضل عائشۃ، وفی ابواب وکتب اخری، ومسلم رقم 2447 فی فضائل الصحابۃ: باب فضائل عائشۃ رضی اللہ عنہا، وابو داود رقم 5232 فی الادب: باب فی الرجل یقول: فلان یقرئک السلام، والترمذی رقم 3876 فی المناقب: باب مناقب عائشۃ رضی اللہ عنہا، والنسائی 69/7 فی عشرۃ النساء: باب حب الرجل بعض نسائہ اکثر من بعض، وابن ماجہ رقم 3696 فی الادب: باب رد السلام واحمد فی، المسند، 55/6 و 74 و 88 و 117 و 146 و 150 و 209 و 225۔ انظر روایات الحدیث فی، جامع الاصول، رقم 6678۔

شَرِيكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: " اُمِرْنَا اَنْ لَا نَزِيدَهُمْ عَلَى: وَعَلَيْكُمْ " يَعْنِي: اَهْلَ الْكِتَابِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ان کو (سلام کا جواب دینے میں) ''وعلیکم'' کے علاوہ کچھ بھی نہ کہیں۔یعنی اہل کتاب کو۔ ①

بَابُ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَبْدَاَ النِّسَاءُ الرِّجَالَ بِالسَّلَامِ

مردوں سے پہلے عورتوں کوسلام کرنے کی کراہت کا بیان

[244] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا بِشْرُ بْنُ عَوْنٍ، ثنا بَكَّارُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)يُسَلِّمُ الرِّجَالُ عَلَى النِّسَاءِ، وَلَا يُسَلِّمُ النِّسَاءُ عَلَى الرِّجَالِ.

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد عورتوں کو سلام کریں اور عورتیں مردوں کوسلام نہ کریں۔ ②

نوٹ:

مرد عورتوں کوسلام کریں اس کی تعلیم دی گئی ہے لیکن اگر عورتیں نوجوان ہوں اور فتنہ کا اندیشہ قوی ہو تو مردان عورتوں کو سلام نہ کریں۔نابالغ بچیوں اور بوڑھی عورتوں کو بلا اختلاف سلام کرنا جائز ہے۔عورتیں مردوں کوسلام نہ کریں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں فتنہ کا قوی اندیشہ موجود ہے لیکن اگر بوڑھی عورتیں یا رشتہ دار محرم عورتیں سلام کریں تو کوئی حرج نہیں۔

---

①عمرو بن وهب ثقة من الثالثة فالحديث مرسل، واسماعيل بن داود لم اقف على ترجمته ورواه الطبرانی من حديث سعيد بن كثير قال فی، المجمع،: وفيه محمد بن الحسن بن زبالة وهو ضعيف وقد اخرج بعضه البخاری فی فضائل اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم باب تزويج النبی صلی الله عليه وسلم خديجة وفضلها7/605 ومسلم فی فضائل الصحابة باب فضائل خديجة ام المومنين رضی الله عنها رقم 2432 عن ابی ہريرة رضی الله عنه قال: اتی جبرائيل عليه السلام النبی صلی الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله! ہذه خديجة قد اتت، معها اناء ادام او طعام او شراب فاذا ہی اتتک فاقرا عليها السلام من ربها ومنی وبشرها ببيت فی الجنة من قصب لا صخب فيه ولا نصب۔

②وهو حديث صحيح۔ورواه ايضاً مسلم رقم 2167 فی السلام: باب النهی عن ابتداء اهل الكتاب بالسلام، وابو داود رقم 5205 فی الادب: باب فی السلام علی اہل الذمة، والترمذی رقم 1602 فی السير: باب ما جاء فی التسليم علی اهل الكتاب، واحمد فی، المسند، 2/266 و346۔وانظر، الاحاديث الصحيحة، رقم1411۔

بَابُ تَسْلِيمِ الرَّجُلِ عَلَى أَخِيهِ إِذَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الشَّجَرُ ثُمَّ الْتَقَيَا

درخت وغیرہ کے ذریعے جدا ہونے کے بعد پھر آدمی جب اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے

[245] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا ثَابِتٌ، وَحُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:)كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَاشَوْنَ، فَإِذَا اسْتَقْبَلَتْهُمْ شَجَرَةٌ أَوْ أَكَمَةٌ، فَتَفَرَّقُوا يَمِينًا وَشِمَالًا، ثُمَّ الْتَقَوْا مِنْ وَرَائِهَا، سَلَّمَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم چلتے ہوئے جب کسی درخت کے سامنے آتے یا ٹیلے کے آنے کی وجہ سے دائیں بائیں جدا ہوتے تو پھر جب اس کے پیچھے ملتے تو (پھر) ایک دوسرے کو سلام کرتے۔ ①

بَابُ الْعَاطِسِ وَتَشْمِيتِ الرَّجُلِ أَخَاهُ إِذَا عَطَسَ

آدمی کا اپنے بھائی کے چھینکنے پر اس کی چھینک کا جواب دینا

[246] أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا دُحَيْمٌ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں، سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازوں کے پیچھے چلنا اور دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔ ②

---

① فی، عمل الیوم واللیلة، للنسائی رقم 379: اخبرنا قتیبة بن سعید والحارث بن مسکین قرائة علیه واللفظ له، عن سفیان، عن عبداللہ بن دینار عن ابن عمر یبلغ به النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ـــ الحدیث۔ رواہ احمد فی، المسند، 2/9 و 19 و 58 و 113، والبیهقی فی، السنن، 203/9 باسناد صحیح علی شرط الشیخین، وهو حدیث صحیح، کما قال الالبانی فی، الارواء، رقم 1271۔

② وفیه یحیی بن طلحة بن ابی کثیر الیربوعی الکوفی، لین الحدیث، وقال الهیثمی فی، المجمع، 41/8: رواہ احمد ورجاله رجال الصحیح۔

[247] اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا حُيَيُّ بْنُ حَاتِمٍ الْجُرْجَرَائِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، ثنا اَشْعَثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:)مَنْ عَطَسَ عِنْدَهُ اَخُوهُ الْمُسْلِمُ وَلَمْ يُشَمِّتْهُ كَانَتْ لَهُ عَلَيْهِ دَيْنًا يُطَالِبُهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کے پاس چھینکا اور اس نے اس کی چھینک کا جواب نہیں دیا تو یہ اس پر قرض ہے وہ اس سے قیامت کے دن مطالبہ کرے گا۔ ①

بَابُ مَتٰى يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

چھینکنے والے کی چھینک کا کب جواب دیا جائے؟

[248] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ، ثنا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَتَرَكَ الْآخَرَ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عَطَسَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ، فَشَمَّتَّ اَحَدَهُمَا وَتَرَكْتَ الْآخَرَ؟ فَقَالَ:)إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَهٰذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں چھینک ماری تو ایک کو آپ نے چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کو چھوڑ دیا۔ تو عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! دو آدمیوں نے آپ کے پاس چھینک ماری ان میں سے ایک کی چھینک کا آپ نے جواب دیا اور دوسرے کو چھوڑ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ عزوجل کی حمد کی تھی (اس لیے میں نے اسے جواب دیا) اور اس نے اللہ عزوجل کی حمد نہیں کی تھی (اس لیے میں نے اس کا جواب نہ دیا)۔ ②

نوٹ:

یہی تعلیم امت ہے کہ جو چھینک مارنے پر اللہ کی حمد کرے تو اسے یرحمك اللہ کہو اور جو حمد نہ کرے اسے نہ کہو۔

①فی اسنادہ بشر بن عون وبکار بن تمیم وھما مجھولان۔

②اسنادہ صحیح، ورواہ البخاری فی ،الادب المفرد، رقم 1011 والطبرانی فی الاوسط (المجمع 34/8) ورواہ ابو داود رقم 5200 من حدیث ابی ہریرۃ مرفوعاً وموقوفاً واسناد المرفوع صحیح۔ انظر، الاحادیث الصحیحۃ، للالبانی رقم 186۔

بَابُ كَمْ مَرَّةً يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

کتنی دفعہ چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دیا جائے؟

[249] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، حَدَّثَنِي اَبِي رَضِيَ اللّٰـهُ، عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَطَسَ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُكَ اللّٰـهُ(ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى، فَقَالَ:)الرَّجُلُ مَزْكُومٌ.

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع کا بیان ہے کہ مجھ سے میرے والد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے فرمایا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں موجود تھا کہ ایک آدمی نے چھینک ماری تو حضور نبی کریم ﷺ نے (اس کی چھینک کے جواب میں) ''یرحمك الله'' فرمایا اس نے پھر چھینک ماری تو آپ ﷺ نے فرمایا اس آدمی کو زکام ہے۔ [1]

بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ ثَلَاثًا

چھینکنے والے کی چھینک کا تین دفعہ جواب دینے کا بیان

[250] اَخْبَرَنِي مُحْسِنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ، لَا اَعْلَمُ إِلَّا اَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:)تَشْمِيتُ الْمُسْلِمِ إِذَا عَطَسَ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ، فَإِنْ عَطَسَ فَهُوَ زُكَامٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے مرفوع ہی جانتا ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب تین مرتبہ چھینکے تو اس کی چھینک کا جواب ہے پھر اگر وہ (تین مرتبہ سے زیادہ) چھینکے تو وہ زکام ہے۔ [2]

---

[1] رواہ البخاری 90/3 فی الجنائز: باب الامر باتباع الجنائز، و مسلم رقم 2162 فی السلام: باب من حق المسلم علی المسلم رد السلام، وابو داود رقم 5030 فی الادب: باب فی العطاس، والترمذی رقم 2738 فی الادب: باب ما جاء فی تشمیت العاطس، والنسائی 53/4 فی الجنائز: باب النهی عن سب الاموات۔ انظر روایات الحدیث فی، جامع الاصول، رقم 4733۔

[2] وھو اثر موقوف وفی اسنادہ مقال۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يُشَمَّتَ الرَّجُلُ بَعْدَ ثَلَاثٍ

تین دفعہ کے بعد آدمی کو چھینک کا جواب دینے کی ممانعت کا بیان

[251] أَخْبَرَنِي أَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، ثنا أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:)إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيُشَمِّتْهُ جَلِيسُهُ، وَإِنْ زَادَ عَلَى ثَلَاثٍ فَهُوَ مَزْكُومٌ، وَلَا تَشْمِيتَ بَعْدَ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب تم میں سے کوئی ایک چھینکے تو اس کا ہم نشین اسے (اس کی چھینک کا) جواب دے سو اگر وہ تین مرتبہ سے زائد چھینکے تو اسے زکام ہے تین مرتبہ کے بعد چھینکنے کا جواب (دینے کا حکم) نہیں۔ ①

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّشْمِيتِ بَعْدَ ثَلَاثٍ

تین دفعہ کے بعد چھینک کا جواب دینے کی اجازت کا بیان

[252] أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْبَكَّائِيُّ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ، حُمَيْدَةَ أَوْ عُبَيْدَةَ بِنْتِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهَا عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا، فَإِنْ زَادَ، فَإِنْ شَاءَ شَمَّتَهُ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

حضرت عبید بن رفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھینکنے والے کی چھینک کا جواب تین مرتبہ ہے سو اگر وہ اس سے زائد مرتبہ چھینکے تو اگر چاہو تو اس کی چھینک کا جواب دو اور اگر چاہو تو جواب دینا چھوڑ دو۔ ②

---

①رواه البخاری 10/504 فی الادب: باب لا یشمت العاطس اذا لم یحمد الله، و مسلم رقم 2991 فی الزهد: باب تشمیت العاطس، والترمذی رقم 2743 فی الادب: باب ما جاء فی ایجاب التشمیت بحمد العاطس، وابن ماجه رقم 3713 فی الادب: باب تشمیت العاطس، واحمد فی المسند 3/100 و 117۔

②رواه مسلم رقم 2993 فی الزهد: باب تشمیت العاطس، وابو داود رقم 5037 فی الادب: باب کم مرة یشمت العاطس، والترمذی رقم 2744 فی الادب: باب ما جاء کم یشمت العاطس قلت: وقع اختلاف بل قال له فی الثانیة ام فی الثالثة، فوافق مسلم ابن السنی فی انه قاله فی الثانیة ورجع الترمذی الثالثة، والله اعلم۔ انظر ما قاله الحافظ فی الفتح، ط سلفیة 10/204 حول الحدیث۔

[253] حَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الرَّوَّاسِ الْبَصْرِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: " اَوَّلُ عَطْسَةٍ ضَعْفٌ، وَالثَّانِيَةُ كَرَمٌ، وَالثَّالِثَةُ لُؤْمٌ. قَالَ: فَمَا بَرِحَ حَتَّى عَطَسَ ثَلَاثًا. فَقَالَ: النَّاسُ يَكْذِبُونَ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلی مرتبہ کی چھینک ضعف ہے اور دوسری مرتبہ کی کرم ہے اور تیسری مرتبہ کی لؤم ہے پھر مسلسل تین مرتبہ انہوں نے چھینک ماری پس فرمایا کہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ [1]

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا عَطَسَ

جب کوئی چھینکے تو آدمی (اس کے جواب میں) کیا کہے؟

[254] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ اَخُوهُ اَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک چھینک مارے تو اسے چاہیے کہ کہے: الحمد للہ اور اس کا بھائی یا اس کا ساتھی (اس کے جواب میں) اسے کہے: یرحمک اللہ [2]

[255] اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، ثنا شُعْبَةُ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ اَخِيهِ عِيسَى عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ کہے: [3]

---

[1] رواہ ابوداود رقم 5035 فی الادب: باب کم یشمت العاطس، وہو حدیث حسن کما قال الالبانی فی، تخریج المشکاۃ، رقم 4743۔

[2] وھو حدیث صحیح، کما قال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 697۔ انظر ما قالہ الحافظ، الفتح، 10/605-606 حول الحدیث۔

[3] رواہ ابوداود رقم 5036 فی الادب: باب کم یشمت العاطس، والترمذی رقم 2745 فی الادب: باب ما جاء کم یشمت العاطس، وقال الترمذی: ہذا حدیث غریب و اسنادہ مجہول۔ اھ: قلت: ہذا مرسل: فعبید بن رفاعۃ لیست لہ صحبۃ، ویقال انہ ادرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم وولد علی عہدہ وقال الالبانی فی، تخزیج المشکاۃ، رقم 4742: حدیث حسن لغیرہ۔

﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ﴾

ہر حال میں تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

[256] اَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ، ثنا صَبَّاحُ الْمَدَنِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَإِذَا قَالَ: رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی چھینک مارے تو کہے: الحمد للہ تو فرشتے کہتے ہیں: رب العالمین اور جب اس نے کہا: رب العالمین تو فرشتے کہتے ہیں: یرحمك الله [1]

بَابُ كَيْفَ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ

چھینکنے والے کو کیسے جواب دیا جائے؟

[257] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحَقٌّ عَلَى مَنْ سَمِعَهُ اَنْ يَقُولَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کو چھینک آئے تو وہ کہے: الحمد للہ اور جو اسے یہ کہتے ہوئے سنے تو اس پر لازم ہے کہ وہ (اس کے جواب میں) کہے: [2] ﴿يَرْحَمُكَ اللّٰهُ﴾

---

[1] رجاله ثقات الا ان قتادة لم يسمع من عمرو بن العاص رضی الله عنه۔254۔ رواه البخاری 502/10 فی الادب: باب اذا عطس كيف يشمت، وفی، الادب المفرد، رقم 921 و 927، واحمد فی، المسند، 353/2۔ انظر، الارواء، رقم 780۔

[2] رواه الترمذی رقم 2742 فی الادب: باب ما جاء كيف يشمت العاطس، واحمد فی، المسند، 120/1، والحاكم 266/4، من حديث محمد بن عبدالرحمن بن ابی ليلی عن اخيه عيسی بن عبدالرحمن، عن عبدالرحمن بن ابی ليلی، وقال الترمذی: وكان ابن ابی ليلی يضطرف فی ہذا الحديث يقول احيانا عن ابی ايوب عن النبی صلی الله عليه وسلم ويقول احيانا عن علی عن النبی صلی الله عليه وسلم، ومحمد بن عبدالرحمن بن ابن ليلی صدق ولكنه سیء الحفظ كما قال الحافظ فی، التقريب۔ قال الالبانی فی، الارواء، رقم 780: وهو حديث صحيح بشواہده۔ ورواه البخاری 502/10 فی الادب: باب اذا عطس كيف يشمت وابو داود رقم 5033 فی الادب باب ما جاء فی تشميت العاطس من حديث ابی ہريرة رضی الله عنه۔

بَابُ كَيْفَ يَرُدُّ عَلَى مَنْ شَمَّتَهُ

جس کی چھینک کا جواب دیا گیا وہ کیسے (الفاظ جوابًا) لوٹائے؟

[258] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا اَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ اَخِي عَمْرَةَ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا اَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ الْقَوْمُ: مَا نَقُولُ؟ قَالَ: قُولُوا: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ . قَالَ الرَّجُلُ: مَا اَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قُلْ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ نَوْعٌ آخَرُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں چھینک ماری تو اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کیا کہوں (چھینک آنے پر) تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہہ: الحمد للہ! لوگوں نے عرض کیا: (اس کے جواب میں) ہم کیا کہیں: فرمایا کہ تم کہو: یرحمك الله ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! تو میں کیا کہوں، فرمایا کہ کہہ:[1]

﴿يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ﴾

''اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت عطا فرمائے اور تمہارے حال کی درستگی فرمائے۔''

[259] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أنا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَيُقَالُ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْيَقُلْ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کو چھینک آئے تو وہ کہے: ﴿الحمد للہ رب العالمین﴾ اور اس کو جواب میں کہا جائے۔[2]

﴿يَرْحَمُكَ اللّٰهُ﴾

---

① قال الهيثمى فى ،المجمع، 8/57: رؤاب ا،طنرامه فه ،الكبير، و ،الاوسط، و فيه عطاء بن السائب۔ وقد اختلط۔ وقال الالبانى فى، ضعيف الجامع، رقم694: ضعيف جداً۔قوله: عبيدبن محمد النحاس، ہو عبيدبن محمد المحاربى، وهو ضعيف۔

②النسائى فى، عمل اليوم والليلة، رقم 214 واسناده صحيح، و وقع عنده ابو داود، بدل يحيى بن سعيد۔

تو وہ (چھینکنے والا) کہے:

﴿يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ﴾

اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے۔

[260] اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بَيَانٍ، ثنا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، ثنا اَبِي مُحَمَّدٌ، عَنْ اَبِيهِ، عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيدُ الْمَسْجِدَ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْبَقِيعِ، فَعَطَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَلَّى يَدِي، ثُمَّ قَامَ كَالْمُتَحَيِّرِ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، بِاَبِي وَاُمِّي قُلْتَ شَيْئًا لَمْ اَفْهَمْهُ قَالَ: " نَعَمْ، اَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: إِذَا اَنْتَ عَطَسْتَ فَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَكَرَمِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَعِزِّ جَلَالِهِ. فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: صَدَقَ عَبْدِي، صَدَقَ عَبْدِي، صَدَقَ عَبْدِي، مَغْفُورًا لَهُ.

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے گھر سے مسجد کے لیے نکلا تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا حتی کہ ہم بقیع میں پہنچ گئے پس رسول اللہ ﷺ کو چھینک آئی تو آپ نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا پھر آپ حیران آدمی کی طرح کھڑے ہو گئے میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ نے کچھ فرمایا ہے: میں اسے نہیں سمجھا آپ نے فرمایا: ہاں! میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے انہوں نے کہا: جب آپ کو چھینک آئے تو کہیے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَكَرَمِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَعِزِّ جَلَالِهِ﴾ (تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی ذات کے لیے ہیں اس کے کرم کی طرح اور تمام تر تعریفیں اس کے لیے ہیں اس کے جلال کی غلبہ کی طرح) تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میرے بندے نے سچ کہا، میرے بندے نے سچ کہا، اس کو بخش دیا گیا ہے۔[1]

بَابُ كَيْفَ يَرُدُّ عَلَى مَنْ لَمْ يُحْسِنِ التَّشْمِيتَ

جو اچھے طریقے سے چھینک کا جواب نہ دے اسے کیا جواب دیا جائے؟

[261] حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُوسَى بْنِ خَلَفٍ، ثنا ابْنُ إِسْحَاقَ بْنِ زُرَيْقٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

[1] رواہ احمد فی المسند، 6/79، قال الهیثمی فی المجمع، 8/57: رواہ احمد وابو یعلی، وفیہ ابو معشر نجیح، وهو لین الحدیث، وبقیة رجاله ثقات۔

خَالِدٍ الصَّنْعَانِيُّ، ثنا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَهُ فِي سَفَرٍ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالَ سَالِمُ بْنُ عُبَيْدٍ: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ. ثُمَّ سَارَ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ؟ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ تَذْكُرَ أُمِّي. فَقَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ(ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَلْيَقُلْ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْيَقُلْ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِي وَلَكُمْ.

حضرت سالم بن عبید سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں تھے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے کہا: السلام علیکم تو حضرت سالم بن عبید نے کہا: ﴿السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِكَ﴾ پھر وہ چلتے رہے پھر فرمایا: شاید یہ آپ نے محسوس کیا ہے تو اس آدمی نے کہا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میری والدہ کا ذکر کیا جائے تو آپ (حضرت سالم بن عبید) نے فرمایا: اوہو! میں نے تمہیں وہی کہا چونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب لوگوں میں سے ایک آدمی نے چھینک ماری تو اس نے کہا: السلام علیکم تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ﴿وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ﴾ (تجھ پر اور تیری ماں پر سلام) پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کو چھینک آئے تو وہ کہے: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یا الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ﴾ اور جو شخص اسے جواب دے وہ یہ کہے: ﴿يَرْحَمُكَ اللّٰهُ﴾ اور وہ (چھینکنے والا) کہے:[1]

﴿يَغْفِرُ اللّٰهُ لِي وَلَكُمْ﴾

''اللہ تعالیٰ میری اور تمہاری بخشش فرمائے۔''

بَابُ كَيْفَ تَشْمِيتُ أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کی چھینک کا کیا جواب دیا جائے؟

[262] أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، ثنا حَكِيمُ بْنُ الدَّيْلَمِيِّ، ثنا أَبُو بُرْدَةَ،

① النسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 224، والحاکم 266/3، وقال: ہذا المحفوظ من کلام عبداللہ اذ لم یسندہ من یعتمد روایتہ۔ قال الہیثمی فی، المجمع، 57/8: رواہ الطبرانی فی، الکبیر، و، الاوسط، وفیہ عطاء بن السائب وقد اختلط۔

عَنْ اَبِي مُوسَى، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتِ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُونَ اَنْ يَقُولَ لَهُمْ يَرْحَمُكَ اللّٰـهُ، فَكَانَ يَقُولُ:يَهْدِيكُمُ اللّٰـهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ یہودی حضور نبی کریم ﷺ کے بارگاہ میں چھینکتے تھے اس امید پر آپ انہیں یرحمك الله کہیں گے تو آپ ﷺ فرماتے:

﴿يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ﴾

اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت عطا فرمائے اور تمہارے حال کی درستگی فرمائے۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا عَطَسَ فِي الصَّلَاةِ

جب کوئی نماز میں چھینک مارے تو کیا کہے؟

[263] حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ، اَنْبَانَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰـهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: " عَطَسَ رَجُلٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰـهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ حَتَّى يَرْضَى رَبُّنَا وَبَعْدَ مَا يَرْضَى - اَوْ قَالَ: بَعْدَ الرِّضَا. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ:)مَنِ الْقَائِلُ الْكَلِمَةَ(؟ قَالَ: اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، وَمَا اَرَدْتُ إِلَّا الْخَيْرَ. قَالَ:)رَاَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا.

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز کے اندر چھینک ماری تو اس نے کہا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ حَتّٰى يَرْضٰى رَبُّنَا وَبَعْدَ مَا يَرْضٰى﴾

''تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں بہت زیادہ حمد، پاکیزہ، بابرکت حتیٰ کہ ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے اور اس راضی ہونے کے بعد بھی''

① وفی اسنادہ معمر بن محمد بن عبید اللہ، منکر الحدیث، و محمد بن عبید اللہ و ھو ضعیف، کما قال الحافظ فی، التقریب۔

تو جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کس نے یہ کلمہ کہا؟ اس آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اور میرا ارادہ صرف بھلائی کا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو ان کلمات کی طرف لپکتے ہوئے دیکھا کہ کون ان میں سے اسے لکھے۔ ①

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْعَطْسَةِ الشَّدِيدَةِ

زور سے چھینک مارنا مکروہ ہے

[264] أَخْبَرَنِي أَبُو عَرُوبَةَ، ثنا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:التَّثَاؤُبُ الشَّدِيدُ، وَالْعَطْسَةُ الشَّدِيدَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ شدید قسم کی جمائی لینا اور شدید قسم کی چھینک مارنا شیطان کی طرف سے ہے۔ ②

بَابُ غَضِّ الصَّوْتِ بِالْعُطَاسِ

چھینک مارتے وقت آواز کو پست کرنے کا بیان

[265] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ جَابِرٍ الْأَنْطَاكِيُّ، ثنا لُوَيْنٌ، ثنا حَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:)كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ خَمَّرَ وَجْهَهُ، وَغَضَّ صَوْتَه.

① رواه الترمذی رقم 2841 فی الادب: باب ما جاء کیف تشمیت العاطس، وابو داود رقم 5031 فی الادب: باب ما جاء فی تشمیت العاطس، وابن حبان رقم 1948 ،موارد،، والحاکم 267/4، ورجاله ثقات الا انه ذکر فی ،التهذیب،: ان فی اسناد حدیثه اختلافاً، وقال الترمذی: وقد ادخلوا بین ہلال بن یساف وسالم بن عبید رجلاً، واخرجه النسائی عن منصور عن ہلال بن یساف عن رجل عن سالم، وقال الحاکم: ہلال بن یساف لم یدرک سالم بن عبید ولم یره، وبینهما رجل مجهول، ومع ذلک فقد قال الحافظ فی ،الاصابة، فی ترجمة سالم بن عبید رقم 3045: اسناده صحیح۔ انظر ،الارواء، 247/3۔

② رواه ابو داود رقم 5038 فی الادب: باب کیف یشمت الذمی، والترمذی رقم 2840 فی الادب: باب ما جاء کیف تشمیت العاطس، والبخاری فی ،الادب المفرد، رقم 640، والحاکم 268/4، وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح، وهو کما قال۔ انظر ،الارواء، رقم 1277۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو آپ اپنا چہرہ مبارک ڈھانک لیتے اور اپنی آواز کو پست رکھتے۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا تَثَاءَبَ

جب جمائی آئے تو کیا کہے؟

[266] حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: هَاهْ هَاهْ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ فِي جَوْفِهِ، أَوْ فِي وَجْهِهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے۔ سو جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ ھاہ ھاہ نہ کہے۔ کیونکہ شیطان اس کے پیٹ میں ہنستا ہے۔ یا (فرمایا) اس کے چہرہ میں (ہنستا ہے)۔ ②

بَابُ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّثَاؤُبِ

جمائی لیتے وقت آواز بلند کرنا مکروہ ہے

[267] أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الرَّهَاوِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّرَايِفِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَكْرَهُ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ.

---

① رواہ ابو داود رقم 774 فی الصلاۃ: باب ما یستفتح به الصلاة من الدعاء، وفی اسناده عاصم بن عبید الله وهو ضعیف۔ ویشهد له ما رواه الترمذی رقم 404 فی الصلاۃ: باب ما جاء فی الرجل یعطس فی الصلاۃ، من حدیث معاذ بن رفاعة عن ابیه وقال الترمذی: وفی الباب عن انس و وائل بن حجر و عامر بن ربیعة۔ وقال: حدیث رفاعة حدیث حسن، وکان بذا الحدیث عند بعض اهل العلم انه فی " طوع، لان غیر واحد من التابعین قالوا: اذا عطس الرجل فی الصلاة المکتوبة انما بحمد الله فی نفسه، ولم یوسعوا فی اکثر من ذلک۔

② رواه الترمذی رقم 2747 فی الادب: باب ما جاء، ان الله یحب العطاس ویکره التثاؤب، وهو حدیث حسن کما قال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 4009۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عزوجل جمائی اور چھینک میں آواز بلند کرنے کو ناپسند فرماتا ہے۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَاَى عَلَى اَخِيهِ ثَوْبًا

جب کوئی اپنے بھائی پر نیا کپڑا دیکھے تو کیا پڑھے؟

[268] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ الْقُومَسِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ ثَوْبًا فَقَالَ لَهُ:)اَجَدِيدٌ هٰذَا اَمْ غَسِيلٌ؟ قَالَ: بَلْ غَسِيلٌ، قَالَ:)الْبَسْ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمُتْ شَهِيدًا نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر کپڑا دیکھا تو فرمایا کہ کیا (کپڑا) یہ نیا ہے یا دھلا ہوا؟ تو انہوں نے عرض کی کہ دھلا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نیا پہنو، اور قابل تعریف زندگی گزارو اور شہادت کی موت مرو۔ ②

[269] حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الضَّحَّاكِ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ، فَدَعَانِي وَاَلْبَسَنِي خَمِيصَةً بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَبْلِي وَاَخْلِقِي، ثُمَّ اَبْلِي وَاَخْلِقِي.

حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کپڑے لے کر تشریف لائے اس میں ایک کالے رنگ کی چھوٹی سی چادر تھی تو آپ ﷺ نے مجھے بلا کر اپنے مبارک ہاتھوں سے وہ پہنائی پھر فرمایا کہ اسے (پہن کر کے) پرانا کر کے پھاڑ پھر اسے پرانا کر کے پھاڑ۔ ③ (یعنی اس قدر استعمال میں لا کے پھٹ جائے)۔

---

① فی اسناده علی بن عروة وهو متروک الحدیث کما قال الحافظ فی ،التقریب،، وقال الالبانی فی ،ضعیف الجامع، رقم 1756: حدیث موضوع۔ ولکراهة رفع الصوت بالتثاؤب شواهد بالمعنی۔

② رواه احمد فی المسند 2/89 وابن ماجه رقم 3558 فی اللباس: باب ما یقول الرجل اذا لبس ثوباً جدیداً، واسناده صحیح۔ انظر، الاحادیث الصحیحة، رقم 352۔

③ رواه البخاری 10/236 فی اللباس فی فاتحته، والترمذی رقم 1768 فی اللباس: باب ما یقول اذا لبس ثوباً جدیداً، واحمد فی ،المسند، 3/30 و 50، وصححه ابن حبان رقم 1442، والحاکم 4/192 ووافقه الذهبی۔ انظر، جامع الاصول، رقم 2305 و صحیح الجامع، رقم 4540 وریاض الصالحین رقم 821 طبعة دار البیان بدمشق۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا

جب کوئی نیا کپڑا پہنے تو کیا پڑھے؟

[270] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ، ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ وَقَالَ: " اللّٰـهُمَّ اَنْتَ كَسَوْتَنِي هَذَا الثَّوْبَ فَلَكَ الْحَمْدُ، اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام رکھتے اور دعا کرتے:

﴿اَللّٰهُمَّ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْ هٰذَا الثَّوْبَ فَلَكَ الْحَمْدُ. اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ﴾

"اے اللہ! تو نے ہی مجھے یہ کپڑا پہنایا پس تیرے لیے ہی تمام تر تعریفیں ہیں میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس کے شر اور جس کے لیے اسے بنایا گیا اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"①

[271] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَاَبُو خَيْثَمَةَ، وَاَحْمَدُ الدَّوْرَقِيُّ، قَالُوا: ثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي اَبُو مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰـهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه".نَوْعٌ آخَرُ

حضرت سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کپڑا پہنے تو کہے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ﴾

"تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور مجھے میری ہمت اور طاقت کے بغیر رزق عطا فرمایا۔"② تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

---

① رواہ ابو داود رقم 4023 فی اللباس فی فاتحتہ، والحاکم فی، المستدرک، 4/192-193، واسنادہ حسن، کما قال الحافظ، واللبانی فی، الارواء، رقم 1989۔

② رواہ الترمذی رقم 3555 فی الدعوات: باب ما اصر من استغفر، وابن ماجہ رقم 3557 فی اللباس: باب ما یقول اذا لبس ثوباً جدیداً۔ وفی اسنادہ ابو العلاء، وھو الشامی مجھول، واصبغ بن زید صدوق یغرب کما قال الحافظ فی، التقریب۔

[272] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ يَزِيدَ، ثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: لَبِسَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ أَوْ أَبْقَى فَتَصَدَّقَ بِهِ، كَانَ فِي حِفْظِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَفِي كَنَفِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا مَرَّتَيْنِ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا پہنا تو کہا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيَ بِهٖ عَوْرَتِيْ، وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ﴾

''تمام تر تعریفیں اللہ کی ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے (یہ لباس) پہنایا کہ اس سے میں اپنے ستر کو چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو شخص نیا کپڑا پہنے وہ یہ کہے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيَ بِهٖ عَوْرَتِيْ، وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ﴾

''تمام تر تعریفیں اللہ کی ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے (یہ لباس) پہنایا کہ اس سے میں اپنے ستر کو چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔'' پھر اس کپڑے کا ارادہ کرے جسے اس نے پرانا کیا اور اسے اتار دیا تو اسے صدقہ کر دے تو وہ اللہ عزوجل کی حفظ وامان میں اور اللہ تعالیٰ عزوجل کے دامن کرم میں اور اللہ عزوجل کے راستے میں ہے زندہ اور مردہ۔ یہ آپ نے دو مرتبہ فرمایا:[1]

مَا يَقُولُ إِذَا خَلَعَ ثَوْبًا لِغُسْلٍ أَوْ نَوْمٍ

آدمی جب کپڑے اتارے تو کیا پڑھے؟

[273] حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ زَيْدٍ الْعَمِّيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سِتْرُ بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَطْرَحَ ثِيَابَهُ:)بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ.

[1] فی اسنادہ زید العمی وھو ضعیف، کما قال الحافظ فی التقریب۔ وقال الالبانی فی الارواء، رقم 50: صحیح لغیرہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنوں کی آنکھوں اور بنی آدم کی آنکھوں کے درمیان پردہ مسلمان کا اپنے کپڑے اتارتے ہوئے یہ کہنا ہے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ﴾

- ''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ وہ جس کی ذات کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔''①

[274] اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰـهِ بْنُ حَبِيبٍ، ح وَاَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، قَالُوا: ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سَتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا نَزَعَ اَحَدُهُمْ ثَوْبَهُ اَنْ يَقُولَ: بِسْمِ اللّٰـهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنوں کی آنکھوں اور بنی آدم (یعنی انسانوں) کی آنکھوں کے درمیان پردہ ان میں سے کسی ایک کا اپنے کپڑے اتارتے وقت یہ کہنا ہے:②

﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾

بَابُ مَا يَقُولُ لِمَنْ صَنَعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفًا

جس کے ساتھ بھلائی کی جائے وہ (بھلائی کرنے والے کو) کیا کہے؟

[275] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ، ثَنَا سُعَيْرُ بْنُ الْخِمْسِ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللّٰـهُ خَيْرًا، فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ.

①قال الهيثمی فی المجمع، 205/1: رواه الطبرانی فی الاوسط باسنادين، احدهما فيه سعيد بن مسلمة الاموی، ضعفه البخاری وغيره، ووثقه ابن حبان وابن عدی، وبقية رجال موثقون۔اه؛ وبه ايضاً زيد العمی۔انظر تخريج الحديث السابق۔

②رواه الترمذی رقم 2036 فی البر والصلة: باب ما جاء فی المتشبع بما لم يعطه، وهو حديث صحيح، كما قال الالبانی فی صحيح الجامع، رقم 6244۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ کسی نے نیکی کی تو اس نے نیکی کرنے والے سے کہا:

﴿جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا﴾

''اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔''

تو اس نے اس (نیکی کرنے والے) کی تعریف کرنے میں انتہاء کردی۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ لِمَنْ يَهْدِي إِلَيْهِ هَدِيَّةً

جسے تحفہ دیا جائے وہ تو تحفہ دینے والے کو کیا دعا دے؟

[276] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِي سَمِينَةَ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، ثَنَا اَبِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَمَرَ اَبِي بِجَزِيرَةٍ فَصُنِعَتْ، ثُمَّ اَمَرَنِي فَاَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ بِمَنْزِلِهِ، فَقَالَ:)مَاذَا مَعَكَ يَا جَابِرُ، اَلَحْمٌ ذَا؟(قَالَ قُلْتُ: لَا، فَاَتَيْتُ اَبِي فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، هَلْ رَاَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَهُ يَقُولُ شَيْئًا؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: نَعَمْ قَالَ لِي:)مَاذَا مَعَكَ يَا جَابِرُ، اَلَحْمٌ ذَا؟(قَالَ لَعَلَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكُونَ اشْتَهَى اللَّحْمَ، فَاَمَرَ بِشَاةٍ لَنَا دَاجِنٍ فَذُبِحَتْ، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَشُوِيَتْ، ثُمَّ اَمَرَنِي فَاَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:)مَاذَا مَعَكَ يَا جَابِرُ؟(فَاَخْبَرْتُهُ، قَالَ: جَزَى اللّٰهُ الْاَنْصَارَ عَنَّا خَيْرًا، لَا سِيَّمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَاَسْعَدُ بْنُ عُبَادَةَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے خزیرہ بنانے کا حکم دیا سو میں نے بنا لیا تو پھر مجھے حکم دیا کہ میں اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں سو میں اسے لے کر آپ کی خدمت اقدس میں آیا تو آپ اپنے مکان میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر تیرے پاس کیا ہے؟ کیا گوشت ہے؟ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے عرض کی: نہیں، سو میں اپنے والد کے پاس (واپس لوٹ) آ گیا۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا تو نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے؟

① رواہ الترمذی رقم 2036 فی البر والصلة: باب ما جاء فی المتشبع بما لم يعطه، وهو حديث صحيح، كما قال الالبانی فی، صحيح الجامع، رقم 6244۔

میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: کیا تو نے آپ ﷺ کو کچھ فرماتے سنا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے جابر! تیرے پاس کیا ہے؟ کیا یہ گوشت ہے؟ انہوں (یعنی میرے والد) نے کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ کو گوشت (کھانے) کی خواہش ہے تو انہوں (یعنی میرے والد) نے ہمیں بکری ذبح کرنے کا حکم دیا سو میں نے بکری ذبح کی پھر ہمیں اسے بھوننے کا حکم دیا پھر مجھے حکم دیا تو میں اسے لے کر حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر تیرے پاس کیا ہے؟ تو میں نے آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: انصار کو اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے بہترین جزاء عطا فرمائے بالخصوص عبداللہ بن عمرو بن حرام اور اسعد بن عبادہ کو۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ لِمَنْ يَسْتَقْرِضُ مِنْهُ قَرْضًا

آدمی جس سے قرض لے اس کے لیے کیا دعا کرے؟

[277] اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِينَ اَلْفًا، فَجَاءَهُ مَالٌ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ:)بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي اَهْلِكَ وَمَالِكَ، إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ.

حضرت اسماعیل بن ابراہیم بن عبداللہ بن ابوربیعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے چالیس ہزار قرض مانگا۔ پس جب آپ کے پاس مال آیا تو آپ نے مجھے واپس لوٹا دیے اور فرمایا:

﴿بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ﴾

''اللہ تعالیٰ تیرے لیے تیرے اہل اور تیرے مال میں برکت عطا فرمائے۔''

بلاشبہ قرض کا بدلہ تعریف کرنا اور ادا کرنا ہے۔ ②

① قال الہیثمی فی المجمع، 317/9: رواہ البزار ورجالہ ثقات۔ وقال الالبانی فی الاحادیث الصحیحۃ، رقم 462: رواہ ابو یعلی ق1/116 والحاکم 4/111-112 وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی وھو کما قالا۔

② رواہ النسائی 314/7 فی البیوع: باب الاستقراض، وابن ماجہ رقم 2424 فی الصدقات: باب حسن القضاء، واحمد فی المسند، 36/4، وھو حدیث صحیح کما قال الالبانی فی صحیح الجامع، رقم 2349۔

بَابُ مَا يَرُدُّ الْمُهْدِيُّ إِذَا دُعِيَ لَهُ

ہدیہ دینے والے کو دعا دی جائے تو وہ جواباً کیا کہے؟

[278] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنْبَانَا طَلِيقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ، حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا قَالَتْ: اُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ، قَالَ:)اَقْسِمِيهَا(، قَالَ: فَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا رَجَعَ الْخَادِمُ قَالَتْ: مَا قَالُوا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: بَارَكَ اللّٰـهُ فِيكُمْ، قَالَ: فَتَقُولُ عَائِشَةُ: وَفِيهِمْ بَارَكَ اللّٰـهُ، فَرُدْ عَلَيْهِمْ مِثْلَ مَا قَالُوا، وَبَقِيَ اَجْرُنَا لَنَا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ میں بکری پیش کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تقسیم کردو۔ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب خادم واپس آتا تو پوچھتیں۔ انہوں (یعنی لوگوں) نے کیا کہا؟ کہا کہ وہ کہتے ہیں:[1]

﴿بَارَكَ اللهُ فِيكُمْ﴾

"اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے۔"

تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتیں: اور انہیں بھی اللہ تعالیٰ برکت دے۔ سو ہم انہیں اس کی مثل (دعا) لوٹاتے ہیں جو (دعا میں) انہوں نے کہا اور ہمارے لیے ہمارا اجر باقی ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اَتَى بِبَاكُورَةِ الْفَاكِهَةِ

جب نیا پھل لایا جائے تو آدمی کیا پڑھے؟

[279] اَنْبَانَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنْبَانَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا رَاَوُا التَّمْرَ جَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا اَخَذَهُ قَالَ:)اللّٰـهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اللّٰـهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ

[1] اسناده حسن، انظر الكلم الطيب، لابن تيمية رحمه الله تعالى رقم 237 من طبعة دار البيان، ورقم 236 من طبعة الشيخ ناصر الدين الالباني۔

عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَإِنِّي اَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ) ، ثُمَّ يَدْعُو اَصْغَرَ وَلِيدٍ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرَ نَوْعٌ آخَرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب لوگ پہلا پھل دیکھتے تو اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آجاتے۔ سو جب آپ ان سے قبول فرماتے تو دعا کرتے: اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما، اور ہمارے شہر میں برکت دے اور ہمارے صاع میں برکت عطا فرما اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما، اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے اور بلاشبہ میں بھی تیرا بندہ ہوں انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی تھی اور میں تجھ سے مدینہ منورہ کے لیے اسی کی مثل دعا کرتا ہوں جو مکہ مکرمہ کے لیے کی گئی اور اسی کی مثل اس کے ساتھ پھر آپ ﷺ جس بھی چھوٹے بچے کو دیکھتے اسے بلا کر وہ پھل عطا فرما دیتے۔ ①

[280] حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مَحْمُودٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْحَارِثِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْعُذْرِيُّ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اُتِيَ بِبَاكُورَةِ الثَّمَرَةِ وَضَعَهَا عَلَى عَيْنَيْهِ ثُمَّ عَلَى شَفَتَيْهِ وَقَالَ:) اللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهُ فَاَرِنَا آخِرَهُ) ، ثُمَّ يُعْطِيهِ مَنْ يَكُونُ عِنْدَهُ مِنَ الصِّبْيَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کے پاس نیا پھل لایا جاتا تو آپ اسے اپنی مبارک آنکھوں کے درمیان رکھتے پھر اپنے مبارک لبوں پر رکھتے اور دعا کرتے:

﴿اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهُ فَاَرِنَا اٰخِرَهُ﴾

”اے اللہ! جس طرح تو نے ہمیں اس کا اول دکھایا سو ہمیں اس کا آخر بھی دکھانا۔“

پھر آپ ﷺ کے پاس جو بھی بچوں میں سے ہوتا اسے عطا فرما دیتے۔ ②

① رواہ مسلم رقم 2188 فی الطب: باب الطب والمرض والرقی۔

② حدیث یونس بن یزید ضعیف عن الزہری، وعبید الرحمن بن یحییٰ العذری مجہول لا یقیم الحدیث من جہتہ کما قال الذہبی فی المیزان 597/2 وعبدالرحمن بن منصور الحارثی قال فی المیزان 586/2 حدث باشیاء لم یتابع علیہا وقال الدار قطنی وغیرہ: لیس بالقوی فالحدیث ضعیف۔

بَابُ مَا يَقُولُ لِمَنْ اَمَاطَ عَنْهُ الْاَذٰى

جو کسی سے اذیت کو دور کرے وہ اسے کیا دعا دے؟

[281] اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ بْنِ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَائِدٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّهْمِيُّ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ تَنَاوَلَ مِنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذٰى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَسَحَ اللّٰهُ عَنْكَ يَا اَبَا اَيُّوبَ مَا تَكْرَه نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے مولیٰ حضرت اسماعیل بن محمد السہمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو حضرت ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک سے اذیت ناک چیز کو دور کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوایوب! اللہ تعالیٰ ہر اس چیز کو تجھ سے دور فرما دے جو تجھے ناپسند ہے۔ [1]

[282] حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا اَبُو هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ اَبَا اَيُّوبَ اَخَذَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)لَا يَكُنْ بِكَ السُّوءُ يَا اَبَا اَيُّوبَ، لَا يَكُنْ بِكَ السُّوءُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک سے کوئی چیز پکڑی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے ساتھ کوئی برائی نہ رہے اے ابوایوب! تیرے ساتھ کوئی برائی نہ رہے۔ [2]

[283] اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُلَيْبٍ، ثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَكْرٍ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: اَخَذَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ لِحْيَةِ رَجُلٍ اَوْ رَأْسِهِ شَيْئًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ السُّوءَ، فَقَالَ عُمَرُ: صَرَفَ اللّٰهُ عَنَّا السُّوءَ مُنْذُ اَسْلَمْنَا، وَلَكِنْ إِذَا أُخِذَ عَنْكَ شَيْءٌ فَقُلْ: اَخَذَتْ يَدَاكَ خَيْرًا.

---

[1] فی اسنادہ عثمان بن فائد وھو ضعیف۔

[2] فی اسنادہ ابو ہلال محمد بن سلیم الراسبی، وھو ضعیف، کما قال الالبانی فی، تخریج الکلم، رقم 239۔

حضرت عبداللہ بن بکر الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کی ڈاڑھی سے یا سر سے کوئی چیز پکڑی تو اس آدمی نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ سے برائی کو دور فرمائے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم سب سے برائی دور فرما دی تھی جب ہم اسلام لائے لیکن جب تجھ سے کوئی آدمی کسی (تکلیف دہ) چیز کو پکڑے تو تو کہہ: تیرے ہاتھ بھلائی ہی پکڑیں۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا وَقَعَتْ كَبِيرَةٌ أَوْ هَاجَتْ رِيحٌ مُظْلِمَةٌ

جب کوئی بڑی آفت آئے یا کالی آندھی چلے تو کیا پڑھے؟

[284] أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، قَالَا: ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِذَا وَقَعَتْ كَبِيرَةٌ أَوْ هَاجَتْ رِيحٌ مُظْلِمَةٌ فَعَلَيْكُمْ بِالتَّكْبِيرِ؛ فَإِنَّهُ يُجْلِي الْعِجَاجَ الْأَسْوَد.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بڑی (تباہی) واقع ہو یا تیز آندھی چلے تو تم پر تکبیر پڑھنا لازم ہے کیونکہ یہ کالی گھٹاؤں کو دور کر دیتی ہے۔ ②

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَضَى لَهُ حَاجَةً

جو کسی کی حاجت روائی کرے اسے کیا دعا دی جائے؟

[285] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ يَحْيَى بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَغَوِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَلَبَ رَجُلٌ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:)اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ(، فَاسْوَدَّ شَعْرُهُ.

① قال الالبانی فی، تخریج الکلم، رقم 240: حدیث موقوف، جید الاسناد۔

② قال الحافظ: ہذا حدیث غریب وسندہ ضعیف جداً، فیہ محمد بن زاذان ضعیف، وشیخہ عنبسۃ بن عبد الرحمن متروک، واخرجہ ابن السنی ایضاً من طریق عمرو بن عثمان عن الولید بہذا السند ا ہ۔ وذکر الذہبی الحدیث فی، المیزان، وعدہ من مناکیر محمد بن زاذان، وقال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 828:141 حدیث موضوع۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ دوہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسے بطور دعا) کہا: اے اللہ! اسے حسین بنا تو ان کے بال کالے ہو گئے۔ ①

بَابُ الشِّرْكِ

شرک کا بیان

[286] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ اَبِي إِسْرَائِيلَ، ح وَاَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو يُوسُفَ الْقَلُوسِيُّ، قَالَا: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ، اَخْبَرَنِي لَيْثُ بْنُ اَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنْ اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَمَا اَخْبَرَ ذَلِكَ حُذَيْفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَمَا اَخْبَرَهُ اَبُو بَكْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ: الشِّرْكُ اَخْفَى فِيكُمْ مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَهَلِ الشِّرْكُ إِلَّا مَا عُبِدَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، اَوْ مَا دُعِيَ مَعَ اللّٰهِ، شَكَّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ، فَقَالَ:) ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا صِدِّيقُ، الشِّرْكُ اَخْفَى فِيكُمْ مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ، اَلَا اُخْبِرُكَ بِقَوْلٍ يُذْهِبُ صِغَارَهُ وَكِبَارَهُ، اَوْ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ؟(قَالَ: قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: " تَقُولُ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: اللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ، وَالشِّرْكُ اَنْ يَقُولَ اَعْطَانِي اللّٰهُ وَفُلَانٌ، وَالنِّدُّ اَنْ يَقُولَ الْإِنْسَانُ: لَوْلَا فُلَانٌ لَقَتَلَنِي فُلَانٌ.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں شرک خفی چیونٹی کی چال کی آواز کی طرح ہے کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا شرک یہ نہیں ہے کہ اللہ عزوجل کے سوا کی پوجا کی جائے؟ یا اللہ کے ساتھ کسی کو پکارا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے صدیق! تجھے تیری ماں روئے۔ شرک تم میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے کیا میں تجھے اس قول کی خبر نہ دوں جس کے (پڑھنے) ساتھ اس کا چھوٹا بڑا دور ہو جائے، کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر روز تین مرتبہ پڑھو:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ﴾

---

① ورجاله ثقات۔

''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ شرک کروں حالانکہ میں جانتا ہوں اور میں تجھ سے اس کی بخشش مانگتا ہوں جسے میں نہیں جانتا۔''

اور یہ بھی شرک خفی ہے کہ تو کہے: مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور فلاں نے اور یہ شرک ہے کہ انسان کہے: اگر فلاں نہ ہوتا تو فلاں مجھے قتل کر دیتا۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ فَنَسِيَهُ

جب کوئی آدمی نئی بات کرنے کا ارادہ کرے اور اسے بھول جائے تو کیا پڑھے؟

[287] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَانَ بْنِ سُفْيَانَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِيرِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ بَدْرٍ السَّعْدِيِّ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي حَرْبٍ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ:)مَنْ أَرَادَ أَنْ يُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ فَنَسِيَهُ، فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ؛ فَإِنَّ صَلَاتَهُ عَلَيَّ خَلَفًا مِنْ حَدِيثِهِ، وَعَسَى أَنْ يَذْكُرَه.

حضرت عثمان بن ابی حرب الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی بات کرنے کا ارادہ کرے اور اسے وہ بات بھول جائے تو وہ مجھ پر درود بھیجے کیونکہ اس کا مجھ پر درود پڑھنا اس کی بات کا بدل بن جائے گا اور امید ہے کہ اسے یاد آ جائے۔ ②

بَابُ مَا يَقُولُ لِمَنْ بَشَّرَهُ بِبِشَارَةٍ

جو کسی کو کوئی بشارت دے اسے کیا دعا دی جائے؟

[288] أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي الْيَسَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَشَدَدْنَا مَعَهُ، فَنَادَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُمَرُ، يَا عُمَرُ. فَلَمَّا هَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَخَلَّصَ إِلَى الْعَبَّاسِ فَحَمَلَهُ

① قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 3433: رواہ الحکیم الترمذی، وھو حدیث ضعیف۔
② فی اسنادہ عثمان بن ابی حرب الباہلی: قال الذھبی فی، المیزان، لہ شیء عن بعض التابعین، مجھول، قالہ البخاری۔ اہ۔ وفی اسناد انقطاع۔

وَأُنَاسٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى رِقَابِهِمْ، وَجَعَلَ عُمَرُ يُنَادِي: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِأَيٍّ أَنْتَ؟ الْبُشْرَى، قَدْ سَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ عَمَّكَ الْعَبَّاسَ، فَكَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: بَشَّرَكَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ يَا عُمَرُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَسَلَّمَكَ اللّٰهُ يَا عُمَرُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)اللّٰهُمَّ أَعِنْ عُمَرَ وَأَيِّدْهُ.

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جنگ بدر کے دن شدت سے لڑے تو ہم بھی ان کے ساتھ شدت سے لڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آواز دی، میرے چچا، میرے چچا، عمر، عمر، اے عمر! پس جب اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی تو وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور بنی ہاشم کے لوگوں نے اپنی گردنوں پر اٹھالیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سامنے آ کر پکارنے لگے: یا رسول اللہ! میرے والد آپ پہ قربان جائیں خوشخبری ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کے چچا حضرت عباس کو محفوظ فرمالیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے بھلائی کی خوشخبری دے اے عمر! دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور اے عمر! اللہ تعالیٰ تجھے دنیا اور آخرت میں سلامت رکھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! عمر کو عزت عطا فرما اور اس کی تائید فرما۔ [1]

بَابُ مَا يَقُولُ لِلذِّمِّيِّ إِذَا قَضَى لَهُ حَاجَةً

جب ذمی کسی کی ضرورت پوری کرے تو وہ اسے کیا دعا دے؟

[289] حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قُرَيْشٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَسْقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَسَقَاهُ يَهُودِيٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:) جَمَّلَكَ . فَمَا رَأَى الشَّيْبَ حَتَّى مَاتَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب کیا تو ایک یہودی نے آپ کو پانی پلایا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور دعا) فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے حسین بنائے تو اسے مرنے تک بوڑھا نہ دیکھا گیا۔ [2]

---

[1] فی اسنادہ ابن لہیعۃ، وھو ضعیف قولہ: اللھم اعن، وفی نسخۃ: اللھم اعز۔

[2] فی اسنادہ سلمۃ بن وردان، وھو ضعیف، وبشر بن الولید قال الذھبی فی المیزان 1/327: امسک اصحاب الحدیث عنہ وترکوہ لانہ شاخ واستولی علیہ الھرم۔

نوٹ:

معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوب کی دعا سے یہودی بھی فیض یاب ہوسکتا ہے اور یہ دعائے نبی کا اثر تھا کہ سدا جوان ہی رہا اور عمر زیادہ ہونے کے باوجود بوڑھا نہ ہوا۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا سَمِعَ مَا يُعْجِبُهُ وَتَفَاءَلَ

جب کوئی عمدہ بات سنے تو کیا پڑھے؟

[290] اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زُبَالَةَ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ:)يَا خَضِرَةُ(، قَالَ: لَبَّيْكَ، اَخَذْنَا فَالَكَ مِنْ فِيكَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت کثیر بن عبداللہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا یاخضرۃ! (اے سبزے) تو آپ نے فرمایا: میں حاضر ہوں ہم نے تیرے منہ سے فال لے لی۔ ①

[291] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا وُهَيْبٌ، ثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا، فَاَعْجَبَهُ، فَقَالَ: اَخَذْنَا فَالَكَ مِنْ فِيكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک آواز سنی جس نے آپ کو تعجب میں ڈالا (یعنی آپ کو پسند آئی) تو آپ نے فرمایا: ہم نے تیرے منہ سے تیری فال لے لی ہے۔ ②

---

① قال الهيثمى فى، المجمع، 106/5: رواه الطبرانى فى، الكبير، و، الاوسط، وكثير بن عبدالله ضعيف جداً، وقد حسن الترمذى حديثه، وبقية رجاله ثقات انظر، الاحاديث الصحيحة، رقم 726۔

② قال الالبانى فى، الاحاديث الصحيحة، رقم 726: حديث صحيح۔ اخرجه ابو داود رقم 3817، واحمد 388/2 وابن السنى، والحسن بن على الجوهرى ق 1/38 من طريق وہيب عن سهيل بن ابى صالح عن رجل عن ابى ہريرة ان رسول الله صلى الله عيه وسلم سمع كلمة فاعجبته فقال۔۔۔ فذكره۔ قلت: وهذا اسناد صحيح لولا الرجل الذى لم يسم، لكنه جاء مسمى فاخرجه ابو الشيخ فى، اخلاق النبى صلى الله عليه وسلم، صفحه 270 من طريقين آخرين، عن وهيب به الا انه قال: عن ابيه، وابوه ہو ابو صالح واسمه ذكوان، ثقة من رجال الشيخين، فصح الحديث والحمد لله۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا تَطَيَّرَ مِنْ شَيْءٍ

جب کوئی کسی شے سے بدفالی لے تو کیا پڑھے؟

[292] اَخْبَرَنَا اَبُو يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)يُسْلِمُ مَنْ اَرْجَعَتْهُ الطِّيَرَةُ عَنْ حَاجَتِهِ؛ فَقَدْ اَشْرَكَ(، قَالُوا: وَمَا كَفَّارَةُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ يَقُولُ اَحَدُهُمْ:)اللّٰهُمَّ لَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ، وَلَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کو بدشگونی نے اس کی حاجت سے لوٹا دیا تو بلاشبہ اس نے شرک کیا، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا کفارہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے کسی ایک کا یہ کہنا ہے:

﴿اَللّٰهُمَّ لَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ، وَلَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ﴾

”اے اللہ! تیرے شگون کے علاوہ کوئی شگون نہیں اور تیری طرف سے بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔“①

[293] حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطِّيَرَةِ، قَالَ: " اَصْدَقُهَا الْفَالُ، وَلَا يَرُدُّ مُسْلِمًا، وَإِذَا رَاَيْتُمْ مِنَ الطَّيْرِ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا اَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا اَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدشگونی کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس کی سچی فال ہے اور یہ مسلمان کو واپس نہ لوٹائے اور جب تم کسی چیز میں بدشگونی دیکھو جسے تم ناپسند کرتے ہو تو کہو:

① صحیح لان سماع ابن وہب من ابن لہیعۃ صحیح۔ انظر، لاحادیث الصحیحۃ، رقم 1065۔

﴿اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا اَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا اَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾

''اے اللہ! نیکیوں کو تیرے سوا کوئی لانے والا نہیں ہے اور نہ برائیوں کو تیرے سوا کوئی دور کرنے والا ہے اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں۔''[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَاٰى الْحَرِيقَ

آدمی جب آگ جلتی ہوئے دیکھے تو کیا پڑھے؟

[294] حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ الْعُمَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:) إِذَا رَاَيْتُمُ الْحَرِيقَ فَكَبِّرُوا؛ فَإِنَّ التَّكْبِيرَ يُطْفِئُهُ.

[295] حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْاَنْمَاطِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ، عَنْ اَخِيهِ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِذَا رَاَيْتُمُ الْحَرِيقَ فَكَبِّرُوا؛ فَإِنَّ التَّكْبِيرَ يُطْفِئُهُ.

[296] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوَّاصُ، ثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِذَا رَاَيْتُمُ الْحَرِيقَ فَكَبِّرُوا؛ فَإِنَّ التَّكْبِيرَ يُطْفِئُهُ.

[297] حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِذَا رَاَيْتُمُ الْحَرِيقَ فَكَبِّرُوا؛ فَإِنَّ التَّكْبِيرَ يُطْفِئُهُ.

---

[1] رواه ابو داود رقم 3719 فی الطب: باب فی الطیرة، واسناده ضعیف، وعروة بن عامر، قال الحفظ: مختلف فی صحبته، روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا فی الطیرة۔ فی الاصول: عقبة، وهو تصحیف والتصحیح من، سنن ابی داود۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم آگ دیکھو تو تکبیر پڑھو کیونکہ تکبیر اسے بجھا دیتی ہے۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ

جب تیز ہوا چلے تو کیا پڑھا جائے؟

[298] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبْزَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ؛ وَإِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا فِيهَا تَكْرَهُونَهُ فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهِ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ہوا کو گالی نہ دو جب تم اس میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھو تو کہو:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهِ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهِ﴾

''اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور اس کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس بھلائی کا جس کا اسے تو نے حکم دیا ہے اور ہم تجھ سے اس ہوا کے شر سے اور جو شر اس میں ہے اور جس شر کا تو نے اسے حکم دیا ہے تیری پناہ مانگتے ہیں۔'' ②

[299] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ: كَانَ إِذَا اشْتَدَّتِ الرِّيحُ يَقُولُ:)اللّٰهُمَّ لَقِحًا لَا عَقِيمًا.

① 294 الی 297۔ فی اسنادہ القاسم بن عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم العمری، وھو متروک، ورماہ احمد بالکذب۔ وجمیع ہذہ الطرق ضعیفة جداً، کما قال الالبانی فی تخریج، الکلم الطیب، رقم 221۔

② رواہ البخاری فی، الادب المفرد، رقم 719، واحمد فی، المسند، 5/123 والترمذی رقم 2253 فی الفتن: باب ما جاء فی النھی عن سب الریاح، وفی سندہ حبیب بن ابی ثابت، وھو ثقة فقیه جلیل، وکان کثیر الارسال والتدلیس، وقد عنعنه، ولکن للحدیث شواھد یقوی بھا۔ لذا قال الترمذی: ہذا حدیث حسن صحیح، وفی الباب عن ابی ہریرة وعائشة وعثمان بن ابی العاص وانس وجابر وابن عباس۔ فالحدیث صحیح، کما قال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 7192۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تیز ہوائیں چلتیں تو کہتے:

﴿اَللّٰهُمَّ لَقِحًا لَا عَقِيمًا﴾

"اے اللہ! اسے پھل دینے والی بنانا بانجھ نہ بنانا۔"[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا هَبَّتِ الشِّمَالُ

جب شمالی ہوا چلے تو کیا پڑھا جائے؟

[300] حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ، ثَنَا اَبُو زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، ثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي مِغْرَاءَ الْكِنْدِيُّ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبِي الْعَاصِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّتِ الرِّيحُ الشِّمَالُ قَالَ:)اللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَرْسَلْتَ فِيهَا.

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شمالی ہوائیں تیز چلتیں تو کہتے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَرْسَلْتَ فِيْهَا﴾

"اے اللہ! بے شک ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس کے شر سے جو تو نے اس میں بھیجی ہے۔"[2]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَاَى غُبَارًا فِي السَّمَاءِ اَوْ رِيحًا

جب آسمان میں گرد وغبار اور ہوا دیکھے تو کیا پڑھے؟

[301] حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ، ثنا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:)كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَاَى فِي السَّمَاءِ نَاشِئًا غُبَارًا اَوْ رِيحًا اسْتَقْبَلَهُ مِنْ حَيْثُ كَانَ، وَإِنْ كَانَ فِي الصَّلَاةِ تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهِ.

---

[1] قال الحافظ في، تخريج الاذكار، 4/295 الفتوحات: بذا حديث صحيح، اخرجه البخاری فی، الادب المفرد، 718 بكذا، واخرجه ابن حبان في، صحيحه، وابن السنی معساً عن ابی یعلی، واخرجه الطبرانی ایضاً فی، المعجم الاوسط، وقال: لم یروه عن یزید۔ یعنی ابن ابی عبید۔ الا مغیرة، تفرد به احمد بن عبدة، وتعقبه الحافظ بروایة ابی مصعب الزهری عن یزید، واخرجه الحاكم 4/286 عن المغیرة، قال: وهی واردة على دعوى التفرد۔ اه۔ فالحديث حسن، كما قال الالبانی فی، صحيح الجامع، رقم 4546۔

[2] قال الهيثمی فی، المجمع، 10/135: رواه البزار وفيه عبدالرحمن بن اسحاق ابو شيبة وهو ضعيف۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آسمان میں کچھ غبار یا ہوا دیکھتے تو اس کی طرف متوجہ ہوجاتے جہاں بھی ہوتے اگرچہ نماز میں بھی ہوتے تو بھی اس کے شر سے پناہ مانگتے۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَاَى سَحَابًا مُقْبِلًا

جب بادلوں کو اپنی طرف آتا دیکھے تو کیا پڑھے؟

[302] حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ، ثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ ذَكَرَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَاَى سَحَابًا مُقْبِلًا مِنْ اُفُقٍ مِنَ الْآفَاقِ تَرَكَ مَا هُوَ فِيهِ، وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاتِهِ، حَتَّى يَسْتَقْبِلَهُ فَيَقُولُ:)اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آفاق میں سے کسی افق سے بادلوں کو آتا دیکھتے تھے تو آپ جس کام میں ہوتے اسے چھوڑ دیتے اگرچہ آپ اپنی نماز میں ہی ہوتے حتی کہ آپ اس کی طرف متوجہ ہوجاتے پس کہتے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ﴾

''اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس شر سے جسے تو نے بھیجا۔'' ②

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ

جب بجلی کی کڑک سنے تو کیا پڑھے؟

[303] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ الْهَيْصَمِ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، حَدَّثَنِي اَبُو مَطَرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ:) اللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ، وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ.

① فی سنده يحيى بن طلحة اليربوعی ابو زكريا الكوفی قال النسائی: ليس بشيء، وقال ابن حبان: كان يغرب عن ابی نعيم وغيره قلت (القائل الحافظ فی التهذيب) وكذبه علی بن الحسين بن الجنيد وخطاء الصغانی، تهذيب التهذيب 11/233-234۔

② ابن ماجة رقم 3889 فی الدعای: باب مايدعو به الرجل اذا رای السحاب والمطر ورجاله ثقات۔

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب بجلی اور کڑک کی آواز سنتے تو کہتے:

﴿اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ، وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ﴾

''اے اللہ! ہم کو اپنے غضب کے ساتھ نہ قتل کرنا، اور ہمیں اپنے عذاب کے ساتھ ہلاک نہ کرنا اور ہمیں اس سے قبل ہی عافیت عطا فرما دینا۔''①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَاَى الْمَطَرَ

جب بادل دیکھتے تو کیا پڑھے؟

[304] حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ اَبِي الْعِشْرِينَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَاَى الْمَطَرَ قَالَ:)اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا هَنِيئًا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب بادل دیکھتے تو کہتے:②

﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا هَنِيئًا﴾

''اے اللہ اسے (ہمارے لیے) موسلا دھار اور نفع مند بنا۔''

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ

جب آسمان کی طرف سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟

[305] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَالِحٍ

① رواه الترمذی رقم 3446 فی الدعوات: باب ما یقول اذا سمع الرعد والبخاری فی، الادب المفرد، رقم 721 والنسائی فی، عمل الیوم واللیلة، رقم 927-928، والحاکم 4/286 وقال: صحیح الاسناد ووافقه الذهبی۔ قلت: وفی سنده ابو مطر شیخ الحجاج بن ارطاة، وهو مجهول، ولذا قال الترمذی: ہذا حدیث غریب، وضعفه النووی فی، الاذکار، رقم 552 من طبعتنا، ولکن نعقبه الحافظ کما نقل ابن علان فی، الفتوحات، 4/284 فقال: واخرجه احمد والبخری فی، الادب المفرد، والترمذی والنسائی، واخرجه الحاکم من طرق متعددة، ثم قال: والعجیب من الشیخ۔ یعنی الموری۔ کیف یطلق الضعف علی ہذا الحدیث وهو متماسک۔ اهـ۔ وقال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 4428: رواه احمد والترمذی والحاکم، وهو حدیث ضعیف وقال فی، تخریج، رقم 158: وقد صححه جماعة وهو مردود۔

② رواه ابن ماجه رقم 3890 فی الدعاء: باب ما یدعو به الرجل اذا رای السحاب، واحمد فی، المسند، 6/190، والنسائی فی، عمل الیوم واللیلة، رقم 917، واسناده صحیح۔ انظر، الفتح، 2/519 ط السلفیة۔

بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ إِلَّا قَالَ:)يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى طَاعَتِكَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی آسمان کی طرف اپنا سر مبارک اٹھاتے تو کہتے:

﴿يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى طَاعَتِكَ﴾

''اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنی طاعت پر ثابت رکھ۔''[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمٌ شَدِيدُ الْحَرِّ أَوْ شَدِيدُ الْبَرْدِ

سخت سردی یا گرمی کے دن کیا پڑھے؟

[306] حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عِيسَى الْحُلْوَانِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، ثنا أَبُو صَالِحٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي دَرَّاجٌ، حَدَّثَنِي أَبُو الْهَيْثَمِ وَاسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعُتْوَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَوْ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الْأَكْبَرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَوْ أَحَدِهِمَا - حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا كَانَ يَوْمٌ حَارٌّ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مَا أَشَدَّ حَرَّ هَذَا الْيَوْمِ، اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجَهَنَّمَ: إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي اسْتَجَارَ بِي مِنْ حَرِّكِ فَاشْهَدِي أَنِّي أَجَرْتُهُ، وَإِنْ كَانَ يَوْمٌ شَدِيدُ الْبَرْدِ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مَا أَشَدَّ بَرْدَ هَذَا الْيَوْمِ، اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنْ زَمْهَرِيرِ جَهَنَّمَ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجَهَنَّمَ: إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي قَدِ اسْتَجَارَنِي مِنْ زَمْهَرِيرِكِ، وَإِنِّي أُشْهِدُكِ أَنِّي قَدْ أَجَرْتُهُ ". قَالُوا: مَا زَمْهَرِيرُ جَهَنَّمَ؟ قَالَ:)بَيْتٌ يُلْقَى فِيهِ الْكَافِرُ، فَيَتَمَيَّزُ مِنْ شِدَّةِ بَرْدِهَا بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ.

[1] في اسناد ابن السنی صالح بن محمد بن زائدة وهو ضعيف، وفي الباب عن النواس ابن سمعان، وانس، وجابر، وبعدالله بن عمرو، و نعیم بن بهار، وهو حديث صحيح بشواهده انظر، تفسير ابن كثير، 2/298۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ یا حضرت ابن حجیرہ الاکبر (عبدالرحمن المصری رحمہ اللہ) از حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں یا ان دونوں میں سے ایک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص گرمی کے دن یہ پڑھے:

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، مَا اَشَدَّ بَرْدَ هٰذَا الْيَوْمِ. اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنْ زَمْهَرِيْرِ جَهَنَّمَ﴾

''اللہ کے سوا کوئی لائق معبود نہیں آج کے دن کتنی سخت گرمی ہے اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے بچانا۔''

تو اللہ عزوجل جہنم سے فرماتے ہیں: بے شک میرے بندوں میں سے ایک بندے نے مجھ سے تیری گرمی کی پناہ مانگی ہے اور بے شک میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے تجھ سے پناہ دے دی۔

اور جب سخت سردی کا دن ہو تو بندہ جب یہ کہے:

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، مَا اَشَدَّ بَرْدَ هٰذَا الْيَوْمِ. اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنْ زَمْهَرِيْرِ جَهَنَّمَ﴾

''اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں آج کس قدر سخت سردی کا دن ہے۔ اے اللہ! مجھے جہنم کے زمہریر سے بچانا۔''

تو اللہ عزوجل جہنم سے فرماتے ہیں: بے شک میرے بندوں میں سے ایک بندے نے مجھ سے تیری ٹھنڈک کی پناہ مانگی ہے اور بے شک میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے تجھ سے پناہ دے دی۔ لوگوں نے عرض کیا: جہنم کا زمہریر کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک گھر ہے (جہنم میں) جس میں کافر کو ڈالا جائے گا تو اس کے (جسم کے) بعض (اجزاء) بعض سے جدا ہو جائیں گے۔[1]

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا اَصْبَحَ كَسْلَانَ
جب کوئی کاہلی و سستی میں صبح کرے تو کیا پڑھے؟

[307] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، ثنا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلْيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِي.

[1] فی سندہ دراج ابی السمح عن ابی الہیثم وھو ضعیف۔

حضرت ابو اسامہ سھل بن حنیف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایک بھی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا، (بلکہ) اس کو چاہیے کہ یہ کہے میرا نفس سست ہوگیا ہے۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَاٰى مُبْتَلًى

جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو کیا پڑھے؟

[308] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰـهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰـهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا مِنْ رَجُلٍ يَفْجَاُهُ صَاحِبُ بَلَاءٍ، فَيَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰـهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا، إِلَّا عَافَاهُ اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ.

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہم سے وہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی مصیبت میں مبتلا شخص کے سامنے آئے تو وہ یہ کہے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ، وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا﴾

”تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے عافیت عطا فرمائی اس سے جس کے ساتھ تجھے مبتلا کیا اور مجھے کثیر مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی۔“ ②

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَاٰى مَنْ فَضَلَ عَلَيْهِ فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا

جب کوئی دین و دنیا میں اپنے سے زیادہ صاحب فضیلت کو دیکھے تو کیا پڑھے؟

[309] حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنِ

---

① رواہ البخاری 10/465 فی الادب: باب لا یقل خبثت نفسی، ومسلم رقم 2251 فی الالفاظ: باب کراہیۃ قول الانسان: خبثت نفسی، وابو داود رقم 4978 فی الادب: باب یقال: خبثت نفسہ۔ قولہ (لقست): قال ابو عبید وجمیع اہل اللغۃ وغریب الحدیث وغیرہم: لقست و خبثت بمعنی واحد، وانما کرہ معنی الخبث لبشاعۃ الاسم، وعلمہم الادب فی الالفاظ، واستعمال حسنہا وہجران خبیثہا۔ اھ۔

② رواہ الترمذی رقم 3427 فی الدعوات: باب ما جاء ما یقول اذا رای مبتلی، وابن ماجہ رقم 3892 فی الدعا: باب ما یدعو بہ الرجل اذا نظر الی اہل البلاء، وھو حدیث حسن بشواہدہ کما قال الالبانی فی، الاحادیث الصحیحۃ، رقم 602۔

الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيهِ كَتَبَهُ اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ شَاكِرًا صَابِرًا: مَنْ نَظَرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فِي دِينِهِ فَاقْتَدَى بِهِ، وَنَظَرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فِي دُنْيَاهُ فَحَمِدَ اللّٰـهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَا فَضَّلَهُ عَلَيْهِ، كَتَبَهُ اللّٰـهُ شَاكِرًا صَابِرًا.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی میں دو خصلتیں ہوں اللہ عزوجل اسے شاکر و صابر لکھتا ہے۔ جو آدمی اپنے سے زیادہ دین میں فوقیت رکھنے والے کی طرف دیکھے تو اس کی اقتداء کرے اور اس آدمی کی طرف دیکھے جو اپنی دنیا کے لحاظ سے اس سے کم ہے تو وہ اللہ عزوجل کی حمد کرے اس پر کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس پر فضیلت عطا فرمائی تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو شاکر و صابر لکھتا ہے۔ [1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ هَدِيلَ الْحَمَامِ

جب کبوتر کی غٹرغوں سنے تو کیا پڑھے؟

[310] حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ رِدَاءٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْمُسْتَمْلِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عُلْوَانَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ:)اَنَّ عَلِيًّا، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْشَةَ، فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَّخِذَ زَوْجَ حَمَامٍ، يَذْكُرُ اللّٰـهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ هَدِيلِه.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے وحشت کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ کبوتروں کا جوڑا پالیں اور ان کے غٹرغوں کے وقت اللہ عزوجل کا ذکر کریں۔ [2]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ اَصْوَاتَ الدِّيَكَةِ

جب مرغ کی آوازیں سنے تو کیا پڑھے؟

[311] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰـهِ الصُّوفِيُّ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثنا

---

[1] رواہ الترمذی رقم 2514 فی صفة القیامة: باب رقم 59، وفی اسنادہ المثنی بن الصباح وھو ضعیف، اختلط بآخرۃ۔ والحدیث ضعیف، کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 2831۔

[2] فی اسنادہ الحسین بن علوان الکلبی، قال یحیی: کذاب، وقال ابو حاتم والنسائی والدار قطنی: متروک الحدیث، وقال ابن حبان: کان یضع الحدیث علی ہشام بن عروۃ وغیرہ واضعاً لا یحل کتب حدیثہ الا علی جہة التعجب۔

اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْرَجُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:) إِذَا سَمِعْتُمْ صَوْتَ الدِّيَكَةِ فَإِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا، فَاسْاَلُوا اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَارْغَبُوا إِلَيْهِ، وَإِنْ سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيرِ فَإِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا، فَاسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا رَاَتْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے تو تم اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کرو اور اس کی طرف رغبت کرو اور جب تم گدھے کو ہینگتا سنو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے تو تم اللہ تعالیٰ کی اس کے شر سے پناہ مانگو جو وہ دیکھتا ہے۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ صِيَاحَ الدِّيكِ لَيْلًا

جب رات کو مرغ کی آواز سنے تو کیا پڑھے؟

[312] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، ثنا اَبُو سَعِيدٍ، مَوْلَى بَنِي هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ حِمَارٍ، وَنُبَاحَ كَلْبٍ، وَصَوْتَ دِيكٍ بِاللَّيْلِ، فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّهُمْ يَرَوْنَ مَا لَا تَرَوْنَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم گدھے کو ہنہناتا اور کتے کو بھونکتا اور مرغ کی رات کو آواز سنو تو تم اللہ تعالیٰ کی شیطان سے پناہ مانگو کیونکہ وہ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔ ②

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَهَقَ الْحِمَارُ

جب گدھے کو ہینگتا سنے تو کیا پڑھے؟

[313] اَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عَمِّي، ثنا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ،

① رواہ البخاری 251/6 فی بدء الخلق: باب خیر مال المسلم غنم یتبع بہ شعف الجبال، و مسلم رقم 2729 فی الذکر: باب استحباب الدعاء عند صیاح الدیکۃ، وابو داود رقم 5102 فی الادب: باب ماجاء فی الدیک والبھائم، والترمذی رقم 3455 فی الدعوات: باب مایقول اذا سمع نھیق الحمار، واحمد فی المسند 306/2 و 364۔

② فی اسنادہ یحیی بن ابی سلیمان ابو صالح المدنی، قال البخاری: منکر الحدیث، وقال ابو حاتم: مضطرب الحدیث لیس بالقوی۔

عَنِ ابْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِذَا نَهَقَ الْحِمَارُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب گدھا ھینگے تو اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے پناہ مانگو (یعنی اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھو)۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْحَمَّامَ

جب کوئی حمام میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

[315] اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)نِعْمَ الْبَيْتُ يَدْخُلُهُ الْمُسْلِمُ الْحَمَّامُ، فَإِذَا دَخَلَهُ سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ، وَاسْتَعَاذَ بِهِ مِنَ النَّارِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین گھر جس میں مسلمان داخل ہوتا ہے حمام ہے پس جب وہ اس میں داخل ہو تو اللہ عزوجل سے جنت کا سوال کرے اور جہنم سے پناہ مانگے۔ ②

[316] اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا اَبُو حَفْصٍ الْاَبَّارُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَوْدِيِّ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَوَّلُ مَنْ صُنِعَتْ لَهُ الْحَمَّامَاتُ وَالنُّورَةُ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَلَمَّا دَخَلَهُ وَجَدَ حَرَّهُ وَغَمَّهُ، قَالَ: اَوَّهْ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ، اَوَّهْ ثُمَّ اَوَّهْ قَبْلَ اَنْ لَا يَكُونَ اَوَّهْ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس نے حمام اور نورہ (بال صفا پاؤڈر) بنایا وہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام تھے جب وہ اس میں داخل ہوئے تو انہوں نے اس میں گرمی اور غم محسوس کیا

① قال الہیثمی فی ،المجمع، 145/10 : رواہ الطبرانی، وفیہ اسحاق بن یحیی بن طلحۃ وھو ضعیف، وقال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم831: صحیح-وتشھدلہ الاحادیث المتقدمۃ رقم311 و312۔

② فی اسنادہ یحیی بن عبیداللہ بن عبداللہ بن وہب، وھو متروک- وابو عبیداللہ بن موھب مجھول الحال، وقد ثبت فی الحمام حدیث:، اتقوا بیتاً یقال لہ الحمام فمن دخلہ فلیستتر، رواہ الطبرانی فی ،لکبیر،، والحاکم 288/4، والبیھقی فی ،شرب الایمان، من حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ۔

پس کہا: اوّہ اللہ کے عذاب سے اوّہ پھر اوہ اس سے پہلے کہ اوّہ نہ ہو۔ ①

نوٹ:

اوّہ، کا مطلب ہے: آہیں نکالنے، دردمند ہونا۔ (المنجد، ص:47)

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اعْتَذَرَ إِلَى أَخِيهِ

جب اپنے بھائی سے معذرت کرے تو کیا کہے؟

[317] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا أَبِي، عَنْ شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ طَارِقٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الرُّوَاسِيِّ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: " أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، ارْضَ عَنِّي. فَأَعْرَضَ عَنِّي ثَلَاثًا. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، وَاللّٰـهِ إِنَّ الرَّبَّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيَتَرَضَّى فَيَرْضَى، فَارْضَ عَنِّي. قَالَ: فَرَضِيَ عَنْهُ.

حضرت عمرو بن مالک الرواسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا سو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ سے راضی ہو جایئے تو آپ ﷺ نے مجھ سے تین مرتبہ اعراض فرمایا، میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! بے شک رب تبارک وتعالیٰ بھی راضی ہوگا آپ ہی کے راضی ہونے سے سو مجھ سے راضی ہو جایئے تو آپ ﷺ مجھ سے راضی ہو گئے۔ ②

بَابُ مَا يَقُولُ الْمُعْتَذَرُ إِلَيْهِ مِنَ الْجَوَابِ

معذرت خواہ کو جواب میں کیا کہے؟

[318] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰـهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَحَمِدَ اللّٰـهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ:)مَا يَقُولُ فِيَّ قُرَيْشٌ(؟ فَيَقُولُونَ: ابْنٌ، وَابْنُ أَخٍ. قَالَ: أَقُولُ كَمَا قَالَ أَخِي يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰـهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.

① قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 2145: رواہ البیہقی فی، السنن،، والطبرانی فی، الکبیر، وابن عدی فی، لکامل،، والعقیلی فی، الضعفاء، وھو حدیث ضعیف جداً۔

② فی اسنادہ جہالۃ، واما عمرو بن مالک الرواسی، فھو ضعیف من العاشرۃ وفی سندہ انقطاع۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ رکن اور مقام (ابراہیم) کے درمیان کھڑے ہوئے پس آپ نے اللہ کی حمد اور اس کی ثناء بیان کی پھر فرمایا: قریش میرے بارے کیا کہتے ہیں وہ کہتے ہیں بیٹا اور بھتیجا، فرمایا کہ میں وہ کہتا ہوں جو میرے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ آج کے دن تم پر کوئی گرفت نہیں اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے اور وہی سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔ ①

نوٹ:

یہ فتح مکہ کا موقع تھا کہ قریش نے آپ ﷺ کو اپنا بیٹا بھتیجا کہا جیسا کہ اہل عرب اپنے عرف میں کہتے تھے تو آپ ﷺ نے عام معافی کا اعلان فرمایا۔ اسی واقعہ کا اجمالاً ذکر ہے۔

بَابُ مُخَاطَبَةِ الرَّجُلِ أَخَاهُ بِطِيبِ الْكَلَامِ

آدمی کا اپنے بھائی سے خوش کلامی سے مخاطب ہونے کی فضیلت کا بیان

[319] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يُونُسَ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى بُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا، وَظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا(. قَالَ أَعْرَابِيٌّ: لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:)هِيَ لِمَنْ طَيَّبَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَفْشَى السَّلَامَ، وَصَلَّى لِلَّهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں بالا خانے ہیں جس کا باطن ظاہر سے نظر آتا ہے اور جس کا ظاہر باطن سے نظر آتا ہے تو ایک اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کس کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس شخص کے لیے ہے جو پاکیزہ گفتگو کرے اور کھانا کھلائے اور سلام کو عام کرے اور اللہ کے لیے نماز پڑھے رات کو جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔ ②

---

① فی اسنادہ عبداللہ بن المؤمل وھو ضعیف، کما قال الحافظ فی ،التقریب۔ قال الالبانی فی ،تخریج فقہ السیرۃ، صفحہ 415: حدیث ضعیف رواہ ابن اسحاق معضلا کما فی ابن ہشام 274/2۔ وقد ذکرہ الغزالی فی ،الاحیاء، 158/3 من حدیث ابی ہریرۃ دون قولہ: اذھبوا۔ وقال الحافظ العراقی فی تخریجہ: رواہ ابن الجوزی فی ،الوفاء، من طریق ابی الدنیا وفیہ ضعف، ثم ذکرہ الغزالی من حدیث سہیل بن عمرو فقال العراقی: لم اجدہ۔

② رواہ الترمذی رقم 1985 فی البر والصلۃ: باب ما جاء فی قول المعروف، وھو حدیث حسن، کما قال الالبانی فی ،صحیح الجامع، رقم 2119۔ ورواہ ایضاً احمد فی ،المسند، 343/5 من حدیث ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ۔

بَابُ مُخَاطَبَةِ النَّاسِ بِطِيبِ الْكَلَامِ

لوگوں کے ساتھ اچھی گفتگو کرنے کا بیان

[320] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحِلِّ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ سے بچو اگرچہ ایک کھجور کے ٹکڑے سے۔ سو اگر یہ بھی نہ پاؤ تو پاکیزہ کلمہ کے ساتھ۔ ①

نوٹ:

معلوم ہوا اچھی گفتگو کرنا بھی دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق کا سوال ہے۔

بَابُ لِينِ الْكَلَامِ لِلْعَبْدِ

نوکر کے ساتھ نرمی سے بات کرنے کا بیان

[321] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا مُوسَى يَعْنِي الْمِنْقَرِيَّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)اللّٰهَ اللّٰهَ فِيمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ، اَشْبِعُوا بُطُونَهُمْ، وَاكْسُوا ظُهُورَهُمْ، وَاَلِينُوا لَهُمُ الْقَوْلَ.

حضرت امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ، اللہ جو تمہارے غلام ہیں (ان کے بارے تمہیں یہ حکم ہے کہ) ان کو شکم سیر کراؤ اور انہیں کپڑے پہناؤ اور ان سے نرمی سے گفتگو کرو۔ ②

---

① البخری 362/13 فی التوحید: باب کلام الرب عزوجل، و 204 و 205 باب قوله تعالیٰ (وجوه یومئذ ناضرة)، و 24/4 فی الزکاة: باب الصدقة قبل الرد، و 26: باب تصدقوا ولم بشق تمرة، و 23/7 و 424 فی الانبیاء: باب فی علامات النبوة، و 56/13 فی الأدب: باب طیب الکلام، و 350/11 و 351 فی الرقاق: باب من نوقش الحساب عذب و 224 فی باب صفة الجنة والنار، و مسلم رقم 1016 فی الزکاة: باب الحث علی الصدقة ولو بشق تمرة، والترمذی رقم 2427 فی صفة القیامة: فی القیامة فی شان القصاص، واحمد فی المسند 256/4 و 277، وابن ماجه رقم 185 فی المقدمة: باب فیما انکرت الجمیة، ورقم 1843 فی الزکاة: باب فضل الصدقة۔

② [illegible] اللّٰہ بن زحر و علی بن زید و هما ضعیفان۔ وقال الالبانی فی ضعیف الجامع: رقم 1260: ضعیف جدا انظر تخریج الحدیث رقم

بَابُ مُخَاطَبَةِ الْخَادِمِ بِالْبُنُوَّةِ

خادم کو بیٹا کہہ کر مخاطب کرنے کا بیان

[322] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا سَلْمُ الْعَلَوِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ جِئْتُ اَدْخُلُ كَمَا كُنْتُ اَدْخُلُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)وَرَاءَكَ يَا بُنَيَّ.

حضرت سلم العلوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ جب آیت حجاب نازل ہوئی تو میں آیا اور ایسے ہی داخل ہونے لگا جیسے کہ داخل ہوتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے بیٹے! اپنے پیچھے ہی رہو۔ ①

بَابُ مُخَاطَبَةِ الرَّجُلِ رَبِيبَتَهُ بِالْبُنُوَّةِ

آدمی کا اپنے لے پالک کو بیٹا کہہ کر مخاطب کرنا

[323] حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَطَّانُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ، ثنا ابْنُ بِلَالٍ، عَنْ اَبِي وَجْزَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)اُدْنُ اَيْ بُنَيَّ، فَسَمِّ اللّٰهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ.

حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! قریب ہو جا! بسم اللہ پڑھ اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے قریب سے کھا۔ ②

كَيْفَ مُعَاتَبَةُ الرَّجُلِ اَخَاهُ

آدمی اپنے بھائی سے کیسے اظہار ناراضگی کرے؟

[324] اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا فُلَيْحُ بْنُ

① وفی اسنادہ سلم العلوی وفیہ مقال۔انظر، تہذیب التہذیب، 135/4۔

② في اسناد ابن السنی: ابو وجزة السعدی، مقل، والظاہر انه لم يسمع من عمر بن ابی سلمة، فقد اخرج له النسائی عن رجل عن عمر۔ورواه البخاری 458/9 فی الاطعمة: باب القسمة على الطعام والاكل باليمين، و باب الاكل مما يليه، و مسلم رقم 2022 فی الاشربة: باب آداب الطعام والشراب واحكامهما، و، الموطا، 934/2 فی صفة النبی صلی اللہ علیه وسلم: باب جامع ما جاء فی الطعام والشراب، و اطو داود رقم 3777 فی الاطعمة: باب الاكل باليمين والترمذی رقم 1858 فی الاطعمة: باب ما جاء فی التسمية على الطعام، وابن ماجه رقم 3267 وابن حبان رقم 1338، موارد، والدارمی رقم 2225۔

سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَّانًا، كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمُعَاتَبَةِ:)مَا لَهُ تَرِبَتْ يَمِينُهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ گالی دینے والے تھے نہ فحش کلامی کرنے والے اور نہ لعنت کرنے والے۔ آپ ﷺ ہم میں سے کسی پر ناراض ہوتے تو فرماتے: اسے کیا ہوا اس کا چہرہ خاک آلود ہو۔ ①

نوٹ:

تربت یمینہ: اس کا چہرہ خاک آلود ہو۔ یہ الفاظ اہل عرب لوگ اظہار ناراضگی کے طور پر استعمال کرتے تھے آقا کریم ﷺ بھی اظہار ناراضگی کے طور پر بھی استعمال کرتے تھے اس کا حقیقی معنی اور بد دعا مراد نہیں۔

بَابُ مُدَارَاةِ النَّاسِ

لوگوں کی خاطر مدارت کرنے کا بیان

[325] أَخْبَرَنِي أَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا الْمُسَيِّبُ بْنُ وَاضِحٍ، ثنا يُوسُفُ بْنُ أَسْبَاطٍ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُدَارَاةُ النَّاسِ صَدَقَةٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: لوگوں کی خاطر مدارت کرنا بھی صدقہ ہے۔ ②

بَابُ تَرْكِ مُوَاجَهَةِ الْإِنْسَانِ بِمَا يَكْرَهُ

ناپسندیدہ چیز کی وجہ سے کسی آدمی کا سامنا کرنے کا بیان

[326] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَلْمٍ الْعَلَوِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ قَالَ: مَا كَانَ رَسُولُ

① البخاری 10/378 فی الادب: باب لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحشاً ولا مفحشاً و مسلم رقم 2321 فی الفضائل، والترمذی رقم 1976 واحمد فی المسند، 2/161 و 189 و 193 و 328 و 448۔

② حدیث ضعیف، کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 5259 فیہ یوسف بن اسباط: لا یحتج بہ والمسیب بن واضح: صدوق یخطی کثیراً۔

اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاجِهُ الرَّجُلَ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ. قَالَ: وَدَخَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا رَجُلٌ وَعَلَيْهِ اَثَرُ الْخَلُوقِ، فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلُ قَالَ:)لَوْ اَمَرْتُمْ هٰذَا فَيَغْسِلَهُ؟.

حضرت سلم العلوی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے اس چیز کے ساتھ جسے آپ ناپسند کرتے۔ کہتے ہیں کہ ایک دن ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور اس پر خلوق (ایک رنگ دار خوشبو) لگی ہوئی تھی تو جب وہ نکل گیا تو آپ نے فرمایا: کاش کہ تم اسے یہ (خلوق) دھونے کا حکم دیتے۔ ①

بَابُ التَّعْرِيضِ بِالشَّيْءِ
کسی چیز کو تعریضاً بیان کرنا

[327] اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ، ثنا سَعِيدُ بْنُ اَوْسٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:فِي الْمَعَارِيضِ مَنْدُوحَةٌ عَنِ الْكَذِبِ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاریض (ایسا کلام جس کا بظاہر مفہوم وہ نہ ہو جو مخاطب سمجھ رہا ہو) میں جھوٹ سے بچاؤ ہے۔ ②

بَابُ إِبَاحَةِ ذِكْرِ مَا يَكْرَهُ
مذمت کے مباح ہونے کا بیان

[328] حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰـهِ الْقَطَّانُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْمِ بْنِ مَرْوَانَ، قَالَا: ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ نِيَارٍ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا، اسْتَأْذَنَ عَلَى

① النسائی فی، عمل الیوم واللیلة، رقم 235-236، وابو داود رقم 4182 فی الترجل: باب فی الخلوق للرجال، واحمد فی، المسند، 3/133 و 154 و 160، والبخاری، الادب المفرد، رقم 437، وفیہ سلم العلوم وفیہ مقال۔

② قال العجلونی فی، کشف الخفا، رقم 712: رواہ البخری فی، الادب المفرد، رقم 885 مرفوعاً عن مطرف بن عبداللہ قال: صحبت عمران بن حصین فی الکوفة الی البصرة، فما اتی علیہ یوم الا انشدنا فیہ شعراً وقال: ان فی معاریض ـــ الحدیث، وعزاہ فی، الدرر، لابن السنی عن عمران بن حصین، ولابی نعیم عن علی، واخرجہ البیہقی فی، الشعب، والطبرانی فی، الکبیر، والطبری فی، التہذیب، بسند رجالہ ثقات، ورواہ ابن السنی بسند جید۔ انظر بقیة کلامہ۔ فی نسخة: باب اباحة الذم۔

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَهُ قَالَ: بِئْسَ الرَّجُلُ أَخُو الْعَشِيرَةِ (فَلَمَّا أَنْ دَخَلَ انْبَسَطَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ:) يَا عَائِشَةُ، إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ يَتَّقِي النَّاسُ فُحْشَهُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی (اندر آنے کی) تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آواز سنی تو فرمایا: خاندان کا برا آدمی ہے۔ سو جب وہ داخل ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ بڑی فراخ دلی کے ساتھ پیش آئے سو جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! بے شک لوگوں میں بدترین شخص وہ ہے جس کے شر سے لوگ بچیں۔ ①

بَابُ الْإِفْصَاحِ بِالْمَكْرُوهِ إِذَا احْتِيجَ إِلَيْهِ

مکروہ چیز کا کھلم کھلا بیان کر دینا جب اس کی طرف حاجت بڑھ جائے

[329] حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ - أَحَدُ الْأَزْدِ - وَأَنَّهُ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا حَاسَبَهُ قَالَ: هَذَا مَالُكُمْ، وَهَذِهِ أُهْدِيَتْ لِي. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:) أَلَا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟. نَوْعٌ آخَرُ فِي الْمَعْنَى.

حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن لتبیہ کو عامل مقرر فرمایا جو ازد قبیلہ کا ایک فرد تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مال وغیرہ لے کر) آیا تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے حساب مانگا تو اس نے کہا: یہ وہ ہے جو آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ کیا گیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھ گیا کہ تیرے پاس تیرا ہدیہ آتا اگر تو سچا ہے تو (یعنی اگر تو عامل نہ ہوتا تو تجھے کوئی ہدیہ نہ دیتا)۔ ②

---

① رواہ احمد فی المسند، 38/6۔ قال الهيثمی فی المجمع، 17/8۔ قلت: فی الصحیح، بعضه، ورواه احمد ورجاله رجال الصحیح۔

② رواہ البخاری 106/12 و 107 فی الحیل: باب احتیال العامل لیهدی له، وفی الجمعة: باب من قال فی الخطبة بعد الثناء: اما بعد، وفی الزکاة: باب قول الله تعالیٰ: (والعاملین علیها) وفی الهبة: باب من لم یقبل الهدیة لعلة، وفی الایمان والنذور: باب کیف کانت یمین النبی صلی الله علیه وسلم، وفی الاحکام: باب هدایا العمال، وباب محاسبة الامام عماله، ومسلم رقم 1832 فی الامرة: باب تحریم هدایا العمال، وابو داود رقم 2946 فی الامارة: باب فی هدایا العمال، واحمد فی المسند، 423/5، والدارمی رقم 1676 فی الزکاة: باب مایهدی لعمال الصدقة لمن هو، ورقم 2496 فی البر: باب ماجاء فی ان اصابة العامل فی عمله غلول۔

نوٹ:

لوگ عاملین کو ان کے عہدے کی وجہ سے ہدیہ، تحفہ وغیرہ دیتے ہیں اگر ان کے پاس یہ عہدہ نہ ہوتو کوئی ان کو اس طرح ہدیہ، تحفہ وغیرہ نہیں جس طرح اسے دیتے ہیں لہٰذا یہ مال بھی مسلمانوں کا ہوا۔

[330] اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَحُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا شَتَمَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلَا يَشْتِمْ عَشِيرَتَهُ وَلَا اَبَاهُ وَلَا اُمَّهُ، وَلَكِنْ لِيَقُلْ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ: إِنَّكَ لَبَخِيلٌ، وَإِنَّكَ لَجَبَانٌ، وَإِنَّكَ لَكَذُوبٌ، إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ مِنْهُ.

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کو برا بھلا کہے تو اس کے خاندان کو برا بھلا نہ کہے اور نہ اس کے والد کو اور نہ اس کی والدہ کو، اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے اگر اسے علم ہوتو، کہ تو بخیل ہے تو بزدل ہے تو جھوٹا ہے اگر یہ چیزیں اس میں جانتا ہو (یعنی اس میں موجود ہوں)۔ ①

بَابُ كَيْفَ الْمَدْحُ

تعریف کیسے کی جائے؟ اس کا بیان

[331] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا اَبُو دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي طَلْحَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ:)اقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ، فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ.

حضرت انس بن مالک اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آپ کے مرض وصال میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی قوم کو سلام کہنا کیونکہ ان کو میں پاک دامن اور صابر ہی جانتا ہوں۔ ②

[332] اَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا مَدَحَ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ

① حديث ضعيف وهو من مرسلات الحسن البصرى، قال فى المجمع، 8/74: رواه الطبرانى والبزار واسناد البزار فيه متروك، وفى اسناد الطبرانى مجاهيل۔

② فيه محمد بن ثابت وهو ضعيف، كما قال الحافظ فى التقريب۔

صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)وَيْحَكَ، قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ(. ثُمَّ قَالَ: " إِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: اَحْسِبُ فُلَانًا، وَلَا اُزَكِّي عَلَى اللّٰـهِ اَحَدًا، اَحْسِبُهُ إِنْ كَانَ يَرَى اَنَّهُ كَذٰلِكَ.

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں ایک آدمی کی تعریف کی تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے تو نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی ہے پھر فرمایا: جب تم میں سے کسی نے اپنے بھائی کی لازماً ہی تعریف کرنی ہو تو وہ یوں کہے: میں فلاں کو ایسا گمان کرتا ہوں وہ اللہ کے لیے کسی کو پاک باز نہ بنائے (بلکہ یوں کہے کہ) میں اسے ایسا ایسا گمان کرتا ہوں اگر وہ ایسا ہے تو۔ [1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَافَ قَوْمًا

جب آدمی کسی قوم سے ڈر محسوس کرے تو کیا پڑھے؟

[333] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰـهِ بْنُ سَعْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ:)اللّٰـهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ.

حضرت ابو بردہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو جب کسی قوم کا خوف ہوتا تو آپ دعا کرتے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُوْرِهِمْ . وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ﴾

''اے اللہ ہم تیری ذات کو ان کے مدمقابل کرتے ہیں اور ہم ان کے شر سے تجھ سے پناہ مانگتے ہیں۔'' [2]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَظَرَ إِلَى عَدُوِّهِ

جب آدمی اپنے دشمن کی طرف دیکھے تو کیا پڑھے؟

[334] حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، ثنا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ هَاشِمٍ، ثنا

[1] رواہا لبخاری 202/5 و 203 فی الشہادات: باب اذا زکی رجلا کفاہ، وفی الادب: باب ما یکرہ من التمادح، وباب ما جاء فی قول الرجل: ویلک، ومسلم رقم 3000 فی الزہد: باب النہی عن المدح، وابو داود رقم 4805 فی الادب: باب فی کراہیۃ التمادح، واحمد فی، المسند، 41/5 و 46 و 51، وابن ماجہ رقم 3744 فی الادب: باب المدح۔

[2] رواہ ابو داود رقم 1537 فی الصلاۃ: باب ما یقول الرجل اذا خاف قوماً، واحمد فی، المسند، 414/4 و 415، وہو حدیث صحیح، کما قال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 4582۔

حَنْبَلٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ، فَلَقِيَ الْعَدُوَّ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّينِ،إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ قَالَ: وَلَقَدْ رَاَيْتُ الرِّجَالَ تُصْرَعُ، تَضْرِبُهَا الْمَلَائِكَةُ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيهَا وَمِنْ خَلْفِهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن سے ملے تو میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ﴿يَا مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾۔ اے قیامت کے دن کے مالک میں صرف تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور تجھ ہی سے مدد کا طلبگار ہوں۔'' کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ گرائے جا رہے ہیں اور فرشتے انہیں آگے اور پیچھے سے مار رہے ہیں۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَاعَهُ شَيْءٌ

جب آدمی کو کوئی چیز ڈرائے تو کیا پڑھے؟

[335] حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَهْلِ بْنِ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ ثَوْبَانَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَاعَهُ شَيْءٌ قَالَ:)هُوَ اللّٰـهُ رَبِّي، لَا اُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی خوف دلانے چیز کو دیکھتے تو کہتے:

﴿هُوَ اللّٰهُ رَبِّي، لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا﴾

''وہ اللہ تعالیٰ ہی میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔'' ②

① اسنادہ ضعیف۔ قال الحافظ: حدیث غریب، اخرجہ ابن السنی، لکن سقط من روایتہ عن ابی طلحۃ۔ یعنی عن انس عن ابی طلحۃ۔ ولا بدمنہ۔ قال الطبرانی: ولا یروی عن ابی طلحۃ الا بہذا الاسناد، ثم تکلم فی رجال اسنادہ۔ وقال الالبانی فی، تخریج الکلم: عبدالسلام بن ہاشم وہو الاعور لیس بالقوی، ثنا حنبل وہو ابن عبداللہ: مجہول۔ اھ۔

② قال الحافظ: قال الطبرانی فی روایتہ، لا شریک لہ، وقال غیرہ: لا اشرک بہ۔ مالفظہ: ہذا حدیث حسن، اخرجہ النسائی رقم 657 وعنہ ابن السنی۔ اھ۔ وقال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 4604: صحیح۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا وَقَعَ فِي وَرْطَةٍ

جب کوئی ورطۂ حیرت میں پڑ جائے تو کیا پڑھے؟

[336] حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْفَرْغَانِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ الْمُحَارِبِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ بِشْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ مُرَّةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)يَا عَلِيُّ، أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا وَقَعْتَ فِي وَرْطَةٍ قُلْتَهَا؟(قُلْتُ: بَلَى، جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ، كَمْ مِنْ خَيْرٍ قَدْ عَلَّمْتَنِيهِ. قَالَ: " إِذَا وَقَعْتَ فِي وَرْطَةٍ فَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَصْرِفُ بِهَا مَا شَاءَ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ.

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جب تو کسی ہلاکت میں پڑ جائے تو ان کو پڑھا کر۔ میں نے عرض کی: کیوں نہیں (یا رسول اللہ) اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے کتنی بھلائی کی آپ نے مجھے تعلیم دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو کسی ہلاکت میں پڑ جائے تو کہہ:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾

کیونکہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی ہر قسم کی بلاؤں کو دور فرماتا ہے جس سے چاہتا ہے۔ [1]

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے نہیں ہے نیکی کرنے کی قوت اور برائی سے بچنے کی قوت اللہ تعالیٰ بلند عظمت والے کی توفیق کے بغیر۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ

آدمی جب کسی معاملے میں گھبرا جائے تو کیا پڑھے؟

[337] حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، - وَهُوَ أَخُو زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ - عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ قَالَ:)يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ.

---

[1] اسنادہ ضعیف۔ وقال الحافظ بعد تخریجه من طریق الطبرانی فی کتاب الدعاء: ہذا حدیث غریب، وفی سندہ عمرو بن بشر، وهو ضعیف، اتفقوا علی توہینه، وهو یروی الحدیث عن ابیه، لم ار له ذکراً فی کتب الجرح والتعدیل۔ اهـ، الفتوحات، 14/4۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی پریشان کن معاملہ درپیش ہوتا تو آپ پڑھتے:

﴿يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ﴾

"اے زندہ رکھنے والے! اے قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کا طلب گار ہوں۔"[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَهَمَّهُ أَمْرٌ

جب آدمی کو کوئی بات غمگین کرے تو کیا پڑھے؟

[338] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى الْمَوْصِلِي، حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ إِذَا هَمَّهُ أَمْرٌ نَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ:)سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی معاملہ میں مغموم ہوتے تو آپ آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے اور کہتے:

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ﴾

"پاک ہے اللہ عظمت والا۔"[2]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصَابَهُ هَمٌّ أَوْ حُزْنٌ

جب آدمی کو کوئی غم و رنج پہنچے تو کیا پڑھے؟

[339] حَدَّثَنِي أَبُو عَرُوبَةَ، ثنا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ، ثنا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ فَيَّاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ أَصَابَهُ هَمٌّ أَوْ حَزَنٌ فَلْيَدْعُ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ

[1] رواه الترمذی رقم 3432 فی الدعوات: باب رقم 40، واسناده ضعیف۔ ولکن له شواہد یرتقی بها۔ انظر المستدرک، 1/509، و، الفتوحات الربانية، 4/5-6۔ قوله: علی بن الحسین، ہو علی بن ابراہیم بن الحرب زعلان العامری، ابو الحسن بن اشکاب۔

[2] رواه الترمذی رقم 3432 فی الدعوات باب ما یقول عند الکرب وفی اسناده ابراہیم بن الفضل وهو متروک کما قال الحافظ فی، التقریب۔

يَقُولُ: أَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ فِي قَبْضَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ نُورَ صَدْرِي، وَرَبِيعَ قَلْبِي، وَجَلَاءَ حُزْنِي، وَذَهَابَ هَمِّي وَغَمِّي". فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ الْمَغْبُونَ لَمَنْ غُبِنَ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ. قَالَ:)أَجَلْ، فَقُولُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ، فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهُنَّ الْتِمَاسَ مَا فِيهِنَّ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حُزْنَهُ، وَأَطَالَ فَرَحَهُ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی کو کوئی غم یا دکھ پہنچے تو وہ ان کلمات کے ساتھ دعا کرے:

﴿اَللّٰهُمَّ اَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ فِيْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ، اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ، اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ نُوْرَ صَدْرِيْ، وَرَبِيْعَ قَلْبِيْ، وَجَلَاءَ حُزْنِيْ، وَذَهَابَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ﴾

"اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں تیری بندی کا بیٹا ہوں، تیرے قبضہ قدرت میں میری پیشانی ہے، میرے اندر تیرا ہی حکم جاری ہے تیرے ہی فیصلے میں انصاف ہے، میں تجھ سے تیرے ہر نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں، وہ نام جو تو اپنی ذات کا رکھا یا اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا، یا تیری مخلوق میں کسی کو بھی معلوم ہے یا وہ علم غیب میں تیرے پاس مخصوص ہے کہ تو قرآن عظیم کو میرے دل کے لیے نور بنا دے اور میرے دل کے لیے بہار بنا دے اور میرے دکھ کو جلا (روشنی) عطا فرما، اور میرے رنج و غم کو لے جا (یعنی ختم کر دے)۔"

تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! بے شک وہ شخص خسارے میں ہے جسے ان کلمات کے ساتھ نقصان دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں انہیں پڑھو اور انہیں سکھاؤ (یعنی یہ کلمات دوسروں کو) کیونکہ جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے اور ان (کلمات) میں موجود (صفات) کے ساتھ گزارش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا غم دور فرما دیتا ہے اور اسے لمبی خوشی عطا فرماتا ہے۔[1]

[1] فی اسنادہ عبداللہ بن زید بن الحرث الیامی الکوفی مستور و مثلہ یستشھد بحدیثہ وبقیۃ رجالہ ثقات۔ والحدیث صحیح من روایۃ عبداللہ بن مسعود عقب ہذا الحدیث۔

[340] حَدَّثَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، ثنا الْحَجَبِيُّ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، وَسُلَيْمَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ اَصَابَهُ هَمٌّ اَوْ حَزَنٌ فَلْيَقُلِ: اللّٰـهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ فِي قَبْضَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهُ - يَعْنِي فِي كِتَابِكَ - اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَنُورَ بَصَرِي، وَشِفَاءَ صَدْرِي، وَجَلَاءَ حُزْنِي، وَذَهَابَ هَمِّي ". قَالَ:)فَمَا قَالَهُنَّ عَبْدٌ قَطُّ إِلَّا اَبْدَلَهُ اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ مَكَانَ حُزْنِهِ فَرَحًا(. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، اَفَلَا نُعَلِّمُهُنَّ؟ قَالَ:)بَلَى، فَعَلِّمُوهُنَّ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو رنج وغم پہنچے وہ یہ دعا کرے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ فِي قَبْضَتِكَ. نَاصِيَتِي بِيَدِكَ. مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ. عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ. اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ. سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ. اَوْ اَنْزَلْتَهُ يَعْنِي فِي كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ. اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ. اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِي، وَنُورَ بَصَرِيْ، وَشِفَاءَ صَدْرِيْ، وَجَلَاءَ حُزْنِيْ، وَذَهَابَ هَمِّيْ﴾

"اے اللہ! بے شک میں تیرا بندہ ہوں، اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیرے بندی کا بیٹا ہوں، تیرے قبضہ قدرت میں میری پیشانی (یعنی جان) ہے مجھ میں تیرا حکم جاری ہے، تیری ہی فیصلے میں انصاف ہے میں تیرے ہر اس اسم کے ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنی ذات کے لیے رکھا، یا تو نے اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا یا تیری مخلوق میں کسی کو وہ معلوم ہے یا تو نے اسے اپنے علم غیب میں اپنے پاس مخصوص کر رکھا ہے یہ کہ تو قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار بنا دے اور میری آنکھوں کو منور بنا دے اور میرے غم کو جلا عطا فرما اور میرے دکھ کو دور فرما۔" فرمایا کہ جو شخص ان کلمات کو پڑھے گا اللہ عزوجل اس کے غم کو خوشی میں بدل دے گا۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم انہیں سیکھ نہ لیں؟ تو آپ نے فرمایا: انہیں (یعنی یہ کلمات) سیکھ لو۔ ①

---

① رواہ احمد فی المسند، 391/1 و 452، وابن حبان فی صحیحه، رقم 2372، موارد، فی الاذکار: باب مایقول اذا اصابه ہم او حزن، وهو حدیث صحیح۔ ورواہ ایضاً الحاکم 509/1، وابو یعلی والطبرانی وابزار، وقال الحافظ فی تخریج الاذکار، 13/4: حدیث حسن، وقد صححه بعض الائمة۔ انظر الاحادیث الصحیحة، رقم 199۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ بِهِ كَرْبٌ أَوْ شِدَّةٌ

جب کوئی مصیبت یا سختی نازل ہو تو کیا پڑھے؟

[341] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا يَعْقُوبُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَّنَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَأَمَرَنِي إِنْ نَزَلَ بِي كَرْبٌ أَوْ شِدَّةٌ أَنْ أَقُولَ:)لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَرِيمُ الْحَلِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ(. وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ يُلَقِّنُهَا الْمَيِّتَ، وَيَنْفُثُ بِهَا عَلَى الْمَوْعُوكِ، وَيُعَلِّمُهَا الْمُغْتَرِبَةَ مِنْ بَنَاتِهِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان کلمات کی تلقین فرمائی اور مجھے حکم فرمایا کہ اگر مجھ پر تکلیف اور سختی نازل ہو تو میں یہ کلمات پڑھوں:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَرِيمُ الْحَلِيمُ. سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ کرم کرنے والا بردبار ہے، پاک ہے اللہ تعالیٰ جو عظمت والے عرش کا رب ہے، تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔''[1]

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اس کی میت کو تلقین کرتے تھے اور اس (دعا) کے ساتھ بیمار کو دم کرتے تھے اور اس کی اپنی بیٹیوں کو تعلیم دیتے تھے۔

[342] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ بْنِ عَطِيَّةَ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " كَلِمَاتُ

---

[1] احمد فی، المسند، 94/1، والنسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 630، وابن حبان رقم 2371۔ قال الحافظ: حدیث صحیح، اخرجہ احمد والنسائی وابن حبان وابن السنی عن النسائی، وللنسائی فیہ طرق اخری لم یذکرھا ابن السنی، وزاد الطبرانی من طریق عبداللہ من الحسن عن عبداللہ بن جعفر: ،اللھم اغفرلی، اللھم ارحمنی، اللھم تجاوز عنی،، وبخبرنی عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی ہؤلا الکلمات۔ انظر، عمل الیوم واللیلۃ، للنسائی 627-640۔

الْمَكْرُوبِ: اللّٰـهُمَّ بِرَحْمَتِكَ اَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَاَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ.

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پریشانی کے (موقع پر پڑھے جانے والے) کلمات یہ ہیں:

﴿اَللّٰهُمَّ بِرَحْمَتِكَ اَرْجُوْ، فَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَاَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ﴾

''اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید کرتا ہوں سو تو مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا ایک لحہ کے لیے بھی، اور میری حالت کی مکمل درستگی فرما، تیری ذات کی سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''①

[343] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، ثنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا، يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا مَكْرُوبٌ إِلَّا فَرَّجَ اللّٰـهُ عَنْهُ: كَلِمَةُ اَخِي يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ فرمانے لگے: بلاشبہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو کوئی پریشان حال آدمی اسے پڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے وہ پریشانی دور فرما دے گا وہ کلمہ میرے بھائی حضرت یونس علیہ السلام کا ہے۔ انہوں نے اندھیروں میں پکارا تھا:

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾

''نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوائے تیرے، تیری ذات پاک ہے بے شک میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔''②

[344] حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بهمردٍ، ثنا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا عَامِرُ بْنُ مُدْرِكٍ، ثنا خَلَّادٌ، عَنْ اَبِي حَمْزَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ قَرَاَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَخَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ عِنْدَ الْكَرْبِ، اَعَانَهُ اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ.

---

① رواه ابو داود رقم 5090 فی الادب: باب مایقول اذا اصبح، واحمد فی، المسند، 42/5، واسناده حسن، وصححه ابن حبان رقم 2370، موارد۔

② فی اسناده عمرو بن حصین وهو متروک۔ ورواه الحاکم بنحوه فی، المستدرک، 505/1، وسکت عنه ہو والذهبی۔ وقال الحفظ فی، تخریج الاذکار،، 10/4: ہذا حدیث غریب۔ ورواه النسائی فی، عمل الیوم واللیلة، رقم 655 فی اسناده ایضا محمد بن مهاجر، قال البخاری: لایتابع علی حدیثه۔

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص آیت الکرسی پڑھے اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں (یعنی آخری رکوع) مصیبت کے وقت تو اللہ عزوجل اس (پڑھنے والے) کی فریاد رسی فرماتا ہے۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَافَ سُلْطَانًا

جب کوئی بادشاہ سے خوف محسوس کرے تو کیا پڑھے؟

[345] اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْحَارِثِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَيْلَمَانِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا خِفْتَ سُلْطَانًا اَوْ غَيْرَهُ، فَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تجھے کسی بادشاہ وغیرہ کا خوف ہو تو یہ پڑھنا:

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ﴾

''اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں جو بردبار کرم فرمانے والا ہے، پاک ہے اللہ کی ذات جو رب ہے آسمانوں کا اور عرش عظیم کا نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوائے تیرے تیری پناہ باعث عزت ہے اور تیری ثناء بزرگی والی ہے، اور تیری ذات کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔'' ②

---

① قال الحفظ: اخرجه من رواية ابن علاقة عن ابی قتادة، وما اظنه سمع منه، وفی السنا۔من لا یعرف۔اه۔

② قال الحافظ: اخرجه من رواية محمد بن الحارث الحارثی احد الضعفاء عن محمد ابن عبد الرحمن بن البيلمانی بفتح الموحدة وسكون التحتانية وفتح اللام وتخفيف الميم وبعد الالف نون، عن ابيه عن ابن عمر، محمد بن عبدالرحمن اتفقوا على تضعيفه واتهمه بعضهم بالكذب، وذكر ابن حبان ان محمد بن الحارث روى عنه نسخة موضوعة مشبهة بمابى حديث، قال الحافظ: وقد وقع لی ہذا الحديث بزيادة فيه كثيرة و نقصان يسير من اولی حديث ابن مسعود ومن حديث ابن عباس وسند كل منهما اولى بالذكر من ہذا۔اما حديث ابن مسعود فقال عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذا تخوفت بن احد شيئاً فقل ،اللهم رب السموات السبع وما فيهن ورب العرش العظيم ورب جبريل و ميكائيل و اسرافيل كن لی جاراً من عبدک فلان واشياعه ان يطغوا على وان يفرطوا على عز جارک وجل ثناؤک ولا اله الا انت ولا حول ولا قوة الا بک۔ ہذا حديث حسن رواته موثقون و فيهم ائمة وفی سنده انقطاع لان عبيدالله بن عبد الله بن عقبة بن مسعود لم يسمع من عم ابيه عبد الله بن مسعود ولا ادركه لكن للحديث طريق آخر بعضده۔ثم اخرجه من طريق الطبرانی، قال حدثنا عبدالله بن سلم والعباس بن الحسن الرازيان قالا: حدثنا سهيل بن عثمان بفتح المهملة وسكون اللام ضعفه بعضهم، و اخرج له ابن خزيمة فی صحيحه، وذكره ابن حبان فی الثقات عن عبيد الله بن عبدالله بن عمر عن عتبة بن عبدالله بن سمعود عن ابيه عن جده عن عبدالله بن مسعود وهو جد ابيه عن النبی صلى الله عليه وسلم قال: اذا تخوف احدكم السلاطان فليقل فذكره لكن لم يقل فيه وما فيهن ولا رب جبريل و ميكائيل و اسرافيل، وقال من فلان، واتباعه من الجن والانس، وقال فی آخره ولا اله غير، ورجال سنده ثقات الا جنادة، فاختلف فيه كما تقدم، واخرجه الحافظ من طريق ثالث الا انه موقوف على قائلها وسنده صحيح، وقد اخرجه البخاری فی الادب المفرد، اه۔ الفتوحات، 4/17-18۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَافَ سُلْطَانًا أَوْ شَيْطَانًا أَوْ سَبُعًا

جب بادشاہ یا شیطان یا درندے کا خوف ہو تو کیا پڑھے؟

[346] أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ سَلْمٍ، ثنا أَبِي، عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ أَنِ انْظُرْ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ خَادِمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَدْنِ مَجْلِسَهُ، وَأَحْسِنْ جَائِزَتَهُ، وَأَكْرِمْهُ. قَالَ: فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ خَيْلِي، فَتُعْلِمَنِي أَيْنَ هِيَ مِنَ الْخَيْلِ الَّتِي كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَعَرَضَهَا، فَقُلْتُ: شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا، فَإِنَّهَا كَانَتْ أَرْوَاثُهَا وَأَبْوَالُهَا وَأَعْلَافُهَا أَجْرًا. فَقَالَ الْحَجَّاجُ: لَوْلَا كِتَابُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فِيكَ لَضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاكَ. فَقُلْتُ: مَا تَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ: قَالَ: وَلِمَ؟ قُلْتُ: لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي دُعَاءً أَقُولُهُ، لَا أَخَافُ مَعَهُ مِنْ شَيْطَانٍ وَلَا سُلْطَانٍ وَلَا سَبُعٍ. قَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، عَلِّمْهُ لِابْنِ أَخِيكَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ. فَأَبَيْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ لِابْنِهِ: ائْتِ عَمَّكَ أَنَسًا، فَاسْأَلْهُ أَنْ يُعَلِّمَكَ ذَلِكَ. قَالَ أَبَانُ: فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَعَانِي، فَقَالَ لِي: يَا أَبَا حَمْزَةَ: إِنَّ لَكَ إِلَيَّ انْقِطَاعًا، وَقَدْ وَجَبَتْ حُرْمَتُكَ، وَإِنِّي مُعَلِّمُكَ الدُّعَاءَ الَّذِي عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا تُعَلِّمْهُ مَنْ لَا يَخَافُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ - أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ. قَالَ: يَقُولُ: " اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى نَفْسِي وَدِينِي، بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ أَعْطَانِي رَبِّي، بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَاءٌ، بِسْمِ اللّٰهِ افْتَتَحْتُ، وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ، اللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّي، لَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا، أَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِكَ، الَّذِي لَا يُعْطِيهُ أَحَدٌ غَيْرُكَ، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ، اجْعَلْنِي فِي عِيَاذِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ سُلْطَانٍ، وَمِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَحْتَرِسُ بِكَ مِنْ شَرِّ جَمِيعِ كُلِّ ذِي شَرٍّ خَلَقْتَهُ، وَأَحْتَرِزُ بِكَ مِنْهُمْ، وَأُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيَّ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، اللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ

كُفُوًا اَحَدٌ وَمِنْ خَلْفِي مِثْلَ ذَلِكَ، وَعَنْ يَمِينِي مِثْلَ ذَلِكَ، وَعَنْ يَسَارِي مِثْلَ ذَلِكَ، وَمِنْ فَوْقِي مِثْلَ ذَلِكَ "

حضرت ابان بن عیاش حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ خلیفہ عبدالملک نے حجاج بن یوسف کی طرف لکھا کہ حضرت انس بن مالک جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں کو نظروں میں رکھنا اور ان کی مجلس کے قریب رہنا اور انہیں بہترین عطیہ وغیرہ دینا اور ان کی عزت افزائی کرنا۔ کہتے ہیں کہ ایک دن میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے فرمایا: اے ابو حمزہ! میرا ارادہ ہے کہ میں آپ پر اپنا گھوڑا پیش کروں تاکہ آپ مجھے بتائیں کہ یہ گھوڑا اس گھوڑے کے مقابلے میں کیسا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سو اس نے وہ پیش کیا تو میں نے کہا: ان دونوں کے درمیان بہت فرق ہے اس کا لید اور پیشاب اور اس کے چارہ میں اجر تھا (تیرے دیے ہوئے اس گھوڑے میں یہ اجر موجود نہیں) تو حجاج کہنے لگا: اگر امیر المومنین کا خط نہ ہوتا آپ کے متعلق تو میں آپ کی آنکھوں کے درمیان اسے مارتا تو میں نے کہا: تجھے اس پر قدرت حاصل نہیں، کہنے لگا: (حجاج) وہ کیسے؟ میں نے کہا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دعا سکھائی ہے جسے میں پڑھتا ہوں تو اس کی بنا پر نہ میں شیطان سے ڈرتا ہوں نہ بادشاہ سے نہ درندے سے کہنے لگا: اے ابوحمزہ! اسے اپنے بھتیجے محمد بن حجاج کو سکھا دے تو میں نے اس پر انکار کر دیا تو اس نے اپنے بیٹے سے کہا: اپنے چچا حضرت انس کے پاس جاؤ اور ان سے سوال کرو کہ وہ تمہیں یہ دعا سکھا دیں۔ حضرت ابان نے کہا: جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھے بلایا پس فرمایا: اے ابوحمزہ! بلاشبہ اب تیرے لیے میری جدائی (کا وقت آ گیا) ہے اور بلاشبہ آپ کی عزت و حرمت واجب ہے اور بے شک میں آپ کو وہ دعا سکھا دیتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے۔ اسے تو اس شخص کو مت سکھانا جو اللہ تعالیٰ سے خوف نہیں رکھتا یا اس کی مثل فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پڑھنا:

﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَدِيْنِيْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اَعْطَانِيْ رَبِّيْ، بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ دَاءٌ، بِسْمِ اللّٰهِ افْتَتَحْتُ، وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ، اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ، لَا اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا، اَسْاَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِكَ، الَّذِيْ لَا يُعْطِيْهِ اَحَدٌ غَيْرُكَ، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اجْعَلْنِيْ فِيْ عِيَاذِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ سُلْطَانٍ، وَمِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَحْتَرِسُ بِكَ مِنْ شَرِّ جَمِيْعِ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ خَلَقْتَهٗ، وَاَحْتَرِزُ بِكَ مِنْهُمْ، وَاُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيَّ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَمِنْ خَلْفِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَعَنْ يَمِيْنِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَعَنْ يَسَارِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَمِنْ فَوْقِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ﴾

"اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ کے نام کے ساتھ

(مجھے توفیق حاصل ہے) اپنے نفس پر اور اپنے دین پر، اللہ کے نام کے ساتھ مجھے ہر شے میرے رب نے عطا کی، اللہ کے نام کے ساتھ جو بہترین اسماء میں سے ہے، اللہ کے نام کے ساتھ وہ ذات جس کے نام کی معیت پر کوئی بیماری نقصان نہیں پہنچا سکتی زمین میں اور نہ آسمان میں، اللہ کے نام کے ساتھ ہی میں ابتداء کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پر میں بھروسہ کرتا ہوں، اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری بھلائی مانگتا ہوں جسے تیرے سوا کوئی بھی نہیں دے سکتا۔ تیری پناہ گاہ باعزت ہے اور تیری ثناء بزرگی والی ہے تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں مجھے اپنے (خاص) بندوں میں سے کر دے ہر بادشاہ کے شر سے اور شیطان مردود کے شر سے، اے اللہ! میں تیری ذات کی پناہ کا طلب گار ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس شر والے کو تو نے پیدا کیا اور میں تیری پناہ کا طلب گار ہوں ان سے اور میں انہیں تیرے سامنے کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم فرمانے والا ہے۔ فرما دیجیے: (اے محبوب!) وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا نہ اس کو کسی نے جنا اور نہ ہی اس کا کوئی ہم سر ہے۔''

اور اپنے دائیں اسی کی مثل اور اپنے بائیں اس کی مثل اور اپنے اوپر بھی اسی کی مثل (سب شریروں کے شر سے تیری پناہ کا طلبگار ہوں)۔[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَافَ السِّبَاعَ

جب درندے کا خوف ہو تو کیا پڑھے؟

[347] أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: " إِذَا كُنْتَ بِوَادٍ تَخَافُ فِيهَا السِّبَاعَ، فَقُلْ: أَعُوذُ بِدَانْيَالَ وَبِالْجُبِّ مِنْ شَرِّ الْأَسَدِ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب تو کسی وادی میں درندوں کا خوف محسوس کرے تو پڑھا کر:

﴿أَعُوذُ بِدَانْيَالَ وَبِالْجُبِّ مِنْ شَرِّ الْأَسَدِ﴾

''میں پناہ مانگتا ہوں حضرت دانیال کے رب سے کنویں سے شیر کے شر سے۔''[2]

---

① وفیہ ابان بن ابی عیاش، وھو متروک، کما قال الحافظ فی التقریب۔ وفیہ من لا یعرف۔ قولہ: بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ داء، فی المصریۃ: بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء۔ قولہ: لا اشرک بہ احدا، فی نسخۃ: ولا اشرک بہ ابدا۔

② فی اسنادہ عبدالعزیز بن عمران وھو متروک، وابن ابی حبیبۃ وھو ابراہیم بن اسماعیل ضعیف۔ وداود بن حسین قال الحافظ ثقۃ الا فی عکرمۃ وروایتہ ہنا عن عکرمۃ۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا غَلَبَهُ أَمْرٌ

جب کسی معاملے کا غلبہ ہو تو کیا پڑھے؟

[348] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مِرْدَاسٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَفْضَلُ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ، احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِكَ، فَإِنْ غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ: قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ صَنَعَ، وَإِيَّاكَ وَاللَّوَّ، فَإِنَّ اللَّوَّ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طاقت ور مومن بہتر اور افضل ہے اور اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے کمزور مومن سے، ہر بھلائی میں حرص کر جو تجھے نفع دے اور اپنے نفس سے عاجز مت ہو اور اگر کسی معاملہ کا تجھ پر غلبہ ہو تو کہہ: اللہ تعالیٰ نے یہی مقدر فرمایا، جو اس نے چاہا بنایا اور تو "اگر" سے بچ کیونکہ "اگر" شیطان کے عمل کو کھولتا ہے۔ ①

[349] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ سَيْفٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِقَضَاءٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا أَدْبَرَ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)رُدُّوا عَلَيَّ الرَّجُلَ(. فَقَالَ:)مَاذَا قُلْتَ؟(قَالَ: قُلْتُ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَلُومُ عَلَى الْعَجْزِ، وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ، فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

حضرت عوف بن مالک الاشجعی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا تو جس شخص کے خلاف آپ نے فیصلہ فرمایا جب اس نے پیٹھ پھیری تو کہا:

﴿حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾

---

① فی اسناد محمد بن عجلان قال فی، التقریب، صدوق الا انہ اختلطت علیہ احادیث ابی ہریرۃ، لکن رواہ مسلم رقم رقم 2664 فی القدر: باب فی الامر بالقوۃ وترک العجز، واحمد فی، المسند، 2/366 و 370، وابن ماجہ رقم 79 فی المقدمۃ: باب فی القدر، ورقم 4168 فی الزھد: باب التوکل والیقین۔

''مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔''①

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو واپس میرے پاس لاؤ، آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کہا! اس نے عرض کی: میں نے کہا:

﴿حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ عاجزی پر ملامت فرماتا ہے لیکن تجھ پر عقلمندی لازم ہے سو جب تجھ پر کسی معاملہ کا غلبہ ہو تو کہہ:

﴿حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا عَسُرَتْ عَلَيْهِ مَعِيشَتُهُ

جب کسی پر اس کی گزران زندگی تنگ ہو تو وہ کیا پڑھے؟

[350] أَخْبَرَنِي أَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ إِذَا عَسُرَ عَلَيْهِ أَمْرُ مَعِيشَتِهِ أَنْ يَقُولَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ: بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى نَفْسِي وَمَالِي وَدِينِي، اللّٰهُمَّ رَضِّنِي بِقَضَائِكَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا قُدِّرَ لِي حَتَّى لَا أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ، وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کو (یہ دعا پڑھنے سے کوئی چیز) نہ روکے جب اس پر اس کی معیشت کا معاملہ تنگ ہو جائے تو وہ اپنے گھر سے نکلتے ہوئے یہ کہے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَدِيْنِيْ، اَللّٰهُمَّ رَضِّنِيْ بِقَضَائِكَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا قُدِّرَ لِيْ حَتّٰى لَا أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ، وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ﴾

''اللہ کا نام میری ذات پر اور میرے مال پر اور میرے دین پر اے اللہ! مجھ سے راضی ہو جا اپنے فیصلے کے ساتھ اور میرے لیے برکت فرما اس چیز میں جو تو نے میرے لیے مقدر فرمائی ہے حتیٰ کہ میں اس کی جلد بازی کو پسند نہ کروں۔ جسے تو مؤخر کرے اور نہ تاخیر کو جسے تو جلد کرنا چاہے۔''②

① رواہ ابو داود رقم 3627 فی الاقضیۃ: باب الرجل یحلف علی حقہ واحمد فی المسند، 24/6 وھو حدیث ضعیف کما قال الالبانی فی، تخریج الکلم، رقم 137۔

② فی اسنادہ عیسی بن میمون الواسطی۔ وھو ضعیف جداً۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ أَمْرٌ

جب کوئی معاملہ دشوار ہو جائے تو کیا پڑھے؟

[351] أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ الْمُجَدَّرِ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، ثنا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا، وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزَنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (جب بہ تقاضائے بشریت کوئی دشواری محسوس کرتے) تو یہ دعا کرتے:

﴿اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا، وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزَنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلًا﴾

”اے اللہ! اس آسانی کے سوا کوئی آسانی نہیں جسے تو آسان نہ بنائے اور تو ہی غم کو بھی جب چاہے آسان بنانے والا ہے۔“ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُهُ

جب آدمی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ کیا پڑھے؟

[352] أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَسْتَرْجِعْ أَحَدُكُمْ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي شِسْعِ نَعْلِهِ، فَإِنَّهَا مِنَ الْمَصَائِبِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک ہر چیز میں کلمہ ترجیع (انا للہ و انا الیہ راجعون) پڑھے حتی کہ اپنے جوتے کے تسمہ ٹوٹنے پر بھی کیونکہ یہ بھی مصیبتوں میں سے (ایک مصیبت) ہے۔ ②

---

① وصححہ ابن حبان رقم 2427، موارد۔ قال الحافظ: ہذا حدیث صحیح۔

② فی اسنادہ یحیی بن عبید اللہ بن موہب التیمی، قال الحافظ: متروک وافحش الحکم فرماہ بالوضع۔ انظر، المیزان، 4/395۔ قال الحافظ: حدیث غریب فی سندہ من ضعف ولہ شاہد من موسل ابی ادریس الخولانی، وہو فی فوائد ہشام بن عمار، ورجال اسنادہ من رواۃ الصحیح، وقد اخرجہ ابن السنی ایضاً وفیہ قصۃ ولہ شاہد موصول عن ابی امامۃ، قال: خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانقطع شسعہ فقال: انا للہ وانا الیہ راجعون فقال لہ رجل: لشسع فقال صلی اللہ علیہ وسلم: انہا مصیبۃ۔ قال الحافظ بعد تخریجہ: ہذا حدیث غریب اخرجہ الطبرانی عن ابی امامۃ بمعناہ، وسندہ ضعیف ایضاً ولہ شاہد موقوف اخرجہ ابن المنذر فی، التفسیر، عن عبد اللہ بن خلیفہ ان عمر بن الخطاب انقطع شسعہ فقال: انا للہ وانا الیہ راجعون، فقیل لہ: فی ذلک فقال: ماساء ک فہو مصیبۃ، وسند ہذا الموقف صحیح، وہو کلفظ المرسل لکن فی آخر المرسل، فقال صلی اللہ علیہ وسلم: کل شیء ساء المومن فہو مصیبۃ۔ اہ۔، الفتوحات، 4/28-29۔

[353] اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰـهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا صَدَقَةُ، ثنا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰـهِ، عَنْ اَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي هُوَ وَاَصْحَابُهُ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُهُ، فَقَالَ: إِنَّا لِلّٰـهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ قَالُوا: اَوَ مُصِيبَةٌ هَذِهِ؟ قَالَ:)نَعَمْ، كُلُّ شَيْءٍ سَاءَ الْمُؤْمِنَ فَهُوَ مُصِيبَةٌ.

حضرت ابوادریس الخولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اس دوران کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان چلے جارہے تھے کہ آپ کا تسمہ ٹوٹ گیا تو آپ ﷺ نے پڑھا: انا لله و انا الیه راجعون تو صحابہ کرام نے عرض کیا: کیا یہ مصیبت ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ہر چیز جو مومن کو پریشان کرے وہ مصیبت ہے۔ (اس پر کلمہ ترجیع پڑھنا چاہیے)۔[1]

[354] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْاَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں ہر ایک اپنی ہر حاجت کا اپنے رب سے سوال کرے، حتی کہ وہ اپنے جوتے کے تسمہ کا سوال بھی (اپنے رب سے) کرے۔ (جب وہ ٹوٹ جائے)[2]

[355] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ نُمَيْرٍ، ثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي الْوَضَّاحِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا قَالَتْ:)سَلُوا اللّٰـهَ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الشِّسْعَ، فَإِنَّ اللّٰـهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ لَمْ يُيَسِّرْهُ لَمْ يَتَيَسَّرْ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہر چیز کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرو حتی کہ تسمے کا بھی کیونکہ اللہ عزوجل اگر اسے آسان نہ فرمائے تو یہ بھی آسان نہ ہو۔[3]

---

[1] حديث مرسل۔ انظر تخريج الحديث السابق۔

[2] وفيه قن بن نسير، قال الذهبي فى الميزان: كان ابو حاتم يحمل عليه، وقال ابن عدى: يسرق الحديث اه۔ وقد رواه القواريرى فارسله وانكر وصله وضعفه الالبانى فى، ضعيف الجامع، رقم 4948۔ ولكن له شاهد مرسل الاتى۔

[3] قال الالبانى فى، ضعيف الجامع، رقم 3277: ضعيف، وقال المناوى 110/4: قال الهيثمى: رجاله رجال الصحيح غير محمد بن عبد الله بن الماندى، وهو ثقة۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا ذَكَرَ نِعَمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ عزوجل کی نعمت یاد آنے پر آدمی کیا پڑھے؟

[356] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عَبْدِهِ نِعْمَةً، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، إِلَّا كَانَ قَدْ أَعْطَى خَيْرًا مِمَّا أَخَذَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اپنے بندے پر جو بھی انعام کرے تو وہ کہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ تو جو اس سے لیا جائے گا اس سے بہتر اسے عطا کردیا جائے گا۔[1]

بَابُ مَا يَقُولُ لِدَفْعِ الْآفَاتِ

مصیبتوں کی دوری کے لیے آدمی کیا پڑھے؟

[357] حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُسْتَغْنِي، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حَسَنٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ، ثنا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، ثنا عِيسَى بْنُ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زُرَارَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فِي أَهْلٍ وَمَالٍ وَوَلَدٍ، فَيَقُولُ: مَا شَاءَ اللّٰهُ، لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، فَيَرَى فِيهَا آفَةً دُونَ الْمَوْتِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اپنے بندے پر جو بھی انعام کرے اہل میں اور مال میں اور اولاد میں تو وہ کہے:۔

﴿لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾

تو وہ اس (رب کے انعام) میں موت کے سوا کوئی آفت نہیں دیکھے گا۔[2]

---

[1] رواہ ابن ماجہ رقم 3805 فی الادب: باب فضل الحامدین۔ قال البوصیری فی الزوائد، اسنادہ حسن، و شبیب بن بشر مختلف فیہ۔

[2] اسنادہ ضعیف، کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 5028۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قِيلَ لَهُ: غَفَرَ اللهُ لَكَ

جب کوئی کہے ''اللہ تعالیٰ تیری مغفرت فرمائے'' تو اسے کیا کہے؟

[358] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا عَاصِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَكَلْتُ مِنْ طَعَامِهِ، قُلْتُ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: وَلَكَ(. قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ: اسْتَغْفَرَ لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَكُمْ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

حضرت عاصم حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا اور میں نے آپ کے کھانے سے بھی کھایا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور تیری بھی۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ سے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لیے مغفرت طلب کی تو انہوں نے کہا کہ ہاں! اور تمہارے لیے بھی پھر یہ آیت تلاوت کی:

﴿اِسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾

''اے پیغمبر! مغفرت طلب کیجیے اپنے خلاف اولیٰ کاموں کی اور مومن مردوں اور عورتوں کے لیے۔''[1]

نوٹ:

آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار کرنا بطور تعلیم امت کے ہے یا رب تعالیٰ کی بارگاہ میں بطور تواضع و انکساری۔ یہی محدثین اور جمہور علماء ملت اسلامیہ کا عقیدہ ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اَذْنَبَ ذَنْبًا

آدمی جب گناہ کر بیٹھے تو کیا پڑھے؟

[359] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، مِنْ بَنِي اَسَدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَسْمَاءَ، اَوْ اَبِي اَسْمَاءَ – قَالَ اَبُو الْوَلِيدِ: وَرُبَّمَا قَالَ شُعْبَةُ: ابْنِ اَسْمَاءَ – عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

[1] اخرجہ مسلم رقم 2346 فی الفضائل باب اثبات خاتم النبوۃ و صفتہ و محلہ من جسدہ صلی اللہ علیہ وسلم، واحمد فی المسند، 5/82۔

كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي، حَتَّى حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ - قَالَ:)مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا، فَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰـهَ عَزَّ وَجَلَّ لِذَلِكَ الذَّنْبِ، إِلَّا غَفَرَ اللّٰـهُ لَهُ(وَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰـهَ يَجِدِ اللّٰـهَ غَفُورًا رَحِيمًا.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز سنتا تو اللہ عزوجل اس کے ساتھ مجھے نفع عطا فرماتا جو وہ مجھے نفع عطا فرمانا چاہتا حتیٰ کہ مجھ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ ہی فرمایا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی بھی کوئی گناہ کرتا ہے پھر وہ وضو کرتا ہے اور دو رکعت نماز ادا کرتا ہے اور اللہ عزوجل سے اپنے اس گناہ کی مغفرت طلب کرتا ہے تو وہ اسے معاف فرما دیتا ہے اور آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾

''اور جو کوئی برا عمل کرتا ہے یا اپنی جان پر ظلم کرتا پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔''[1]

بَابُ مَا يَقُولُ مَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا بَعْدَ ذَنْبٍ

جو شخص گناہ پر گناہ کرے وہ کیا پڑھے؟

[360] حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: " إِذَا أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ، اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، فَقَالَ اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ، اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، فَقَالَ اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ.

---

[1] رواہ ابو داود رقم 1521: فی الصلاۃ: باب فی الاستغفار، والترمذی رقم 3009 فی التفسیر: باب و من سورۃ آل عمران، وابن ماجہ رقم 1395 فی اقامۃ الصلاۃ: باب ما جاء ان الصلاۃ کفارۃ، واحمد فی المسند 1/2 و 9 و 10 و ھو حدیث صحیح، کما قال الالبانی فی صحیح الجامع، رقم 5614۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے رب عزوجل سے حکایت کرتے ہیں کہ (رب تعالیٰ نے) ارشاد فرمایا: جب میرا کوئی بندہ گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے: اے میرے رب! میری مغفرت فرما دے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کیا سو اس نے جان لیا کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف فرماتا ہے اور گناہ پہ پکڑ بھی کرتا ہے۔ پھر اس نے دوبارہ گناہ کیا تو کہا: اے میرے رب! میرے گناہ کی مغفرت فرما تو اللہ عزوجل فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا پس اس نے جان لیا کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر پکڑ بھی کرتا ہے۔ (تو رب تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے) جو تیری مرضی ہے عمل کر بلاشبہ میں نے تیری مغفرت کر دی۔ ①

نوٹ:

جو کلام نبی کریم ﷺ اپنے رب کریم سے روایت کریں اور وہ غیر متلو (یعنی جس کی تلاوت نہ کی جائے) ہو اسے قدسی حدیث کہتے ہیں۔

بَابُ الِاسْتِغْفَارِ مِنَ الذُّنُوبِ
گناہوں کی بخشش طلب کرنے کا بیان

[361] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي نُصَيْرَةَ، قَالَ: لَقِيتُ مَوْلًى لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: سَمِعْتَ مِنَ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ، وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً.

حضرت ابو نصیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام سے ملا سو میں نے اس سے کہا: کیا تو نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کچھ (یعنی حدیث) سنا ہے؟ تو اس نے کہا: ہاں! میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا جو استغفار کرتا ہے (اپنے رب سے) اگرچہ وہ دن میں ستر مرتبہ گناہ میں لوٹے (یعنی ایک بار گناہ کر کے معافی مانگے پھر گناہ کرے پھر معافی مانگے، بار بار اسی طرح کرتا رہے)۔ ②

---

① رواه البخاری 13/393 فی التوحید: باب قول الله تعالی: (یریدون ان یبدلوا کلام الله)، ومسلم رقم 2758 فی التوبة من الذنوب۔ قال النووی: 17/75: فی الحدیث ان الذنوب ولو تکررت مائة مرة بل الفاً واکثر وتاب فی کل مرة قبلت توبته او تاب عن الجمیع توبة واحدة صحت توبته۔ قوله: اعمل ماشئت، معناه: مادمت تذنب فتتوب غفت لک۔اه۔

② رواه الترمذی رقم 3554 فی الدعوات: باب رقم 119، وابو داود، رقم 1514 فی الصلاة: باب الاستغفار من حدیث ابی نصیرة عن مولی لابی بکر، عن ابی بکر رضی الله عنه، وفیه جهالة مولی ابی بکر، ولذلک قال الترمذی: ہذا حدیث غریب انما نعرفه من حدیث ابی نصیرة۔ ولیس اسناده بالقوی۔ فالحدیث ضعیف، کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 5006۔

بَابُ مَا يَقُولُ مَنِ ابْتُلِيَ ذَرَبَ لِسَانِهِ

جوزبان کی تیزی میں مبتلا ہووہ کیا پڑھے؟

[362] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِي، فَقَالَ:)أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الِاسْتِغْفَارِ، وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ.

حضرت ابومغیرہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی اپنے زبان کی تیز طراری کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو استغفار سے کیوں اتنا دور ہے اور بلاشبہ میں اللہ عزوجل سے ہر روز سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔[1]

نوٹ:

اوپر والی حدیث میں ستر دفعہ اور اس حدیث میں سو مرتبہ استغفار کرنے کا ذکر ہے اس سے مراد تعین عدد نہیں بلکہ کثرت مراد ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار کرنا یا تو امت کے گناہوں کے لیے ہے یا تعلیم امت کے لیے ہے یا بطور تواضع یا بطور حکم الٰہی جیسا کہ محدثین کرام نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔

بَابُ الْإِكْثَارِ مِنَ الِاسْتِغْفَارِ

کثرت سے استغفار کرنے کا بیان

[363] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ:) أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ(مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ایک کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ یہ کہتے ہوئے نہیں سنا:

[1] رواه ابن ماجه رقم 3817 فی الادب: باب الاستغفار۔ قال البوصیری فی الزوائد: فی اسناده ابو المغیرة عبید بن المغیرة، مضطرب الحدیث عن حذیفة، قاله الذہبی فی الکاشف۔ اه۔ قال الحافظ فی التقریب: مجہول۔

﴿أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ﴾

''میں اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہوں اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''①

بَابُ ثَوَابِ الِاسْتِغْفَارِ وَالِاسْتِكْثَارِ مِنْهُ

کثرت سے استغفار کرنے کے ثواب کا بیان

[364] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)مَنْ أَكْثَرَ مِنَ الِاسْتِغْفَارِ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد سے وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص کثرت سے استغفار کرتا ہے اس کے لیے اللہ عزوجل ہر غم سے نکلنے اور ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا تا ہے اور اس کو وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔②

بَابُ كَمْ يَسْتَغْفِرُ فِي الْيَوْمِ

دن میں کتنی مرتبہ استغفار کیا جائے؟

[365] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔③

---

①ابن حبان رقم 2460، موارد، رجاله ثقات۔

②قال الالبانی فی، الاحادیث الضعیفة، رقم 705: رواه ابن نصر فی، قیام اللیل، 38 والطبرانی 3/92/1 وابن عساکر 4/296/1 وابو داود رقم 1518 والنسائی فی، عمل الیوم واللیلة، 456 والحاکم 4/262 واحمد 1/248 وابن السنی 358 وابو محمد الحسن بن محمد بن ابراہیم فی، احادیث منتقاة، 2/145 والبیهقی 3/351۔ قلت۔ الالبانی: وسنده ضعیف: الحکم بن مصعب مجهول کما قال الحافظ فی، التقریب۔

③رواه الترمذی رقم 3255 فی تفسیر القرآن: باب من سورة محمد صلی اللہ علیہ وسلم وابن ماجه رقم 3815 فی الادب: باب الاستغفار، وهو حدیث صحیح۔

بَابُ ثَوَابِ مَنِ اسْتَغْفَرَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً

ہر دن اور رات کو ستر مرتبہ استغفار کرنے کے ثواب کا بیان

[366] حَدَّثَنِي حَاجِبُ بْنُ أَرْكِينَ الْفَرْغَانِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ يَسَارٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ الْوَاقِدِيُّ، ثنا سَاكِنَةُ ابْنَةُ الْجَعْدِ الْغَنَوِيَّةُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ أُمَّ عَقِيلٍ الْغَنَوِيَّةَ، تَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنِ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً، لَمْ يُكْتَبْ فِي يَوْمِهِ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنِ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ سَبْعِينَ مَرَّةً، لَمْ يُكْتَبْ فِي لَيْلَتِهِ مِنَ الْغَافِلِينَ.

حضرت ام عقیل الغنویہ فرماتی ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر روز ستر دفعہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے اسے غافلوں میں سے نہیں لکھا جاتا اور جو شخص اللہ سے ہر رات کو ستر دفعہ استغفار کرتا ہے اسے اس رات کے غافلوں میں سے نہیں لکھا جاتا۔ ①

بَابُ الِاسْتِغْفَارِ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً

ایک دن میں ستر مرتبہ استغفار کرنے کا بیان

[367] أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:) إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی:

﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ﴾

کے بارے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں ہر روز اللہ تعالیٰ سے ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ ②

① وھو ضعیف جداً: کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 5411۔

② رواہ البخاری 11/85 فی الدعوات: باب استغفار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الیوم واللیلۃ۔

بَابُ الِاسْتِغْفَارِ ثَلَاثًا

تین مرتبہ استغفار کرنے کا بیان

[368] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا، وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین مرتبہ دعا کرنا اور تین مرتبہ استغفار کرنا پسند فرماتے تھے۔[1]

[369] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَاَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَاَغْفِرَ لَهُ، حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا رب عزوجل نزول اجلال فرماتا ہے جس وقت رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے سو ارشاد فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا مانگتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کون مجھ سے مغفرت کا طلبگار ہے کہ میں اس کی مغفرت کردوں حتی کہ صبح طلوع ہوجاتی ہے۔[2]

[370] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ اَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا الْمُحَارِبِيُّ، ثنا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ لِرَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ يَقُولُهَا قَبْلَ اَنْ يَقُولَ شَيْئًا:)رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ نَوْعٌ آخَرُ.

---

[1] رواہ احمد فی المسند 1/394 و 397، وابو داود رقم 1524، وھو حدیث جعیف، کما قال الالبانی فی خعیف الجامع، رقم 4588۔

[2] رواہ البخری 13/389-390 فی التوحید: باب قول اللہ تعالی: یریدون ان یبدلوا کلام اللہ، و 3/25-26 فی التھجد: باب الدعاء والصلاۃ من آخر اللیل، ومسلم رقم 758 فی صلاۃ المسافرین و قصرھا: باب الترغیب فی الذکر والدعاء آخر اللیل، و، الموطا، 1/214 فی القرآن: باب ما جاء فی الدعا، والترمذی رقم 3493 فی الدعات: باب رقم 80، وابو داود رقم 1315 فی الصلاۃ: باب ای اللیل افضل، ورقم 4733 فی السنۃ: باب فی الرد علی الجھمیۃ، وابن ماجہ رقم 1366 فی اقامۃ الصلاۃ: باب ما جاء فی ای ساعات اللیل افضل، والدارمی رقم 1476-1477 فی الصلاۃ: باب ینزل اللہ الی السماء الدنیا، واحمد فی، المسند 2/258 و 264 و 265 و 282 و 419 و 433 و 487 و 504۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم مجلس میں کوئی بھی بات کرنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ کا سو مرتبہ:

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾

''اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا رحم فرمانے والا ہے۔ شمار کر لیتے۔''[1]

بَابُ كَيْفَ الِاسْتِغْفَارُ

کیسے استغفار کریں؟

[371] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ الْمُكْتِبُ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، أَنَّ مُسْلِمَ بْنَ السَّائِبِ، حَدَّثَهُ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ أَسْتَغْفِرُ؟ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: یارسول اللہ! میں کیسے استغفار کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا (یوں):

﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾

''اے اللہ! ہماری مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بلاشبہ تو ہی سب سے زیادہ توبہ قبول فرمانے والا رحم فرمانے والا ہے۔''[2]

بَابُ سَيِّدِ الِاسْتِغْفَارِ

سید الاستغفار کا بیان

[372] حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، وَأَبُو عَرُوبَةَ قَالَا: ثنا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُنِيبٍ

---

[1] رواہ ابو داود رقم 1516 فی الوتر: باب فی الاستغفار، والترمذی رقم 3430 فی الدعوات: باب ما یقول اذا قام من مجلسه، وابن ماجه رقم 3814 فی الادب: باب الاستغفار، واحمد فی، المسند، 2/84، والبخاری فی، الادب المفرد، رقم 618، وابن حبان رقم 2459، موارد، واسناده صحیح، انظر، الاحادیث الصحیحة، رقم 556۔

[2] النسائی فی، عمل الیوم والليلة، رقم 461، رجاله ثقات الا سعید بن زیاد المکتب ذکره ابن حبان فی الثقات۔

الْعَدَنِيُّ، قَالَ: ثنا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " تَعَلَّمُوا سَيِّدَ الِاسْتِغْفَارِ: اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَعَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، وَأَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سید الاستغفار سیکھ لو (یہ ہے):

﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ، وَعَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، وَأَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْ لِيْ، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ﴾

”اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، اور تیرے عہد پر اور تیرے وعدے پر قائم ہوں جتنی میری استطاعت ہے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس عمل کے شر سے جسے میں نے کیا اور میں اقرار کرتا ہوں ہر اس نعمت کا جو تو نے مجھ پر کی، اور میں تیری ذات کے لیے اپنے ہر گناہ کا اقرار کرتا ہوں سو تو میری مغفرت فرما دے کیونکہ بلاشبہ تیری ذات کے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔“[1]

بَابُ الِاسْتِغْفَارِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن استغفار کرنے کا بیان

[373] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، إِلَّا غَفَرَ لَهُ(فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّلُهَا بِيَدِهِ.

[1] فی اسنادہ محمد بن منیب العدنی قال الحافظ فی التقریب: لا باس بہ، وقد صح الحدیث من روایۃ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ وھو حدیث متفق علیہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے جو بندہ بھی اس کی موافقت کرلے (یعنی اسے یہ گھڑی مل جائے) وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس (گھڑی) کے بہت کم ہونے (وقت کے لحاظ سے) کو اپنے ہاتھ سے بتایا۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن جب مسجد میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

[374] أَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ قُدَيْدٍ، عَنْ سَمُرَةَ الْخَزَّازِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَخَذَ بِعِضَادَتَيِ الْبَابِ - بَابِ الْمَسْجِدِ - ثُمَّ قَالَ:)اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي أَوْجَهَ مَنْ تَوَجَّهَ إِلَيْكَ، وَأَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ إِلَيْكَ، وَأَفْضَلَ مَنْ سَأَلَكَ وَرَغِبَ إِلَيْكَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوتے تو مسجد کے دروازے کے دونوں اطراف کو پکڑتے پھر کہتے:

﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ أَوْجَهَ مَنْ تَوَجَّهَ إِلَيْكَ، وَأَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ إِلَيْكَ، وَأَفْضَلَ مَنْ سَأَلَكَ وَرَغِبَ إِلَيْكَ﴾

''اے اللہ! مجھے سب سے زیادہ اپنی ذات کی طرف متوجہ ہونے والا بنا دے اور سب سے زیادہ اپنی ذات کا قرب حاصل کرنے والا بنا دے اور سب سے زیادہ افضل بنا دے جو تجھ ہی سے سوال کرے اور تیری ہی ذات کی طرف رغبت رکھے۔'' ②

---

① رواہ البخاری 2/344 فی الجمعة، باب الساعة التی فی یوم الجمعة، وفی الدعوات: باب فی الساعة التی فی یوم الجمعة، والنسائی 115/3، وابن ماجہ رقم 1137۔

② قال الحافظ: اخرجہ ابو نعیم فی کتاب الذکر، وفی سندہ راویان مجہولان، قال الحافظ: وقد جاء من حدیث ام سلمة لکن بغیر قید، ثم روی عنہا، قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج الی الصلاة، قل: اللہم اجعلنی اقرب من تقرب الیک، واوجہ من توجہ الیک، وانجح من سالک ورغب الیک یا اللہ، وسندہ ضعیف۔

بَابُ مَا يَقُولُ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کے بعد کیا پڑھا جائے؟

[375] اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَرَاَ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، اَعَاذَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ السُّوءِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بعد نماز جمعہ سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس سات مرتبہ پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل اسے آئندہ جمعہ تک ان (سورتوں کی پڑھائی) کے بدلے ہر برائی سے پناہ عطا فرماتا ہے۔ ①

[376] اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَاضِي، ثنا اَبُو عَقِيلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ، قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّهُ مَنْ صَامَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيسِ وَالْجُمُعَةِ، ثُمَّ شَهِدَ الْجُمُعَةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ ثَبَتَ، فَسَلَّمَ لِتَسْلِيمِ الْإِمَامِ، ثُمَّ قَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْلَى الْاَعْلَى الْاَعْلَى، الْاَعَزِّ الْاَعَزِّ الْاَعَزِّ، الْاَكْرَمِ الْاَكْرَمِ الْاَكْرَمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، الْاَجَلُّ الْاَجَلُّ، الْعَظِيمُ الْاَعْظَمُ، لَمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا اَعْطَاهُ إِيَّاهُ عَاجِلًا وَآجِلًا، وَلَكِنَّكُمْ تَعْجَلُونَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عمرو بن قیس الملائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھے پھر مسلمانوں کے ساتھ (نماز) جمعہ میں شریک ہو اور وہیں رہے پھر امام کے ساتھ سلام پھیرے پھر سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے پھر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا کر یہ دعا کرے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْلَى الْاَعْلَى الْاَعْلَى، الْاَعَزِّ الْاَعَزِّ الْاَعَزِّ، الْاَكْرَمِ الْاَكْرَمِ الْاَكْرَمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، اَلْاَجَلُّ الْاَجَلُّ، الْعَظِيْمُ﴾

---

① قال الحافظ: سنده ضعيف، وينبغي ان يقيد بما بعد الذكر المأثور في الصحيح، وله شاهد من مرسل مكحول، اخرجه سعيد بن منصور في السنن، عن فرج بن فضالة نحوه، وزاد في اوله: فاتحة الكتاب، وفي آخره: كفّر الله عنه ما بين الجمعتين، وكان معصوماً، وفرج ضعيف ايضاً.

"اے اللہ! میں تیرے نام پاک، سب سے بلند، سب سے بلند، بہت معزز، بہت معزز، بہت معزز، بہت زیادہ کرم فرمانے والا، بہت زیادہ کرم فرمانے والا، بہت زیادہ کرم فرمانے والا کے وسیلہ سے تیری ذات سے سوال کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں جو بہت بزرگ، بہت بزرگ، بہت عظمت والا سب سے بڑھ کر بلند تر ہے۔"

وہ (یعنی ان کلمات کے وسیلہ سے دعا کرنے والا) اللہ تعالیٰ سے کسی شے کا سوال نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز (جس کا اس نے سوال کیا) جلد یا بہ دیر عطا فرما دیتا ہے لیکن تمہیں اس کا علم نہیں۔ ①

[377] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثنا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عِمْرَانَ الْمَذْحِجِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَالَ بَعْدَ مَا يَقْضِي الْجُمُعَةَ: سُبْحَانَ اللّٰـهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ، غَفَرَ اللّٰـهُ لَهُ أَلْفَ ذَنْبٍ، وَلِوَالِدَيْهِ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ أَلْفَ ذَنْبٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بعد نماز جمعہ سو مرتبہ یہ پڑھا:

﴿سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ﴾

"پاک ہے اللہ عظمت والا اور اسی کی حمد ہے۔"

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے ایک لاکھ گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے والدین کے بھی چوبیس ہزار گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ ②

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ وَيَكْرَهُ

آدمی جب پسندیدہ اور ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کیا پڑھے؟

[378] حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَبِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ قَالَ:)الْحَمْدُ لِلّٰـهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ.وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ قَالَ:)الْحَمْدُ لِلّٰـهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

① في اسناده بشر بن الوليد، قال الذهبي في الميزان 327/1: امسك اصحاب الحديث عنه و تركوه لانه شاخ واستولى عليه الهرم۔ وهو حديث مرسل۔
② في سنده سليمان بن عمران المذحجي و قال ابن ابي حاتم: حديثه يدل على انه ليس بصدوق۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب وہ چیز دیکھتے جو آپ کو پسند ہوتی تو آپ کہتے:

﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ﴾

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس کے انعام کرنے پر ہی تمام نیکیاں مکمل ہوتی ہیں۔''

اور جب آپ ﷺ وہ چیز دیکھتے جو آپ کو ناپسند ہوتی تو کہتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ﴾

''تمام تر تعریفیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں۔''①

بَابُ الْإِكْثَارِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن حضور نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود پڑھنے کا بیان

[379] حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُجْرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ، ثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثِرُوا عَلَيَّ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔②

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب آدمی کے پاس حضور نبی کریم ﷺ کا ذکر کیا جائے تو وہ کیا پڑھے؟

[380] أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، وَأَبُو يَعْلَى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا.

① رواہ ابن ماجہ رقم 3803 فی الادب: باب فضل الحامدین، والحاکم 1/499 قال فی الزوائد، اسنادہ صحیح ورجالہ ثقات۔ انظر: الاحادیث الصحیحۃ، رقم 265۔

② ورواہ البیہقی، وھو حدیث حسن، کما قال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 1220۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود پڑھے اس لیے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں (نازل) فرماتا ہے۔ ①

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذُكِرَ

حضور نبی کریم ﷺ کے ذکر پر درود پاک نہ پڑھنے پر سخت وعید کا بیان

[381] اَخْبَرَنِي رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ زَنْجَلَةَ، ثنا اَبُو زُهَيْرٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَغْرَاءَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُبَشِّرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ شَقِيَ.

حضرت فضل بن مبشر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو بلاشبہ وہ شخص بڑا ہی بد بخت ہے۔ ②

[382] اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِنَّ الْبَخِيلَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ.

حضرت عبداللہ بن علی بن الحسین بن علی اپنے والد سے وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہم سے حدیث روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ ③

---

① رواہ النسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 61۔ قال الحافظ فی، امالی الاذکار، 3/322: فی السند انقطاع۔ یعنی بین ابی اسحاق السبیعی وانس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ اھ وجود اسنادہ النوی فی، الاذکار، رقم 349 من طبعتنا۔ مکتبۃ دار البیان بدمشق۔ اقول: للحدیث شواھد بمعناہ بقوی بھا۔

② فی اسنادہ الفضل بن المبشر، وھو ضعیف، قال الحافظ، وللحدیث طریق اخری اخرجھا الطبرانی مختصرۃ من حدیث جابر بن عبداللہ ان نبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: قال لی جبریل: من ذکرت عندہ فلم یصل یلیک فقد شقی۔ اھ۔ وقد جاء الحدیث من طرق بلفظ، من ذکرت عندہ فلم یصل علی خچیء طریق الجنۃ، وھو حدیث صحیح بطرقہ۔

③ رواہ الترمذی رقم 3540 فی الدعوات: باب رقم 110، واحمد فی، المسند، 1/201، والحاکم فی، المستدرک، 1/549 وغیرھم، واسنادہ حسن، وھو حدیث صحیح بشواھدہ۔ انظر، الارواء، رقم 5۔

بَابُ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور نبی کریم ﷺ پر کیسے درود پاک پڑھا جائے؟

[383] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، أنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: " قُولُوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آپ کی ذات پر سلام پڑھنا تو ہم پہچان گئے ہم آپ پر صلوٰۃ (درود) کیسے پڑھیں: تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہو!

﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ. كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ. وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ. كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ. إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ﴾

"اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد ﷺ پر جو تیرے (خاص) بندے اور تیرے رسول ہیں جیسے کہ تو نے دورد بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جیسے کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو حمد کیا گیا بزرگی والا ہے۔"[1]

[384] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيد.

حضرت عمرو بن سلیم الزرقی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے (یعنی صحابہ کرام نے) عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو!

---

[1] رواہ البخاری 141/11 فی الدعوات: باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، وفی تفسیر سورۃ الاحزاب: باب قولہ تعالیٰ: (ان اللہ وملائکۃ یصلون علی النبی)، والنسائی 49/3 فی السہو: باب نوع آخر من الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ﴾

''اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد ﷺ کی ذات پر اور آپ ازواج اور آپ کی اولاد پاک پر جیسے کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو حمد کیا گیا بزرگی والا ہے۔''[1]

بَابُ الْمُخَاطَبَةِ بِالْاُخُوَّةِ

بھائی کہہ کر مخاطب کرنے کا بیان

[385] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰـهِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰـهِ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ، فَقَالَ:)لَا تَنْسَنَا يَا اَخِي مِنْ دُعَائِكَ.

حضرت عاصم ابن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو اپنے والد سے حدیث بیان کرتے سنا انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھلانا۔[2]

بَابُ الْمُخَاطَبَةِ بِالسُّؤْدَدِ لِلرُّؤَسَاءِ

امراء کو سردار کہہ کر مخاطب کرنے کا بیان

[386] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا عَفَّانُ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي الرَّبَابُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: مَرَّ

[1] رواه البخاری 146/11 فی الدعوات: باب ہل یصلی علی غیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم، وفی الانبیاء: باب قولہ تعالیٰ: (واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا)، ومسلم رقم 407 فی الصلاۃ: باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد، و، الموطا، 165/1 فی قصر الصلاۃ: باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد۔ والنسائی 49/3 فی السہو: باب نوع آخر من الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، واحمد فی، المسند، 424/5، وابن ماجہ رقم 905 فی اقامۃ الصلاۃ: باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

[2] رواہ ابو داود رقم 1498 فی الصلاۃ: باب الدعا، والترمذی رقم 3557 فی الدعوات: باب رقم 121 وابن ماجہ رقم 2894 فی المناسک: باب فضل دعاء الحاج۔ وفی اسنادہ عاصم بن عبید اللہ العدوی، وہو ضعیف کما قال الحافظ فی ،التقریب،،، ومع ذلک فقد قال الترمذی: ہذا حدیث حسن صحیح۔

بِنَا سَيْلٌ، فَذَهَبْنَا نَغْتَسِلُ فِيهِ، فَخَرَجْتُ مِنْهُ مَحْمُومًا، فَنَمَى ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ مُرُوا أَبَا ثَابِتٍ فَلْيَتَعَوَّذْ(. فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي، وَصَالِحَةٌ الرُّقَى؟ فَقَالَ: " لَا رُقَى إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: مِنَ الْحُمَةِ، وَالنَّفْسِ، وَاللَّدْغَةِ.

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم ایک نہر کے پاس سے گزرے تو ہم اس میں نہانے گئے سو میں بخار زدہ حالت میں باہر نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے شکایت کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ابو ثابت کو حکم دو کہ وہ تعوّذ (اعوذ باللہ) پڑھیں۔ تو میں نے عرض کی: اے میرے آقا! اور اچھا دم کرنا (کس کس مرض میں ہونا چاہیے؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں بخار میں، نظر لگنے میں اور ڈسنے کے علاوہ (کسی اور بیماری) میں کوئی دم نہیں ہے۔ ①

بَابُ كَرَاهِيَةِ ذَلِكَ عَلَى التَّكَبُّرِ

تکبر کی بنا پر اس (لفظ سید) کی ممانعت کا بیان

[387] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَنْتَ سَيِّدُ قُرَيْشٍ فَقَالَ:)السَّيِّدُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت مطرف اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا پس اس نے کہا: آپ قریش کے سردار ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سید تو اللہ عزوجل ہے۔ ②

بَابُ إِبَاحَةِ ذَلِكَ عَلَى الْإِضَافَةِ

اضافت کے ساتھ اس (یعنی لفظ سید کہنے) کے مباح ہونے کا بیان

[388] أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى السَّاجِيُّ، وَجَمَاعَةٌ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي يُونُسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)كُلُّ نَفْسٍ مِنْ بَنِي آدَمَ سَيِّدٌ، فَالرَّجُلُ سَيِّدُ أَهْلِهِ، وَالْمَرْأَةُ سَيِّدَةُ بَيْتِهَا.

①رواہ ابو داود رقم 3888 فی الطب: باب فی الرقی، واحمد فی المسند 3/486 والنسائی فی عمل الیوم واللیلۃ، رقم 1034، وصححہ الحاکم 4/413 ووافقہ الذہبی وقد صح من حدیث عمران وبریدۃ موقوفاً ومرفوعاً۔ انظر، صحیح الجامع، رقم 7373۔

②ورواہ ایضاً احمد فی المسند 4/25، وابو داود رقم 4806 فی الادب: باب فی کراہیۃ التمادح، واسنادہ صحیح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی آدم کا ہر فرد سید (سردار) ہے۔ سو آدمی اپنے اہل (گھر والوں) کا سردار ہے اور عورت اپنے گھر کی سردار ہے۔ ①

بَابُ مُخَاطَبَةِ الصِّبْيَانِ بِالْبُنُوَّةِ

بچوں کو بیٹا کہہ کر مخاطب کرنے کا بیان

[389] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ إِذَا سَجَدَ وَثَبَ عَلَى عُنُقِهِ وَعَلَى ظَهْرِهِ، فَيَرْفَعُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَفْعًا رَفِيقًا، فَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ضَمَّهُ إِلَيْهِ وَقَبَّلَهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، إِنَّكَ صَنَعْتَ الْيَوْمَ بِهٰذَا الْغُلَامِ شَيْئًا مَا رَاَيْنَاكَ صَنَعْتَ بِهِ؟ فَقَالَ:)إِنَّهُ رَيْحَانِي مِنَ الدُّنْيَا، وَإِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ، وَعَسَى اَنْ يُصْلِحَ اللّٰـهُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے تھے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما جب آپ سجدہ میں جاتے تو آپ کی گردن یا پیٹھ پر چڑھ جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بڑے پیار سے اتار دیتے ایسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مرتبہ کیا سو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی نماز سے) فارغ ہو گئے تو انہیں اپنے ساتھ چمٹا لیا اور بوسہ دیا۔ تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کے دن آپ نے اس بچے کے ساتھ ایسا کچھ کیا ہے کہ ہم نے آپ کو ایسا کرتے کبھی دیکھا نہیں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میری دنیا کا پھول ہے اور میرا یہ بیٹا سید ہے اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔ ②

---

① وھو حدیث صحیح، کما قال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 4441۔

② فی اسناد ابن السنی مبارک بن فضالة: وھو صدوق یدلس ویسوی۔ والبخاری 8/74 فی فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم: باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما، و 5/225 فی الصلح: باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحسن بن علی: ان ابنی ہذا سید۔۔۔ الخ وفی ابواب عدة، والترمذی رقم 3775 فی المناقب: باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما، والنسائی 3/107 فی الجمعة: باب مخاطبة الامام رعیته وھو علی المنبر، وابو داود رقم 4662 فی السنة: باب مایدل علی ترک الکلام فی الفتنة، وابو داود الطیالسی رقم 874، واحمد فی، المسند، 5/37 و 44 و 47 و 49 و 51، من طرق عن الحسن البصری عن ابی بکرة رضی اللہ عنہ۔

بَابُ كَيْفَ مُخَاطَبَةُ الْعَبْدِ لِمَوْلَاهُ

غلام اپنے مالک کو کیسے مخاطب کرے؟

[390] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا أَيُّوبُ، وَحَبِيبٌ، وَهِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي وَأَمَتِي، وَلَا يَقُولَنَّ الْمَمْلُوكُ: رَبِّي وَرَبَّتِي، وَلَكِنْ لِيَقُلِ الْمَالِكُ: فَتَايَ وَفَتَاتِي، وَلْيَقُلِ الْمَمْلُوكُ: سَيِّدِي وَسَيِّدَتِي، فَإِنَّكُمُ الْمَمْلُوكُونَ، وَالرَّبُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے کہ میرا بندہ اور میری بندی اور نہ کوئی غلام یہ کہے کہ میرا رب اور میری ربہ (مالکہ) چاہیے کہ مالک کہے: میرا غلام اور میری لونڈی اور غلام کہے: میرا سردار اور میری سردارنی کیونکہ بلاشبہ تم سب مملوک ہو اور رب (صرف) اللہ عزوجل کی ذات ہے۔ [1]

بَابُ مَنْ لَا يَجُوزُ أَنْ يُخَاطَبَ بِالسُّؤْدَدِ

کس کو سردار کہہ کر مخاطب کرنا جائز نہیں؟

[391] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ: سَيِّدُنَا، فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدَكُمْ فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم منافق کو اپنا سید (سردار) نہ کہو اس لیے کہ اگر وہ تمہارا سید ہے تو بلاشبہ تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کر دیا۔ [2]

---

[1] رواہ البخری 5/129-131 فی العتق: باب کراہیۃ التطول علی الرقیق، و مسلم رقم 2249 فی الالفاظ: باب حکم اطلاق لفظۃ العبد والامۃ والمولی والسید، وابو داود، رقم 4975 و 4976 فی الادب: باب لا یقول المملوک ربی وربتی۔ انظر روایات الحدیث فی، جامع الاصول، 8/59-60۔

[2] رواہ البخاری فی، الادب المفرد، رقم 760، واحمد فی، المسند، 5/346 و 347، وابو داود رقم 4977 فی الادب: باب لا یقول المملوک ربی وربتی، والنسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 244، واسنادہ صحیح۔ انظر، الاحادیث الصحیحۃ، رقم 371۔

نوٹ:

لفظ سید (بمعنی سردار) تعظیم کے لیے بولا جاتا ہے اور منافق تعظیم کا حقدار نہیں اور جب وہ سرداری کے لائق نہیں تو یہ جھوٹ اور منافقت ہے بطور خاص منافق کو سید کہنے کی ممانعت فرمائی کیونکہ اس کا کفر پوشیدہ ہوتا ہے اور اس کی مدح وتعریف کا امکان بھی زیادہ ہوتا ہے اس لیے اسے سید کہنے کی ممانعت کردی گئی۔

بَابُ الْمُخَاطَبَةِ بِالْكُنْيَةِ لِمَنْ غَلَبَتْ عَلَيْهِ

جس کی کنیت کا غلبہ ہو اسے اسی سے مخاطب کرنے کا بیان

[392] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي زُهَيْرٍ الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، كَيْفَ الْفَلَاحُ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ: مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ؟ كُلُّ شَيْءٍ يَعْمَلُهُ يُجْزَى بِهِ. فَقَالَ:)رَحِمَكَ اللّٰـهُ اَبَا بَكْرٍ اَلَسْتَ تَمْرَضُ، اَلَسْتَ تَنْصَبُ، اَلَسْتَ تُصِيبُكَ اللَّأْوَاءُ، فَذَاكَ مَا تُجْزَوْنَ بِهِ.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاح اس آیت کے بعد کیسے ہوسکتی ہے:

﴿مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ﴾

''جو شخص بھی کوئی برائی کرتا ہے اسے اس کی سزا دی جائے گی۔''

کہ ہر چیز پر جو وہ عمل کرتا ہے اس پر اسے بدلہ دیا جائے گا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ کیا تم بیمار نہیں ہوتے، کیا تم تھکتے نہیں، کیا تم کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی، دکھ نہیں پہنچتا سو یہی ہے جس پر تمہیں بدلہ دیا جائے گا۔ ①

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ، يَعْنِي: فِي تَصْغِيرِ اسْمٍ

کنیت میں نام کی تصغیر کی اجازت کا بیان

[393] حَدَّثَنِي اَبُو عَرُوبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ الْفَضْلِ الْحِمْصِيُّ، قَالَ: ثنا اَبُو التَّقِيِّ

① اسناده ضعيف لا نقطاعه، ابوبكر بن ابی زہیر لم يدرک ابا بكر وانما روى عنه مرسلاً۔ ورواه ايضًا احمد فی، المسند، 11/1 وابو يعلى فی، مسند، رقم 100، وابن حبان رقم 1734 و1735، موارد، والحاكم 3/74-75، ووافقه الذہبی، وللحديث شواہد۔ انظر، مجمع الزوائد، 301/3۔

هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْأَبْرَشُ، حَدَّثَتْنِي أُمِّي، عَنْ أُمِّهَا، أَنَّهَا سَمِعَتِ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيفً.

حضرت محمد بن حرب الابرش کہتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے از والدہ خود حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے قدیم! تو کامیاب ہوگیا اگر تجھے موت آجائے اس حال میں کہ نہ تو امیر ہو نہ کاتب اور نہ عریف۔ ①

نوٹ:

عریف کا معنی ہے: اپنے ساتھیوں کا تعارف کرانے والا۔ قوم کے معاملات کی دیکھ بھال کرنے والا، نقیب، یہ رئیس سے چھوٹا عہدہ ہے۔ (المنجد، ص:419)

بَابُ الْوَعِيدِ فِي أَنْ يُدْعَى الرَّجُلُ بِغَيْرِ اسْمِهِ

آدمی کو اس کے نام کے بغیر پکارنے پر سخت وعید کا بیان

[394] حَدَّثَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، ثنا أَبُو التَّقِيِّ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ دَعَا رَجُلًا بِغَيْرِ اسْمِهِ لَعَنَتْهُ الْمَلَائِكَةُ.

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی کو اس کے نام کے بغیر پکارا تو اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ ②

نوٹ:

یعنی اصل نام سے نہ پکارے یا بگاڑ کر یا الٹا نام لے کر پکارے جس سے اس کی دل شکنی ہو، اس کی عزت نفس مجروح ہو اور اس کی بے عزتی کا سبب بنے۔

---

① رواہ ابو داود 2933 فی الخراج باب فی الغرافۃ۔ وھو حدیث ضعیف کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 1153۔

② قال المناوی فی، الفیض، 6/126: قال ابن الجوزی: قال النسائی: ہذا حدیث منکر، وقال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 5587: ضعیف۔

بَابُ النَّهْيِ اَنْ يُسَمِّيَ الرَّجُلُ اَبَاهُ بِاسْمِهِ

آدمی کا اپنے والد کو نام لے کر پکارنا منع ہے

[395] حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مَسِيرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى رَجُلًا مَعَهُ غُلَامٌ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: مَنْ هٰذَا؟(قَالَ: اَبِي. قَالَ:فَلَا تَمْشِ اَمَامَهُ، وَلَا تَسْتَسِبَّ لَهُ، وَلَا تَجْلِسْ قَبْلَهُ، وَلَا تَدْعُهُ بِاسْمِهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو اس کے لڑکے کے ساتھ دیکھا تو آپ ﷺ نے لڑکے سے فرمایا: یہ کون ہے اس نے کہا: میرا والد ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے آگے نہ چلنا اور نہ اسے گالی دینے کا سبب بنا اور نہ اس کے بیٹھنے سے پہلے بیٹھنا اور نہ اسے اس کے نام سے پکارنا۔ ①

نوٹ:

کمال ادب کا تقاضا یہی ہے جو اس حدیث پاک میں آقا کریم ﷺ نے تعلیم فرمایا۔

[396] حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَسَّالُ، ثنا يُوسُفُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، اَنَّهُ قَالَ:)لَمِنَ الْعُقُوقِ اَنْ تُسَمِّيَ اَبَاكَ، وَاَنْ تَمْشِيَ اَمَامَهُ فِي طَرِيقٍ.

حضرت عبید اللہ بن زحر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ کہا جاتا ہے کہ اپنے والد کا نام لینا اور راستے میں اس کے آگے چلنا (والد کی) نافرمانی میں سے ہے۔ ②

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاَلْقَابِ

القاب کے مکروہ ہونے کا بیان

[397] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَا: ثنا حَمَّادُ

① اسنادہ ضعیف، ولہ شواہد بمعناہ ذکرہا الہیثمی فی المجمع، 8/137۔

② اثر موقوف ضعیف، عبید اللہ بن زحر ضعفہ احمد وغیرہ۔

بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِي جُبَيْرَةَ بْنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: كَانَتْ لَهُمُ الْقَابٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِلَقَبِهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّهُ يَكْرَهُهَا. فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ"

حضرت ابی جبیر بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ان کے جاہلیت کے دور میں کئی القاب ہوا کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس کے لقب سے پکارا تو عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ آدمی اپنے اس نام کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ﴾

''اور تم آپس میں ایک دوسرے کو (برے) القاب کے ساتھ نہ پکارو۔'' آخر آیت تک [1]۔

بَابُ الْاَلْقَابِ الْجَائِزَةِ

جائز القاب کا بیان

[398] اَخْبَرَنَا اَبُو اللَّيْثِ الْفَرَائِضِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ، ثنا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَفَعَ الْقَاتِلَ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ، فَقَالَ الْقَاتِلُ: وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اَرَدْتُ قَتْلَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَلِيِّ:) اَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ(فَخَلَّى سَبِيلَهُ. قَالَ: وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ. قَالَ: فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ. قَالَ: فَكَانَ يُسَمَّى ذَا النِّسْعَةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک آدمی قتل کر دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل کو مقتول کے ولی کے سپرد کر دیا تو قاتل نے عرض کیا: اللہ کی قسم یارسول اللہ! میرا اس کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقتول کے) ولی سے فرمایا: اگر یہ (اپنے قول میں) سچا ہے تو پھر تو اس کو قتل کرے گا تو دوزخ میں جائے گا۔ تو اس (ولی) نے اس کا (یعنی قاتل کا) راستہ چھوڑ دیا اور وہ کجاوے کی رسی سے بندھا ہوا تھا تو وہ (قاتل) اس (رسی) کو گھسیٹتے ہوئے نکلا۔ کہتے ہیں کہ اسی وجہ سے اس کا نام ''رسی والا'' رکھ دیا گیا۔ [2]

---

[1] ابو داود رقم 4962 فی الادب: باب فی الالقاب، والترمذی رقم 3264 فی التفسیر: باب تفسیر سورۃ الحجرات، وابن ماجہ رقم 3741 فی الالقاب، واحمد فی المسند، 69/4 و 380/5۔ قال الهیثمی فی المجمع، 111/7: رواہ ابو یعلی ورجالہ رجال الصحیح۔

[2] ورجالہ ثقات۔

بَابُ كَيْفَ يَدْعُو الرَّجُلُ بِمَنْ لَا يَعْرِفُ اسْمَهُ

جو آدمی کسی کا نام نہیں پہچانتا اسے کیسے بلائے؟

[399] أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدَانَ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْمَاطِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ إِذَا لَمْ يَحْفَظِ اسْمَ الرَّجُلِ قَالَ:)يَا ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ.

حضرت جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں موجود ہوتا تھا اور جب آپ ﷺ کو کسی آدمی کا نام یاد نہ ہوتا تو آپ فرماتے: اے اللہ کے بندے کے بیٹے۔ ①

بَابُ تَسْمِيَةِ الرَّجُلِ بِلِبَاسِهِ

کسی آدمی کو اس کے لباس کے نام سے پکارنے کا بیان

[400] حَدَّثَنِي مُحْسِنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي جَدِّي خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ الْخَطْمِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يَمْشِي فِي نَعْلَيْهِ فِي الْمَقَابِرِ، فَقَالَ لَهُ:)يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّةِ، اخْلَعْ نَعْلَيْكَ.

حضرت عصمہ بن مالک الخطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو قبرستان میں جوتوں سمیت چلتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اے جوتوں والے! اپنے جوتے اتار دے۔ ②

بَابُ تَسْمِيَةِ الرَّجُلِ بِمَا يُشْبِهُ عَمَلَهُ

آدمی کا اس کے عمل کے مشابہ نام رکھنے کا بیان

[401] أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَسَّانَ الْحِمْصِيُّ، أنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا

---

① قال الهیثمی فی ہلجمع، 56/8: رواہ الطبرانی فی، الصغیر، و، الاوسط، و فیہ ایوب الانماطی او ابو ایوب الانصاری ولما عرفہ، وبقیۃ رجالہ ثقات۔

② فیہ الفضل بن مختار وهو ضعیف، ورواہ من حدیث بشیر بن الخصاصیۃ البخری فی، الادب المفرد، رقم 775 و 429، وابو داود رقم 3230 وصححہ الحاکم 373/1 ووافقہ الذهبی وابن حبان رقم 790۔ انظر، الارواء، رقم 760۔

مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمَحْرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰـهِ بْنُ بُسْرٍ الْحُبْرَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰـهِ بْنَ بُسْرٍ الْمَازِنِيَّ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَتْنِي أُمِّي إِلَى رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِطْفٍ مِنْ عِنَبٍ، فَاَكَلْتُ مِنْهُ قَبْلَ اَنْ اُبَلِّغَهُ إِيَّاهُ، فَلَمَّا جِئْتُ بِهِ اَخَذَ أُذُنِي وَقَالَ:)يَا غُدَرُ.

حضرت عبداللہ بن بسر الحبرانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ مجھے میری والدہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں انگوروں کا ایک گچھا دے کر بھیجا تو میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے اس سے کھا لیے سو جب میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں آیا تو آپ نے میرے کانوں کو پکڑا اور فرمایا: اے غدار (یعنی خیانت کرنے والے)۔ ①

بَابُ تَسْمِيَةِ الْاَعْمٰى بَصِيرًا

نابینے کا انکھیارا نام رکھنے کا بیان

[402] اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ النَّسَائِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ الشَّطَوِيُّ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى الْبَصِيرِ الَّذِي فِي بَنِي وَاقِفٍ حَتَّى نَعُودَهُ(قَالَ: وَكَانَ رَجُلًا اَعْمَى.

حضرت نافع بن جبیر بن مطعم اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے ساتھ اس بصیر (دیکھنے والے) کے پاس چلو جو قبیلہ بنی واقف میں ہے حتیٰ کہ ہم اس کی عیادت کریں حالانکہ وہ شخص نابینا تھا۔ ②

بَابُ الْكُنْيَةِ بِالْاَلْوَانِ

رنگوں کے ساتھ کنیت رکھنے کا بیان

[403] حَدَّثَنَا اَبُو يَعْلَى، ثنا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ، ثنا عَبْدُ اللّٰـهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي الْوَرْدِ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اَحْمَرَ، فَقَالَ:)اَنْتَ اَبُو الْوَرْدِ(قَالَ جُبَارَةُ: مَازَحَهُ.

---

① فی اسنادہ عبداللہ بن بسر الحبرانی السکسکی وھو ضعیف۔

② الحسین بن منصور الشطوی ثقة لكن اسمه الحسن وانما تفرد ابن مخلد بتسميته الحسن وھو من رجال البخاری وبقیة رجاله ثقات۔

حضرت حمید بن ابوالورد اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سرخ رنگ والے آدمی کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ابوالورد ہے حضرت جبارہ نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مزاح فرمایا تھا۔ [1]

نوٹ:

مزاح کا مطلب ہوتا ہے دل لگی کرنا اس میں کسی کی اہانت کرنا یا اسے ذلیل کرنا مقصد نہیں ہوتا یہ جائز ومحمود ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مواقع پر اس کا اظہار فرمایا۔

بَابُ الْكُنْيَةِ بِالْأَسْبَابِ
اسباب کے ساتھ کنیت رکھنے کا بیان

[404] أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا أَبُو مَعْشَرٍ، قَالَ: ثنا أَبُو حَازِمٍ، ثنا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَقَعَ بَيْنَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَلَامٌ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ، فَأَلْقَى نَفْسَهُ عَلَى التُّرَابِ، فَسَأَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَخَرَجَ مُغْضَبًا. فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَهُ نَائِمًا عَلَى التُّرَابِ، فَأَيْقَظَهُ وَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَلَى ظَهْرِهِ، وَيَقُولُ:)إِنَّمَا أَنْتَ أَبُو تُرَابٍ(قَالَ سَهْلٌ: فَكُنَّا نَمْدَحُهُ بِهَذَا، فَإِذَا نَاسٌ يَعِيبُونَهُ بِهِ نَوْعٌ آخَرُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مابین قدرے تلخی ہو گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ باہر نکل آئے اور آ کر مٹی پر لیٹ گئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا سے ان (حضرت علی) کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت سیدہ نے عرض کی: میرے اور ان کے درمیان کچھ واقعہ ہوا ہے تو وہ غصے میں باہر نکل گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو انہیں (یعنی حضرت علی) مٹی پر لیٹے ہوئے پایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جگایا اور ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑنے لگے اور آپ فرما رہے تھے: بلاشبہ تو ابوتراب ہے۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ ہم ان (حضرت علی) کی اس نام سے تعریف کرتے تھے حلانکہ لوگ اسے معیوب سمجھتے تھے۔ [2]

---

[1] قال الهيثمي في المجمع، 56/8: رواه الطبراني، وفيه جبارة بن المغلس وثقة ابن نمير، ونسبه غير واحد الى الكذب۔

[2] رواه مسلم رقم 2409 في فضائل الصحابة: باب من فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه۔

[405] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمَّى رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ اَبَا تُرَابٍ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا نام ''ابوتراب'' رکھا۔ ①

بَابُ الْكُنْيَةِ بِالْاَبْقَالِ

سبزی کے ساتھ کنیت رکھنے کا بیان

[406] اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِينَ الْفَرْغَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ، ثنا فَهْدُ بْنُ حِبَّانَ، ثنا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَنْظَلِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: كَنَّانِي رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اجْتَنَيْتُهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت اس سبزی کے نام پر رکھی جسے میں چنا کرتا تھا۔ ②

بَابُ الْكُنْيَةِ بِالْاَفْعَالِ

سبزیوں کے ساتھ کنیت رکھنے کا بیان

[407] اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰـهِ بْنُ زَيْدَانَ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: اَنَا اَوَّلُ، مَنْ نَزَلَ إِلَى رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الطَّائِفِ، وَتَدَلَّيْتُ بِبَكْرَةٍ، فَكَنَّانِي اَبَا بَكْرَةَ.

① قطعة من حديث رواه البخرى 446/1 فى الصلاة: باب نوم الرجال فى المساجد، وفى فضائل اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم۔ باب مناقب على بن ابى طالب رضى الله عنه، وفى الادب: باب التكنى بابى تراب، وفى الستئذان: باب القائلة فى المسجد، ومسلم رقم 2409 فى فضائل الصحابة، باب من فضائل على بن ابى طالب رضى الله عنه۔ قال الحافظ: وفيه من الفوائد: جواز القائلة في المسجد وممازحة المغضب بما لا يغضب منه بل يحصل به تانيسه، وفيه التكنية بغير الولد، وتكنية من له كنية، والتقليب بالكنية لمن لا يغضب، وفيه مداراة الصهر وتسكينه من غضبه، ودخول الوالد بيت ابنته بغير اذن زوجها جيث يعلم رضاه۔

② فهد بن حبان ضعيف، ورواه الترمذى رقم 3829 فى المناقب: باب مناقب انس ابن مالک رضى الله عنه، من حديث جابر بن يزيد الجعفى عن ابى نصر خيثمة بن ابى خيثمة البصرى، واسنادة ضعيف، وقالا لترمذى: ہذا حديث غريب لا نعرفه الا من ہذا الوجه من حديث جابر الجعفى عن ابى نصر۔ والبقلة التى جناه انس كان فى طعمها الذع فسميت حمزة والحمزة التى فى طعمها حموضة۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں وہ پہلا شخص ہوں جو طائف کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں آیا سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام اسی بنا پر "ابوبکرہ" (سب سے پہلے آنے والا) رکھا۔ ①

بَابُ تَكْنِيَةِ مَنْ لَمْ يُولَدْ لَهُ بَعْدُ

جس کا کوئی بچہ نہ ہو اس کی کنیت رکھنے کا بیان

[408] أَخْبَرَنِي ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا أَبِي، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى صُهَيْبٍ حَائِطًا بِالْعَالِيَةِ، فَقَالَ لَهُ: " يَا صُهَيْبُ، مَا مِنْكَ شَيْءٌ أَعِيبُهُ إِلَّا ثَلَاثَ خِصَالٍ، لَوْلَاهُنَّ مَا قَدَّمْتُ عَلَيْكَ أَحَدًا؟ قَالَ: مَا هِيَ؟ قَالَ: أَرَاكَ تُبَذِّرُ مَالَكَ، وَتُكْنَى بِاسْمِ نَبِيٍّ بِأَبِي يَحْيَى، وَتُنْسَبُ عَرَبِيًّا وَلِسَانُكَ أَعْجَمِيٌّ. فَقَالَ: أَمَّا تَبْذِيرِي فِي مَالِي فَمَا أُنْفِقُهُ إِلَّا فِي حَقِّهِ، وَأَمَّا اكْتِنَائِي، فَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَّانِي بِأَبِي يَحْيَى فَلَا أَتْرُكُهَا لِقَوْلِكَ، وَأَمَّا انْتِسَابِي إِلَى الْعَرَبِ فَإِنَّ الرُّومَ سَبَتْنِي وَأَنَا صَغِيرٌ، وَأَذْكُرُ أَهْلِي، وَلَوْ أَنِّي انْفَلَقَتْ عَنِّي رَوْثَةٌ لَانْتَسَبْتُ إِلَيْهَا.

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا حتی کہ وہ عالیہ میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے باغ میں داخل ہوئے تو انہوں نے ان سے کہا: اے صہیب! تم میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کی بنا پر میں تم کو عیب لگاؤں سوائے تین عادتوں کے، اگر وہ نہ ہوتیں تو میں تم پر کسی ایک کو بھی مقدم نہ کرتا۔ انہوں نے کہا وہ کون سی ہیں؟ فرمایا: (حضرت عمر نے) کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے مال میں فضول خرچی کرتے ہیں اور تم نبی کے نام پر اپنی کنیت رکھتے ہو ابو یحییٰ اور تم اپنے آپ کو عرب سے منسوب کرتے ہو حالانکہ تمہاری زبان عجمی ہے۔ تو انہوں (یعنی حضرت صہیب) نے کہا: بہرحال میرے مال میں میری فضول خرچی تو یہ ہے کہ میں اسے اس کے حق کے بغیر خرچ نہیں کرتا اور رہ گئی میری کنیت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت "ابو یحییٰ" رکھی ہے میں اسے آپ کے کہنے پر نہیں ترک کروں گا اور میرا عرب کی طرف منسوب ہونا یوں ہے کہ مجھے بچپن میں رومیوں نے قیدی بنالیا تھا اور میں اپنے گھر والوں کو یاد کرتا تھا اور (اس وقت) اگر مجھ سے لید بھی نکلتی تو میں اپنی نسبت اس کی طرف کرتا۔ ②

① فی اسنادہ سفیان بن وکیع، قال الحافظ فی ،التقریب، کان صدوقاً الا انه ابتلی بوراقه فادخل علیه مالیس من حدیثه فنصح فلم یقبل فسقط حدیثه، وفیه ایضاً علی بن زید بن جدعان التیمی وهو ضعیف۔

② رجاله ثقات خلا عبدالله، والد مصعب فانه لم یوثقه غیر ابن حبان وضعفه ابن معین واخرجه بنحوه ابن سعد 3/226-227 من طریق عبیدالله بن عمرو عن عبدالله بن محمد بن عقیل عن حمزة بن صهیب عن ابیه۔ انظر، سیر اعلام النبلاء، 2/20-21، و، اسد الغابة، 3/39 و، الاصابة، 5/162، و، تهذیب ابن عساکر، 6/455۔

بَابُ تَكْنِيَةِ الْأَطْفَالِ

بچوں کی کنیت رکھنے کا بیان

[409] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا كَثِيرًا، حَتّٰى إِنَّهُ كَانَ لَيَقُولُ لِاَخٍ لِي صَغِيرٍ:)يَا اَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ بہت زیادہ گھل مل جاتے تھے حتیٰ کہ آپ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: اے ابوعمیر! نغیر نے کیا کیا؟[1]

نوٹ:

حضرت عمیر نے بچپن میں ایک بلبل پال رکھی تھی اس کے ساتھ کھیلتے تھے وہ مرگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بطور مزاح فرمایا: اے ابوعمیر! تیری نغیر نے کیا کیا؟

بَابُ تَكْنِيَةِ الرَّجُلِ بِاسْمِ وَلَدِهِ وَإِنْ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ غَيْرُهَا

آدمی کی اس کے بیٹے کے نام پر کنیت رکھنا اگرچہ اس کے علاوہ بھی اس کی کنیت ہو

[410] حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ إِبْرَاهِيمَ اَتَى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا إِبْرَاهِيمَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ نے انہیں جنا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں آئے اور کہا: اے ابوابراہیم السلام علیک۔[2]

---

① رواہ الترمذیرقم 333 فی الصلاۃ: باب فی الصلاۃ علی البسط، ورواہ ایضاً بلفظ آخر البخاری 10/436 فی الادب: باب الانبساط الی الناس، وباب الکنیۃ للصبی وقبل ان یولد، ومسلم رقم 2150 فیہ الادب: باب استحباب تحنیک الولد عند ولادتہ، وابو داود رقم 4969 فی الادب: باب ماجاء فی الرجل یتکنی ولیس لہ ولد۔

② رجالہ ثقات وسماع ابن وھب من ابن لھیعۃ صحیح معتمد بہ عند علماء الحدیث۔

بَابُ تَرْخِيمِ الْأَسْمَاءِ
ناموں کو مختصر کرنے کا بیان

[411] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ حَدَّثَهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّهَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)يَا أُسَيْمُ(قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَذَلِكَ كَانَ يَدْعُوهُ، يُرَخِّمُهُ.

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اس حج میں جو آپ نے کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے اسیم! امام زہری نے کہا: اور اسی طرح آپ ﷺ انہیں ترخیم کے ساتھ پکارا کرتے تھے۔ ①

نوٹ:

ترخیم کا مطلب ہوتا ہے کہ چیز کو مختصر کرنا۔ یعنی کسی کے نام کو آدھا کرنا یا مختصر لینا۔ جیسے کہ آقا کریم علیہ السلام حضرت عائشہ صدیقہ کو "یا عائش" اور حضرت ابو ہریرہ کو "اباہر" کہتے تھے

بَابُ تَرْخِيمِ الْكُنَى
کنیتوں کو مختصر کرنے کا بیان

[412] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنَ لِي، فَإِذَا هُوَ بِلَبَنٍ فِي قَدَحٍ، فَقَالَ:)أَبَا هِرٍّ، الْحَقْ بِأَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ(. ثُمَّ قَالَ:)أَبَا هِرٍّ(. قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ:) خُذْ فَنَاوِلْهُمْ. قَالَ: فَنَاوَلْتُهُمْ رَجُلًا رَجُلًا، فَشَرِبَ، فَإِذَا رَوِيَ أَخَذْتُهُ، فَنَاوَلْتُهَا الْآخَرَ، حَتَّى رَوِيَ الْقَوْمُ، ثُمَّ انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ

① فی اسنادہ معاویۃ بن یحی الصدفی، و هو ضعیف کما قال الحافظ فی التقریب۔

فَتَبَسَّمَ، ثُمَّ قَالَ:)اَبَا هِرٍّ، بَقِيتُ اَنَا وَاَنْتَ(. قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللّٰـهِ. قَالَ:)خُذْ فَاشْرَبْ.

حضرت مجاہد سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے سو آپ نے مجھے اجازت دی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک پیالے میں دودھ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہر! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بلا لاؤ پھر فرمایا: ابوہر! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں: فرمایا کہ (یہ پیالہ) لے اورانہیں (پینے کے لیے) دے تو میں نے ان میں سے ایک ایک آدمی کو دیا تو اس نے پیا سو جب وہ سیر ہو گیا تو میں نے اس سے لے کر دوسرے کو دے دیا حتیٰ کہ پوری قوم سیر ہو گئی پھر میں آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا تو تبسم فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ ابوھر! باقی میں اور تو بچ گئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لے اور پی۔ ①

بَابُ نِسْبَةِ الرَّجُلِ بِمَا قَدْ شُهِرَ بِهِ مِنْ اٰبَائِهٖ

آدمی کا اپنے مشہور آباء میں سے کسی کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے کا بیان

[413] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي الْمُعَلَّى، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَا مِنَ النَّاسِ اَمَنُّ فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنَ ابْنِ اَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِي قُحَافَةَ، وَلَكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰـهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت ابن ابوالمعلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے کوئی بھی اپنی صحبت میں اور اپنے مال میں ابوقحافہ سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والا نہیں ہے اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو بناتا لیکن (میری) محبت اور اخوت ایمان (ان کے ساتھ برقرار ہے) اور بلاشبہ تمہارے صاحب اللہ عزوجل کے خلیل ہیں۔ ②

① البخاری 11/240-246 فی الرقاق: باب کیف کان عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم، و فی الاستئذان: باب اذا دعی الرجل فجاء ہل یستاذن، واحمد فی المسند 2/515۔

② رواہ الترمذی رقم 3360 فی المناقب: مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وہو حدیث حسن بشواہدہ انظرہا فی جامع الاصول رقم 6405 و 6406۔

بَابُ انْتِسَابِ الرَّجُلِ إِلَى جَدِّهِ

آدمی کا اپنے دادا کی طرف منسوب ہونے کا بیان

[414] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا اَبَا عُمَارَةَ، وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: فَاَمَّا اَنَا فَاَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَمْ يُوَلِّ، وَلَكِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ، فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ، وَاَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَهُوَ يَقُولُ:)اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ، اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا ایک آدمی ان کے پاس آیا تو اس نے کہا: اے ابو عمارہ! تم جنگ حنین کے دن پیٹھ پھیر گئے تھے (یعنی جنگ سے بھاگ گئے تھے) تو فرمایا: سو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری تھی لیکن قوم نے جلد بازی کی تھی سو انہیں قبیلہ ھوازن نے اپنے تیروں کا نشانہ بنایا تھا اور حضرت ابو سفیان بن الحارث نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

''میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔''[1]

بَابُ نِسْبَةِ الرَّجُلِ إِلَى مَنْ اُشْهِرَ بِهِ مِنْ اُمَّهَاتِهِ

آدمی کا اپنی مشہور ماؤں میں سے کسی طرف اپنی نسبت کرنا

[415] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ نُمَيْرٍ، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْآنَ رَطْبًا كَمَا أُنْزِلَ، فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ.

[1] البخاری 8/21-37 فی المغازی: باب قول اللہ تعالیٰ: (ویوم حنین اذا اعجبتکم کثرتکم فلن تغن عنکم شیئا)، وفی کتب اخری، ومسلم رقم 1776 فی الجھاد: باب غزوۃ حنین، والترمذی رقم 1688 فی الجھاد: باب ما جاء فی الثبات عند القتال۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کو یہ بات خوش کرتی ہے کہ وہ قرآن پاک کو تروتازہ پڑھے جیسا کہ وہ نازل ہوا تو اسے چاہیے کہ وہ ابن ام عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی قراءت کے مطابق پڑھے۔ ①

بَابُ مَا جَاءَ فِي كُنَى النِّسَاءِ

عورتوں کی کنیت کا بیان

[416] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كُلُّ نِسَائِكَ لَهُنَّ كُنًى غَيْرِي. قَالَ:)فَاكْتَنِي بِابْنِكِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ(فَكَانَتْ تُدْعَى أُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی تمام ازواج کی کنیت ہے سوائے میرے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر کے ساتھ اپنی کنیت رکھ لے سو اسی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کو ام عبداللہ پکارا جاتا تھا۔ ②

نوٹ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن زبیر کی سگی خالہ ہیں اور خالہ بمنزلہ والدہ کے ہوتی ہے سو اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کو ان کے نام پر اپنی کنیت رکھنے کا حکم فرمایا اور اہل عرب اس طرح کنیتیں رکھا کرتے تھے۔

[417] حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ النَّاقِدُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَسْقَطْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ، وَكَنَّانِي بِأُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَيْسَ فِينَا امْرَاَةٌ اسْمُهَا عَائِشَةُ إِلَّا كُنِيَتْ أُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کچے نامکمل بچہ کو جنم دیا۔ سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام عبداللہ رکھا تو میری کنیت آپ نے (اس کے نام پر) ام عبداللہ رکھی۔ راوی محمد کا کہنا ہے کہ ہم میں جو

① رواہ احمد فی المسند، 1/25-26، واسنادہ ضعیف، ولکن یشھد لہ حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، الذی رواہ احمد فی المسند، 1/455 و 454، ولفظہ: من احب ان یقرا القرآن غضا کما انزل فلیقرأ قراءۃ ابن ام عبد، واسنادہ حسن۔

② رواہ ابو داؤد رقم 4970 فی الادب: باب فی المراۃ تکنی واسنادہ قوی۔

کوئی بھی عائشہ نام کی عورت ہوتی تو اس کی کنیت ام عبداللہ ہی رکھی جاتی۔ ①

نوٹ:

یہ روایت ضعیف و مجہول ہے محدثین نے اس کی صحت سے انکار کیا ہے اور وضاحت کی ہے کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ جو حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ ان کے علاوہ آپ کی کسی اولاد کا کسی زوجہ محترمہ سے ثبوت نہیں ہے۔

بَابُ مُمَازَحَةِ الرَّجُلِ إِخْوَانَهُ

آدمی کا اپنے بھائیوں کے ساتھ خوش طبعی کرنا

[418] اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَيَّارٍ، ثنا اَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّكَ تَمْزَحُ مَعَنَا. قَالَ:)إِنِّي لَا اَقُولُ إِلَّا حَقًّا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے ساتھ مزاح فرماتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ میں جو بات بھی کرتا ہوں سچ ہی کہتا ہوں۔ ②

نوٹ:

صحابہ کرام نے مزاح کی اجازت طلب کی تھی کہ آپ ہمارے ساتھ مزاح کرتے ہیں ہم بھی آپس میں کیا کریں تو اس کے جواب میں یہ بیان فرمایا۔ اور اس کی اجازت نہ دی کہ (ان کے آپس کے) مزاح میں کہیں خلاف حقیقت اور کسی کی دل آزاری والا پہلو نہ نکلے۔

بَابُ مُمَازَحَةِ الصِّبْيَانِ

بچوں سے خوش طبعی کرنے کا بیان

[419] اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرِ بْنِ الْحَكَمِ، ثنا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ

① وفی اسنادہ داود بن المجر، ابو سلیمان البصری، وھو متروک، کما قال الحافظ فی التقریب۔
② ورواہ الترمذی رقم 1991 فی البر والصلۃ: باب ما جاء فی المزاح، وقال الترمذی: ہذا حدیث حسن۔ وھو کما قال۔

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ:)كَانَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَفْكَهِ النَّاسِ مَعَ صَبِيٍّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ بچوں کے ساتھ دل لگی کرنے والے تھے۔ ①

بَابُ كَيْفَ مُمَازَحَةُ الصِّبْيَانِ

بچوں کے ساتھ کیسے خوش طبعی ہو؟

[420] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَبُو إِسْحَاقَ بْنُ اَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''اے دو کانوں والے''۔ ②

بَابُ بَقِيقِ الصِّبْيَانِ

بچوں کو اپنے اوپر چڑھانے کا بیان

[421] اَخْبَرَنَا اَبُو يَحْيَى السَّاجِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: بَصُرَ عَيْنَايَ هَاتَانِ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ الْحَسَنِ اَوِ الْحُسَيْنِ، وَهُوَ يَقُولُ:)تَرَقَّ عَيْنَ بَقَّةٍ(فَوَضَعَ الْغُلَامُ قَدَمَهُ عَلَى صَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)اللّٰـهُمَّ إِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میری ان دونوں آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہما (میں سے کسی ایک کو) پکڑا ہوا تھا آپ فرما رہے: ''چھوٹی آنکھوں والے چڑھتا آ'' سو اس بچے نے اپنے قدم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر رکھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے کہا: اے اللہ! بے شک میں اس

---

① وفیہ ابن لہیعۃ وھو ضعیف۔

② رواہ الترمذی رقم 1993 فی البر والصلۃ: باب ما جاء فی المزاح، وابو داود رقم 5002 فی الادب: باب ما جاء فی المزاح وفیہ شریک القاضی وھو حدیث حسن کما قال الالبانی فی، تخریج المشکاۃ، رقم 4887۔ فی المصریۃ: باب ممازحۃ الصبیان۔

سے محبت کرتا ہوں سوتو بھی اس سے محبت فرما۔ ①

[422] حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، ثنا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " كُنْتُ أَتَعَلَّقُ بِشَعْرٍ فِي ظَهْرِ أَبِي الزُّبَيْرِ، وَهُوَ يَرْتَجِزُ وَيَقُولُ: أَبْيَضُ مِنْ آلِ أَبِي عَتِيقٍ مُبَارَكٌ مِنْ وَلَدِ الصِّدِّيقِ أَلَذُّهُ كَمَا أَلَذُّ رِيقِي قَالَ الزُّبَيْرُ: وَحَدَّثَنِي مُصْعَبٌ، عَنْ جَدِّي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِهِ.

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابوالزبیر کی پیٹھ کے بالوں سے چمٹا ہوا تھا اور وہ یہ رجزیہ کلمات پڑھ رہے تھے:

ابیض من ال ابی عتیق
مبارک من ولد صدیق

"آل ابی عتیق کا کتنا سفید بچہ ہے حضرت ابوبکر صدیق کی اولاد برکتوں والی ہے۔"

حضرت زبیر نے کہا اور مجھ سے حضرت مصعب نے از جد خود حضرت عبداللہ بن مصعب از ہشام بن عروہ از والد خود اسی کی مثل روایت بیان کی ہے۔ ②

بَابُ مَا يُلَقَّنُ الصَّبِيُّ إِذَا أَفْصَحَ بِالْكَلَامِ

جب بچہ بولنے کے قابل ہوتو اسے کیا تلقین کی جائے؟

[423] حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثنا أَبُو أُمَيَّةَ - يَعْنِي: عَبْدَ الْكَرِيمِ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي الَّذِي حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)إِذَا أَفْصَحَ أَوْلَادُكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، ثُمَّ لَا تُبَالُوا مَتَى مَاتُوا، وَإِذَا أَثْغَرُوا فَمُرُوهُمْ بِالصَّلَاةِ نَوْعٌ آخَرُ.

① قال فی المجمع، 176/9: رواہ الطبرانی، وفیہ ابو مزرد ولم اجد من وثقہ۔ قلت: الا قولہ، اللھم انی احبہ فاحبہ، فھو فی الصحیحین حیث اخرجہ البخاری 286/4 و 287 فیہ البیوع باب ما ذکر فی الاسواق، وفی اللباس باب السخاب للصبیان، و مسلم فی فضائل الصحابۃ باب فضائل الحسن والحسین رضی اللہ عنہما۔ انظر، جامع الاصول، رقم 2552، 2555، 2556، 2557۔
② الرجز فی، لسان العرب، 507/3، لذذ۔

حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا کی کتاب میں لکھا پایا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے بچے بولنے لگیں تو انہیں کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ" کہنا سکھاؤ پھر: ①

[424] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدَانَ الْبَجَلِيُّ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْصَحَ الْغُلَامُ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَّمَهُ هَذِهِ الْآيَةَ: " وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ جب بنی عبد المطلب میں سے کوئی بچہ بولنے لگتا تو اسے یہ آیت سکھاتے:

﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا.﴾

"اور یوں کہو! تمام تر تعریفیں اللہ کی ذات کے لیے ہیں جس نے اپنے لیے اولاد نہیں بنائی، اور نہ اس کی بادشاہی میں اس کا کوئی شریک ہے، اور نہ کمزوری میں اس کا کوئی حمایت کرنے والا ہے، اور اسی کی بڑائی بیان کرنے کے لیے تکبیر کہو۔" ②

بَابُ أَوَّلِ مَا يُوصَى بِهِ الصَّبِيُّ إِذَا عَقَلَ

جب بچہ سمجھدار ہو جائے تو اسے کیا وصیت کی جائے؟

[425] أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " يَا غُلَامُ، إِنِّي مُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا

① وهو حديث ضعيف، كما قال الالبانی فی، ضعيف الجامع، رقم 488۔
② فی اسناده عبد الكريم بن ابی امية بن المخارق وهو ضعيف، وسفيان بن وكيع، وهو ضعيف۔

عَلَى اَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ، جَفَّتِ الْاَقْلَامُ، وَطُوِيَتِ الصُّحُفُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھے کچھ کلمات سکھاتا ہوں: تو اللہ عزوجل (کے احکام) کی حفاظت کر وہ تیری حفاظت کرے گا۔ اللہ کی حفاظت کر، اسے تو اپنے سامنے پائے گا، اور جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کرنا اور جب تو مدد مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا، اور جان لے کہ اگر پوری امت اس بات پر جمع ہو جائے کہ وہ تجھے نفع دے تو وہ تجھے کوئی نفع نہیں دے سکے گی مگر وہی کچھ جو اللہ عزوجل نے تیرے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر (تمام لوگ) اس بات پر جمع ہو جائیں کہ وہ تجھے کوئی نقصان دینا چاہیں تو وہ تجھے (ذرا بھر) نقصان نہیں دے سکیں گے مگر وہی کچھ جو اللہ عزوجل نے تیرے لیے لکھ دیا ہے، قلم خشک ہو چکے اور صحیفے لپیٹ دیئے گئے۔ [1]

بَابُ مَا يَقُولُ لِوَلَدِهِ إِذَا زَوَّجَهُ

جب اپنے بیٹے کی شادی کرے تو کیا پڑھے؟

[426] اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا بَكَّارُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِي الْجَارُودِ الْبَصْرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰـهِ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ عَمِّهِ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰـهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اضْرِبُوا عَلَى الصَّلَاةِ لِسَبْعٍ، وَاعْزِلُوا فِرَاشَهُ لِتِسْعٍ، وَزَوِّجُوهُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ إِنْ كَانَ، فَإِذَا فَعَلَ فَلْيُجْلِسْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: لَا جَعَلَكَ اللّٰـهُ عَلَيَّ فِتْنَةً فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (بچوں کو) سات سال (کی عمر) والے کو نماز (نہ پڑھنے) پر مارو اور نو سال (کی عمر) پر اس کے بستر کو (اپنے بستروں سے) الگ کر دو اور جب سترہ سال کے ہو جائیں تو ان کی شادیاں کر دو۔ سو جب وہ یہ (یعنی شادی) کرے تو اسے اپنے سامنے بٹھاؤ پھر پڑھو:

﴿لَا جَعَلَكَ اللهُ عَلَيَّ فِتْنَةً فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ﴾

[1] رواه الترمذی رقم 2518 فی صفة القيامة: باب رقم 60، واحمد فی المسند 1/293 و 303 و 307، وقال الترمذی: ہذا حديث حسن صحيح، وهو كما قال: قال الحافظ ابن رجب الحنبلی فی، جامع العلوم والحكم، صفحه 161: وقد روی ہذا الحديث عن ابن عباس من طرق كثيره من رواية ابنه علی و مولاء عكرمة، وعطاء بن ابی رباح، وعمرو بن دينار، وعبيد الله بن عبدالله، وعمر مولی عفرة، وابن ابی مليكة وغيرہم۔ وقد جمع الحافظ طرق ہذا الحديث وشرحه شرحاً وافياً فی رسالة سماہا، نور الاقتباس فی وصية ابن عباس۔

"اللہ تعالیٰ تجھے میرے لیے فتنہ نہ بنائے نہ دنیا میں اور نہ ہی آخرت میں۔" ①

بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى الرَّجُلِ إِذَا جَلَسَ بِفِنَاءِ دَارِهِ

آدمی جب اپنے گھر کے صحن میں بیٹھے تو اس پر کیا لازم ہے؟

[427] أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رَزِينٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زِبْرِيقٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا خَيْرَ فِي الْجُلُوسِ عَلَى الطُّرُقَاتِ، إِلَّا مَنْ هَدَى السَّبِيلَ، وَرَدَّ التَّحِيَّةَ، وَغَضَّ الْبَصَرَ، وَأَعَانَ عَلَى الْحَمُولَةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راستوں میں بیٹھنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے سوائے اس شخص کے جو راستے کی راہنمائی کرنے والا ہوں اور سلام کا جواب دینے والا، اور نظروں کو جھکانے والا اور وزن اٹھانے میں مدد کرنے والا ہو۔ ②

بَابُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنْ نُصْرَةِ أَخِيهِ إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ

آدمی پر اپنے بھائی کی امداد کرنے میں کیا واجب ہے؟

[428] أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ سَنْجَرُ، ثنا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ مُوسَى بْنَ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أُذِلَّ عِنْدَهُ مُؤْمِنٌ فَلَمْ يَنْصُرْهُ، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَنْصُرَهُ، إِلَّا أَذَلَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے سامنے کسی مومن کو ذلیل کیا جائے اور وہ اس کی مدد نہ کرے حالانکہ وہ اس کی مدد کرنے پر قادر ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے ذلیل فرمائے گا۔ ③

① فیہ عبداللہ بن المثنی وفیہ مقال وفیہ ایضاً من لا یعرف۔

② فی اسنادہ یحیی بن عبیداللہ فھو متروک وافحش الحاکم فرماہ بالوضع۔

③ فی اسنادہ ابن لھیعۃ وھو ضعیف۔ وقال الالبانیفی، ضعیف الجامع، رقم 5387: حدیث ضعیف۔ قولہ (محمد بن اسحاق سنجر) فی المصریۃ محمد بن سنجر۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ نَصَرَ اَخَاهُ

اپنے بھائی کی مدد کرنے کے ثواب کا بیان

[429] اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، ثنا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَالَ رَجُلٌ مِنْ عِرْضِ اَخِيهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيهِ كَانَ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اپنے بھائی کی عزت کے درپے ہوا تو ایک آدمی نے لوگوں میں سے اسے جواب لوٹائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی عزت کے درپے شخص کو جواب دیتا ہے تو وہ اس کے لیے دوزخ سے آڑ بن جاتا ہے۔[1]

بَابُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ إِسْمَاعُ الْاَصَمِّ

بہرے کو سنانے پر اجر و ثواب کا بیان

[430] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ اَبِي هِلَالٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)لَيْسَ نَفْسٌ مِنْ بَنِي آدَمَ إِلَّا عَلَيْهَا صَدَقَةٌ فِي كُلِّ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ(. قِيلَ: وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ وَمِنْ اَيْنَ لَنَا صَدَقَةٌ نَتَصَدَّقُ بِهَا؟ قَالَ:" إِنَّ اَبْوَابَ الْخَيْرِ كَثِيرٌ: التَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّهْلِيلُ، وَتَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ، وَتُمِيطُ الْاَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَتُسْمِعُ الْاَصَمَّ، وَتَهْدِي الْاَعْمَى.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی آدمی کا کوئی نفس ایسا نہیں مگر یہ کہ اس پر صدقہ کرنا ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے لازم ہے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ (صدقہ) کیا ہے اور ہمارے لیے صدقہ (اتنی مقدار

[1] ورواہ الترمذی رقم 1932 فی البر والصلۃ: باب ما جاء فی الذب عن عرض المسلم، واحمد فی المسند، وھو حدیث صحیح۔

میں) کہاں سے آئے جسے ہم صدقہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، بلاشبہ بھلائی کے دروازے بہت زیادہ ہیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہنا اور نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا اور راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا اور بہرے کو سنانا اور اندھے کو راستہ دکھانا (یہ سب اعمال کرنا صدقہ ہیں)۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا ذُكِّرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

جب اللہ عزوجل کی یاد آئے تو کیا پڑھے؟

[431] اَخْبَرَنَا اَبُو اَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَلْقَمَةَ نَصْرُ بْنُ خُزَيْمَةَ، اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَخِيهِ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَائِشَةَ، قَالَ: قَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّ رَجُلًا خَوَّنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ ائْتَمَنَهُ عَلَى بَعْضِ الْاَمَانَةِ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ. قَالَ: فَانْتَهَرْتُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)دَعُوهُ، اللّٰهُمَّ إِنِّي اَذْكُرُكَ إِذَا ذُكِّرْتُ بِكَ(. قَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ: فَانْتَهَرْتُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)دَعُوهُ، اللّٰهُمَّ إِنِّي اَنْشُدُكَ إِذَا نُشِدْتُ بِكَ.

حضرت ابن عائذ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیانت کی اور آپ ﷺ نے اسے بعض امانات پر امین مقرر کیا تھا اس نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ میں آپ کو اللہ عزوجل کی یاد دلاتا ہوں کہتے ہیں کہ میں نے اس کو جھڑکا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، اے اللہ! بے شک میں تجھے یاد کرتا ہوں جب مجھے تو یاد دلایا جائے تو اس آدمی نے کہا بلاشبہ میں آپ کو اللہ عزوجل کی قسم دلاتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں نے اسے جھڑکا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اے اللہ! بے شک میں تیری ذات کی قسم اٹھاتا ہوں جب مجھے تیری ذات کی قسم دلائی جائے۔ ②

---

① رجالہ ثقات۔

② فیہ نصر بن خزیمة بن عبادة بن محفوظ لم اجدله ولا لابیه ترجمة فی ما بین یدی من کتب الرجال قوله (ابن عائشة) فی المصرية (ابن عائذ)۔

بَابُ مَا يَقُولُ لِمَنْ جَهِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ

جس کے ساتھ جھگڑا کیا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو کیا کہے؟

[432] حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثنا اَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ اَبِي الْوَزِيرِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمَدَنِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جُهِلَ عَلَى اَحَدِكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلْيَقُلْ: اَعُوذُ بِاللّٰـهِ مِنْكَ، إِنِّي صَائِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک سے جھگڑا کیا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: ''میں اللہ تعالیٰ کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بے شک میں روزہ دار ہوں۔''[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ مَنْ يَدْعُو بِدُعَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ

جب کوئی جاہلیت کی پکار کو سنے تو کیا کہے؟

[433] اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُمَرَ الْقَلْزُمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ خَلَفٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عُجْرِ بْنِ مِدْرَاعٍ التَّمِيمِيِّ، قَالَ: يَا آلَ تَمِيمِ - وَكَانَ مِنْ بَنِي تَمِيمِ - فَقَالَ وَهُوَ عِنْدَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَقَالَ اُبَيٌّ اَعَضَّكَ اللّٰـهُ بِهَنِ اَبِيكَ. قَالُوا: مَا عَهِدْنَاكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ فَحَّاشًا. قَالَ:)إِنَّ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا مَنِ اعْتَزَى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ نُسَمِّيَهُ وَلَا نَكْنِيَهُ.

حضرت مکحول سے روایت ہے کہ حضرت عجر بن مدراع تمیمی نے کہا: اے آل تمیم! اور وہ بنی تمیم سے تھے کہتے ہیں کہ وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے سو انہوں نے کہا: اے ابی! اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے تیرے باپ کو کاٹا۔ لوگوں نے کہا: اے ابو منذر! ہم نے تو آپ کو بدگو نہیں پایا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا جو شخص جاہلیت کی طرح تعزیت کرے تو ہم اس کا نام لیں اس کی کنیت نہ لیں۔[2]

[1] ضعیف جداً، کما قال الالبانی فی ضعیف الجامع، رقم 558۔

[2] فیہ سعید بن بشیر و فیہ ضعف و قد رواہ البخاری فی الادب المفرد، رقم 963 و 964 و احمد فی المسند، 5/136 و رجالہ ثقات۔ انظر تخریجہ مفصلاً فی الصحیحۃ للالبانی رقم 269۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ

جب سورۂ بقرہ ختم کرے تو کیا پڑھے؟

[434] أَخْبَرَنِي أَبُو عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي الْمُغِيرَةِ الْقَاضِي، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا خَتَمَهَا قَالَ:)اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ(قُلْتُ لِعَبْدِ الْكَرِيمِ: كَمْ مَرَّةً؟ قَالَ: سَبْعَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ قَرَأَ الَّتِي بَعْدَهَا، فَلَمَّا خَتَمَهَا قَالَ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ حَتَّى بَلَغَ سَبْعًا.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ پڑھی تو جب اسے ختم کیا تو کہا:

﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ﴾

''اے اللہ! ہمارے پروردگار! تیرے لیے ہی تمام تر تعریفیں ہیں۔''

میں نے عبدالکریم سے کہا کتنی دفعہ؟ انہوں نے کہا، سات دفعہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد والی سورة پڑھی سو جب اسے ختم کیا تو اسی کی مثل کہا حتیٰ کہ سات تک پہنچے۔ (یعنی سات مرتبہ اللهم ربنا لك الحمد پڑھا)۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَرَأَ شَهِدَ اللهُ

جب ''اشهد ان لا اله الا الله'' پڑھا تو یہ کہے؟

[435] أَخْبَرَنِي أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ قُتَيْبَةَ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ زُرَارَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ أَيْ رَبِّ.

① فی اسنادہ عبد الکریم البصری ابن ابی المخارق وهو ضعيف، كما قال الحافظ فی ،التقریب،، و حنظله بن ابی المغیرۃ القاضی، قال ابن معین: لا یکتب حدیثه۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا جس وقت آپ نے یہ آیت پڑھی:

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَاُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

''اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ بے شک اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور فرشتوں اور علم والوں نے انصاف پر قائم رہتے ہوئے کہ نہیں ہے کوئی لائق عبادت مگر وہی غالب حکمت والا''

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اور میں بھی گواہی دیتا ہوں اے میرے رب![1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اَتَى عَلَى آخِرِ لَا اُقْسِمُ وَالْمُرْسَلَاتِ وَالتِّينِ

سورۂ قیامہ، سورۂ مرسلات اور سورۂ تین کے آخر میں کیا پڑھے؟

[436] حَدَّثَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَعْرَابِيًّا، مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا قَرَاَ اَحَدُكُمْ: لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَانْتَهَى إِلَى آخِرِهَا: اَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى اَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى فَلْيَقُلْ: بَلَى، وَاَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ، آمَنَّا بِاللّٰهِ، وَإِذَا قَرَاَ: وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا، فَانْتَهَى إِلَى آخِرِهَا: فَبِاَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ فَلْيَقُلْ: آمَنَّا بِاللّٰهِ، وَإِذَا قَرَاَ اَحَدُكُمْ: وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ، فَانْتَهَى إِلَى آخِرِهَا: اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ فَلْيَقُلْ: بَلَى، وَاَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ " قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ: ذَهَبْتُ اُعِيدُ عَلَى الْبَدَوِيِّ؛ لِاَنْظُرَ كَيْفَ اَحْفَظُهُ، فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، اَتَرَانِي لَمْ اَحْفَظْ، لَقَدْ حَجَجْتُ سِتِّينَ حَجَّةً اَوْ سَبْعِينَ حَجَّةً، مَا مِنْهَا حَجَّةٌ إِلَّا وَاَنَا اَعْرِفُ الْبَعِيرَ الَّذِي حَجَجْتُ عَلَيْهِ.

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے حضرت اسماعیل بن امیہ نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں نے دیہاتیوں میں سے ایک دیہاتی سے سنا اس نے کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضرت ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک پڑھے:

[1] رواہ احمد فی المسند، 166/1، والطرانی، وابن ابی حاتم، واسنادہ ضعیف، وقد ساق اسانیدہ الحافظ ابن کثیر فی تفسیر، 2/21-22 عن قولہ تعالیٰ: (شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو ـــ) الایۃ۔

﴿لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾

سے لے کر

﴿أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ﴾

تک تو وہ کہے: کیوں نہیں اور میں اس پر گواہوں میں سے ہوں میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔ اور جب ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ سے ﴿فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ﴾ تک تو کہے: ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ اور جب تم میں سے کوئی ﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾ سے آخر ﴿أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ﴾ تک پڑھے تو کہے: کیوں نہیں اور میں بھی اس پر گواہوں میں سے ہوں۔ حضرت اسماعیل بن امیہ نے کہا کہ میں اس دیہاتی پر (یہ حدیث) لوٹانے گیا تا کہ دیکھوں کہ اسے یاد بھی ہے کہ نہیں تو اس نے کہا: اے بھتیجے! تیرا کیا خیال ہے کہ یہ مجھے یاد نہیں ہے۔

بلاشبہ میں نے ساٹھ حج کیے ہیں یا ستر حج کیے ہیں اور ان میں سے کوئی حج بھی ایسا نہیں ہے کہ میں اس اونٹ کو نہ جانتا ہوں جس پر بیٹھ کر میں نے وہ حج کیا۔ (یعنی جو جو حج میں نے جس جس اونٹ پر کیا وہ اونٹ بھی مجھے نہیں بھولا یاد ہے تو یہ روایت کیسے بھول سکتا ہوں)۔ [1]

بَابُ ثَوَابِ مَنْ قَرَأَ خَمْسِينَ آيَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

جو شخص دن اور رات میں پچاس آیتیں پڑھے اس کے ثواب کا بیان

[437] حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يُوسُفَ الْفَحَّامُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثنا حُمَيْدُ بْنُ مِخْرَاقٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)مَنْ قَرَأَ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَمْسِينَ آيَةً لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن اور رات میں پچاس آیتیں پڑھتا ہے وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جاتا۔ [2]

---

[1] رواہ ابو داود رقم 887 فی الصلاۃ: باب مقدار الرکوع والسجود، وفی اسنادہ جہلاۃ، وضعف الحدیث الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 5796۔

[2] فیہ ابن لہیعۃ وہو ضعیف، لکن للحدیث شواہد یحسن بہا۔ انظر والاحادیث الصحیحۃ، رقم 642 و 644 و 657۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ فِي الْيَوْمِ

جو شخص دن میں سو آیتیں پڑھے اس کے ثواب کا بیان

[438] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي سَمِينَةَ، ثنا اَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ فِي الْيَوْمِ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَتِه.

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن میں سو آیتیں پڑھتا ہے اس کے لیے (پوری) رات کے قیام کا اجر و ثواب لکھا جاتا ہے۔ ①

بَابُ تَفْدِيَةِ الرَّجُلِ اَخَاهُ

آدمی کا اپنے بھائی پر فدا ہونے کا بیان

[439] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ - اَوْ ذَكَرْتُ - الْفِتْنَةَ، فَقَالَ:)إِذَا النَّاسُ مَرَجَتْ عُهُودُهُمْ، وَخَفَّتْ اَمَانَاتُهُمْ، كَانُوا هٰكَذَا(، وَشَبَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ؟ فَقُلْتُ: كَيْفَ اَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ عِنْدَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ:)الْزَمْ بَيْتَكَ، وَاَمْسِكْ لِسَانَكَ، وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا یا میں نے (آپ سے) فتنہ کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لوگوں کے عہد ٹوٹ جائیں گے اور ان کی امانتیں ہلکی

---

① قال الالبانی فی ،الاحادیث الصحیحة، رقم 644: اخرجه الدارمی 3453: حدثنا یحیی بن بسطام، ثنا یحیی بن حمزة، حدثنی زید بن واقد، عن سلیمان بن موسیٰ عن کثیر بن مرة عن تمیم الداری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال۔۔۔ فذکرہ۔ قلت: وہذا اسناد حسن، رجاله ثقات معروفون غیر، یحیی بن بسطام، قال ابن ابی حاتم 4/2/132: سالت ابی عنه؟ فقال: شیخ صدوق، مابحدیثه باس قدری، ادخله البخاری فی ، کتاب الضعفاء، فیحول من ہناک۔ ثم رایته فی ، المسند، 4/103 من طریق الہیثم بن حمید عن زید بن واقد به، فصح الحدیث، والحمدلله۔اه۔

ہوجائیں گی اور وہ اس طرح ہوجائیں گے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں (اس وقت) کیسے کروں؟ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کردے، توآپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر کو لازم پکڑنا اور اپنی زبان کو روک کر رکھنا جسے تو پہچانتا ہے اسے پکڑ لینا اور جو تجھے ناپسند ہو اسے چھوڑ دینا اور بالخصوص تو اپنی ذات کو لازم پکڑنا اور لوگوں کے معاملہ کو چھوڑ دینا۔ ①

بَابُ التَّفْدِيَةِ بِالْاَبَوَيْنِ

اپنے والدین کو فدا کرنے کا بیان

[440] اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: " لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَبَوَيْهِ اَوْ كِلَيْهِمَا. يُرِيدُ حِينَ قَالَ: فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي، وَهُوَ يُقَاتِلُ.

حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے جنگ احد کے دن اپنے والدین کو یا دونوں کو جمع فرمایا اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي﴾

''میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔''

اور وہ لڑائی کررہے تھے۔ ②

بَابُ التَّفْدِيَةِ بِالْوَجْهِ

اپنے چہرے کو فدا کرنے کا بیان

[441] حَدَّثَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ

① رواہ ابو داود رقم 4343 فی الملاحم: باب الامر والنهی، واحمد 2/212۔ والحاکم 4/525 وصححه ووافقه الذهبی، وهو کما قالا۔ انظر، الاحادیث الصحیحة، رقم 205۔

② رواہ البخاری 7/66 فی فضائل اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم: باب مناقب سعد بن ابی وقاص، و 7/286 فی المغازی: باب (واذ همت طائفتان ان تفشلا)، ومسلم رقم 2412 فی فضائل الصحابة: باب من فضائل سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه، والترمذی رقم 3755 فی المناقب: باب مناقب سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه۔

جُدْعَانَ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّـهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّـهُ عَنْهُ إِذَا لَقِيَ مَعَ رَسُولِ اللَّـهِ صَلَّى اللَّـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدُوَّ جَثَا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَنَثَرَ كِنَانَتَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَالَ:)وَجْهِي لِوَجْهِكَ الْوِقَاءُ، وَنَفْسِي لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ، وَعَلَيْكَ سَلَامُ اللَّـهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ.

حضرت علی بن زید بن جدعان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی دشمن سے ملاقات کرتے (یعنی دشمن سے لڑتے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور اپنے ترکش کو آپ کے سامنے الٹ دیتے اور فرماتے: میرا چہرہ آپ کے چہرہ مبارک کا بچاؤ کرنے والا ہے، میری جان آپ کی ذات پر قربان اور آپ کی ذات پر اللہ تعالیٰ کا کبھی نہ ختم ہونے والا اسلام ہو۔ [1]

بَابُ التَّفْدِيَةِ بِالْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ

مال اور اولاد کو فدا کرنے کا بیان

[442] أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُعَلَّى، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّـهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّـهِ صَلَّى اللَّـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:)إِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهُ اللَّـهُ تَعَالَى بَيْنَ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعِيشَ فِيهَا، يَأْكُلُ مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ(فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّـهُ عَنْهُ قَالَ: بَلْ نَفْدِيكَ يَا رَسُولَ اللَّـهِ بِأَمْوَالِنَا وَأَبْنَائِنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّـهِ صَلَّى اللَّـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَا مِنَ النَّاسِ أَمَنُّ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنَ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا، وَلَكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّـهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت ابن ابوالمعلیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: بے شک ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اس بات کا اختیار عطا فرمایا ہے کہ وہ دنیا میں جتنا چاہے زندگی گزارے اور جو کھانا چاہے وہ اس سے کھائے اور اپنے رب عزوجل کی ملاقات کے درمیان تو اس بندے نے اپنے رب عزوجل سے ملاقات کرنے کو اختیار فرمایا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں اللہ تعالیٰ اپنے مالوں اور اپنے بیٹوں سمیت آپ پر فدا

[1] وفیہ علی بن زید بن جدعان۔ وھو ضعیف، کما قال الحافظ فی التقریب۔

کرے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے کسی کا بھی اپنی صحبت اور اپنے مال کے ساتھ ابن ابی قحافہ بڑھ کر ہم پر احسان نہیں ہے اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ کو خلیل بناتا لیکن محبت واخوت ایمان (اس کے ساتھ برقرار) ہے اور بے شک تمہارے صاحب اللہ عزوجل کے خلیل ہیں۔ ①

بَابُ مَنْ يَرُدُّ عَلَى مَنْ يَفْدِيهِ

فدا ہونے والے کو کیا جواب دیا جائے؟

[443] اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، اَخْبَرَنِي رَبَاحُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ: نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا يُفْدَى الْحَبِيبُ بِالْحَبِيبِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: كَمَا تَقُولُ فَدَيْتُكَ.

حضرت رباح بن محمد اپنے والد سے وہ حضور نبی کریم ﷺ سے مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ آپ سے ایک عرض کرنے والے نے عرض کیا: آپ پر ہماری مائیں اور باپ قربان، تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ دوست دوست پر قربان کرتا ہے۔ احمد بن صالح نے کہا: جیسا کہ تو کہتا ہے: میں تجھ پر قربان ہو جاؤں۔ ②

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا انْتَهَى إِلَى مَجْلِسٍ يَجْلِسُ فِيهِ

جب کوئی مجلس میں آئے اور اس میں بیٹھے تو کیا پڑھے؟

[444] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ حَفْصٍ - وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَلْقَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ(. فَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ قَالَ: الْحَمْدُ

① سبق تخريجه تحت رقم 413۔
② في اسناده جهالة وانقطاع۔

لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا اَنْ يُحْمَدَ، وَيَنْبَغِي لَهُ وَيَرْضَى. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)كَيْفَ قُلْتَ؟(فَرَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَوْمِ: " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا عَشَرَةُ اَمْلَاكٍ، كُلُّهُمْ حَرِيصٌ عَلَى اَنْ يَكْتُبَهَا، فَمَا دَرَوْا كَيْفَ يَكْتُبُونَهَا حَتَّى رَفَعُوهَا إِلَى ذِي الْعِزَّةِ، فَقَالَ: اكْتُبُوهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے حضور نبی کریم ﷺ کو سلام کیا اور لوگوں کو السلام علیکم کہا تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے سلام کے جواب میں فرمایا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، سو جب وہ آدمی بیٹھ گیا تو اس نے کہا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا اَنْ يُحْمَدَ. وَيَنْبَغِي لَهُ وَيَرْضٰى﴾

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں بہت زیادہ، پاکیزہ، بابرکت جیسا کہ ہمارا رب پسند کرتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے اور اس کی ذات کے لیے جو (تعریفیں) مناسب ہیں اور جن پر وہ راضی رہے۔''

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیسے کہا؟ تو اس نے جیسے کہا تھا اسی طرح وہ کلمات حضور نبی کریم ﷺ کو دوبارہ سنائے تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے دس فرشتے ان کلمات کی طرف حرص کرتے ہوئے لپکے ہیں کہ وہ اسے لکھیں لیکن انھیں یہ معلوم نہیں کہ وہ اسے کیسے لکھیں (یعنی اس کے اجر وثواب کو) حتیٰ کہ وہ اسے (یعنی مذکورہ دعا کو) اٹھا کر اللہ رب العزۃ کی بارگاہ میں لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کو ایسے ہی لکھو جس طرح میرے بندے نے یہ (کلمات) کہے ہیں۔ [1]

بَابُ السَّلَامِ إِذَا انْتَهَى الرَّجُلُ إِلَى الْمَجْلِسِ
آدمی جب مجلس میں پہنچے تو سلام کرے

[445] اَخْبَرَنِي اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ، ثنا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ السَّدُوسِيُّ، ثنا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

[1] نسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 341، فی اسنادہ خلف بن خلیفۃ اختلط فی۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوا مَجْلِسًا، فَيَقُومُونَ عَنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، إِلَّا كَأَنَّمَا تَفَرَّقُوا عَنْ جِيفَةِ حِمَارٍ، وَكَانَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ بھی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اللہ عزوجل کے ذکر کے بغیر اٹھ جاتے ہیں تو گویا کہ وہ مردار گدھے کے پاس سے جدا ہوئے ہیں اور یہ مجلس (جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا گیا) قیامت کے دن ان کے لیے باعث حسرت (وندامت) ہو گی۔[1]

بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ لِجُلَسَائِهِ

آدمی مجلس میں بیٹھنے والوں کے لیے کیا دعا کرے؟

[446] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثنا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا لَمْ يَقُمْ حَتَّى يَدْعُو لِجُلَسَائِهِ بِهٰذِهِ الْكَلِمَاتِ، وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ لِجُلَسَائِهِ:)اللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ إِلَى جَنَّتِكَ، وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا، اللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا، وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا.

حضرت نافع سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی مجلس میں بیٹھتے تو اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک کہ شرکاء مجلس کے لیے ان کلمات کے ساتھ دعا نہ کر لیتے اور ان کا گمان یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے ہم مجلسوں کے لیے یہ دعا کرتے تھے:

---

[1] رواہ ابو داود رقم 4855 فی الادب: باب کراہیۃ ان یقول الرجل من مجلسہ ولا یذکر اللہ، والحاکم 492/1، وقال الحاکم: صحیح علی شرط مسلم، ووافقہ الذہبی وھو کما قالا۔ انظر الاحادیث الصحیحۃ، رقم 77۔

﴿اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ إِلٰی جَنَّتِكَ، وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِهٖ عَلَیْنَا مَصَائِبَ الدُّنْیَا، اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَا یَرْحَمُنَا﴾

''اے اللہ! ہمیں اپنی ذات کا اتنا خوف عطا فرما جو ہمارے اور تیری ذات کی نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اپنی اتنی اطاعت کی توفیق عطا فرما جو ہمیں تیری جنت تک پہنچا دے، اور اتنا یقین جو ہماری دنیا کی مصیبتوں کو آسان کر دے۔ اے اللہ! ہمیں ہماری سماعتوں اور بصارتوں اور قوتوں سے نفع عطا فرما جتنا تو ہمیں زندہ رکھنا چاہے، اور اسے تو ہمارا وارث بنا دے اور تو ہمارا بدلہ ان سے لے جنھوں نے ہم پر ظلم کیا، اور ہماری ان کے خلاف مدد فرما جو ہمارے دشمن ہیں، اور تو اسے ہمارے دین میں مصیبت نہ بنا اور نہ تو دنیا کو ہمارے لیے سب سے بڑا غم، اور ہمارے علم کی انتہا نہ بنانا اور تو اس کو ہم پر مسلط نہ فرمانا جو ہم پر رحم نہ کرے۔''[1]

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا كَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ

جب کوئی کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں بے ہودگی زیادہ ہو جائے تو کیا پڑھے؟

[447] أَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ، أنا الْحَجَّاجُ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا كَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ، ثُمَّ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَقُومَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ إِلَيْكَ، غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں بہت زیادہ بے ہودگی ہو پھر وہ اٹھنے سے پہلے یہ پڑھ لے:

﴿سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ إِلَيْكَ﴾

[1] رواہ الترمذی رقم 3497 فی الدعوات: باب رقم 83 ورواہ ایضا الحاکم فی، المستدرک، 1/528 ووافقہ الذہبی واسنادہ حسن کما قال الالبانی فی، تخریج الکلم، 225۔

"پاک ہے تیری ذات اے اللہ! اور تیری ذات ہی کے لیے حمد ہے، تیری ذات کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری ذات کی طرف رجوع کرتا ہوں۔"
تو اس کے لیے جو اس مجلس میں بے ہودگی ہوئی وہ سب معاف کر دی جائے گی۔ ①

بَابُ كَمْ مَرَّةً يَسْتَغْفِرُ فِي الْمَجْلِسِ
کتنی دفعہ استغفار کیا جائے؟

[448] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ، ثنا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ يَقُولُ مِائَةَ مَرَّةٍ:)رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کا کسی بھی ایک مجلس میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھنا شمار کر لیتے تھے:

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾

"اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا رحم فرمانے والا ہے۔" ②

نوٹ:

آقا کریم ﷺ کا مغفرت طلب کرنا اور توبہ کرنا تعلیم امت کے لیے ہے۔ جمہور علمائے ملت اسلامیہ کا اس پر اجماع ہے کہ انبیاء کرام بالخصوص آقا کریم ﷺ معصوم و محفوظ عن الخطاء ہیں یا پھر آپ ﷺ کا توبہ و استغفار کرنے بارگاہ رب ذوالجلال میں بطور تواضع و انکساری ہے ورنہ توبہ کے لیے اور طلب مغفرت کے لیے گناہ کا صدور لازم آئے گا اور جس سے گناہ صادر ہو وہ نبی نہیں ہو سکتا تو لامحالہ آقا کریم ﷺ کی نبوت کا انکار لازم آئے گا اور کسی بھی نبی کی نبوت کا انکار کفر ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

① رواہ الترمذی رقم 3429 فی الدعوات: باب مایقول الرجل اذا قام من مجلسہ، وصححہ الحاکم 1/536 و ابن حبان فی، صحیحہ، رقم 2366، موارد، وھو حدیث صحیح کما قال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 6068۔
② تقدم تخریجہ برقم 370۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ التَّفَرُّقِ مِنَ الْمَجْلِسِ

مجلس سے اٹھتے وقت حضور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کا بیان

[449] حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا سَوَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَاضِي، ثنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثنا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)اَيُّمَا قَوْمٍ جَلَسُوا فَاَطَالُوا، ثُمَّ تَفَرَّقُوا قَبْلَ اَنْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا كَانَتْ عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تِرَةً، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ.

حضرت صالح سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضرت ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قوم کسی مجلس میں دیر تک بیٹھی رہی پھر انھوں نے جدا ہونے سے پہلے اللہ عزوجل کا ذکر نہ کیا اور اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھا تو یہ مجلس قیامت کے دن ان پر باعث حسرت ہوگی اگر وہ (اللہ تعالیٰ کی ذات) چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو ان کی مغفرت فرمادے۔ [1]

بَابُ السَّلَامِ عَلَى اَهْلِ الْمَجْلِسِ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَقُومَ

جب کوئی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے تو اہل مجلس کو سلام کرے

[450] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثنا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِذَا اَتَى اَحَدُكُمْ مَجْلِسًا فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يَجْلِسَ جَلَسَ، وَإِنْ اَرَادَ اَنْ يَقُومَ فَلْيُسَلِّمْ، فَلَيْسَتِ الْاُولَى بِاَحَقَّ مِنَ الْاُخْرَى.

---

[1] قال الالبانی فی، الاحادیث الصحیحة، رقم 73: اخرجه الترمذی رقم 3377، والحاکم 1/496 واسماعیل القاضی فی، فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم رقم 54، وابن السنی رقم 449، واحمد فی، المسند، 2/446 و 453 و 481 و 484 و 495 وابو نعیم فی، الحلیة، 8/130 عن سفیان الثوری صالح مولی النوامة عن ابی ہریرۃ مرفوعاً۔ قال الترمذی: ہذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابی ہریرۃ مرفوعاً ثم رواہ من طریق ابی اسحاق عن الاغر ابی مسلم عن ابی ہریرۃ وابی سعید مرفوعاً قال:،، مثله، ولم یسبق لفظه۔ کذا قال:، مثله، وعندی وقفة فی کون حدیث الاغر مثله فقد اخرجه مسلم 8/72 وابن ماجة 4182 اھ۔ وانظر، الاحادیث الصحیحة، رقم 75-80۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک مجلس میں آئے تو وہ سلام کرے سو اگر وہ اس مجلس میں بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے اور اگر اٹھنے کا ارادہ کرے تو پھر سلام کرے سو پہلا (سلام لقاء کرنا) دوسرے (سلام وداع) سے زیادہ حقدار نہیں۔ ①

بَابُ الِاسْتِغْفَارِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْمَ

(مجلس سے) اٹھنے سے پہلے استغفار کرنے کا بیان

[451] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، أنا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثنا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَا جَلَسَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ فَخَاضُوا فِي حَدِيثٍ، وَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقُوا، إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمْ مَا خَاضُوا فِيهِ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی قوم کسی مجلس میں بیٹھی سو وہ کسی بات میں محو ہوگئی اور اس نے متفرق (یعنی مجلس سے جدا) ہونے سے پہلے اللہ عزوجل سے استغفار کرلیا تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمادے گا اس بات میں جس میں وہ مشغول ہوگئے تھے (اللہ کے ذکر کو چھوڑ کر)۔ ②

بَابُ كَمْ يَسْتَغْفِرُ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ

جب مجلس سے اٹھے تو کتنی مرتبہ استغفار کرے؟

[452] اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، اَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:)كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فَاَرَادَ اَنْ يَقُومَ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ عَشْرًا إِلَى خَمْسَ عَشْرَةَ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (کسی مجلس میں) بیٹھتے تو آپ کا اٹھنے کا ارادہ ہوتا تو آپ دس سے پندرہ مرتبہ تک اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے۔ ③

---

①البخری فی، لادب المفرد رقم 1007 و 1008 و ابو داود رقم 5208 و الترمذی رقم 2707 و احمد فی، المسند، 230/2 و 287 و 439، و اسنادہ حسن و ھو حدیث صحیح کما قال الالبانی فی، الاحادیث الصحیحۃ، رقم 183۔

②فی اسنادہ جعفر بن الزبیر و ھو متروک الحدیث۔

③فی اسنادہ جعفر بن الزبیر، ایضاً، و ھو متروک الحدیث۔

[453] وَاَخْبَرَنِي اَبُو اَيُّوبَ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَلْقَمَةَ نَصْرُ بْنُ خُزَيْمَةَ، اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَخِيهِ مَحْفُوظٍ، عَنِ ابْنِ عَائِذٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ نَاسِخٍ عَبْدُ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ اسْتَغْفَرَ عِشْرِينَ مَرَّةً فَاَعْلَنَ.

حضرت ابن عائذ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت ابن ناسخ عبداللہ حضرمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ جب کسی مجلس سے اٹھتے تو بیس مرتبہ استغفار کرتے (تاکہ اہل مجلس کو پتہ چل جائے اور وہ بھی اس پر عمل کریں)۔[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا غَضِبَ

جب غصہ آئے تو کیا پڑھے؟

[454] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ مُعَاذٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَغَضِبَ اَحَدُهُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنِّي اَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ دو آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں گالی گلوچ کرنے لگے سو ان میں سے ایک غصے میں آ گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں ایک کلمہ جانتا ہوں اگر وہ (غصے والا) اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ چلا جائے گا (وہ کلمہ ہے):

﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.﴾

''اے اللہ! میں تیری شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں۔''[2]

---

[1] ضعیف، کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 4450 انظر، الاحادیث الضعیفة، لہ رقم 1371۔

[2] رواہ الترمذی رقم 3448 فی الدعوات باب ما یقول عند الغضب۔ وابو داود رقم 4780 فی الادب: باب ما یقال عبد الغضب، وھو حدیث حسن بشاہدہ، قال الترمذی: وفی الباب عن سلیمان بن صرف قال: وہذا حدیث مرسل، عبدالرحمن بن ابی لیلی لم یسمع من معاذ بن ضبل، مات معاذ فی خلافة عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، و قتل عمر بن الخطاب و عبدالرحمن بن ابی لیلی غلام ابن ست سنین۔ وہکذا روی شعبة عن الحکم عن عبدالرحمن بن ابی لیلی اہ۔لکن یشھد لہ حدیث سلیمان بن صرف رضی اللہ عنہ وھو حدیث متفق عیہ انظر، جامع الاصول، رقم 6203۔

[455] اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، ثنا اَبُو الْعُمَيْسِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا إِذَا غَضِبَتْ عَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْفِهَا، ثُمَّ يَقُولُ: " يَا عُوَيِّشُ، قُولِي: اللّٰـهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ، اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِي، وَاَجِرْنِي مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ.

حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب غصے میں ہوتیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ناک کو پکڑ کر ملتے پھر فرماتے: اے عویش! کہو! اے اللہ: حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب میرے گناہ کی مغفرت فرما اور میرے دل کے غصے کو ختم فرما، اور مجھے گمراہ کن فتنوں سے پناہ عطا فرما۔[1]

بَابُ كَيْفَ يُسَلِّمُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو کیسے سلام کرے؟

[456] اَخْبَرَنَا اَبُو اللَّيْثِ الْفَرَائِضِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰـهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، ثنا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: " قَدِمْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِي قَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ، فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلَى اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَيْسَ اَحَدٌ يَقْبَلُنَا، فَانْطَلَقْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى اَهْلِهِ، فَإِذَا ثَلَاثَةُ اَعْنُزٍ، فَقَالَ لَنَا:)احْتَلِبُوا هَذَا اللَّبَنَ، فَاقْتَسِمُوا بَيْنَكُمْ(. قَالَ: فَكُنَّا نَفْعَلُ، وَنَرْفَعُ لِرَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ، فَيَجِيءُ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا، وَيُسْمِعُ يَقْظَانَ، ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَيُصَلِّي، ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُه.

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں اور میرے دو ساتھی آئے اس حال میں کہ ہماری سماعتیں (یعنی کان) اور ہماری بصارتیں (یعنی آنکھیں) تکلیف و مشقت کی وجہ سے ختم ہو گئی تھیں ہم اپنی جانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام پر پیش کرتے تھے تو ہمیں کوئی ایک بھی قبول نہ کرتا تھا سو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ پر پہنچے تو آپ ہمیں اپنے ایک گھر کی طرف لے گئے وہاں پر تین بکریاں تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: ان کا دودھ دوھو اور اسے اپنے درمیان بانٹ لو۔ کہتے ہیں

[1] ضعیف، کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 4440۔

سو ہم اسی طرح کرتے اور رسول اللہ ﷺ کا حصہ اٹھا رکھتے تھے۔ کہتے ہیں کہ پس رسول اللہ ﷺ رات کو کسی وقت تشریف لاتے سو آپ سلام کرتے یوں کہ کوئی سوتا ہوا جاگے نہ اور جاگتے ہوئے سن لیں پھر آپ مسجد میں تشریف لاتے پس نماز ادا کرتے پھر اپنے (دودھ) پینے والے حصہ کی طرف آتے تو اسے نوش فرماتے۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ

جب کھانا کسی کے قریب کیا جائے تو وہ کیا پڑھے؟

[457] حَدَّثَنِي فَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ سُمَيْعٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الزُّعَيْزِعَةِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الطَّعَامِ إِذَا قُرِّبَ إِلَيْهِ:)اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، بِسْمِ اللّٰهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی طرف جب کھانا قریب کیا جاتا تو آپ پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا. وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. بِسْمِ اللّٰهِ﴾

''اے اللہ! جو تو نے ہمیں رزق دیا اس میں ہمارے لیے برکت عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب بچا، اللہ کے نام سے میں شروع کرتا ہوں۔'' ②

بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الطَّعَامِ

کھانا کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھنے کا بیان

[458] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُعِينَا إِلَى طَعَامٍ، لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، فَدُعِينَا إِلَى طَعَامٍ، فَلَمْ يَضَعْ رَسُولُ

① مسلم رقم 2055 فی الاشربة: باب اکرام الضیف وفضل ایثاره، والترمذی رقم 2719 فی الاستئذان: باب کیف السلام، واحمد فی المسند، 3/6۔

② قال ابن علان فی الفتوحات الربانیة، 5/178: قال الحافظ: ہذا حدیث غریب، وفیہ سندہ ابن ابی الزعیزعة، قال البخاری: منکر الحدیث جداً، وقد ذکر ابن عدی ہذا الحدیث فیما انکر علیہ، وقال: لا یتابع علی احادیثہ، وذکرہ ابن حبان فی الضعفاء ووہاہ۔

اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، فَكَفَفْنَا اَيْدِيَنَا، فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ كَاَنَّمَا يُطْرَدُ، فَاَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى الْقَصْعَةِ، فَاَخَذَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَاَجْلَسَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ جَارِيَةٌ فَاَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلَى الْقَصْعَةِ، فَاَخَذَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِنَّ الشَّيْطَانَ لَمَّا اَعْيَاهُ اَنْ نَدَعَ ذِكْرَ اللّٰـهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى طَعَامِنَا جَاءَ بِهَذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ طَعَامَنَا، فَلَمَّا حَبَسْنَاهُ جَاءَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا طَعَامَنَ، فَوَاللّٰـهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا (ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰـهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے سو ہمیں کھانے کے لیے بلایا جاتا تو ہم اپنے ہاتھ (کھانے پر) نہ رکھتے جب تک کہ رسول اللہ ﷺ اپنا ہاتھ مبارک نہ رکھ لیتے۔ سو (ایک دفعہ) ہمیں کھانے کے لیے بلایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک (کھانے پر) نہ رکھا (کھانے کے لیے) تو ہم نے بھی اپنے ہاتھ روک لیے تو ایک اعرابی آیا گویا کہ اسے پیچھے ہٹایا جارہا تھا سو اس نے اپنا ہاتھ پیالے کی طرف بڑھایا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے بٹھالیا پھر ایک لونڈی آئی تو اس نے اپنے ہاتھ کو پیالے کی طرف بڑھایا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک شیطان جب مایوس ہوگیا کہ ہم کھانے پر اللہ عزوجل کا نام لینا نہیں چھوڑیں گے تو وہ اس اعرابی (دیہاتی) کے ساتھ آیا تاکہ اس کے ساتھ ہمارے کھانے کو (اپنے لیے) حلال کرلے تو جب ہم نے اس کو روک لیا تو وہ اس لونڈی کے ساتھ آیا تاکہ ہمارے کھانے کو اس کے ذریعے (اپنے لیے) حلال کرلے تو اللہ کی قسم! بے شک اس (یعنی شیطان) کا ہاتھ میرے ہاتھ میں اس کے (یعنی لونڈی کے) ہاتھ کے ساتھ ہے پھر آپ ﷺ نے اللہ عزوجل کا نام لے کر کھانا کھایا۔[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَسِيَ التَّسْمِيَةَ فِي اَوَّلِ طَعَامِهِ

جب کوئی کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو وہ کیا پڑھے؟

[459] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا شَبَّابٌ خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى الْجُهَنِيَّ، يَقُولُ: اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰـهِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى

[1] رواہ مسم رقم 2017 فی الاشربة: باب آداب الطعام والشراب واحکامها، وابو داود رقم 3866 فی الاطعمة: باب التسمية على الطعام۔

اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ نَسِيَ اَنْ يَذْكُرَ اللّٰـهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي اَوَّلِ طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ حِينَ يَذْكُرُ: بِسْمِ اللّٰـهِ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، فَإِنَّهُ يَسْتَقْبِلُ مِنْ طَعَامِهِ جَدِيدًا، وَيَمْتَنِعُ الْخَبِيثُ مِمَّا كَانَ يُصِيبُ مِنْهُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھانے کے شروع میں اللہ عزوجل کا نام لینا بھول جائے تو جب اسے یاد آئے یہ کہے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ﴾

بلاشبہ وہ اپنے نئے کھانے سے استقبال کرے گا (یعنی گویا کہ اس نے ابھی کھانا شروع کیا ہے) اس کا بسم اللہ پڑھنا خبیث کو روک دے گا۔ جو وہ اس (یعنی کھانے) سے حاصل کر رہا تھا۔ ①

[460] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ حَمْزَةَ النَّصِيبِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ نَسِيَ اَنْ يُسَمِّيَ عَلَى طَعَامِهِ، فَلْيَقْرَأْ: قُلْ هُوَ اللّٰـهُ اَحَدٌ إِذَا فَرَغَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کھانے پر اللہ کا نام لینا (یعنی بسم اللہ پڑھنا) بھول جائے تو اسے چاہیے کہ جب وہ (کھانا کھا کر) فارغ ہو جائے تو

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾

پڑھ لے۔ ②

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى اٰخِرِ الطَّعَامِ

کھانے کے آخر میں بسم اللہ پڑھنے کا بیان

[461] حَدَّثَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ، حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُزَاعِيُّ، وَصَحِبْتُهُ إِلَى وَاسِطَ، وَكَانَ إِذَا اَكَلَ يُسَمِّي، وَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ لُقْمَةٍ قَالَ: بِسْمِ اللّٰـهِ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ. قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنَّ جَدِّي اُمَيَّةَ بْنَ مَخْشِيٍّ حَدَّثَنِي - وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَنَّ

① رواه ابن حبان رقم 1340، موارد، واسناده صحيح۔ انظر، الاحاديث الصحيحة، رقم 198۔

② فی اسناده حمزة النصيبی، وهو متروک متهم بالوضع، كما قال الحافظ فی، التقريب، 199/1، وقد اشتد انكار الامام البيهقی علی ابی محمد الجوينی فی ادخاله هذا الحديث فی كتابه، المحيط، وذكر الذهبی الحديث فی، الميزان، وعده من مناكير حمزة هذا۔

رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُسَمِّ، فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ لُقْمَةٍ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَازَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَكَ حَتَّى سَمَّيْتَ؛ فَقَاءَ الشَّيْطَانُ مَا اَكَلَ.

حضرت جابر بن صبح سے روایت ہے کہ مجھے حضرت مثنٰی بن عبدالرحمن الخزاعی نے حدیث بیان کی اوران کی ان کے ساتھ واسط شہر میں صحبت رہی کہ وہ جب کھانا کھاتے تو تسمیہ (بسم اللہ) پڑھتے سو جب ان کا آخری لقمہ ہوتا تو کہتے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ﴾

کہتے ہیں کہ میں نے ان سے اس بارے عرض کی تو انہوں نے کہا: میرے دادا حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی اور وہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے تھے کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس کھانا کھایا تو بسم اللہ نہ پڑھی سو جب اس کا آخری لقمہ تھا تو اس نے پڑھا:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ﴾

توحضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان تیرے ساتھ کھانے میں شریک رہا حتی کہ تو نے بسم اللہ پڑھی تو شیطان نے جو کھایا تھا اسے قے کر دیا۔ [1]

بَابُ مَا يَقُولُ لِمَنْ يَأْكُلُ مَعَهُ

اپنے ساتھ کھانا کھانے والے کو کیا کہے؟

[462] حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبَّادَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبِ بْنِ بُدَيَّةَ، ثنا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ، فَقَالَ:)اُدْنُ وَكُلْ وَسَمِّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ.

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کھانا تناول فرما رہے تھے تو آپ ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا: قریب آ کھانا کھا اور اللہ عزوجل کا نام لے اور اپنے دائیں طرف سے کھا اور وہاں سے کھا جو تیرے نزدیک ہے۔ (یعنی اپنی طرف سے اپنے سامنے سے کھا)۔ [2]

---

[1] رواہ ابو داود رقم 3868 فی الاطعمة: باب التسمیة علی الطعام، واحمد فی المسند، 4/336 والحاکم 4/108-109، واسنادہ ضعیف، قال الحافظ فی، تخریج الاذکار، 5/189 بعد تخریج الحدیث: ہذا حدیث گریب، لکن الحدیث صحیح بشواہدہ۔ انظر، الارواء، رقم 1965۔

[2] ورواہ ابو داود رقم 3777 فی الاطعمة: باب الاکل بالیمین، والترمذی رقم 1858 فی الاطعمة: باب ماجاء فی التسمیة علی الطعام، ورواہ البخاری ومسلم بلفظ آخر، انظر، الارواء، رقم 1968 و، جامع الاصول، رقم 5445۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ مَعَ ذِي عَاهَةٍ

جب کسی کے ساتھ کوڑھ والا کھانا کھائے تو وہ کیا کہے؟

[463] حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ، فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ، فَقَالَ: (كُلْ بِسْمِ اللّٰهِ، ثِقَةً بِاللّٰهِ، وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کوڑھی شخص کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ پیالے میں رکھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر اللہ کی ذات پر پختہ یقین اور توکل کرتے ہوئے کھا۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ

جب کھائے تو کیا پڑھے؟

[464] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، أنا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاوِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ رِيَاحٍ، - وَقَالَ مَرَّةً: أَخْبَرَنِي رِيَاحٌ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا قَالَ: (الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو پڑھتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ﴾

"تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔" ②

---

① رواہ ابو داود رقم 3925، فی الطب: باب فی الطیرة، والترمذی رقم 1818 فی الاطعمة: باب ما جاء فی الاکل مع المجزوم۔ وفی اسنادہ المفضل بن فضالة بن ابی امیة البصیری ابو مالک اخو مبارک بن فضالة، وهو ضعیف، کما قال فی ،التقریب،، وقد قال الترمذی: ہذا حدیث غریب لا تعرفه الا من هدیث یونس بن محمد عن المفضل من فضالة۔ انظر ،الفتوحات الربانیة، 216/5۔

② رواہ ابو داود رقم 3850 فی الاطعمة: باب ما یقول الرجل اذا طعم، والترمذی رقم 3453 فی الدعوات: باب ما یقول اذا فرغ من الطعام، وابن ماجه رقم 3283، واحمد فی ،المسند، 32/3۔ قال الحافظ: ہذا حدیث حسن، وذکرہ فی ،الفتح، وسکت عنه۔ وقال الالبانی فی ،تخریج الکلم، رقم 188: ضعیف۔

[465] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، ثنا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَجُلٍ، خَدَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ سِنِينَ، اَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامُهُ يَقُولُ:)بِسْمِ اللّٰهِ(. فَإِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ:)اللّٰهُمَّ اَطْعَمْتَ وَسَقَيْتَ، وَاَغْنَيْتَ، وَاَقْنَيْتَ وَهَدَيْتَ، وَاَحْيَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا اَعْطَيْتَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عبدالرحمن بن جبیر سے روایت ہے وہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں جس نے حضور نبی کریم ﷺ کی آٹھ سال خدمت کی کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو جب آپ کے سامنے کھانا پیش کیا جاتا یہ پڑھتے ہوئے سنا: بسم الله (اللہ کے نام سے شروع) اور جب آپ اپنے کھانے سے فارغ ہوجاتے تو پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ اَطْعَمْتَ وَسَقَيْتَ، وَاَغْنَيْتَ، وَاَقْنَيْتَ وَهَدَيْتَ، وَاَحْيَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا اَعْطَيْتَ﴾

"اے اللہ! تو نے مجھ کو کھلایا اور پلایا اور غنی کیا، اور جائے پناہ دی، اور ہدایت دی اور زندگی دی، تیری ہی ذات کے لیے تمام تر تعریفیں ہیں اس پر جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا۔"[1]

[466] حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ سُمَيْعٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الزُّعَيْزِعَةِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الطَّعَامِ إِذَا فَرَغَ:)الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيْنَا وَهَدَانَا، وَالَّذِي اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا، وَكُلَّ الْإِحْسَانِ آتَانَا نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب کھانا کھا کر فارغ ہوجاتے تو کہتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَنَّ عَلَيْنَا وَهَدَانَا، وَالَّذِيْ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا، وَكُلَّ الْإِحْسَانِ اٰتَانَا﴾

---

[1] رواه احمد فی، المسند، 4/62 و 337 و 5/375۔ قال الحافظ بعد تخریج الحدیث۔ ہذا حدیث صحیح۔ اخرجه النسائی فی، الکبری من طریق یونس بن عبدالاعلی عن ابن وہب عن سعید بن ابی ایوب بن بکر عن عمرو عن ابن ہبیرة، یعنی عبداللہ عن عبدالرحمن ابن جبیر عن رجل خدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابن السنی من طریق عبداللہ بن یزید المقری، عن سعید، وساقه الشیخ۔ یعنی الامام النووی۔ علی لفظه، وقلوه: باسناد حسن۔ قال الحافظ: فی اقتصاره علی حسن نظر، فان رجال سنده من یونس الی الصحابی اخرج لهم مسلم، وقد صرح التابعی بان الصحابی حدثه فی روایة المقری، فلعله۔ ای الامام النووی۔ خفی علیه حال ابن ہبیرة، انظر، لفتوحات الربانیة، 5/236۔

''تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے ہم پر احسان فرمایا، اور ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور وہ ذات جس نے ہمیں شکم سیر کیا، اور ہمیں ٹھکانہ دیا اور ہر بھلائی ہمیں عطا کی۔''①

[467] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَاَبُو خَيْثَمَةَ، وَاَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوا: ثنا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ، ثنا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي اَبُو مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ اَكَلَ طَعَامًا، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ، غَفَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

حضرت سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کھانا کھایا سو کہا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ، غَفَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾

''تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا، اور میری بغیر مشقت اور قوت (ضرور کرنے) کے مجھے رزق عطا فرمایا، تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔''②

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ

جب پیٹ بھر کر کھائے تو کیا پڑھے؟

[468] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَاَبُو الْحَسَنِ بْنُ جُوصَاءَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا السَّرِيُّ بْنُ يَنْعُمَ الْجُبْلَانِيُّ، حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ جَشِيبٍ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دُعِينَا إِلَى وَلِيمَةٍ وَهُوَ مَعَنَا، فَلَمَّا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ قَالَ: اَمَا إِنِّي لَسْتُ اَقُومُ مَقَامِي هَذَا خَطِيبًا، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ قَالَ:)الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ، وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبُّنَا نَوْعٌ آخَرُ

① تقدم تخريجه برقم 457۔

② رواه الترمذی رقم 3454 فی الدعوات: باب مایقول اذا فرغ من الطعام، وابو داود رقم 4023 فی اللباس: باب رقم 1، وابن ماجه رقم 3285 فی الاطعمة: باب مایقال اذا فرغ من الطعام، واحمد فی المسند 3/439، والحاکم 1/507 و 4/192، و اسناده حسن، وحسنه الحافظ فی تخریج الاذکار، کما فی الفتوحات 1/304 تقدم برقم 271۔

حضرت خالد بن معدان حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ایک کھانے کی دعوت دی گئی اور وہ ہمارے ساتھ تھے سو جب وہ کھانا کھا کر سیر ہو گئے تو فرمایا: بلاشبہ میں اس مقام پر کوئی خطبہ دینے کھڑا نہیں ہوا بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا کر سیر ہو جاتے تو پڑھتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ، وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا﴾

”تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں بہت زیادہ پاکیزہ، بابرکت جو منقطع نہ ہو اور جو ایک بار آنے کے بعد دوبارہ نہ آئے اور نہ ایسی جس کی طرف حاجت نہ رہے، اے ہمارے رب!“①

[469] اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ طَعَامِهِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنِي فَاَشْبَعَنِي، وَسَقَانِي فَاَرْوَانِي، بِلَا حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ، فَقَدْ اَدَّى شُكْرَ ذٰلِكَ الطَّعَامِ.

حضرت سعید بن ہلال اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کھانے سے فارغ ہو جائے وہ یہ دعا پڑھے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ فَاَشْبَعَنِيْ، وَسَقَانِيْ فَاَرْوَانِيْ، بِلَا حَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ﴾

”تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے کھلایا سو سیر کر دیا، اور مجھے پلایا اور مجھے ٹھکانہ دیا بغیر میری محنت (صرف کرنے) کے اور قوت کے۔“②

تو بلاشبہ اس نے اس کھانے کا شکریہ ادا کر لیا۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا شَرِبَ

جب پیئے تو کیا پڑھے؟

[470] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَبُو هَمَّامٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي عَقِيلٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، رَضِيَ

① فی سندہ بقیۃ بن الولید، وھو ضعیف، ورواہ من طریق آخر البخاری 9/501، 502 فی الاطعمۃ: باب ما یقول اذا فرغ من طعامہ، والترمذی رقم 3452 فی الدعوات: باب ما یقول اذا فرغ من الطعام۔

② فی اسنادہ جھالۃ ویشھد لہ الحدیث رقم 473 الاتی۔

اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَكَلَ وَشَرِبَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى وَسَوَّغَهُ، وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے اور پانی نوش فرماتے تو کہتے:

﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهُ، وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا﴾

''تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا اور اسے اندر پہنچایا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا۔'' ①

[471] أَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، ثنا الْمُعَلَّى بْنُ عُرْفَانَ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:) كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ فِي الْإِنَاءِ تَنَفَّسَ ثَلَاثَةَ أَنْفَاسٍ، يَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ نَفَسٍ، وَيَشْكُرُهُ فِي آخِرِهِنَّ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب برتن میں پیتے تو تین سانسیں لیتے ہر سانس پر اللہ عزوجل کی حمد کرتے اور آخری (سانس) پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے۔ ②

[472] أَخْبَرَنِي أَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، ثنا شِبْلُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الدُّؤَلِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:) كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ، يُسَمِّي اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَوَّلِهِ، وَيَحْمَدُهُ فِي آخِرِهِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت نوفل بن معاویہ الدولی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین سانسوں میں پیتے تھے۔ اس کے شروع میں اللہ عزوجل کا نام لیتے (یعنی بسم اللہ پڑھتے) اور اس کے آخر میں اس کی حمد کرتے (یعنی الحمد للہ کہتے)۔ ③

---

① رواہ ابو داود رقم 3851 فی الاطعمة: باب مایقول الرجل اذا طعم، وابن حبان فی، صحیحه، رقم 1351، موارد، واسنادہ صحیح۔ قال الحافظ فی، تخریج الاذکار: الحدیث صحیح، واشار الی ان الطبرانی اخرجه فی کتاب الدعاء۔ انظر، الاحادیث الصحیحة، رقم 705۔

② فی اسنادہ المعلی بن عرفان، قال الذہبی فی، المیزان: قال ابن معین: لیس بشیء، وقال البخاری: منکر الحدیث، وقال النسائی: متروک الحدیث، وله شاہد من حدیث نوفل بن معین الاتی بعدہ، وسندہ ضعیف۔ واصل تثلیث النفس فی الشرب رواہ البخاری 81/10، ومسلم رقم 2028، من حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنه، دون التحمید والشکر، انظر، الفتوحات، 5/240-241۔

③ اسنادہ ضعیف، ولکن له شاہد من حدیث عبد اللہ۔ مسعود الذی نقدم قبله۔ وقال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 4832: صحیح انظر والاحادیث الصحیحة، رقم 1277۔

[473] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الشَّامِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا حَرْبُ بْنُ سُرَيْجٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ: تَغَدَّيْتُ عِنْدَ اَبِي بُرْدَةَ، فَقَالَ: اَلَا اُحَدِّثُكَ مَا حَدَّثَنِي بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ اَكَلَ فَشَبِعَ، وَشَرِبَ فَرَوِيَ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنِي فَاَشْبَعَنِي، وَسَقَانِي فَاَرْوَانِي، خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ.

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کھایا پس سیر ہوگیا اور پیا جی بھر کر پھر کہا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ فَاَشْبَعَنِيْ، وَسَقَانِيْ فَاَرْوَانِيْ﴾

''تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے کھلایا تو خوب سیر کر دیا اور پلایا تو خوب سیری سے۔''

تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو جس دن جنا تھا۔ (تو وہ گناہوں سے پاک تھا)۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا شَرِبَ اللَّبَنَ

جب دودھ پیئے تو کیا پڑھے؟

[474] اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُدْعَانَ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ، وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَبَنًا فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کو اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے تو وہ کہے:

﴿اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ﴾

''اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا۔''

① قال الهيثمي في المجمع، 29/5: رواه ابو يعلى وفيه من لم اعرفه۔ انظر الاحاديث الضعيفة للالباني رقم 1141۔

اور جس آدمی کو اللہ تعالیٰ دودھ پلائے تو وہ یہ کہے:

﴿اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ﴾

''اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت فرما اور ہمارے لیے اس میں زیادتی فرما۔''

کیونکہ کوئی بھی چیز کھانے اور پینے میں دودھ کے سوا کفایت نہیں کرتی۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ لِمَنْ سَقَاهُ

پلانے والے کو کیا دعا دے؟

[475] اَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الضَّحَّاكِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنْجَرَ، ثنا اَبُو مُسْهِرٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ، حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَدَّتِهِ مَيْمُونَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيِّ، اَنَّهُ سَقَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَنًا، فَقَالَ:)اللّٰهُمَّ اَمْتِعْهُ بِشَبَابِهِ(فَمَرَّتْ عَلَيْهِ ثَمَانُونَ سَنَةً لَمْ يَرَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

حضرت عمرو بن الحمق الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کے لیے بطور دعا) فرمایا:

﴿اَللّٰهُمَّ اَمْتِعْهُ بِشَبَابِهِ﴾

''اے اللہ! اسے اپنی جوانی سے نفع عطا فرما۔''

سو ان پر اسی سال گزر گئے (یعنی ان کی عمر اسی سال ہوگئی) لیکن ان کا بال بھی سفید نہیں ہوا۔ ②

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اَكَلَ عِنْدَ قَوْمٍ

جب قوم کے پاس کھائے تو کیا پڑھے؟

[476] حَدَّثَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، ثنا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

---

① رواہ ابو داود رقم 3730 فی الاشربۃ: باب مایقول اذا شرب اللبن، والترمذی رقم 3451 فی الدعوات: باب مایقول إذا اکل طعاماً، وفی اسنادہ علی بن زید بن جدعان، وھو ضعیف، ومع ذلک فقد حسنہ الترمذی، والالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 374 و 5921۔

② فی اسنادہ اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروۃ، وھو متروک؛ قال الحافظ: وللحدیث شاھد عن عمرو بن ثوبۃ الجہنی عند الطبرانی، وآخر عند ابن السنی عن انس من وجھین، واللہ اعلم۔ انظر، الاصابۃ، رقم 5813 فی ترجمۃ عمرو بن الحمق ففیہ عن جدہ معاویۃ ولکن ذکر فی، التھذیب، فی ترجمۃ عمرو بن الحمق عن جدتہ میمونۃ واللہ اعلم۔

بْنِ بُسْرٍ السُّلَمِيِّ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي، فَأَتَاهُ بِطَعَامٍ وَحَيْسَةٍ وَسَوِيقٍ وَتَمْرٍ، ثُمَّ أَتَاهُ بِشَرَابٍ، فَنَاوَلَ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ. قَالَ: وَكَانَ يَأْكُلُ التَّمْرَ، وَيَضَعُ النَّوَى عَلَى ظَهْرِ أُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى، ثُمَّ يَرْمِي بِهِ، ثُمَّ دَعَا لَهُمْ، فَقَالَ:)اللّٰـهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ.

حضرت عبداللہ بن بُسر السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے والد گرامی کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے کھانا اور حیسہ (یہ وہ کھانا ہے جو پنیر، مکھن اور جو ملا کر بنایا جاتا ہے) اور ستو اور کھجور آپ کی خدمت میں پیش کیے پھر آپ کے پاس پینے کے لیے (مشروب) لے کر آئے تو آپ ﷺ نے اس میں سے اپنی دائیں طرف سے کچھ لیا۔ کہتے ہیں اور کھجوریں کھائیں اور گٹھلی کو اپنی شہادت والی درمیانی انگلی پر رکھ کر پھر اسے پھینکا پھر ان کے لیے دعا کی تو کہا:

﴿اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ﴾

''اے اللہ انہیں برکت عطا فرما اس میں جو تو نے انہیں رزق دیا ہے اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔''[1]

بَابُ مَا يَقُولُ لِمَنْ أَمَاطَ الْأَذَى عَنْ طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ

جو کسی کے کھانے اور پینے کی چیز سے تنکا وغیرہ دور کرے اسے کیا دعا دے؟

[477] أَخْبَرَنَا أَبُو شَيْبَةَ دَاوُدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰـهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ، ثنا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي أَبُو نَهِيكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَخْطَبَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَسْقَى رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي جُمْجُمَةٍ وَفِيهَا شَعْرَةٌ، فَأَخْرَجْتُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰـهُمَّ جَمِّلْهُ(قَالَ: فَرَأَيْتُهُ ابْنَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ أَسْوَدَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ.

حضرت حسین بن واقد سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابن نھیک نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی طلب فرمایا تو میں آپ ﷺ کے پاس ایک لکڑی کے بنے پیالہ میں پانی لے کر آیا تو اس میں ایک بال تھا سو میں نے اس کو باہر نکال دیا تو رسول اللہ ﷺ نے (مجھے دعا دیتے ہوئے) کہا:

﴿اَللّٰهُمَّ جَمِّلْهُ﴾

''اے اللہ اس کو جمال (حسن) عطا فرما دے۔''

---

[1] رواه مسلم رقم 2042 فی الاشربة: باب استحباب وضع النوى خارج التمر، وابو داود رقم 3729 فی الاشربة: باب الفتح فی الشراب والتنفس فيه، والترمذی رقم 3571 فی الدعوات: باب ماجاء فی دعاء الضيف۔ انظر روایات الحدیث فی، جامع الاصول، رقم 5458۔

تو میں نے ان کو ترانوے سال کی عمر میں دیکھا تو ان کے سر اور داڑھی کے بال کالے تھے۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَفْطَرَ

جب افطاری کرے تو کیا دعا کرے؟

[478] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنِي قُرَيْشُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثنا مَرْوَانُ الْمُقَفَّعُ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَقَطَعَ مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ، وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ:)ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت حسین بن واقد کا بیان ہے کہ ہم سے حضرت مروان المقفع نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں لیا اور جو ہتھیلی سے زیادہ تھی اسے کاٹ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو پڑھتے:

﴿ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ﴾

”پیاس ختم ہوگئی اور رگیں تر ہوگئیں اور اجر وثواب ثابت ہوگیا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔“ ②

[479] حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ الْقَطِيعِيُّ، ثنا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ:)الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَعَانَنِي فَصُمْتُ، وَرَزَقَنِي فَأَفْطَرْتُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (روزہ) افطار کرتے تو پڑھتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَعَانَنِيْ فَصُمْتُ، وَرَزَقَنِيْ فَأَفْطَرْتُ﴾

① قال الحافظ في تخريج الاذكار، بعد تخريجه: حديث حسن، اخرجه احمد وابن حبان والحاكم 1/139، ورجاله رجال الصحيح، الا ابانهيک، واسمه عثمان بن نهيک بصری صدوق، قال الحافظ: وجاء من وجه آخر بلفظ آخر عن ابی زيد عمرو بن اخطب الانصاری- قال: مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على وجهی ودعالی بالجمال، اخرجه الترمذی واخرجه احمد وقال فی روايته: اللهم جمله وادم جماله، اه الفتوحات الربانية، 5/255، و، المسند، 5/340۔

② ورواه ابو داود رقم 2357 فی السوم: باب القول عند الفطار، والدار قطنی 2/185، والحاکم 1/422، وفيه مروان بن سالم المقنع، وثقه ابن حبان، وحسن حديثه الدار قطنی وابن حجر، وباقی رجاله ثقات۔ وقول الحاكم: وقد احتج البخاری بمروان، وهم منه، فان مروان المق احتج به البخاری غير مروان هذا، انظر، ارواء الغليل، للالبانی رقم 920۔

''تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے میری امداد فرمائی تو میں نے روزہ رکھا اور مجھے رزق دیا تو میں نے افطار کیا۔''①

[480] حَدَّثَنِي مُوسَىٰ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُكْتِبُ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ يَقُولُ:)اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا، فَتَقَبَّلْ مِنَّا، إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطاری کرتے تو (یہ دعا) پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا، وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا. فَتَقَبَّلْ مِنَّا، إِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾

''اے اللہ! تیری ذات (کی خوشنودی) کے لیے ہم نے روزہ رکھا اور تیرے (دیے ہوئے) رزق سے ہم نے افطار کیا سو تو ہم سے (اس روزہ کو) قبول فرما، بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے۔''②

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْإِفْطَارِ

افطاری کے وقت کی دعا کا بیان

[481] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لَدَعْوَةً مَا تُرَدُّ(. قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ إِذَا أَفْطَرَ:)اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِي.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بے شک روزہ دار کے لیے اس کے افطار کرنے کے وقت ایک دعا ہے جو رد نہیں کی جاتی۔ حضرت ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمرو کو جب وہ افطار کرتے یہ پڑھتے سنا:

---

① ورواہ ابو داود برقم 2358 فی الصوم: باب القول عند الافطار، و معاذ بن زہرۃ تابعی لم یوثقہ غیر ابن حبان فهو مرسل، ولکن للحدیث شواہد یقوی بہا، انظر، ارواء الغلیل، رقم 919۔

② فی اسنادہ عبدالملک بن ہارون بن عنترۃ، ضعفہ احمد والدارقطنی، وقال یحیی: کذاب، وقال ابو حاتم: متروک ذاہب الحدیث، وقال ابن حبان: یضع الحدیث۔ انظر: ارواء الغلیل، رقم 919۔

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِي﴾

''اے اللہ! بلاشبہ میں تجھ سے تیری ایسی رحمت کا سوال کرتا ہوں جو ہر شے کو وسیع ہے کہ تو میری مغفرت فرما دے۔''①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اَفْطَرَ عِنْدَ قَوْمٍ

جب قوم کے پاس افطاری کرے تو کیا دعا کرے؟

[482] حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ يُوسُفَ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ بَيَانٍ، ثنا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَفْطَرَ عِنْدَ قَوْمٍ دَعَا لَهُمْ، فَقَالَ:)اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ، وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم کے پاس افطاری کرتے تو ان کے لیے دعا کرتے کہتے:

﴿اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ، وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ﴾

''(اللہ کرے) تمہارے پاس روزہ دار لوگ افطاری کریں اور تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔''②

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رُفِعَ طَعَامُهُ

جب کھانا اٹھا لیا جائے تو کیا پڑھے؟

[483] اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ قَحْطَبَةَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ الصُّدَائِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْعَطَّارُ، ثنا مِنْدَلٌ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ

① قال الالبانی فی ،ارواء الغلیل، رقم 921: اسناده ضعیف، وبین علته، وقال البوصیری فی ،الزوائد، رقم 1753: اسناده صحیح، لان اسحاق بن عبدالله بن الحارث، قال النسائی: لیس به باس، وقال ابو زرعة: ثقة، وذكره ابن حبان فی الثقات، وباقی رجال الاسناده علی شرط البخاری۔

② ورواه ابو داود رقم 3854 فی الاطعمة: باب ما جاء فی الدعاء لرب الطعام۔ واحمد فی ،المسند، 3/138، والبیهقی فی ،سنه، 7/287، والطبرانی فی الدعاء، واسناده حسن، وهو حدیث صحیح انظر ،الفتوحات الربانية، 343، وآداب ازفاف، صفحه 91-92۔

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ طَعَامَهُ، فَمَا يُرْفَعُ حَتَّى يُغْفَرَ لَهُ(. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: " يَقُولُ: بِسْمِ اللّٰهِ إِذَا وَضَعَ طَعَامَهُ، وَإِذَا رَفَعَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ایک آدمی اپنا کھانا (کھانے کے لیے) رکھتا ہے سو وہ اسے (کھا کر) نہیں اٹھاتا حتی کہ اس کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ فرمایا کہ وہ جب اپنا کھانا رکھتا ہے تو پڑھتا ہے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.﴾

اور جب وہ فارغ ہوتا ہے تو کہتا ہے:[1]

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا﴾

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا رُفِعَتْ مَائِدَتُهُ

جب دستر خوان اٹھا لیا جائے تو کیا پڑھے؟

[484] اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رُفِعَتْ مَائِدَتُهُ قَالَ:)الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ، وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبُّنَا.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کا دستر خوان اٹھا دیا جاتا تو یہ دعا پڑھتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ. غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ، وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبُّنَا﴾

”تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں بہت زیادہ تعریف پاکیزہ، بابرکت جو منقطع نہ ہو اور جو ایک بار آنے کے بعد دوبارہ نہ آئے اور نہ ایسی جس کی طرف حاجت نہ رہے اے ہمارے رب!“[2]

[1] فی اسنادہ عبد الوارث الراوی عن انس، ضعفہ الدار قطنی، وقال البخاری: منکر الحدیث، وقال ابن معین: مجہول، ومندل بن علی ضعفہ احمد والدار قطنی۔

[2] رواہ البخاری 501/9 فی الاطعمۃ: باب ما یقول اذا فرغ من طعامہ، وابو داود رقم 3849 فی الأطعمۃ باب ما یقول الرجل اذا طعم، والترمذی رقم 3452 فی الدعوات: باب ما یقول اذا فرغ من الطعام، وابن ماجہ رقم 3284 فی الاطعمۃ: باب ما یقال اذا فرغ من الطعام واحمد فی المسند 253/5 و256 و261 و267۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ

جب اپنے ہاتھوں کو دھوئے تو کیا پڑھے؟

[485] اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، ثنا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَهْلِ قُبَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا طَعِمَ وَغَسَلَ يَدَهُ - اَوْ قَالَ يَدَيْهِ - قَالَ:) الْحَمْدُ لِلّٰـهِ الَّذِي يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ، مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا، وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا، الْحَمْدُ لِلّٰـهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ رَبِّي وَلَا مُكَافَأٍ وَلَا مَكْفُورٍ، وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ، الْحَمْدُ لِلّٰـهِ الَّذِي اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ، وَاَسْقَى مِنَ الشَّرَابِ، وَكَسَا مِنَ الْعُرْيِ، وَهَدَى مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمَى، وَفَضَّلَ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَهُ تَفْضِيلًا، الْحَمْدُ لِلّٰـهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اہل قباء کے انصار میں سے ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ کو دعوت دی۔ کہا کہ ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑے سو جب آپ نے کھانا کھالیا اور اپنے ہاتھ مبارک دھوئے یا فرمایا کہ دونوں ہاتھ مبارک دھوئے تو پڑھا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ، مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا، وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ رَبِّيْ وَلَا مُكَافِيءٍ وَلَا مَكْفُوْرٍ، وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ، وَاَسْقٰى مِنَ الشَّرَابِ، وَكَسَا مِنَ الْعُرْيِ، وَهَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰى، وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَهٗ تَفْضِيْلًا﴾

''تمام تر تعریفیں اللہ کی ذات کے لیے ہیں جو کھلاتا ہے اور خود کھاتا نہیں، اس نے ہم پر احسان فرمایا سو ہمیں ہدایت دی اور ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہر بہترین آزمائش میں ہمیں آزمایا، تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں نہ چھوڑی جانے والیں اے میرے رب! اور نہ وہ کافی ہیں اور نہ ناشکری والیں، اور نہ اس سے بے پرواہی ہے۔ تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے کھانے سے ہمیں کھلایا اور پینے سے ہمیں

پلایا اور ننگ پر ہمیں کپڑا پہنایا، اور گمراہی سے ہدایت بخشی اور اندھے پن پر بینائی عطا فرمائی، اور بہت زیادہ مخلوق پر جسے اس نے پیدا کیا فضیلت عطا کی۔‘‘①

بَابُ ثَوَابِ مَنْ حَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى طَعَامِهِ

جو اپنے کھانے پر اللہ کی حمد کرے اس کے ثواب کا بیان

[486] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثنا اَبُو اُسَامَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَا: ثنا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ يَأْكُلُ الْاَكْلَةَ، اَوْ يَشْرَبُ الشَّرْبَةَ يَحْمَدُهُ عَلَيْهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہوتا ہے جو کوئی لقمہ کھاتا ہے یا پینے کا گھونٹ پیتا ہے تو اس پر اس کی حمد کرتا ہے۔②

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ غَدَائِهِ وَعَشَائِهِ

جب صبح اور شام کے کھانے سے فارغ ہو تو کیا پڑھے؟

[487] اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى بْنِ هِلَالٍ السُّلَمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَزْدِيِّ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ غَدَائِهِ وَعَشَائِهِ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَطْعَمْتَ وَاَسْقَيْتَ، وَاَشْبَعْتَ وَاَرْوَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ غَيْرَ مَكْفُورٍ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ(وَذَكَرَ اَبُو عُبَيْدَةَ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ نُسَيٍّ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ الْاَعْلَى حَدَّثَهُ اَنَّ الْحَارِثَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا مِنْ دُونِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَهًى.

①فی اسنادہ زبیر بن محمد التمیمی، وھو ضعیف۔
②رواہ مسلم رقم 2834 فی الذکر والدعاء باب استحباب حمد اللہ تعالیٰ بعد الاکل والشرب، والترمذی رقم 1817 فی الاطعمۃ: باب ما جاء فی الحمد اذا فرغ من الطعام۔

حضرت حارث بن حارث الازدی سے روایت ہے کہ وہ جب صبح یا شام کے کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَطْعَمْتَ وَاَسْقَيْتَ، وَاَشْبَعْتَ وَاَرْوَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ غَيْرَ مَكْفُورٍ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ﴾

''اے اللہ! تیری ہی ذات کے لیے تمام تر تعریفیں ہیں تو نے ہی کھلایا اور پلایا ہے اور سیر کیا ہے اور پیاس بجھائی ہے، سو تیرے لیے ہی تمام تر تعریفیں ہیں چھپائی گئیں اور نہ ایک بار مل کر جو دوبارہ نہ ملے اور نہ ایسی کہ اس کی حاجت نہ رہے۔'' [1]

بَابُ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ الطَّعَامِ

کھانے کے بعد اللہ عزوجل کا ذکر کرنے کا بیان

[488] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ ابْنِ اَخِي خَالِدٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا: ثنا بَزِيعُ اَبُو الْخَلِيلِ، ثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)اَذِيبُوا طَعَامَكُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةِ، وَلَا تَنَامُوا عَلَيْهِ فَتَقْسُوَ لَهُ قُلُوبُكُمْ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے کھانے کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کے ساتھ لذت دار بناؤ اور اس پر (یعنی کھانا کھا کر) نہ سوؤ کہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ [2]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا حَضَرَ الطَّعَامَ وَهُوَ صَائِمٌ

جب کھانا حاضر کیا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو کیا پڑھے؟

[489] اَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح وَاَنَا ابْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ،

---

[1] الحدیث موقوف، قال الهیثمی فی، المجمع، 29/5: رواه احمد، وفیه عبدالله بن عامر الاسلمی وهو ضعیف۔

[2] ورواه ابن حبان فی، الضعفا، 199/1 وفی اسناده بزیع بن حسان متهم بالکذب، قال ابن حبان: یاتی عن الثقات باشیاء موضوعات کانه المتعمد لها وذکر الحدیث الذہبی فی، المیزان، 306/1 وعده من منکرات بزیع بن حسان۔ ورواه ایضا کما ذکر الذہبی فی، المیزان، 272/1: اصوم بن حوشب عن ہشام بن حوشب عن ہشام عن ابیه، واصوم ہذا قاله عنه یحیی: کذاب خبیث، وقال ابن حبان: کان یضع الحدیث علی الثقات ا ه۔ وذکر الالبانی فی، الاحادیث الصحیفة، رقم 115 بانه موضوع۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ، فَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَأْكُلْ، وَإِنْ كَانَ صَائِمًا دَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ (دعوت) قبول کرے۔ سو اگر اس کا روزہ نہ ہو تو کھانا کھائے اور اگر روزہ دار ہو تو اسے چاہیے کہ (دعوت دینے والے کے حق میں) دعائے برکت کرے۔ ①

بَابُ كَيْفَ يُدْعَى إِلَى الطَّعَامِ

کھانے کی دعوت کیسے دی جائے؟

[490] اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: اذْهَبْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ: إِنْ رَاَيْتَ اَنْ تَتَغَدَّى عِنْدَنَا فَافْعَلْ. فَجِئْتُ فَبَلَّغْتُهُ، فَقَالَ:)وَمَنْ عِنْدِي(؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ:) انْهَضُوا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے (مجھ سے) فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں جاؤ اور آپ سے عرض کرو کہ اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو ہمارے ساتھ صبح کا کھانا کھائیں، سو میں نے ایسا ہی کیا میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو پیغام پہنچا دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور جو میرے پاس ہیں (کیا انہیں بھی کھانے کی دعوت ہے؟) میں نے عرض کیا: جی ہاں! تو آپ ﷺ نے (ان سے) فرمایا: چلو اٹھو۔ (دعوت کھانے چلتے ہیں)۔ ②

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ

جب کوئی سفر میں نکلے تو کیا پڑھے؟

[491] اَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنٍ لِعُثْمَانَ بْنِ

---

① قال الالبانی فی الارواء، رقم 1953: رواہ الطبرانی فی الکبیر، 2/83/3، وابن السنی۔ قلت: وھذا باسناد صحیح۔ ا ھ۔
②

عَفَّانَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيدُ سَفَرًا، فَقَالَ حِينَ يَخْرُجُ: آمَنْتُ بِاللّٰـهِ، وَاعْتَصَمْتُ بِاللّٰـهِ، وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰـهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰـهِ، رَزَقَهُ اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرَ ذَلِكَ الْمَخْرَجِ، وَصَرَفَ عَنْهُ شَرَّ ذَلِكَ الْمَخْرَجِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے سفر کے ارادے سے نکلے اور وہ نکلتے وقت یہ پڑھے:

﴿اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ، وَاعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ، وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾

"میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان لایا، اور میں نے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھاما، اور میں نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کیا گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی ہمت وقوت اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہیں۔"

تو اللہ عزوجل اس کو جہاں سے وہ نکل رہا ہے بہتر رزق عطا فرمائے گا اور اس سے اس نکل کر جانے والی جگہ کے شر کو دور فرمادے گا۔[1]

[492] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أنا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰـهِ بْنِ سَرْجِسَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ قَالَ:)اللّٰـهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ، اللّٰـهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا، وَاخْلُفْنَا فِي اَهْلِنَا، اللّٰـهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ. نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب سفر کرتے تو پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا، وَاخْلُفْنَا فِي اَهْلِنَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ﴾

"اے اللہ! تو ہی ہمارا سفر میں ساتھی ہے اور ہماری اھل میں تو ہی خلیفہ ہے اے اللہ! ہمارے سفر میں ہمارا ساتھ دینا اور ہمارے اہل میں ہمارا خلیفہ رہنا، اے اللہ! بلاشبہ میں تجھ سے سفر کی صعوبت سے اور بری واپسی

[1] فی اسناد ابن السنی ضعف وجهالة، وقال الهیثمی فی مجمع، 10/128: رواه احمد عن رجل عن عثمان، وبقیة رجاله ثقات۔

اور بسنے کے بعد اجڑنے اور مظلوم کی بددعا اور اپنے اہل و مال میں بری واپسی کی پناہ مانگتا ہوں۔“ (1)

[493] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ إِلَى السَّفَرِ قَالَ:)اللَّهُمَّ بَلَاغًا يَبْلُغُ خَيْرًا، وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا، بِيَدِكَ الْخَيْرُ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، وَاطْوِ لَنَا الْأَرْضَ، إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ
نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت براء (ابن عازب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کے لیے نکلتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ بَلَاغًا يَبْلُغُ خَيْرًا، وَمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا، بِيَدِكَ الْخَيْرُ، إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، وَاطْوِ لَنَا الْأَرْضَ، إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ﴾

”اے اللہ! اس تبلیغ تک پہنچا دے جو تیری طرف سے بھلائی اور بخشش اور خوشنودی والی ہو، تیرے ہی دست قدرت میں بھلائی ہے بلاشبہ تو ہر شے پر قادر ہے، اے اللہ! تو ہی سفر میں (میرا) ساتھی ہے اور (میرے) اہل میں خلیفہ ہے اے اللہ! ہم پر سفر (کی صعوبت) کو آسان فرما دے اور زمین کو ہمارے لیے لپیٹ دے، اے اللہ! بلاشبہ میں تجھ سے سفر کی صعوبت کی بری واپسی کی پناہ مانگتا ہوں۔“ (2)

[494] أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أنا يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا قَالَ:)اللَّهُمَّ أَنْتَ الْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، وَالصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَاشْغَلْنَا بِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى، اللَّهُمَّ أَعِنَّا عَلَى سَفَرِنَا، وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کے لیے نکلتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

(1) ورواه الترمذی رقم 3435 فی الدعوات: باب ما یقول اذا خرج مسافراً، وابن ماجه رقم 3888۔ ورواه ایضاً مسلم رقم 1343 فی الحج: باب ما یقول اذا رکب الی سفر الحج وغیره، والنسائی 272/8 فی الاستعاذة: باب الستعاذة من الحور بعد الکور، بلفظ، کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا سافر یتعوذ من وعثا السفر وکابة المنقلب، ومن الحور بعد الکور ودعوة المظلوم، وسو، المظر فی الاهل والمال۔

(2) قال الهیثمی فی المجمع، 130/10: رواه ابو یعلی ورجاله رجال الصحیح، غیر فطر بن خلیفة، وهو ثقة، وجریر هو جریر بن عبد الحمید۔

﴿اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، وَالصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَاشْغَلْنَا بِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى. اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى سَفَرِنَا. وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهٗ﴾

''اے اللہ! تو ہی (میرا میرے) اہل میں خلیفہ ہے اور (میرا) سفر میں ساتھی، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے سفر میں نیکی اور تقویٰ (اختیار کرنے) کا سوال کرتا ہوں اور ہمیں اس کام میں مشغول رکھنا جو تجھے پسند ہو اور جس پر تو راضی ہو، اے اللہ! ہمارے سفر میں ہماری مدد فرما اور ہمارے لیے اس کی دوری کو لپیٹ دے۔ (یعنی کم کردے)۔''①

[495] اَخْبَرَنِي اَبُو عَرُوبَةَ، وَاَبُو جَعْفَرِ بْنُ زُهَيْرٍ، وَاَبُو يَعْلَى قَالُوا: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، ثنا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسَاوِرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يُرِدْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا قَطُّ إِلَّا قَالَ حِينَ يَنْهَضُ مِنْ جُلُوسِهِ: اللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ، وَإِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ، وَبِكَ اعْتَصَمْتُ، اللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِي وَرَجَائِي، اللّٰهُمَّ اكْفِنِي مَا اَهَمَّنِي، وَمَا لَا اَهْتَمُّ بِهِ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، وَزَوِّدْنِي التَّقْوَى، وَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَوَجِّهْنِي لِلْخَيْرِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتُ ثُمَّ خَرَجَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی سفر کا ارادہ نہیں کیا مگر جب اس کے لیے بیٹھے ہوئے اٹھے تو اس وقت پڑھا:

﴿اَللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ. وَإِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ. وَبِكَ اعْتَصَمْتُ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ وَرَجَائِيْ، اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ، وَمَا لَا اَهْتَمُّ بِهٖ. وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ. وَزَوِّدْنِيْ التَّقْوٰى، وَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، وَوَجِّهْنِيْ لِلْخَيْرِ﴾

''اے اللہ! میں تیرے ہی (کرم کے) بھروسہ پر سفر کرتا ہوں اور تیری ہی ذات کی طرف توجہ کرتا ہوں اور تیری ہی رسی کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی میرا بھروسہ اور میری امید ہے۔ اے اللہ! میرے غم میں تو ہی کفایت فرما اور اس چیز کا جس کا میں اہتمام نہ کرسکوں، اور جس کا تو مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے اور تو میرے تقویٰ میں زیادتی فرما، اور میرے گناہ میرے لیے معاف فرما دے اور مجھے بھلائی (کے حصول) کی طرف متوجہ فرما۔''②

---

① ورواہ الترمذی رقم 434 فی الدعوات: باب مایقول اذا خرج مسافراً، وابو داود رقم 2598 فی الجہاد: باب مایقول اذا سافر، والنسائی مختصراً 274/8 فی الاستعاذۃ: باب الاستعاذۃ من کآبۃ المنقلب، وحسنہ الترمذی وھو کما قال۔

② ورواہ البیہقی فی السنن، 250/5 وفی اسنادہ عمرو بن ماور۔ قال البخاری: منکر الحدیث، وضعفہ غیرہ انظر الفتوحات الربانیۃ، 110-111/5

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ

جب رکاب میں اپنا پاؤں رکھے تو کیا پڑھے؟

[496] اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْاَسَدِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَى بِدَابَّتِهِ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: " بِسْمِ اللّٰهِ. فَلَمَّا اسْتَوَى قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ. ثُمَّ كَبَّرَ ثَلَاثًا، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ، إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اَنْتَ. وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ اسْتَضْحَكَ، فَقُلْتُ: مِمَّ اسْتَضْحَكْتَ؟ قَالَ: " لِعَجَبِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: عَلِمَ عَبْدِي اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ.

حضرت علی بن ربیعہ الاسعدی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ سواری کے پاس آئے تو جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو کہا: ﴿بسم الله﴾ پھر جب سیدھے ہوکر (سواری پر) بیٹھ گئے تو کہا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ،سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ. وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾

”تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے ہمارے لیے اس (سواری) کو مسخر کیا اور ہم اسے اپنے قابو میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم نے اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔“

پھر تین دفعہ ﴿اللهُ اَكْبَر﴾ کہا اور تین دفعہ ﴿الحمد لله﴾ کہا۔ پھر کہا:

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ. إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ. فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ. إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اَنْتَ﴾

”نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوائے تیرے، تیری ذات پاک ہے، بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا سو میری میرے گناہوں پر مغفرت فرما کیونکہ تیری ذات کے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔“

اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اسی طرح فرمایا تھا پھر آپ ہنس پڑے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس بات پر آپ ہنسے۔ فرمایا کہ اپنے رب کے تعجب کرنے پر کہ (اس نے) فرمایا: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کی

بخشش فرماتا ہے۔①

بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الرُّكُوبِ

سوار ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا بیان

[497] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الْحَمَّالُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ عَلَى ظَهْرِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانًا، فَإِذَا رَكِبْتُمُوهَا فَقُولُوا: بِسْمِ اللّٰهِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر اونٹ کی پیٹھ پر شیطان ہے سو جب تم اس پر سوار ہو تو کہو:②

﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ

جب سوار ہو تو کیا پڑھے؟

[498] أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ بِإِصْبَعِهِ - وَمَدَّ شُعْبَةُ إِصْبَعَهُ - قَالَ) اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اللّٰهُمَّ

---

① ورواه الترمذی رقم 3443 فی الدعوات: باب ما جاء مایقول اذارکب دابة، وابو داود رقم 2602 فی الجهاد: باب مایقول الرجل اذا سافر۔ وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح، وهو کما قال، ورواه ابن حبان فی، صحیحه، رقم 2381، موارد، وذکره الحافظ فی، تخریج الاذکار، عن کتاب الدعاء للطبرانی وقال: رجاله کلهم موثقون من رجال الصحیح الا میسرة، وهو ثقة انظر، الاحادیث الصحیحة، رقم 1653۔

② قال الالبانی فی، تخریج حقیقة الصیام، صفحه 63: اخرجه بهذا اللفظ الحاکم 1/444 من حدیث ابی ہریرة مرفوعاً وزاد، فامتحنوہن بالرکوب، فانما یحمل الله عزوجل، واسناده حسن، وصححه الحاکم علی شرط مسلم ووافقه الذہبی، ثم اخرجه الحاکم والدارمی 2/286 من حدیث حمزة بن عمرو الاسلمی مرفوعاً بلفظ، فوق ظهر کل بعیر شیطان فاذا رکبتموه فاذکروا اسم الله، ولا تقصروا عن حاجة، وقال الحاکم: صحیح علی شرط مسلم، ووافقه الذہبی، وهو کما قالا۔ واخرجه الحاکم واحمد 4/321 من حدیث ابی لاس الخزاعی نحو من حدیث ابی ہریرة، واسناده حسن، وقال الحاکم: صحیح علی شرط مسلم، ووافقه الذہبی۔اه۔

اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ، وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ، اللّٰـهُمَّ ازْوِ لَنَا الْأَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، اللّٰـهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے سو اپنی سواری پر سوار ہوئے تو اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا، اور حضرت شعبہ نے اپنی انگلی کو بلند کیا، کہا:

﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ، وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ، اَللّٰهُمَّ ازْوِ لَنَا الْأَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ﴾

”اے اللہ! تو ہی سفر میں (میرا) ساتھی ہے اور (میری) اہل میں خلیفہ ہے، اے اللہ! بھلائی کے ساتھ ہماری اصلاح فرما اور (اپنی) ذمہ داری پر ہمیں لوٹا دے، اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو سمیٹ دے اور ہم پر سفر کو آسان فرما دے، اے اللہ! بلاشبہ میں سفر کی صعوبت اور بری واپسی کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔“[1]

[499] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَهْدِيٍّ الْعَطَّارُ، بِالْكُوفَةِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْ بَابِ الْقَصْرِ. قَالَ: فَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ، فَقَالَ: " بِسْمِ اللّٰـهِ. فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى الدَّابَّةِ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰـهِ الَّذِي كَرَّمَنَا وَحَمَلَنَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، وَرَزَقَنَا مِنَ الطَّيِّبَاتِ، وَفَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا، سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، ثُمَّ قَالَ:)رَبِّ اغْفِرْ لِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ(. ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنَّ اللّٰـهَ عَزَّ وَجَلَّ لَعَجِبَ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ.

حضرت حارث حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ محل کے دروازے سے باہر نکلے۔ (یعنی کوفہ کے محل کے دروازے سے) کہتے ہیں سو انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو کہا: ﴿بسم اللہ﴾، پس جب اپنی سواری پر سیدھے ہو کر بیٹھے تو کہا:

[1] الترمذی رقم 3443 فی الدعوات: باب مایقول اذا خرج مسافرا، والنسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 505، وصححہ ابن حبان رقم 2378، موارد، والحاکم 98/2، وقال: علی شرط مسلم، وقال الذہبی: صحیح۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَرَّمَنَا وَحَمَلَنَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، وَرَزَقَنَا مِنَ الطَّيِّبَاتِ، وَفَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ، وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾

''تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے ہمیں عزت دی اور ہمیں خشکی اور تری میں سوار کیا اور ہمیں پاکیزہ رزق عطا فرمایا اور ہمیں بہت سی مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی۔'' پھر کہا:

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ﴾

''اے میرے رب! میری مغفرت فرما کیونکہ تیری ذات کے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔''

پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بے شک اللہ عزوجل اپنے بندے پر تعجب فرماتا ہے جب وہ (بندہ) کہتا ہے:

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ﴾

''اے میرے رب! میری مغفرت فرما کیونکہ تیری ذات کے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔''[1]

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا رَكِبَ سَفِيْنَةً

جب کشتی میں سوار ہو تو کیا پڑھے؟

[500] أَخْبَرَنَا أَبُوْ يَعْلَى، حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعُقَيْلِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ الْغَرَقِ إِذَا رَكِبُوْا فِي السَّفِيْنَةِ أَنْ يَقُوْلُوْا: بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا، إِنَّ رَبِّي لَغَفُوْرٌ رَحِيْمٌ، وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے لیے ڈوبنے سے امان ہے جب وہ کشتی میں سوار ہوتے وقت یہ پڑھ لیں گے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا، إِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَحِيْمٌ، وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾

''اللہ کے نام کے ساتھ اس کا چلنا اور رکنا ہے، بے شک میرا رب مغفرت فرمانے والا رحم فرمانے والا ہے۔

[1] فيه الاجلح وهو ضعيف، والحارث وهو الاعور وهو ضعيف ايضاً۔ انظر، الاحاديث الصحيحة، 4/211-212۔

اورانہوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات کی اس طرح قدر نہیں کی جس طرح اس کی قدر کا حق تھا'' آخر آیت تک۔[1]

بَابُ مَا يَقُولُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَفَرٍ

جو سفر کے لیے نکلے اسے کیا دعا دی جائے؟

[501] حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا اَبُو كَامِلٍ، ثنا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ سَفَرًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، اَوْصِنِي. قَالَ:)اُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰـهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ(. قَالَ: فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:) اللّٰـهُمَّ ازْوِ لَهُ الْاَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا جس کا سفر کرنے کا ارادہ تھا اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور ہر بلندی پر چڑھتے وقت ﴿اللہ اکبر﴾ کہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ سو جب وہ شخص مڑ کر چلا گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

﴿اَللّٰهُمَّ ازْوِ لَهُ الْاَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ﴾

''اے اللہ! اس کے لیے زمین کو سمیٹ دے اور اس پر سفر کو آسان فرما دے۔''[2]

[502] اَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ، ثنا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا، اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، إِنِّي اُرِيدُ سَفَرًا، فَزَوِّدْنِي. قَالَ:)زَوَّدَكَ اللّٰـهُ التَّقْوَى(. قَالَ: زِدْنِي. قَالَ:)وَغَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ. قَالَ: زِدْنِي. قَالَ:)وَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهْتَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا سفر کا ارادہ ہے مجھے زادِ راہ عنایت کیجیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] واسنادہ ضعیف جداً، قال الحافظ: واخرجه ابن عدی فی، الکامل، بسند فیه ضعفاء ومجهول، والطبرانی من تلک الطریق ومن طریق اخری۔ وذکر الحدیث الذہبی فی، المیزان، وعدّہ من مناکیر یحیی بن العلاء۔

[2] ورواہ الترمذی رقم 3441 فی الدعوات: باب رقم 47 وابن ماجه رقم 2771 فی الجهاد: باب فضل الحرس والتکبیر فی سبیل اللہ، وقال الترمذی: ہذا حدیث حسن، وهو کما قال۔ وصححه الحاکم فی، المستدرک، 2/98 ووافقه الذہبی، ورواہ ایضاً ابن حبان فی، صحیحه، رقم 2378 و 2379، موارد۔ انظر، الاحادیث الصحیحة، رقم 1730۔

﴿زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى﴾

''اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادراہ عطا فرمائے۔''

اس نے عرض کی کہ اور زیادہ کیجیے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿وَغَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ﴾

''اور اللہ تعالیٰ تیرے گناہوں کی مغفرت فرمائے۔''

اس نے عرض کی اور زیادہ کیجیے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿وَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ حَيْثُمَا﴾

''اور اللہ تعالیٰ تجھے بھلائی کے لیے متوجہ فرمائے جدھر بھی بھلائی ہو۔''①

[503] اَخْبَرَنَا ابْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي كُرَيْبٍ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مَيْسَرَةَ الْعَبْدِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي أُرِيدُ السَّفَرَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَتَى(؟ قَالَ: غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. فَأَتَاهُ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ، فَقَالَ:) فِي حِفْظِ اللّٰهِ، وَفِي كَنَفِهِ، وَزَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوَى، وَغَفَرَ ذَنْبَكَ، وَوَجَّهَكَ فِي الْخَيْرِ حَيْثُ تَوَجَّهْتَ(. أَوْ قَالَ:)أَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا نبی اللہ! میرا سفر کرنے کا ارادہ ہے تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: کب؟ اس نے عرض کی: کل انشاء اللہ تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

﴿فِي حِفْظِ اللّٰهِ، وَفِي كَنَفِهِ، وَزَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى، وَغَفَرَ ذَنْبَكَ، وَوَجَّهَكَ فِي الْخَيْرِ حَيْثُ تَوَجَّهْتَ﴾

''اللہ کی حفاظت میں اور اس کے قرب میں رہ، اور اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادراہ عطا فرمائے، اور تیرے گناہوں کی مغفرت فرمائے اور تجھے بھلائی کی طرف متوجہ فرمائے جہاں بھی وہ ہو۔''

① ورواه الترمذی رقم 3440 فی الدعوات: باب رقم 46، والحاکم فی المستدرک، 2/98 واسناده حسن۔ واورده الهیثمی فی المجمع، بنحوه من حدیث قتادة الرهاوی 10/130-131، وقال: اخرجه الطبرانی فی الکبیر، والبزار، ورجالهما ثقات۔

یا فرمایا: ﴿اَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ﴾ ''جدھر بھی وہ خیر متوجہ ہو۔''[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا شَيَّعَ رِجَالًا

جب آدمیوں کے ساتھ چلے تو کیا دعا کرے؟

[504] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا عَفَّانُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا اَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَيَّعَ جَيْشًا، فَبَلَغَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، فَقَالَ:)اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكُمْ، وَاَمَانَتِكُمْ، وَخَوَاتِيمَ اَعْمَالِكُمْ.

حضرت عبداللہ بن یزید الخطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی لشکر کو روانہ فرماتے تھے تو اس کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک چلتے ہوئے پہنچ جاتے کو دعا کرتے:

﴿اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ، وَاَمَانَتِكُمْ، وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ﴾

''میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں تمہارے دین کو اور تمہاری امانتوں کو اور تمہارے اعمال کے انجام کو۔''[2]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا

جب کسی آدمی کو الوداع کرے تو کیا کہے؟

[505] اَخْبَرَنَا اَبُو يَحْيَى السَّاجِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَسَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ مُوسَى بْنَ وَرْدَانَ، يَقُولُ: اَتَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ اُوَدِّعُهُ لِسَفَرٍ اَرَدْتُهُ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

---

[1] رواہ الترمذی رقم 3440 فی الدعوات: باب رقم مایقول اذا ودع انساناً قال ابن علان فی، الفتوحات، 120/5: قال الحافظ: حدیث حسن۔ وجاء بانم من ہذا من وجہ آخر عن انس قال: جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یانبی اللہ انی ارید السفر، فقال: متی؟ فقال: غداً ان شاء اللہ تعالی، فاتاہ فاخذ بیدہ، فقال لہ فی حفظ اللہ وفی کنفہ، زودک اللہ التقوی، وغفر ذنبک، ووجھک للخیر حیثما توجہت، او اینما توجہت۔ شک سعید ہو ابن ابی بن کعب احد رواتہ۔ اخرجہ الحافظ من طریق الطبرانی، وقال: اخرجہ الخرائطی فی، مکارم الاخلاق، واخرجہ المحاملی ایضاً عن قتادۃ الرہاوی رضی اللہ عنہ، قال: لما عقد لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قومی اخذت بیدہ فقال: جعل اللہ التقوی زادک ـــ والباقی سواء، لکن قال فی آخرہ، حیث تکون۔ اھ۔

[2] ورواہ ابو داود رقم 2601 فی الجہاد: باب فی الدعاء عند الوداع، واسنادہ صحیح علی شرط مسلم، کما قال الالبانی فی، الاحادیث الصحیحۃ، رقم 15۔

اَلَا اُعَلِّمُكَ يَا ابْنَ اَخِي شَيْئًا عَلَّمَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقُولُهُ عِنْدَ الْوَدَاعِ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: قُلْ: (اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ.

حضرت حسن بن ثوبان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت موسیٰ بن وردان کو فرماتے سنا کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جب سفر کے ارادہ کے لیے الوداع ہونے کے لیے آیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! کیا میں تجھے وہ چیز نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے کہ میں الوداع ہوتے وقت وہ کہوں! کہتے ہیں میں نے کہا: کیوں نہیں! فرمایا کہ کہہ:

﴿اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ﴾

''میں تجھے اس اللہ کے ذات کے سپرد کرتا ہوں جو امانتوں کو ضائع نہیں فرماتا''[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا وَدَّعَ مَنْ يُرِيدُ الْحَجَّ

جو حج کا ارادہ کرے اسے الوداع کرتے وقت کیا دعا دے؟

[506] حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الرَّازِيُّ، ثنا عَاصِمُ بْنُ مَهْجَعٍ، ثنا مَسْلَمَةُ بْنُ سَالِمٍ الْجُهَنِيُّ، اَمَامَ مَسْجِدِ بَنِي دَارِمٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ غُلَامٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي اُرِيدُ هَذَا الْوَجْهَ الْحَجَّ (يَا غُلَامُ، زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوَى، وَوَجَّهَكَ فِي الْخَيْرِ، وَكَفَاكَ الْهَمَّ) . فَلَمَّا رَجَعَ الْغُلَامُ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: (يَا غُلَامُ، قَبِلَ اللّٰهُ حَجَّكَ، وَغَفَرَ ذَنْبَكَ، وَاَخْلَفَ نَفَقَتَكَ.

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ایک لڑکا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا سو اس نے عرض کیا کہ میرا حج کرنے کا ارادہ ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ چلے پھر فرمایا: اے لڑکے!

﴿زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى، وَوَجَّهَكَ فِي الْخَيْرِ، وَكَفَاكَ الْهَمَّ﴾

''اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادراہ عطا فرمائے اور تجھے بھلائی میں متوجہ رکھے اور غم میں تیری کفایت فرمائے۔''

تو جب وہ لڑکا واپس آیا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اپنا سر مبارک اوپر

---

[1] وھو حدیث حسن، حسن الحافظ وغیرہ۔ انظر، الاحادیث الصحیحۃ، رقم 16۔ و، الفتوحات، 5/114-115۔

اٹھایا پھر فرمایا: اے لڑکے! اللہ تعالیٰ تیرا حج قبول فرمائے اور تیرے گناہوں کی مغفرت فرمائے اور تجھے تیرے خرچ کا بدل عطا فرمائے۔[1]

بَابُ مَا يَقُولُ لِأَهْلِهِ إِذَا وَدَّعَهُمْ

اپنے اہل کو الوداع کرتے وقت کیا دعا دے؟

[507] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، ثنا بِشْرُ بْنُ حَسَّانَ بْنِ السَّرِيِّ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ إِذَا أَرَدْتَ سَفَرًا أَوْ تَخْرُجُ مَكَانًا تَقُولُ لِأَهْلِكَ:)أَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِي لَا يُخَيِّبُ وَدَائِعَهُ.

حضرت موسیٰ بن وردان سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تجھے ان کلمات کی تعلیم دیتا ہوں جن کی تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دی کہ جب تو سفر کرنے کا ارادہ کرے یا کسی مکان سے نکلے تو اپنے اہل سے کہے:

﴿أَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِي لَا يُخَيِّبُ وَدَائِعَهُ﴾

''میں تمہیں اس اللہ کی ذات کے سپرد کرتا ہوں جو امانتوں کو ضائع نہیں فرماتا۔''[2]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّتُهُ

جب جانور بدک جائے تو کیا پڑھے؟

[508] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا مَعْرُوفُ بْنُ حَسَّانَ أَبُو مُعَاذٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّةُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ فَلْيُنَادِ: يَا عِبَادَ اللّٰهِ احْبِسُوا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ احْبِسُوا، فَإِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَرْضِ حَاضِرًا سَيَحْبِسُهُ.

---

[1] واخرجه الحافظ من طریق الطبرانی، وقال: حدیث غریب اخرجه ابن السنی، قال الطبرانی فی، الاوسط: لم یروه عن عبداللہ بن عمر۔ یعنی الراوی۔عن نافع عن سالم عن ابیه ابنع مرالا مسلمة الجہمی ضعفه ابو داود۔

[2] فیه ابن لہیعة، قال الحافظ: ہذا حدیث حسن، اخرجه النسائی 508 وابن السنی و کلاہما فی، عمل الیوم اللیلة، وانظر بقیة کلامه فی، الفتوحات، 5/114-115، والاحادیث صحیحه، رقم 16۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کا جانور کسی زمین میں وحشی ہوکر بپھر جائے تو وہ ندا کرے:

﴿يَا عِبَادَ اللهِ احْبِسُوْا﴾

"اے اللہ کے بندو! اسے روک لو۔"

کیونکہ اللہ عزوجل کا زمین میں کوئی رہنے والا عنقریب اسے روک لے گا۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا عَثَرَتْ دَابَّتُهُ

جب جانور کو ٹھوکر لگے تو کیا پڑھے؟

[509] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ الْقَيْسِيُّ، ثنا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ اَبِيهِ - وَهُوَ اُسَامَةُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَثَرَ بَعِيرُنَا، فَقُلْتُ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّيْطَانُ، فَإِنَّهُ يَعْظُمُ حَتَّى يَصِيرَ مِثْلَ الْبَيْتِ، وَيَقُولُ: بِقُوَّتِي، لَكِنْ قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَإِنَّهُ يَصْغُرُ حَتَّى يَصِيرَ مِثْلَ الذُّبَابِ "

حضرت ابوالملیح اپنے والد حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کا ردیف (سواری پر پیچھے بیٹھنے والا) تھا تو ہمارے اونٹ کو ٹھوکر لگی تو میں نے کہا:

﴿تَعِسَ الشَّيْطَانُ﴾

"شیطان نے پھیلایا۔"

تو حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا یہ نہ کہہ:

﴿تَعِسَ الشَّيْطَانُ﴾

"شیطان نے پھیلایا۔"

کیونکہ وہ اس بڑائی سے پھول کر گھر کی مانند ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے: یہ میری طاقت سے ہوا ہے۔ لیکن تو یہ کہہ:

① قال فی، تخریج الاذکار، 150/5، حدیث غریب اخرجه ابن السنی، واخرجه بمعنا الطبرانی، وفی السند انقطاع، وقد جاء بمعنا حدیث آخر اخرجه الطبرانی والسند منقطع عن عتبة بن غزوان بلفظ: اذا ضل احدکم او اراد عونا۔ وہو بارض لیس بہا انس۔ فلیقل: یا عباد اللہ اعینونی، ثلاثاً، فان للہ عباداً لا یراہم۔ انظر، الاحادیث الضعیفة، رقم 655۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾

یونکہ یہ (کہنا) اس کو چھوٹا کر کے مکھی کے برابر بنا دیتا ہے۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ عَلَى الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ

شوخی کرنے والے جانور پر کیا پڑھے؟

[510] اَخْبَرَنَا اَبُو اللَّيْثِ نَصْرُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، ثنا الْمِنْهَالُ بْنُ عِيسَى، ثنا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: " لَيْسَ رَجُلٌ يَكُونُ عَلَى دَابَّةٍ صَعْبَةٍ، فَيَقُولُ فِي اُذُنِهَا: اَفَغَيْرَ دِينِ اللّٰهِ يَبْغُونَ وَلَهُ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ، إِلَّا وَقَفَتْ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالَى.

حضرت یونس بن عبید کا بیان ہے کہتے ہیں کہ جو آدمی اپنے شوخے جانور کے کان میں یہ پڑھ دے:

﴿اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّإِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ﴾

"کیا وہ اللہ کے دین کے سوا کچھ اور چاہتے ہیں حالانکہ اسی کے لیے فرمانبردار ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں چاہتے ہوئے اور نہ چاہتے ہوئے اور اسی کی طرف تم نے لوٹ کر جانا ہے۔"

تو وہ اللہ عزوجل کے حکم سے فرمانبردار ہو جائے گا۔ ②

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا عَثَرَ فَدَمِيَتْ اُصْبُعُهُ

ٹھوکر لگنے سے انگلی خون آلود ہو جائے تو کیا پڑھے؟

[511] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، ثنا اَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمِيَتْ

① رواہ احمد فی، المسند، 5/59 و ابو داود رقم 4982 فی الادب: باب رقم 77۔ قال الہیثمی فی، المجمع، 10/132: رواہ الطبرانی ورجالہ الصحیح، غیر محمد ابن حمران وھو ثقة، وقال الالبانی فی، تخریج الکلم، رقم 237: اخرجہ ابو داود بسند صحیح وجہالة الصحابی لا تضر، على ان ابن السنی رواہ بسند لا باس فیہ عن ابی العلیح عن ابیہ، وابو صحابی اسمہ اسامة، وہکذا رواہ النسائی، فی، عمل الیوم واللیلة، 554-556، وابن مردویہ فی تفسیرہ ورواہ الامام احمد۔ انظر، تخریج الکلم، رقم 237۔

② قال الحافظ فی، تخریج الاذکار، 5/152: ہو خبر مقطوع، ورواية عن المنہال بن عیسی، قال ابو حاتم: مجہول، وقد وجدتہ عن الی عن یونس، اخرجہ الثعلی فی، التفسیر، بسند من طریق الحکم عن مجاہد عن ابن عباس۔

أُصْبُعُهُ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ، فَقَالَ:)هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ، وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ.

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی جنگ میں انگلی خون آلود ہوگئی تو آپ نے پڑھا:

﴿هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ. وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ﴾

"نہیں ہے تو مگر ایک انگلی جو خون آلود ہوگئی اور اللہ کی راہ میں ہی تو نے اس سے ملاقات کی۔"①

بَابُ مَا يُحْدَى بِهِ فِي السَّفَرِ

سفر میں حدی خوانی کا بیان

[512] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ، فَقَالَ:)يَا ابْنَ رَوَاحَةَ، انْزِلْ فَحَرِّكِ الرِّكَابَ(فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ تَرَكْتُ ذٰلِكَ. فَقَالَ عُمَرُ: اسْمَعْ وَأَطِعْ. فَرَمَى بِنَفْسِهِ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا ... وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا.

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے تو آپ نے فرمایا: اے ابن رواحہ! اتر اور سواریوں کو حرکت دے تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یہ (سواریوں کو تیز کرنے کے لیے شعر خوانی کرنا) چھوڑ دیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (مجھ سے) فرمایا: سن اور اطاعت کر تو انہوں نے اپنے آپ کو گرایا (سواری کے اوپر سے) اور پڑھا:

واللّٰه لو لا انت ما اهتدينا
ولا تصدقنا ولا صلينا
فانزلنا سكينة علينا
و ثبت الاقدام ان لاقينا

① البخاری 447/10 فی الادب: باب ما یجوز من الشعر والرجز والحداء وما یکرہ منہ، و مسلم رقم 1796 فی الجهاد: باب ما لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذا المشرکین والمنافقین، الترمذی رقم 3342 فی التفسیر: باب و من سورۃ الضحی و احمد فی، المسند 212/4

''اللہ کی قسم! اگر آپ نے ہوتے تو ہم ہدایت نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے۔ سو ہم پر سکون نازل فرما اور (ہمارے) قدموں کو ثابت رکھنا اگر ہم (دشمن سے) ملاقات کریں۔''①

[513] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا هَمَّامٌ، ثنا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ حَادٍ يُقَالُ لَهُ اَنْجَشَةُ، وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)رُوَيْدَكَ يَا اَنْجَشَةُ، لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ(قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِي ضَعْفَةَ النِّسَاءِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک حدی گانے والا تھا اسے ''انجشہ'' کہا جاتا تھا اور اس کی آواز بہت خوبصورت تھی تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: اے انجشہ! شیشوں کو نہ توڑنا حضرت قتادہ نے فرمایا: اس سے آپ کی مراد عورتوں کی کمزوری ہے۔②

نوٹ:

حدی لگانے سے اونٹ تیز رفتار ہو جاتے تھے اس لیے رسول کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ آرام سے انہیں چلاؤ کہ کہیں تیز رفتاری کی بنا پر اونٹوں پر سوار عورتیں اونٹوں کی تیز رفتاری کی بنا پر گر نہ پڑیں۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَأَسْحَرَ

جب سفر میں سحری ہو جائے تو کیا پڑھے؟

[514] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي اَيْضًا، - يَعْنِي: سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ - عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَاَسْحَرَ يَقُولُ:)سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰـهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا، رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا، عَائِذًا بِاللّٰـهِ مِنَ النَّارِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب سفر میں ہوتے تو سحری ہونے پر آپ پڑھتے:

﴿سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا، رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا، عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ﴾

① النسائی فی، عمل الیوم واللیل، رقم 532، رجالہ ثقات خلا عمر بن علی المقدمی فھو ثقۃ یدلس۔

② ورواہ البخری 10/456 فی الادب۔ باب ما یجوز من الشعر والرجز والحداء، وباب ما جاء فی قول الرجل: ویلک، وباب من دعا صاحبہ فنقص من اسمہ حرفاً، وباب المعاریض مندوحۃ عن الکذب، ومسلم رقم 2323 فی الفضائل: باب رحمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم النساء۔

''سننے والے نے اللہ تعالیٰ کی حمد کو سن لیا اور اس کے بہترین احسان کو جو ہمارے اوپر ہوا، اے ہمارے رب! ہمارا ساتھی بن اور ہم پر فضل فرما اللہ تعالیٰ کی آگ سے پناہ مانگتے ہوئے۔''①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ فِي السَّفَرِ

جب دورانِ سفر صبح کی نماز پڑھے تو کیا کہے؟

[515] اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَزَّارُ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، ثني ابْنُ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ - قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: فِي سَفَرٍ - رَفَعَ صَوْتَهُ حَتَّى يَسْمَعَ اَصْحَابُهُ:)اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي جَعَلْتَهُ عِصْمَةَ اَمْرِي، اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي جَعَلْتَ إِلَيْهَا مَرْجِعِي - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - اللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، اللّٰهُمَّ اَعُوذُ بِكَ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

حضرت ابن بریدہ اسلمی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز ادا کرتے۔ کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم مگر یہی کہ آپ نے دورانِ سفر باآواز بلند فرمایا حتی کہ آپ کے صحابہ نے سن لیا:

﴿اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِيْ﴾

''اے اللہ! میرے دین کی درستگی فرما جسے تو نے میرے معاملے کی حفاظت کا ذریعہ بنایا، اے اللہ! میری دنیا کی درستگی فرما جسے تو میرے گزر اوقات کا ذریعہ بنایا۔''

اور تین مرتبہ یہ پڑھا:

﴿اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي﴾

''اے اللہ! تو میری آخرت کی درستگی فرما جسے تو نے میرے لوٹنے کی جگہ بنایا۔''

اور تین مرتبہ یہ پڑھا:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، اَللّٰهُمَّ اَعُوذُ بِكَ﴾

① ورواہ مسلم رقم 2718 فی الذکر والدعاء: باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل، وابو داؤد رقم 5086 فی الادب: باب ما یقول اذا اصبح۔

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی کی پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

اور تین مرتبہ یہ پڑھا:

﴿لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدّ﴾

''اسے کوئی روکنے والا نہیں جسے تو عطا فرمائے اور جسے تو عطا نہ کرے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی کوشش کرنے والے کو اس کی کوشش تیری ذات (کے عذاب) سے نفع نہیں دے سکتی۔''[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا صَعِدَ فِي عَقَبَةٍ

جب گھاٹی میں چڑھے تو کیا پڑھے؟

[516] حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰـهِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ:)كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اَكَمَةٍ كَبَّرْنَا، وَإِذَا صَعِدْنَا عَلَى جَبَلٍ كَبَّرْنَا، وَإِذَا هَبَطْنَا سَبَّحْنَا نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں گھاٹی پر ہوتے تو ہم تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کہتے اور جب ہم پہاڑ پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب اترتے (بلندی سے) تو ہم تسبیح (یعنی سبحان اللہ) کہتے۔[2]

[517] اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: اَخَذَ الْقَوْمُ فِي عَقَبَةٍ - اَوْ قَالَ: فِي ثَنِيَّةٍ - كُلَّمَا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى بِاَعْلَى صَوْتِهِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰـهُ، وَاللّٰـهُ اَكْبَرُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا(. ثُمَّ قَالَ: " يَا اَبَا مُوسَى - اَوْ: يَا عَبْدَ اللّٰـهِ بْنَ قَيْسٍ - اَلَا اَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ "؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: " تَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰـهِ.

---

[1] الحدیث بطولہ سندہ ضعیف، و قد اخرج مسلم اولہ عن ابی ہریرۃ، ولیس فیہ، ثلاث مرات، ولقسمہ الاخر شواہد بمعناہ، فالحدیث حسن بشواہدہ دون تقییدہ بثلاث مرات۔

[2] و رواہ البخاری 94/6 فی الجہاد: باب التسبیح اذا ہبط وادیا، و باب التکبیر اذا علا شرفاً۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ قوم نے ایک گھاٹی کا راستہ اختیار کیا تو جب بھی کوئی ایک آدمی بلندی پر چڑھتا تو بلند آواز سے پکارتا:

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ﴾

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے، پھر فرمایا: اے ابوموسیٰ! یا فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے پر مطلع نہ کروں تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا تو کہا کر:

﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾

''برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔''①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَشْرَفَ عَلَى وَادٍ

جب کسی وادی میں چڑھے تو کیا پڑھے؟

[518] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، عَنْ سُوَيْدٍ، عَنْ زُهَيْرٍ، ثنا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ، فَجَهَرُوا بِالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَرَفَعَ عَاصِمٌ صَوْتَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)يَا أَيُّهَا النَّاسُ، ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، الَّذِي تَدْعُونَ لَيْسَ بِأَصَمَّ، إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ، إِنَّهُ مَعَكُمْ(، أَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ أَبُو مُوسَى: فَسَمِعَنِي أَقُولُ وَأَنَا خَلْفَهُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ:)أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟(قُلْتُ: بَلَى، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي. قَالَ:)لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

حضرت ابوعثمان سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے فرمایا کہ ہم کسی سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو لوگ ایک وادی کی بلندی پر آئے تو اونچی آواز میں اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھنے لگے اور حضرت عاصم نے اپنی آواز کو بلند کیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو جس ذات کو تم پکارتے ہو وہ

① رجالہ ثقات ورواہ الترمذی رقم 3371 و 3457 فی الدعوات باب رقم 3 و 59 وبنحوہ البخاری 11/159 فی الدعوات باب اذا علا عقبۃ، وفی القدر باب لا حول ولا قوۃ الا باللہ ومسلم رقم 27004 فی الذکر والدعاء باب استحباب خفض الصوت بالذکر، وابو داود رقم 1526 و 1527 و 1528 فی الصلاۃ باب الاستغفار کلھم من حدیث ابی موسی رضی اللہ عنہ۔

بہرا نہیں بے شک وہ قریب سے سننے والا ہے۔ بلاشبہ وہ تمہارے ساتھ ہے آپ ﷺ نے تین بار اس کا اعادہ فرمایا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سو آپ نے مجھ سے وہ سنا جو میں کہہ رہا تھا اور میں آپ کے پیچھے تھا:

﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾

تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تیری جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف راہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں فرمایا: (وہ خزانہ ہے)۔ [1]

﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَوْفَى عَلَى فَدْفَدٍ مِنَ الْأَرْضِ

جب زمین کی اونچی جگہ پر چڑھے تو کیا پڑھے؟

[519] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوشِ أَوِ السَّرَايَا أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوْ فِي ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ:)لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ(. ثُمَّ قَالَ:)آيِبُونَ تَائِبُونَ حَامِدُونَ، لِرَبِّنَا سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر یا سفر یا حج وعمرہ یا کسی گھاٹی سے واپس آئے تو تین مرتبہ تکبیر پڑھی پھر کہا:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

"نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی اور اسی کے لیے تمام تر تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

[1] رواه البخاری 11/159 فی الدعوات باب الدعاء اذا علا عقبة، وباب قول لا حول ولا قوة الا بالله، وفی الجهاد باب ما يكره من رفع الصوت فی التكبير، وفی المغازی باب غزوة خيبر، وفی القدر باب لا حول ولا قوة الا بالله، وفی التوحيد باب قول الله تعالىٰ (وكان الله سميعاً بصيرا) ومسلم رقم 3704 فی الذكر والدعاء باب استحباب خفض الصوت بالذكر۔ والنسائی فی، عمل اليوم والليلة، رقم 538 انظر الحديث السابق۔ وسيردبر قم 521۔

پھر پڑھتے:

﴿آيِبُونَ تَائِبُونَ حَامِدُونَ، لِرَبِّنَا سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ﴾

''لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی حمد کرنے والے، اپنے رب کے لیے سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی حمد کرنے والے۔ سچ کر دکھایا اللہ نے اپنے وعدہ کو اور اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور لشکروں کو اکیلے شکست دی۔''[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا عَلَا شَرَفًا مِنَ الْأَرْضِ

جب زمین کی کسی بلندی پر چڑھے تو کیا پڑھے؟

[520] اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَرَادَ رَجُلٌ سَفَرًا، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَوْصِنِي. قَالَ: أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے سفر کا ارادہ کیا تو حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں آیا عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے آپ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور ہر بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہنے کی وصیت کرتا ہوں۔[2]

[521] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ اَبِي مُوسَى، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، [illegible] الْقَوْمُ إِذَا عَلَوْا شَرَفًا كَبَّرُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)يَا اَيُّهَا النَّاسِ. ارْبَعُوا عَلَى اَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، وَلَكِنْ تَدْعُونَ [illegible] قَرِيبًا(. قَالَ: وَاَنَا اَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، فَقَالَ: "يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

[1] [illegible] 160/1 فی الدعوات: باب الدعاء اذا اراد سفرا أو رجع، وفی ابواب عدة، ومسلم رقم 1344 فی الحج: باب مایقول اذا قفل من سفر الحج وغیرہ، والترمذی رقم 950 فی الحج: باب ما جاء فیما یقول عند القفول من الحج والعمرة، وابو داود رقم 2880 فی الجهاد: باب فی التکبیر علی کل شرف۔

[2] تقدم تخریجه برقم 501۔

قَيْسٍ، اَلَا اَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور لوگ جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے لیکن تم سننے والے قریب کو پکارتے ہو، کہتے ہیں کہ میں پڑھ رہا تھا:

﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾

تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تیری جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی راہنمائی نہ کروں (وہ خزانہ):

﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾

کہنا ہے۔[1]

[522] اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، ثنا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، ثنا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ زِيَادٍ النُّمَيْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَلَا شَرَفًا مِنَ الْاَرْضِ قَالَ:)اللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ، وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب زمین میں کسی بلندی پر چڑھتے تو پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ، وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ﴾

"اے اللہ! تیرے لیے ہی ہر بزرگی پر بزرگی ہے اور تیرے لیے ہی ہر حال میں تمام تر تعریفیں ہیں۔"[2]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا تَغَوَّلَتِ الْغِيلَانُ

جب جنگلی بھوت بھٹکا دیں تو کیا پڑھے؟

[523] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْمِ بْنِ مَرْوَانَ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، فَإِذَا

---

[1] تقدم تخریجه رقم 518۔

[2] قال الحافظ في، تخريج الاذكار، 145/5: حديث غريب، اخرجه احمد عن عمارة بن زاذان، واخرجه ابن السنى من وجه آخر عن عمارة، وهو ضعيف۔

سَافَرْتُمْ فِي الْخَصْبِ فَأَمْكِنُوا الرِّكَابَ أَسِنَّتَهَا، وَلَا تَجَاوَزُوا بِهَا الْمَنَازِلَ، وَإِذَا سِرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَاسْتَبِقُوا، وَعَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ، وَإِنْ تَغَوَّلَتْ بِكُمُ الْغِيلَانُ فَنَادُوا بِالْأَذَانِ، وَإِيَّاكُمْ وَالصَّلَاةَ عَلَى جَوَادِ الطَّرِيقِ، فَإِنَّهَا مَمَرُّ السِّبَاعِ، وَمَأْوَى الْحَيَّاتِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کرنے کو پسند کرتا ہے سو جب تم سبزے والی زمین میں سفر کرو تو انہیں چرنے دو اور تم مقررہ کردہ منزلوں سے آگے نہ بڑھو اور جب تم خشک زمین میں سفر کرو تو گزرنے میں تیزی کرو اور رات کا سفر لازم پکڑو کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے، سو جب تمہیں بھوت بھٹکا دیں تو آذان دو اور اپنے آپ کو راستے میں نماز پڑھنے سے بچاؤ کیونکہ یہ (یعنی راستے) درندوں کی گزرگاہ اور سانپوں کا ٹھکانہ ہوتا ہے۔ [1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى قَرْيَةً يُرِيدُ دُخُولَهَا

جب کوئی کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو کیا پڑھے؟

[524] أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ الصَّنْعَانِيِّ وَأَنَا أَسْمَعُ: ثني مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ كَعْبًا، حَلَفَ بِالَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرَ قَرْيَةً يُرِيدُ دُخُولَهَا إِلَّا قَالَ حِينَ يَرَاهَا: (اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ، فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا.

حضرت عطاء بن ابی مروان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اس ذات کی قسم کھائی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا کو پھاڑا کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے کسی بستی میں نہیں دیکھا جس میں آپ کے داخل ہونے کا ارادہ ہوتا مگر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے ہی پڑھتے:

---

[1] ورواه احمد فی المسند، 305/3 و 382، وھو جزء من حدیث طویل من روایة الحسن البصری عن جابر، والحسن لم یسمع من جابر عند الاکثر، ورواه ایضاً البزار من روایة الحسن عن سعد، ولا یعلم للحسن سماع من سعد، ورواه الطبرانی عن ابی ہریرة، وفی اسناد عدی بن الفضل وھو متروک، انظر، الفتوحات، 161/5۔

﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ، فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا﴾

''اے اللہ! سات آسمانوں کے رب اور جن پر یہ سایہ کیے ہوئے ہیں اور سات زمینوں کے رب اور جن کو یہ اٹھائے ہوئے ہے اور شیطانوں کے رب اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا اور ہواؤں کے رب اور ان کے جنہیں انہوں نے اڑایا۔ سو بے شک میں تجھ سے اس بستی کی بھلائی اور جو بھلائی اس میں ہے اور اس کے اہل کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور میں تیری ذات سے اس کے شر اور اس کے اہل کے شر اور جو شر اس میں ہے اس کی پناہ مانگتا ہوں۔''①

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا اَشْرَفَ عَلَى مَدِيْنَةٍ

جب مدینہ منورہ کی طرف آئے تو کیا پڑھے؟

[525] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَالِمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ يَقُولُ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، مَا كَانَ يَتَخَوَّفُ الْقَوْمُ حَيْثُ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا اَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ: اللّٰـهُمَّ اجْعَلْ لَنَا فِيهَا رِزْقًا وَقَرَارًا؟ قَالَ:)كَانُوا يَتَخَوَّفُونَ مِنْ جَوْرِ الْوُلَاةِ، وَقُحُوطِ الْمَطَرِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوامامہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! لوگ کس چیز سے خوف کھاتے تھے جب وہ مدینہ منورہ کی طرف آتے ہیں تو (خوف سے) یہ پڑھتے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا فِيْهَا رِزْقًا وَقَرَارًا﴾

''اے اللہ! ہمارے لیے اس میں رزق اور جائے قرار بنا دے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ بادشاہوں کے ظلم اور بارش کے قحطوں سے ڈراتے تھے۔②

---

① النسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 543، وابن حبان رقم 2377، موارد، والحاکم 2/100، وصححہ ووافقہ الذہبی وحسنہ الحفظ فی، تخریج الاذکار 5/154۔ انظر، تخریج الکلم الطیب، الالبانی رقم 178۔

② قال الہیثمی فی، المجمع، 10/135: رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح غیر قیس بن سالم، وھو ثقۃ۔ اھ۔ قال الذہبی فی، المیزان، قیس بن سالم: لم یکد یعرف واتی بخبر منکر۔

[526] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أنا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، ثنا يَحْيَى بْنُ اَبِي إِسْحَاقَ، ثنا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ، فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ:)آيِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ(فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عسفان سے واپس آنے والے قافلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے سامنے آئے تو آپ نے پڑھا:

﴿آيِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ﴾

''(ہم) لوٹنے والے، عبادت کرنے والے، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل یہ (کلمات) پڑھتے رہے حتی کہ مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔[1]

[527] حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰـهِ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ الْبُهْلُولِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عِيسَى بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَشْرَفَ عَلَى اَرْضٍ يُرِيدُ دُخُولَهَا قَالَ:)اللّٰـهُمَّ إِنِّي اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الْاَرْضِ وَخَيْرِ مَا جَمَعْتَ فِيهَا، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَمَعْتَ فِيهَا، اللّٰـهُمَّ ارْزُقْنَا حِمَاهَا، وَاَعِذْنَا مِنْ وَبَاهَا، وَحَبِّبْنَا إِلَى اَهْلِهَا، وَحَبِّبْ صَالِحِي اَهْلِهَا إِلَيْنَا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی زمین میں داخل ہونے کے لیے متوجہ ہوتے تو پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الْاَرْضِ وَخَيْرِ مَا جَمَعْتَ فِيْهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَمَعْتَ فِيْهَا. اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حِمَاهَا، وَاَعِذْنَا مِنْ وَبَاهَا، وَحَبِّبْنَا إِلٰى اَهْلِهَا، وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا إِلَيْنَا﴾

''اے اللہ! میں تجھ سے اس بستی کی بھلائی کا اور جو بھلائی تو نے اس میں جمع کر رکھی ہے اس کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے اس کے شر اور جو شر تو نے اس میں جمع کر رکھا ہے اس کی پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں اس کی حمی (جہاں کسی کی حفاظت کی جائے) نصیب فرما اور ہمیں اس کی وباء سے پناہ عطا فرما، اور ہمارے لیے اس کے

[1] البخاری 6/133-134 فی الجهاد: باب مایقول اذا رجع من الغزو، و 10/334 فی اللباس: باب ارداف المراة خلف الرجل ذا محرم، وفی الادب: باب قول الرجل: جعلنی الله فداک۔

اہل کو محبوب بنا دے اور اس کے رہنے والے نیک لوگوں کو ہمارے لیے محبوب بنا دے۔"[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

جب کوئی کسی منزل پر اترے تو کیا پڑھے؟

[528] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی منزل پر اترے پھر یہ پڑھے:

﴿اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾

"میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی کامل کلمات کے ساتھ ہر چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔"

تو اسے کوئی بھی چیز نقصان نہیں دے گی حتیٰ کہ وہ اس منزل سے کوچ کر جائے۔[2]

[529] اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ، وَاَبُو عَرُوبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: قَالَ شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:)كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا حَتَّى تَحِلَّ الرِّحَالُ(قَالَ: يَعْنِي سَبَّحْنَا بِاللِّسَانِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب ہم (سواریوں سے) اترتے تو تسبیح پڑھتے حتیٰ کہ کجاوے کھول دیئے جاتے۔ حضرت شعبہ نے کہا: یعنی ہم زبان کے ساتھ تسبیح پڑھتے۔[3]

---

[1] قال الحافظ: في سنده ضعف، لكنه يعتضد بحديث ابن عمر، فساق سنده أليه، ثم قال: وفی سنده ضعف، لكن توبع، فرواه مبارک بن حسان عن نافع عن ابن عمر، قال: كنا تسافر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا راى قرية يريد دخولها، قال: ،اللهم بارک لنا فيها، ثلاث مرات، اللهم ارزقنا جناها وجنبنا وباها۔۔۔، وذكر بقية الحديث مثل حديث عائشة، وفی مبارک ايضاً مقال، لكن يعضد بهذه الطرق بعضاً۔ اه۔قوله: ،عبدالله بن الفضل، فی نسخة: عبدالله بن فضل، قوله: ،اسحاق بن البهلول، فی نسخة اسحاق بن المنهال قوله: ،بهذه الارض، فی نسخة: ،بهذه القری۔قوله: ،حماہا، فی نسخة: جناها۔

[2] رواه مسلم رقم 2708 فی الذكر: باب من التعوذ من سوء الفضاء ودرک الشقاء وغيره، والترمذی رقم 3433 فی الدعوات: باب ما يقول اذا نزل منزلاً، احمد فی ،المسند، 377/6، 378 و 409، والدارمی رقم 2783 فی الاستئذان: باب ما يقول اذا نزل منزلاً۔

[3] فی اسناده بقية بن الوليد وهو ضعيف۔قال الهيثمی فی ،المجمع، 133/10: رواه الطبرانی فی ،الاوسط، واسناده جيد۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرِهِ

جب اپنے سفر سے واپس آئے تو کیا پڑھے؟

[530] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، ثنا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ:) لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ عَابِدُونَ تَائِبُونَ سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے پھر پڑھتے:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ عَابِدُونَ تَائِبُونَ سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ﴾

"اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے، اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (ہم) لوٹنے والے، عبادت کرنے والے، توبہ کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور لشکروں کو اکیلے شکست دی۔"①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرِهِ فَدَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ

جب اپنے سفر سے واپس آئے اور اپنے اہل پر داخل ہو تو کیا پڑھے؟

[531] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فِي سَفَرٍ قَالَ:)اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي

① رجاله ثقات۔

الْأَهْلِ، اللّٰـهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الضُّبْنَةِ فِي السَّفَرِ، وَالْكَآبَةِ فِي الْمُنْقَلَبِ، اللّٰـهُمَّ اقْبِضْ لَنَا الْأَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ) . فَإِذَا أَرَادَ الرُّجُوعَ قَالَ:)آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ) . فَإِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ قَالَ:)تَوْبًا لِرَبِّنَا أَوْبًا، لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر نکلنے کا ارادہ کرتے تو (یہ دعا) پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ. وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الضُّبْنَةِ فِي السَّفَرِ. وَالْكَآبَةِ فِي الْمُنْقَلَبِ. اَللّٰهُمَّ اقْبِضْ لَنَا الْأَرْضَ. وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ﴾

''اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی ہے اور اہل میں خلیفہ، اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوران سفر ضائع ہونے سے اور واپسی پر برے منظر کے پیش آنے سے، اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور ہم پر سفر کو آسان فرما دے۔''

پھر جب واپس لوٹ کر آتے تو پڑھتے:

﴿آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ. لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ﴾

''لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔''

سو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل پر داخل ہوتے تو پڑھتے:

﴿تَوْبًا لِرَبِّنَا أَوْبًا. لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا﴾

''توبہ کرتے ہوئے اپنے رب سے ایسی توبہ کہ جو ہم پر کوئی بھی گناہ نہ چھوڑے۔''[1]

بَابُ مَا يَقُولُ لِمَنْ قَدِمَ مِنَ الْغَزْوِ

جو غزوہ سے واپس آئے اسے کیا دعا دے؟

[532] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰـهِ

[1] رواہ احمد فی المسند، 1/256 و300، قال الهيثمي في المجمع، 10/130: رواه احمد والطبراني في الكبير، والاوسط، وابو يعلى والبزار، وزادوا كلهم على احمد: ايبون، ورجالهم رجال الصحيح الا بعض اسانيد الطبراني۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ وَلَا كَلْبٌ(قَالَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ لِأَبِي طَلْحَةَ: قُمْ بِنَا إِلَى عَائِشَةَ نَسْأَلْهَا عَنْ هٰذَا. فَأَتَيَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلَاهَا، فَقَالَتْ: أَمَّا هٰذَا فَإِنِّي لَا أَحْفَظُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْزًى لَهُ، فَتَحَيَّنْتُ قَفْلَهُ، فَكَسَوْتُ عَرْشَ بَيْتِي نَمَطًا، فَلَمَّا دَخَلَ اسْتَقْبَلْتُهُ، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي نَصَرَكَ وَأَعَزَّكَ وَأَكْرَمَكَ. فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، فَرَأَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ، حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُهُ، فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدِي، ثُمَّ أَتَى النَّمَطَ فَانْتَبَشَهُ، ثُمَّ قَالَ:)يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَأْمُرْنَا فِيمَا رَزَقَنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَاللَّبِنَ(، فَجَعَلْتُهُ فِي وِسَادَتَيْنِ، فَجَلَسَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكْرَهْهُمَا.

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں اور کتا ہو۔ حضرت زید بن خالد جہنی نے حضرت ابوطلحہ سے کہا: اٹھو ہمارے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس (چلتے ہیں) تاکہ ہم آپ سے اس بارے میں سوال کریں، سو وہ دونوں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو ان دونوں نے آپ سے اس بارے سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ جو ہے اس بارے میں تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کے متعلق حکم) کچھ یاد نہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک غزوہ میں تھے سو مجھے آپ کی واپسی کا علم ہوا تو میں نے اپنے گھر کی چھت کو ایک کپڑا پہنا دیا سو جب آپ داخل ہوئے تو میں نے آپ کا استقبال کیا پس میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا میں نے کہا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَصَرَكَ وَاَعَزَّكَ وَاَكْرَمَكَ﴾

"تمام تر تعریفیں اس اللہ کی ذات کے لیے ہیں جس نے آپ کی مدد فرمائی اور آپ کو عزت دی اور آپ کا اکرام کیا۔"

سو میں نے آپ کی طرف دیکھا تو میں نے آپ کے چہرہ انور پر ناپسندیدگی دیکھی حتی کہ میں نے یہ تمنا کی کہ کاش میں ایسا نہ کرتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک میرے ہاتھ سے کھینچ لیا پھر آپ اس کپڑے کے پاس آئے اور اسے ہٹا دیا پھر ارشاد فرمایا: اے عائشہ! بے شک اللہ عزوجل ہمیں یہ حکم نہیں دیتا کہ ہمیں جو اس نے رزق عطا کیا ہے اس میں سے پتھروں اور مٹی کو کپڑے پہنائیں تو میں نے اس کے (یعنی کپڑے کے) دو سرہانے بنا لیے پس آپ ان پر بیٹھے اور انہیں ناپسند نہیں فرمایا۔ ①

① قال الحافظ: اخرجه مسلم والنسائی وابو داود، قال الحافظ: ووقع لنا من وجه آخر بزیادة فی الذکر المذکور عن زید بن خالد الجهنی ولعل سعید بن یسار سمعه من زید بن خالد عن ابی طلحة وسمعه من ابی طلحة نفسه فکان یحدث تارة ہکذا وتارة ہکذا والله اعلم اهـ الفتوحات 5/174-175۔ قلت: رواه مسلم رقم 2106 و 2107 فی اللباس: باب تحریم تصویر صورة الحیوان ـــ الخ وابو داود رقم 4153 و 4155، والنسائی 8/212-214 فی الزینة باب التصاویر، وفی، عمل الیوم واللیلة، رقم 558۔

بَابُ مَا يَقُولُ لِمَنْ يَقْدَمُ مِنْ حَجٍّ

جو حج سے واپس آئے اسے کیا دعا دی جائے؟

[533] حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى، ثنا عَاصِمُ بْنُ مَهْجَعٍ، ثنا مَسْلَمَةُ بْنُ سَالِمٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ غُلَامٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي اُرِيدُ هَذَا الْوَجْهَ الْحَجَّ. قَالَ: فَمَشَى مَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:)يَا غُلَامُ، زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوَى، وَوَجَّهَكَ فِي الْخَيْرِ، وَكَفَاكَ الْمُهِمَّ(. فَلَمَّا رَجَعَ الْغُلَامُ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ، فَقَالَ:)يَا غُلَامُ، قَبِلَ اللّٰهُ حَجَّكَ، وَغَفَرَ ذَنْبَكَ، وَاَخْلَفَ نَفَقَتَكَ.

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ایک لڑکا حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اس نے عرض کی: میں اس سال حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس کے ساتھ چلے پھر فرمایا: اے لڑکے!

﴿زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى، وَوَجَّهَكَ فِي الْخَيْرِ، وَكَفَاكَ الْمُهِمَّ﴾

''اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادِ راہ عطا فرمائے اور تجھے بھلائی میں متوجہ فرمائے اور غم میں تیری کفایت فرمائے۔''

پھر جب وہ لڑکا واپس آیا تو اس نے حضور نبی کریم ﷺ کو سلام کیا کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس کی طرف اپنا سر مبارک اٹھا کر فرمایا:

﴿يَا غُلَامُ، قَبِلَ اللّٰهُ حَجَّكَ، وَغَفَرَ ذَنْبَكَ، وَاَخْلَفَ نَفَقَتَكَ﴾

''اے لڑکے! اللہ تعالیٰ تیرا حج قبول فرمائے اور تیرے گناہ معاف فرمائے اور تیرے خرچ کا بدلہ عطا فرمائے۔''[1]

بَابُ مَا يَقُولُ لِمَنْ يَقْدَمُ عَلَيْهِ مِنْ سَفَرٍ

اس شخص کو جو سفر سے واپس آئے کیا دعا دے؟

[534] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، ثنا

[1] تقدم تخریجہ برقم 506۔

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ اَبِي السَّائِبِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: وَكَانَ يُشَارِكُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ - قَالَ: فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:)مَرْحَبًا بِاَخِي، لَا يُدَارِي وَلَا يُمَارِي.

حضرت سائب بن ابی السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ دور جاہلیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک ہوتے تھے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: میرے بھائی کو خوش آمدید، نہ تو زیادہ خاطر مدارات ہے اور نہ ہی جھگڑا کرنا۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ

جب شخص مریض کے پاس جائے تو اسے کیا دعا دے؟

[535] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى اَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ وَهُوَ مَحْمُومٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّارَةٌ وَطَهُورٌ. فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ. فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَهُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کے پاس اس کی عیادت کرنے کے لیے داخل ہوئے اور وہ بیمار تھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ بیماری) کفارہ ہے (گناہوں کا) اور پاکیزگی ہے۔ اس دیہاتی نے عرض کی: یہ بخار ہے جو بڑے بوڑھے پر جوش مارتا ہے اسے قبروں کی زیارت کرائے گا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اس کے پاس سے) اٹھ آئے اور اسے چھوڑ دیا۔ ②

[536] اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَنِيِّ، - وَلَيْسَ هُوَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ - عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

① رواہ احمد فی المسند 425/3 وبنحوہ ابو داود رقم 4836 فی الادب فی کراہیة المراء، وابن ماجہ رقم 2287 فی التجارات باب الشرکة والمضاربة والنسائی فی، عمل الیوم واللیلة، رقم 312 کلہم من حدیث مجاہد وفی سندہ اضطراب۔ انظر، تہذیب التہذیب، 449/3۔

② قال الحافظ: ہذا حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ: اخرجہ احمد عن عفان عن حماد، واخرجہ ابن السنی عن ابی لیلی۔ اہ۔

عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مِنْ تَمَامِ الْعِيَادَةِ اَنْ تَضَعَ عَلَى الْمَرِيضِ يَدَكَ، فَتَقُولَ: كَيْفَ اَصْبَحْتَ، اَوْ كَيْفَ اَمْسَيْتَ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُرشاد فرمایا: مکمل تیمارداری یہ ہے کہ تو بیمار پر اپنا ہاتھ رکھے اور تو کہے:

﴿كَيْفَ اَصْبَحْتَ اَوْ كَيْفَ اَمْسَيْتَ.﴾

''تو نے کیسے صبح کی یا تو نے کیسے شام کی۔''①

بَابُ تَطْيِيبِ نَفْسِ الْمَرِيضِ

مریض کے دل کو خوش کرنے کا بیان

[537] اَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْاَشَجِّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَنَفِّسُوا لَهُ فِي اَجَلِهِ، فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا، وَهُوَ يُطَيِّبُ نَفْسَهُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اسے اس کی اجل (زندگی) کی امید دلاؤ کیونکہ یہ (مقدور نصیب میں سے) کسی چیز کو نہیں لوٹا سکتی لیکن یہ (امید دلانا) اس (بیمار) کی طبیعت کو خوشگوار کردے گا۔②

بَابُ مَسْاَلَةِ الْمَرِيضِ عَنْ حَالِهِ

مریض سے اس کا حال پوچھنے کا بیان

[538] اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَاَبُو عَرُوبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، ثنا اَبِي فَرْوَةُ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَطَّافٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي

① رواه الترمذی رقم 2732 فی الاستئذان: باب ما جاء فی المصافحة، وفی اسناده عبید الله بن زحر، وعلی بن یزید والقاسم ابی عبدالرحمن، انظر الکلام علیهم الحدیث رقم 116 و132 فالحدیث ضعیف کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 5302۔ قلت: ولا اصل وضع الید علی المریض شاہد من حدیث عائشة رضی الله عنها فی، الصحیحین،، ومن حدیث سعید بن ابی وقاص رضی الله عنه فی البخاری۔

② رواه الترمذی رقم 2088 فی الطب: باب رقم 35، وابن ماجه رقم 1438 فی الجنائز: باب ماجاء فی عیادة المریض، وفی اسناده موسی بن محمد بن ابراہیم التیمیی، وہو منکر الحدیث، انظر، الاحادیث الضعیفة، للالبانی رقم 184۔

رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ، قَالَ:) كَيْفَ تَجِدُكَ؟(قَالَ: صَالِحًا. قَالَ:)أَصْلَحَكَ اللّٰـهُ.

زوجہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے جب کہ وہ بیمار تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: ٹھیک ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل تجھے ٹھیک ہی رکھے۔[1]

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ جَوَابِ الْمَرِيضِ

مریض کو پسندیدہ جواب دینے کا بیان

[539] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، - أَحْسِبُهُ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، وَقَالَ:)كَيْفَ تَجِدُكَ(؟ قَالَ: بِخَيْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، أَرْجُو اللّٰـهَ، وَأَخَافُ ذُنُوبِي. قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)لَنْ يَجْتَمِعَا فِي قَلْبِ رَجُلٍ عِنْدَ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجَاءَهُ، وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کی مرض الموت میں عیادت کے لیے گئے تو آپ نے اسے سلام کیا اور فرمایا: اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! خیریت سے ہوں اللہ تعالیٰ سے (اس کی رحمت کی) امید ہے اور اپنے گناہوں کا خوف کھاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز کسی آدمی کے دل میں دو چیزیں جمع نہیں ہوتیں مگر یہ کہ اللہ عزوجل اسے اس کی امید عطا فرماتا ہے اور اس چیز سے اسے امن عطا فرماتا ہے جس کا اسے خوف ہوتا ہے۔[2]

---

① فی اسنادہ ابو فروۃ یزید بن سنان، وھو ضعیف و محمد بن یزید بن سنان، لیس بالقوی کما قال الحافظ فی التقریب۔

② رواہ الترمذی رقم 983 فی الجنائز: باب رقم 11، وابن ماجہ رقم 4261 فی الزھد: باب ذکر الموت والاستعداد لہ، واسنادہ حسن، کما قال الالبانی فی، احکام الجنائز وبدعھا، صصفحہ 3۔

بَابُ اشْتِهَاءِ الْمَرِيضِ

مریض کی خواہش پوری کرنے کا بیان

[540] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا اَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، ثنا الْاَعْمَشُ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ، فَقَالَ:)هَلْ تَشْتَهِي شَيْئًا؟ هَلْ تَشْتَهِي كَعْكًا؟(قَالَ: نَعَمْ. فَطَلَبَهُ لَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کی عیادت کے لیے اس کے پاس آئے فرمایا: کیا تجھے کسی چیز کی خواہش ہے کیا تجھے ''کعک'' کی خواہش ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! پس وہ (کعک) اس کے لیے منگوائی گئی۔ ①

﴿كَعْك﴾

بَابُ تَلْقِينِ الْمَرِيضِ الصَّبْرَ

مریض کو صبر کی تلقین کرنے کا بیان

[541] حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثنا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰـهِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ الْاَشْعَرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ عَادَ مَرِيضًا وَمَعَهُ اَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ وَعْكٍ كَانَ بِهِ شَدِيدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللّٰـهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: هِيَ نَارِي اُسَلِّطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا؛ لِتَكُونَ حِطَّةً مِنَ النَّارِ فِي الْآخِرَةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مریض کی اس کی سخت بیماری میں عیادت کرنے گئے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: یہ (بیماری) میری آگ ہے یہ میں اپنے مومن بندے پر دنیا میں مسلط کرتا ہوں تاکہ آخرت میں یہ جہنم کی آگ کو (اس آدمی کے لیے) بجھا دے۔ ②

① ورواه ابن ماجة رقم 1440 فی الجنائز: باب ما جاء فی عیادة المریض، ورقم 3441 فی الطب: باب المریض یشتهی الشیء وفی اسناد ابن السنی جهالة الرجل، وفی ابن ماجه: یزید بن ابان الرقاشی، وهو ضعیف۔ فالحدیث ضعیف۔ انظر الفتوحات الربانیة، 4/88-89۔
② رجاله ثقات۔

مریض کو صبر کی تلقین کرنے کا بیان

[542] اَخْبَرَنِي اَبُو اَيُّوبَ الْخُزَاعِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَيَّاشٍ، ثنا اَبُو الْمُغِيرَةِ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ تَمِيمٍ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰـهِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ رَجُلًا مَرِيضًا مِنْ اَصْحَابِهِ، وَعُدْنَاهُ مَعَهُ، فَقَبَضَ عَلَى يَدِهِ، وَوَضَعَ عَلَى جَبْهَتِهِ، وَكَانَ يَرَى ذَلِكَ مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ، ثُمَّ قَالَ: " إِنَّ اللّٰـهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: هِيَ نَارِي أُسَلِّطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ؛ لِتَكُونَ حِطَّةً مِنَ النَّارِ فِي الْآخِرَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کرام میں سے کسی آدمی کی بیماری میں اس کی عیادت کے لیے نکلے تو ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کی عیادت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کی پیشانی پر رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مریض کی مکمل عیادت خیال فرماتے تھے پھر آپ نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے یہ (بیماری) میری آگ ہے اسے میں اپنے بندہ مومن پر مسلط کرتا ہوں تاکہ یہ آخرت میں (اس کے لیے) دوزخ کی آگ سے رکاوٹ بن جائے۔[1]

بَابُ دُعَاءِ الْعُوَّادِ لِلْمَرِيضِ

عیادت کرنے والوں کا مریض کے لیے دعا کرنے کا بیان

[543] حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْبَصْرِيُّ، بِحَرَّانَ، ثنا مُوسَى بْنُ سَعِيدٍ الدَّنْدَانِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ، وَحُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ قَالَ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا(وَكَانَ حَمَّادٌ يَقُولُ:)لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ نَوْعٌ آخَرُ.

---

[1] قال الہیثمی فی المجمع، 2/298-299: رواہ ابن ماجہ باختصار، وفیہ عبد الرحمن بن یزید بن تمیم، وھو ضعیف۔ وقال الحافظ فی تخریج الاذکار، 4/70: ہذا حدیث غریب، اخرج ابن ماجہ بعضہ، واخرجہ ابن السنی بتمامہ، ورجالہ ثقات الا عبدالرحمن بن یزید بن تمیم فانہ ضعیف، وقد تفرد بوصلہ ورفعہ، وخالفہ سعید بن عبدالعزیز فرواہ عن اسماعیل بن عبیداللہ من قول کعب الاحبار ومن حدیث سعد بن ابی وقاص فی البخاری۔اھ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس (اس کی عیادت کے لیے) تشریف لے جاتے تو دعا کرتے:

﴿اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ، اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا﴾

''اس تکلیف کو دور فرما اے لوگوں کے پالن ہار! شفاء عطا فرما تو شفاء عطا فرمانے والا ہے تیری شفا کے بغیر کوئی شفا نہیں ایسی شفاء جو بیماری کو بالکل ختم کر دے۔''

اور راوی حماد ﴿لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ﴾ (تیری شفاء کے بغیر کوئی شفا نہیں) کہا کرتے تھے۔ [1]

[544] اَخْبَرَنِي اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمِنْهَالَ بْنَ عَمْرٍو، يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ، فَيَقُولُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيكَ وَيُعَافِيكَ، إِلَّا عُوفِيَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسلمان شخص کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جسے موت نہ آئی ہو تو وہ سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

﴿اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَشْفِيَكَ وَيُعَافِيَكَ، إِلَّا عُوْفِيَ﴾

''میں سوال کرتا ہوں اللہ عظمت والے سے جو رب ہے عظمت والے عرش کا کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے اور عافیت عطا فرمائے۔'' [2]

[545] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، ثنا مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ، اَخْبَرَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ، قَالَ: " جَاءَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي، فَقَالَ: " امْسَحْ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَقُلْ: اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ

[1] رواه البخاری 10/175 فی الطب: باب رقیة النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ وابو داود رقم 3890 فی الطب: باب کیف الرقی، والترمذی رقم 973 فی الجنائز: باب فی التعوذ للمریض۔

[2] رواه ابو داود رقم 3106 فی الجنائز: باب الدعاء للمریض عند العبادة، والترمذی رقم 2084 فی الطب: باب رقم 32، وهو حدیث صحیح، کما قال الالبانی فی، تخریج المشکاة، رقم 1553۔

مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ)فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ، فَاَذْهَبَ اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ بِي، فَلَمْ يَزَلْ آمُرُ بِهِ اَهْلِي وَغَيْرَهُمْ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس میری عیادت کے لیے تشریف لائے اس درد میں جو مجھ پر شدت اختیار کر گیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا دایاں ہاتھ (درد والی جگہ پر) سات مرتبہ پھیر اور پڑھ:

﴿اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ﴾

"میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کے ساتھ اس کے شر سے جو میں پاتا ہوں۔"

(حضرت عثمان بن العاص کہتے ہیں) سو میں نے ایسے ہی کیا تو اللہ عزوجل نے وہ تکلیف جو مجھے تھی ختم کر دی سو میں ہمیشہ سے اپنے گھر والوں اور ان کے علاوہ لوگوں کو بھی یہی (پڑھنے کا) حکم دیتا ہوں۔[1]

[546] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شَحَّانَ، ثنا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ، ثنا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: " خَرَجْتُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰـهِ، صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدُهُ فِي يَدِي - اَوْ يَدِي فِي يَدِهِ - فَاَتَى عَلَى رَجُلٍ رَثِّ الْهَيْئَةِ، فَقَالَ:)اَيْ فُلَانُ، مَا بَلَغَ بِكَ مَا اَرَى(؟ قَالَ: السَّقَمُ وَالضُّرُّ يَا رَسُولَ اللّٰـهِ. قَالَ:)اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تُذْهِبُ عَنْكَ الضُّرَّ وَالسَّقَمَ؟(فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اَلَا تُعَلِّمُنِي يَا رَسُولَ اللّٰـهِ؟ قَالَ: " قُلْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ: تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰـهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا قَالَ: فَاَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَسُنَتْ حَالُهُ، فَقَالَ:)مَهْيَمْ(؟ فَقَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، لَمْ اَزَلْ اَقُولُ الْكَلِمَاتِ الَّتِي عَلَّمْتَنِي نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں یا میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ مبارک میں تھا پس آپ ایک ایسے شخص کے پاس آئے۔ جس کی ہیئت پراگندہ حال تھی تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! تجھ کو کیا (یہ مصیبت والی) حالت پہنچی ہے۔ جسے میں دیکھ رہا ہوں اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! غم اور تکلیف، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو تجھ سے تیری تکلیف اور غم دور کر دیں تو حضورت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے وہ کلمات نہیں سکھائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ پڑھ:

---

[1] رواہ مسلم رقم 2202 فی السلام: باب استحباب وضع یدہ علی موضع الالم، و، الموطا، 942/28 فی العین: باب التعوذ والرقیة فی المرض، وابو داود رقم 3891 فی الطب: باب کیف الرقی، والترمذی رقم 2081 فی الطب: باب رقم 29، واحمد فی المسند، 217/4، وابن ماجه رقم 3523 فی الطب: باب ما عوذ به النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما عوذ به۔

﴿تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا﴾

''میں بھروسہ کرتا ہوں اس زندہ رہنے والی ذات پر جسے موت نہیں آتی، اور تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے کوئی اولاد نہیں بنائی اور نہ اس کا کوئی شریک ہے بادشاہی میں، اور نہ اس کا کوئی مددگار ہے کمزوری میں اور اس کی خوب خوب بڑائی بیان کرو۔''

فرمایا (حضرت ابوہریرہ نے) کہ پھر رسول اللہ ﷺ اس (پراگندہ حال آدمی) کے پاس آئے تو اس کی حالت بہت حسین تھی آپ ﷺ نے فرمایا: کیا حال ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہمیشہ یہی کلمات جو آپ نے مجھے سکھائے ہیں پڑھتا رہوں گا۔ ①

[547] حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ حُيَيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُودُ مَرِيضًا، فَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا، أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى صَلَاةٍ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی کسی مریض کی عیادت کے لیے آئے تو وہ کہے:

﴿اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا، أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى صَلَاةٍ﴾

''اے اللہ! اپنے اس بندے کو شفا عطا فرما کہ تیرے دشمن کو تیر مارے یا تیرے لیے نماز کی طرف چلے۔'' ②

[548] حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَحْمُودٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ، ثنا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ التَّغْلِبِيُّ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، بَيَّاعُ الْأَنْمَاطِ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ، فَقَالَ:)يَا سَلْمَانُ، شَفَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَقَمَكَ، وَغَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ، وَعَافَاكَ فِي دِينِكَ وَجِسْمِكَ إِلَى مُدَّةِ أَجَلِكَ.

① فی اسناده موسی بن عبیدة، وهو ضعیف، کما قال الحافظ فی التقریب۔ وحرب بن میمون الراوی عن موسی بن عبیدة، فان کان الاکبر ابو الخطاب الانصاری مولاہم فهو صدوق رمی بالقدر، وان کان الاصغر صاحب الاغمیة فهو متروک الحدیث مع عبادة۔ قوله: الصبر والسقم، فی المطبوع: الضر والغم۔

② رواه احمد فی المسند، 2/172، و ابو داود رقم 3107 فی الجنائز: باب الدعاء للمریض عند العبادة، واسناده حسن، وصححه الحاکم 1/344 و 549 ووافقه الذهبی۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی اور میں بیمار تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سلمان! اللہ عزوجل تجھے تیری بیماری سے شفاء عطا فرمائے اور تیرے گناہوں کو معاف فرمائے اور تیرے دین میں تجھے عافیت عطا فرمائے اور تیرے جسم میں تیری موت کی میعاد تک (تجھے عافیت عطا فرمائے)۔ ①

بَابُ دُعَاءِ الْمَرِيضِ لِنَفْسِهِ

مریض کا اپنی ذات کے لیے دعا کرنے کا بیان

[549] اَخْبَرَنِي اَبُو يَحْيَى السَّاجِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ، ثنا عَامِرُ بْنُ يَسَافٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَمْرٍ هُوَ حَقٌّ، مَنْ تَكَلَّمَ بِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَدْ نَجَا مِنَ النَّارِ؟ إِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ مِنْ مَرَضِكَ، فَاعْلَمْ اَنَّكَ إِذَا اَمْسَيْتَ لَمْ تُصْبِحْ، وَإِذَا اَصْبَحْتَ لَمْ تُمْسِ، إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ عِنْدَ اَخْذِكَ مَضْجَعَكَ مِنْ مَرَضِكَ اَنْجَاكَ اللّٰـهُ مِنَ النَّارِ، وَاَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ، اَنْ تَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰـهُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، سُبْحَانَ اللّٰـهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰـهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَاللّٰـهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا، كِبْرِيَاءُ رَبِّنَا وَجَلَالُهُ وَقُدْرَتُهُ بِكُلِّ مَكَانٍ، اللّٰـهُمَّ إِنْ كُنْتَ اَمْرَضْتَنِي لِتَقْبِضَ رُوحِي فِي مَرَضِي هَذَا، فَاجْعَلْ رُوحِي فِي اَرْوَاحِ مَنْ قَدْ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْكَ الْحُسْنَى، فَإِنْ مُتَّ مِنْ مَرَضِكَ فَإِلَى رِضْوَانِ اللّٰـهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَنَّتِهِ، وَإِنْ كُنْتَ اقْتَرَفْتَ ذُنُوبًا تَابَ اللّٰـهُ عَلَيْكَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے ایسے امر کی خبر نہ دوں جو حق ہے جو بھی شخص بوقت موت اس کے ساتھ کلام کرے گا تو بلاشبہ وہ دوزخ سے نجات پائے گا جب تو اپنے بستر پر آئے اپنی بیماری کی وجہ سے تو تو جان لے کہ جب تجھے شام میسر آ گئی تو صبح میسر نہیں آئے گی اور جب تجھے صبح میسر آ گئی تو شام تجھے میسر نہیں آئے گی۔ جب تو اپنی بیماری میں اپنے بستر پر آتے وقت یہ پڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے نجات اور جنت میں داخل فرمائے گا:

① اسنادہ ضعیف۔ قال الحافظ بعد تخریجہ: ہذا حدیث غریب، اخرجہ الحاکم 549/1 و صححہ، و قال الذہبی فی، مختصرہ،: سندہ جید، ولیس کما قالا، وقد تم الوہم فیہ علیہ وعلی الحاکم قبلہ، فقد سقط من سندہ بین شعیب وابی ہاشم راو، وذلک الراوی ہو: ابو خالد، کما جاء فی روایۃ ابن السنی، وابو خالد ہو عمرو بن خالد الواسطی ضعیف جداً۔ انظر، الفتوحات، 70/4۔

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، كِبْرِيَاءُ رَبِّنَا وَجَلَالُهُ وَقُدْرَتُهُ بِكُلِّ مَكَانٍ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ أَمْرَضْتَنِي لِتَقْبِضَ رُوحِي فِي مَرَضِي هٰذَا، فَاجْعَلْ رُوحِي فِي أَرْوَاحِ مَنْ قَدْ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْكَ الْحُسْنٰى﴾

''اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہ زندہ رکھنے والا موت دینے والا ہے، اور زندہ ہے اسے موت نہیں آتی۔ پاک ہے اللہ کی ذات جو رب ہے بندوں کا اور ملکوں کا، اور تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں بہت زیادہ پاکیزہ، مبارک ہر حال میں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ ہمارے رب کی بڑائی اور اس کا جلال اور قدرت ہر جگہ ہے۔ اے اللہ! اگر تو راضی ہے اس بات پر کہ تو میری اس بیماری میں روح کو قبض کرے تو میری روح کو ان ارواح میں سے کر دے جن کے لیے تیری طرف سے حسنیٰ (بھلائی) ثابت ہو چکی ہے۔''[1]

[550] حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّحَّاكُ، ثنا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ نَزَلَ بِهِ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ہرگز موت کی تمنا نہ کرے اس سختی پر جو اس پر نازل ہوئی۔ لیکن اسے چاہیے کہ (موت کی تمنا کرنے کے بجائے) یوں کہے:۔

﴿اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي﴾

''اے اللہ! مجھے زندگی عطا فرما جب تک میرا زندہ رہنا میرے لیے بہتر ہو اور مجھے موت عطا فرما جب میرا مرنا میرے لیے بہتر ہو۔''[2]

[551] أَخْبَرَنِي أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، ثنا هُشَيْمٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا يَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي يَشْتَكِي الْمَرِيضُ، ثُمَّ يَقُولُ:)بِسْمِ

[1] في سنده عامر بن عبد الله بن يساف قال في الميزان 2/361: عامر بن عبد الله بن يساف عن يحيى بن كثير، هو عامر بن يساف اليامي، قال ابن عدي: منكر الحديث عن الثقات.

[2] رواه البخاري 10/107-108 في المرضى: باب تمني المريض الموت، وفي الدعوات: باب الدعاء بالموت والحياة ومسلم رقم 2680 في الذكر والدعاء: باب كراهية تمني الموت، والترمذي رقم 971 في الجنائز: باب في النهي عن تمني الموت، وابو داود رقم 3108 و 3109 في الجنائز: باب كراهية تمني الموت، والنسائي 4/3 في الجنائز: باب تمني الموت.

اللّٰـهِ، اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ لَاَقُولَ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، فَنَزَعَ يَدِي عَنْهُ، وَقَالَ:)اللّٰـهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلَى نَوْعٌ اٰخَرُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت فرماتے تو اس مریض کی اس جگہ پر ہاتھ مبارک رکھتے جہاں اسے تکلیف ہوتی پھر پڑھتے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ، اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا﴾

"اللہ کے نام سے شروع، تکلیف کو دور فرما اے لوگوں کے رب! اور شفا عطا فرما تو شفاء عطا فرمانے والا ہے تیری شفاء کے سوا کوئی شفا نہیں ہے ایسی شفاء جو بیماری کو بالکل نہ چھوڑے۔"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے تو میں نے آپ پر اپنا ہاتھ رکھا تا کہ میں یہ کلمات پڑھوں تو آپ ﷺ نے اپنے سے میرا ہاتھ کھینچ لیا اور کہا:[1]

﴿اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى﴾

"اے اللہ! رفیق اعلیٰ میں"۔

[552] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ثنا مِسْعَرٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ حَسَنٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰـهِ بْنَ جَعْفَرٍ، دَخَلَ عَلَى ابْنٍ لَهُ مَرِيضٍ يُقَالُ لَهُ صَالِحٌ، فَقَالَ لَهُ: "قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰـهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللّٰـهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، اللّٰـهُمَّ اغْفِرْ لِي، اللّٰـهُمَّ ارْحَمْنِي، اللّٰـهُمَّ تَجَاوَزْ عَنِّي، اللّٰـهُمَّ اعْفُ عَنِّي، فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. ثُمَّ قَالَ: هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتُ عَلَّمَنِيهِنَّ عَمِّي، وَذَكَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُنَّ إِيَّاهُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عبداللہ بن حسن سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما اپنے بیمار بیٹے کے پاس آئے جسے صالح کہا جاتا تھا تو اس سے فرمایا پڑھ:

[1] رواه البخرى 10/176 فى الطب: باب ما جاء فى رقية النبى صلى الله عليه وسلم، و مسلم رقم 2191 فى السلام: باب استحباب رقية المريض۔

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ، اَللّٰهُمَّ تَجَاوَزْ عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اعْفُ عَنِّيْ، فَإِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

''اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں جو بردبار کرم فرمانے والا ہے، پاک ہے اللہ کی ذات جو عظمت والے عرش کا رب ہے، اے اللہ! میری مغفرت فرما، اے اللہ! مجھ پر رحم فرما۔ اے اللہ مجھ سے درگزر فرما، اے اللہ! مجھے معاف فرما بے شک تو معاف فرمانے والا رحم فرمانے والا ہے۔''[1]

پھر فرمایا کہ مجھے یہ کلمات میرے چچا نے سکھائے ہیں اور انہوں نے ذکر کیا تھا کہ ان کو یہ کلمات رسول اللہ ﷺ نے سکھائے ہیں۔

[553] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ، أنا اَبُو عَتَّابٍ الدَّلَّالُ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضْتُ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي، فَعَوَّذَنِي يَوْمًا، فَقَالَ: " بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، أُعِيذُكَ بِاللّٰهِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ، مِنْ شَرِّ مَا تَجِدُ " فَلَمَّا اسْتَقَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا قَالَ:)يَا عُثْمَانُ، تَعَوَّذْ بِهَا، فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهَا.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ پس ایک دن میری عیادت فرمائی تو یہ دعا پڑھی:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، أُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ، الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، مِنْ شَرِّ مَا تَجِدُ﴾

''اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم فرمانے والا ہے میں تجھے اس اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو ایک ہے، بے نیاز ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ہے، اور نہ کسی کا باپ اور نہ کوئی اس کا برابری کرنے والا ہے، اس شر سے جو تجھے پہنچا ہے۔''

پس جب رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے تو فرمایا: اے عثمان! اس (دعا) کے ساتھ پناہ طلب کر کیونکہ کسی پناہ مانگنے والے نے اس کی مثل (دعا سے) پناہ نہیں مانگی۔[2]

---

[1] النسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 645، رجالہ ثقات۔ انظر، الفتوحات، 8/4۔

[2] واسنادہ ضعیف۔ کما قال الحافظ، فی امالی الاذکار، الفتوحات، 72/4۔

بَابُ مَا يَقُولُ لِمَرْضَى أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کے مریضوں کو کیا دعا دی جائے؟

[554] أَخْبَرَنِي أَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا جَدِّي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، ثنا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:)اذْهَبُوا بِنَا نَعُودُ جَارَنَا الْيَهُودِيَّ(. قَالَ: فَأَتَيْنَاهُ، فَقَالَ:)كَيْفَ أَنْتَ يَا فُلَانُ(؟ فَسَأَلَهُ، ثُمَّ قَالَ يَا فُلَانُ، اشْهَدْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ(. فَنَظَرَ الرَّجُلُ إِلَى أَبِيهِ، فَلَمْ يُكَلِّمْهُ، ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ: وَهُوَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَلَمْ يُكَلِّمْهُ، فَسَكَتَ، فَقَالَ:)يَا فُلَانُ، اشْهَدْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ(. فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ: اشْهَدْ لَهُ يَا بُنَيَّ. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ. فَقَالَ:)الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنَ النَّارِ.

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو ہم ایک یہودی پڑوسی کی عیادت کرنے چلتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ پس ہم اس کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں تو کیسا ہے؟ پس اس سے حال دریافت کیا پھر فرمایا: اے فلاں! اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور یہ کہ بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔ تو اس آدمی نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے سرہانے کے پاس تھا تو اس نے کوئی بات نہ کی پس وہ خاموش ہو گیا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے فلاں! اس بات کی گواہی دے دے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور یہ کہ بلاشبہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ تو اس کے باپ نے اس سے کہا: اے بیٹے! گواہی دے دے تو اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے میری وجہ سے ایک جان کو دوزخ سے آزادی عطا فرما دی۔ [1]

---

[1] رواہ البخاری 3/176 فی الجنائز: باب اذا اسلم الصبی فمات ہل یصلی علیه وهل یعرض علی الصبی الاسلام، وفی المرضی: باب عیادۃ المشرک، وابو داود رقم 3095 فی الجنائز: باب فی عیادۃ الذمی۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ لِلْمَرِيضِ مِنَ الدُّعَاءِ
مریض کے لیے کیا دعا کرنا مکروہ ہے؟

[555] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، ثنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ كَالْفَرْخِ الْمَنْتُوفِ جَهْدًا، فَقَالَ:) هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ وَتَسْأَلُهُ؟(قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ أَقُولُ: اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ، فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَا تُطِيقُهُ وَلَا تَسْتَطِيعُهُ، فَهَلَّا قُلْتَ: اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)؟ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَفَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مسلمانوں میں سے کسی آدمی کی عیادت کے لیے اس کے پاس گئے اور وہ مشقت کی وجہ سے بے پر پرندے کی مثل تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے کسی چیز کی دعا کی ہے اور اس کے متعلق سوال کیا۔ اس نے عرض کی: جی ہاں! میں کہا کرتا ہوں کہ ''اے اللہ! جو سزا تو نے مجھے آخرت میں دینی ہے تو وہ مجھے جلدی سے دنیا میں دے دے۔'' تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! نہ تو اس کی طاقت رکھتا ہے اور نہ تجھے اس کی استطاعت ہے تو نے یہ دعا کیوں نہ کی:①

پس رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی تو اللہ عزوجل نے اسے شفاء عطا فرما دی۔

﴿اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرما اور آخرت میں اچھائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچانا۔''

[556] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ شَاكِيًا، فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

① مسلم 2688 فی الذکر والدعاء: باب کراہیۃ الدعاء بتعجیل العقوبۃ فی الدنیا، والترمذی رقم 3483 فی الدعوات: باب ما جاء فی عقد التسبیح۔

وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ: اللّٰـهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِي، وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)كَيْفَ قُلْتَ؟(، فَأَعَادَ عَلَيْهِ، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ:)اللّٰـهُمَّ عَافِهِ، اللّٰـهُمَّ اشْفِهِ(قَالَ: فَمَا شَكَوْتُ وَجَعِي ذَلِكَ بَعْدُ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں بیمار تھا تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں کہہ رہا تھا: اے اللہ! اگر میری موت کا وقت آ پہنچا تو مجھے (اس بیماری سے) راحت عطا فرما اور اگر اس میں دیر ہے تو مجھ سے (اس تکلیف کو) اٹھا لے اور اگر یہ کوئی آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا فرما۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا کہا تو نے؟ سو میں نے آپ کے لیے (ان کلمات کو) دہرایا تو آپ ﷺ نے اپنے پاؤں سے مجھے مارا اور دعا کی:

﴿اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ، اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ﴾

"اے اللہ اسے عافیت عطا فرما، اے اللہ! اسے شفا عطا فرما۔"

(حضرت علی) فرماتے ہیں کہ اس (دعا) کے بعد مجھے درد کی کوئی شکایت نہ رہی۔ ①

بَابُ دُعَاءِ الْمَرِيضِ لِلْعُوَّادِ

عیادت کرنے والوں کے لیے مریض کا دعا کرنا

[557] أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى التَّمَّارُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ الْجَزَرِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ، فَمُرْهُ فَلْيَدْعُ لَكَ؛ فَإِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی بیمار کے پاس جائے تو اسے کہہ کہ وہ تیرے لیے دعا کرے کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔ ②

① رجاله ثقات عدا عبدالله بن سلمة فقد قال البخاری فيه: لا يتابع على حديثه، وقال ابو حاتم: يعرف وينكر، وقال ابن عدی: ارجو انه لا باس به۔

② ورواه ابن ماجه رقم 1441 فی الجنائز: باب ما جاء فی عيادة المريض۔ قال السيوطی فی، تحفة الابرار، 38/1۔ب: قال الحافظ ابن حجر: فلا يكون صحيحاً ولو اعتضد لكان حسناً، لكن لم نجد له شاهداً يصلح للاعتبار، فقد جاء من حديث انس ومن حديث ابی امامة ومن حديث جابر، وفی سند كل منهما من نسب الى الكذب، قال: ثم وجدت فی سنده ميمون عليه خفية تمنع من الحكم بصحته وحسنه، وذلك ان ابن ماجه اخرجه عن جعفر بن مسافر۔ وهو شيخ واسط۔ قال فيه ابو حاتم: شيخ، وقال النسائی: صالح، وقال ابن حبان فی، الثقات: يخطی، رواه عن كثير بن هشام، وهو ثقة من رجال مسلم، عن جعفر بن برقان، وهو من رجال مسلم ايضاً لكنه مختلف فيه، والراجح انه ضعيف فی الزهری خاصة، وهذا من حديثه من غير الزهری وهو ميمون بن مهران، واخرجه ابن السنی من طريق الحسن بن عرفة وهو اقوى من جعفر بن مسافر عن كثير بن هشام، فادخل بين كثير وجعفر بن برقان عيسى بن ابراهيم الهاشمی وهو ضعيف جدا، نسبوه الى »

بَابُ مَا يَقُولُ لِلْمَرِيضِ إِذَا بَرَأَ وَصَحَّ مِنْ مَرَضِهِ

جب مریض صحت یاب اور تندرست ہو جائے تو اسے کیا دی جائے؟

[558] اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الرَّقِّيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَجَّاجٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضْتُ، فَعَادَنِي رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:)صَحَّ الْجِسْمُ يَا خَوَّاتُ(. قُلْتُ: وَجِسْمُكَ يَا رَسُولَ اللّٰـهِ. قَالَ:)اَوْفِ اللّٰـهَ بِمَا وَعَدْتَهُ(. قُلْتُ: مَا وَعَدْتُ اللّٰـهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا. قَالَ:)بَلَى، إِنَّهُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمْرَضُ إِلَّا اَحْدَثَ لِلّٰـهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا، اَوْفِ اللّٰـهَ بِمَا وَعَدْتَهُ.

حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو آپ ؐ نے فرمایا: اے خوات! جسم تندرست ہو گیا میں نے یا رسول اللہ! آپ کا جسم مبارک بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے کیا اپنا وعدہ پورا کر میں نے عرض کیا: میں نے اللہ عزوجل سے کسی چیز کا وعدہ نہیں کیا آپ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ کوئی بھی بندہ بیمار نہیں ہوتا مگر وہ اللہ عزوجل سے (اپنی بیماری کے دوران) بھلائی کا ایک نیا وعدہ کرتا ہے، اپنا اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کر جو تو نے اس سے کیا ہے۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا ذَكَرَ مُصِيبَةً قَدْ أُصِيبَ بِهَا

جب پہنچی ہوئی مصیبت یاد آئے تو کیا پڑھے؟

[559] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، ثنا هِشَامُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ

»الوضع، فهذه علة قادحة تمنع من الحكم بصحته لو كان منصلاً، وكذا بحسنه۔ اه۔ وقال الحافظ فی ،تهذيب التهذيب، 107/2: قال النووی فی ،الاذكار،: صحيح او حسن لكن ميموناً لم يدرك عمر، فمشى على ظاہر السند، وعلته ان الحسن بن عرفة رواه عن كثير فادخل بينه وبين جعفر رجلاً ضعيفاً جداً وهو عيسى بن ابراہيم الهاشمی، كذلك اخرجه ابن السنی والبيهقی من طريق الحسن فكان جعفر كان يدلس تدليس التسوية الا انه وجدت فی نسختی من ابن ماجه تصريح كثير بتحديث جعفر له، فلعل كثيراً عنعنه، فرواه جعفر عنه بالتصريح لاعتقاده ان الصيغتين سواء من غير المدلس، لكن ما وقفت على كلام احد وصفه بالتدليس، فان كان الامر كما ظننت اولاً والا فيسلم جعفر من التسوية ويثبت التدليس فی كثير، والله اعلم۔ اه۔

① قال الحافظ: ہذا حديث غريب، اخرجه ابن ابی الدنيا فی كتاب المرض والكفارات، وابن شاہين فی كتاب الصحابة، وابن قانع، كلهم ينتهون الى محمد بن الحجاج المصفر، سكتوا عنه، وہی عبارة عن الترک، قال ابن دی۔ والضعف على حديثه بين۔ وذكر الحديث الذہبی فی ،الميزان، وعده من مناكيره۔

أَبِيهِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:)مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ، وَإِنْ قَدُمَ عَهْدُهَا، فَيُحْدِثُ لَهَا اسْتِرْجَاعًا، إِلَّا أَحْدَثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ، فَأَعْطَاهُ ثَوَابَ مَا وَعَدَهُ عَلَيْهَا يَوْمَ أُصِيبَ بِهَا.

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورت جسے کوئی مصیبت پہنچی ہو اگرچہ اس پر زمانہ گزر چکا ہو تو وہ کلمہ استرجاع (یعنی انا للہ و انا الیہ راجعون) پڑھے تو اللہ عزوجل اسے نیا اجر وثواب اس پر عطا فرماتے ہیں جو اس نے اس سے وعدہ فرمایا اس دن سے جس دن اسے مصیبت پہنچی۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا بَلَغَهُ وَفَاةُ رَجُلٍ

جب کسی آدمی کی وفات کی اطلاع پہنچے تو کیا پڑھے؟

[560] أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا حَمْدُونُ بْنُ سَلَّامٍ الْحَذَّاءُ، ثنا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ حُنَيْنِ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا جَارِي يُؤْذِينِي. فَقَالَ: اصْبِرْ عَلَى أَذَاهُ، وَكُفَّ أَذَاكَ عَنْهُ . قَالَ: فَمَا لَبِثَ إِلَّا يَسِيرًا ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، جَارِي ذَاكَ مَاتَ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَفَى بِالدَّهْرِ وَاعِظًا، وَالْمَوْتِ مُفَرِّقًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اس نے عرض کی: فلاں میرا پڑوسی مجھے اذیت دیتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی اذیت پر صبر کر اور اپنی اذیت کو اس سے دور رکھ۔ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ وہ آدمی پھر آیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا پڑوسی مر گیا ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ نصیحت کرنے کے لیے کافی ہے اور موت جدا کرنے کے لیے۔ ②

---

① قال الهیثمی فی ،المجمع، 2/331: رواه الطبرانی فی ،الاوسط، ، وفيه ہشام بن زیاده ابو المقدام وهو ضعيف اه۔ قال الحافظ فی، التقریب،: متروک۔

② فی اسناده ابن لهيعة وهو ضعیف فالحدیث ضعیف کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 4176۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا بَلَغَهُ وَفَاةُ أَخِيهِ

جب اپنے بھائی کی وفات کی اطلاع پہنچے تو کیا پڑھے؟

[561] حَدَّثَنِي سَلْمُ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْأَوْدِيُّ، ثنا أَبُو حَيَّانَ، ثنا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْمَوْتُ فَزَعٌ، فَإِذَا بَلَغَ أَحَدَكُمْ وَفَاةُ أَخِيهِ فَلْيَقُلْ: إِنَّا لِلّٰهِ، وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اللّٰهُمَّ اكْتُبْهُ عِنْدَكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ، وَاجْعَلْ كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ، وَاخْلُفْهُ فِي أَهْلِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَلَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت گھبراہٹ ہے۔ سو جب تمہیں اپنے کسی بھائی کی وفات کی اطلاع پہنچے تو اسے چاہیے کہ وہ کہے:

﴿إِنَّا لِلّٰهِ، وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اَللّٰهُمَّ اكْتُبْهُ عِنْدَكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ، وَاجْعَلْ كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ، وَاخْلُفْهُ فِي أَهْلِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَلَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ﴾

"بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، اور بے شک ہم نے اپنے رب ہی کی طرف پلٹنا ہے، اے اللہ! اسے اپنے پاس نیک لوگوں میں سے لکھنا، اور اس کے نوشتہ تقدیر کو علیین میں کر دے اور اس کے اہل میں پیچھے رہ جانے والوں کے لیے خلیفہ ہو جا، اور ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرمانا اور ہمیں اس کے بعد آزمائش میں نہ ڈالنا۔"[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا بَلَغَهُ قَتْلُ رَجُلٍ مِنْ أَعْدَاءِ الْمُسْلِمِينَ

جب مسلمانوں کے دشمنوں میں سے کسی آدمی کے قتل کی اطلاع ملے تو کیا پڑھے؟

[562] أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو صَخْرَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، ثنا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ

[1] قال الحافظ بعد تخریجه: حديث غريب، اخرجه ابن السنی، وفی سنده قيس بن الربيع، وهو صدوق، لكنه تغير فی الاخر، ولم يتميز، فما انفرد به يكون ضعيفاً اه۔

اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، قَدْ قَتَلَ اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ اَبَا جَهْلٍ، فَقَالَ:)الْحَمْدُ لِلّٰـهِ الَّذِي نَصَرَ عَبْدَهُ، وَاَعَزَّ دِينَهُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ عزوجل نے ابوجہل کو ماردیا تو آپ ﷺ نے دعا کی:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَصَرَ عَبْدَهٗ، وَاَعَزَّ دِيْنَهٗ﴾

''تمام تر تعریفیں اللہ کی ذات کے لیے ہیں جس نے اپنے بندے کی امداد فرمائی، اور اپنے دین کو معزز بنایا۔''①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اَصَابَهُ ضُرٌّ وَسَئِمَ الْحَيَاةَ

جب دنیاوی سختیوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہو تو کیا پڑھے؟

[563] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا يَتَمَنَّ الْمُؤْمِنُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ: اللّٰـهُمَّ اَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی ایماندار شخص کسی مصیبت پر موت کی تمنا نہ کرے جو اسے پہنچی ہے، سو اگر وہ ایسا کرنا ہی چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے:

﴿اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ، وَتَوَفَّنِيْ مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ﴾

''اے اللہ! مجھے زندگی عطا فرما جب تک میرا زندہ رہنا میرے لیے بہتر ہے اور مجھے موت دے دینا جب موت میرے لیے بہتر ہو۔''②

---

① قال ابن علان فی، الفتوحات الربانية، 4/125: اخرج الحافظ الحديث عن ابن مسعود، قال:، قلت: يارسول الله صلى الله عليه وسلم! ان الله قد قتل ابا جهل، قال: الحمد لله الذی اعز دينه النسائی فی كتاب، السير،، ولم يخرجه ابن السنی عن الثانی، وانما اخرجه فی، عمل اليوم والليلة، من طريق علی بن المدينی عن امية بن خالد، ورجاله رجال الصحيح، لكن ابو عبيده بن عبدالله بن مسعود لم يسمع من ابيه، واخرجه احمد ايضاً، وسياقه اتم، ولفظه:، الحمد لله الذی صدق وعده، ونصر عبده، وہزم الاحزاب وحده ـــ الحديث وفی آخره فقال: ہذا فرعون ہذا الامة۔انظر، المسند، 1/406 و 422۔

② انظر تخريج الحديث برقم 550۔

بَابُ مَا يَقُولُ لِأَهْلِهِ إِذَا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ

جب قریب المرگ ہو تو اپنے اہل سے کیا کہے؟

[564] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ، ثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، ثنا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَالَتْ فَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا: وَاكَرْبَاهُ، قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ مِنْ أَبِيكِ مَا لَيْسَ اللّٰهُ بِتَارِكٍ مِنْهُ أَحَدًا: الْمُوَافَاةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یوں کہا: واکرباہ! (ہائے رے مصیبت) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: بے شک تیرے بابا کے لیے وہ چیز آنے والی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کسی کو بھی چھوڑنے والا نہیں قیامت کے دن اس کا پورا پورا بدلہ ہے۔[①]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَمِدَتْ عَيْنُهُ

جب آشوب چشم ہو تو کیا پڑھے؟

[565] أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَقْدِسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْفَيَّاضِ، ثنا يُوسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ، ثنا يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ الرَّمَدُ وَاحِدًا مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ:)اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي، وَأَرِنِي فِي الْعَدُوِّ ثَأْرِي، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام میں سے جب کسی کو آشوب چشم ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے:

﴿اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ، وَأَرِنِيْ فِي الْعَدُوِّ ثَأْرِيْ، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ﴾

① فی اسناد ابن السنی مبارک بن فضالة، قال الحافظ فی التقریب: صدوق یدلس ویسوی۔ ورواه بمعناه البخاری 8/113 فی المغازی باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاته، والنسائی 4/13 فی الجنائز باب فی البکاء علی المیت، واحمد فی المسند 3/197، والدارمی رقم 88، وابن ماجه رقم 1629 فی الجنائز باب ذکر وفاته ودفنه صلی اللہ علیہ وسلم۔

''اے اللہ! مجھے اس کی سننے کی قوت اور دیکھنے کی قوت سے فائدہ عطا فرما، اور اسے میری طرف سے وارث بنا دے اور مجھے دشمن میں میرا بدلہ دکھا دے، اور میری مدد فرما اس کے خلاف جو مجھ پر ظلم کرے۔''①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا صُدِعَ

جب سر درد ہو تو کیا پڑھے؟

[566] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، ثنا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا، وَمِنَ الْحُمَّى أَنْ يَقُولَ:)بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيرِ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ہر قسم کے دردوں میں اور بخار میں (پڑھنے کے لیے) سکھاتے تھے کہ وہ یہ کہیں:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيرِ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ﴾

''اللہ بلند و برتر کے نام سے، ہم عظمت والے اللہ کی جوش مارنے والی آگ کے شر سے، اور جلا دینے والی آگ کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔''②

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا حُمَّ

جب بخار ہو جائے تو کیا پڑھے؟

[567] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:)الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ. (وَدَخَلَ عَلَى ابْنٍ لِعَمَّارٍ، فَقَالَ:)اكْشِفِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، إِلَهَ النَّاسِ نَوْعٌ آخَرُ.

---

① فیہ یزید بن ابان الرقاشی، وھو ضعیف ویوسف بن عطیۃ وھو متروک۔

② واحمد فی المسند 1/300، والترمذی رقم 2075 فی الطب: باب رقم 26، وابن ماجۃ رقم 3526 فی الطب: باب مایعوذ بہ من الحمی، واسنادہ ضعیف۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بخار جہنم کی تپش سے ہے اسے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو، اور آپ ﷺ حضرت ابن عمار کے پاس تشریف لائے تو دعا کی:

﴿اِكْشِفِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، إِلٰهَ النَّاسِ﴾

''تکلیف دور فرما دے اے لوگوں کے پالن ہار! لوگوں کے معبود۔''[1]

[568] اَخْبَرَنَا كَهْمَسُ بْنُ مَعْمَرٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثنا مَرْزُوقٌ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامِيُّ، ثنا سَعِيدٌ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، ثنا ثَوْبَانُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمُ الْحُمَّى، فَإِنَّمَا قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ، وَيَسْتَقْبِلْ نَهْرًا جَارِيًا، وَيَسْتَقْبِلُ جَرْيَةَ الْمَاءِ، وَيَقُولُ: بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ، وَصَدِّقْ رَسُولَكَ، بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، فَيَتَغَمَّسُ فِيهَا ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي ثَلَاثٍ فَخَمْسٌ، فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي خَمْسٍ فَسَبْعٌ، فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي سَبْعٍ فَتِسْعٌ، فَإِنَّهَا لَا تُجَاوِزُ التِّسْعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو بخار ہو جائے تو کیونکہ بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے سو اسے ٹھنڈے پانی سے بجھائے اور جاری نہر کی طرف پانی کے بہاؤ کی طرف متوجہ ہو اور کہے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ، وَصَدِّقْ رَسُولَكَ﴾

''اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا فرما، اور تیرے رسول نے سچ فرمایا۔''

نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے اس میں تین دن تین ڈبکیاں لگائے اگر تین میں ٹھیک نہ ہو تو پانچ میں اور اگر پانچ میں بھی ٹھیک نہ ہو تو سات میں اور سات میں بھی ٹھیک نہ ہو تو نو دنوں میں، کیونکہ اللہ عزوجل کے حکم سے (اس کا بخار) نو دنوں سے آگے نہیں بڑھے گا۔[2]

---

[1] رواہ ابن ماجة رقم 3473 فی الطب: باب الحمی من فیح جهنم فابردوها بالماء۔ و اسناده صحیح کما قال الالبانی فی الاحادیث الصحیحة، رقم 1526 انظر، صحیح الجامع، رقم 3186۔

[2] رواه احمد فی المسند، 281/5، والترمذی رقم 2085 فی الطب: باب رقم 33 من حدیث مرزوق ابی عبد الله الشامی عن سعید رجل من اہل الشام عن ثوبان رضی الله عنه، وقد سماه الحافظ فی التهذیب، 9/4 سعید بن زرعة، وقال: قال ابو حاتم: مجهول، وذکره ابن حبان فی الثقات، وقال الحافظ فی الفتح: وفی سنده سعید بن زرعة، وهو مختلف فیه، ولذا قال الترمذی: هذا حدیث غریب۔

بَابُ رُقْيَةِ الْحُمَّى

بخار کے دم کا بیان

[569] حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ طَرِيفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُحَمَّدٍ السُّكَّرِيُّ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ اَبِي جَنَابٍ الْكَلْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَكِّيِّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْحُسَيْنِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ حُمَّى شَدِيدَةٌ، مَنْصُوبٍ عَلَى فِرَاشِهِ. قَالَ: فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَمَا رَدَّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَاَيْنَا مَا بِهِ خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ، فَمَا مَشَيْنَا إِلَّا قَرِيبًا حَتَّى اَدْرَكَنَا رَسُولُهُ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَهُوَ جَالِسٌ. فَقَالَ: " إِنَّكُمَا دَخَلْتُمَا عَلَيَّ، فَلَمَّا خَرَجْتُمَا مِنْ عِنْدِي نَزَلَ الْمَلَكَانِ، فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ: مَا بِهِ؟ قَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي: حُمَّى شَدِيدَةٌ. قَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ: عَوِّذْهُ. قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ، وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ، وَمِنْ كُلِّ نَفْسٍ حَاسِدَةٍ، وَطَرْفَةِ عَيْنٍ، وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ، خُذْهَا فَلْتُهْنِكَ. قَالَ: فَمَا نَفَثَ وَلَا نَفَخَ فَكُشِفَ مَا بِي، فَاَرْسَلْتُ إِلَيْكُمَا لِاُخْبِرَكُمَا.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچے اور آپ کو شدید بخار تھا آپ اپنے بستر پر پڑے تھے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے ہمیں جواب نہ دیا سو جب ہم نے آپ کی یہ حالت زار دیکھی تو ہم آپ کے پاس سے واپس نکل آئے ہم تھوڑا ہی چلے تھے کہ ہمیں آپ کے قاصد نے آلیا تو ہم آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو کوئی تکلیف نہ تھی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں میرے پاس آئے تو جب تم دونوں میرے پاس سے واپس گئے تو دو فرشتے نازل ہوئے ان دونوں میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس تو اس فرشتے نے جو میرے پاؤں کی طرف بیٹھا تھا اس نے کہا انہیں کیا ہوا؟ تو جو میرے سرہانے بیٹھا تھا اس نے کہا سخت بخار ہے تو میرے پاؤں کے پاس والے نے کہا: انہیں جھاڑ پھونک کرو تو اس نے پڑھا:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ، وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُّؤْذِيْكَ، وَمِنْ كُلِّ نَفْسٍ حَاسِدَةٍ، وَطَرْفَةِ عَيْنٍ، وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ، خُذْهَا فَلْتُهْنِكَ﴾

''اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ ہی ہر بیماری سے جو آپ کو تکلیف دینے والی ہے

سے شفا دینے والا ہے، اور ہر حسد کرنے والی جان سے اور بدنظری سے اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے اسے لے لیجیے آپ کو مبارک ہو۔"

فرمایا: کہ نہ اس نے تھتکارا اور نہ پھونک ماری سو جو مجھے تکلیف تھی وہ ختم ہوگئی پس میں نے اسے تم دونوں کی طرف بھیج دیا تاکہ تمہیں بتادے۔ [1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اشْتَكَى
جب بیمار ہوجائے تو کیا پڑھے؟

[570] أَخْبَرَنِي أَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَا: ثنا أَبُو بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ، ثنا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، ثنا أَبُو نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَوْ جَابِرٍ - شَكَّ دَاوُدُ قَالَ: اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَاهُ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ:) بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ أَوْ عَيْنٍ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ.

حضرت داؤد بن ابی ھند کہتے ہیں کہ ہم سے حضرت ابونضرہ نے حدیث بیان از حضرت ابوسعید یا حضرت جابر رضی اللہ عنہما (راوی حدیث) حضرت داؤد کو شک ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے انہوں نے یہ دعا پڑھی:

﴿بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ، وَاللهُ يَشْفِيْكَ. مِنْ كُلِّ دَآءٍ يُؤْذِيْكَ. وَمِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ أَوْ عَيْنٍ، وَاللهُ يَشْفِيْكَ﴾

"اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ ہی ہر بیماری سے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے شفا دینے والا ہے، اور ہر حاسد کے شر سے اور بدنظری سے اور اللہ تعالیٰ ہی شفا دینے والا ہے۔" [2]

بَابُ الْاِسْتِرْقَاءِ مِنَ الْعَيْنِ
بدنظری کے دم کا بیان

[571] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ،

---

[1] فی اسنادہ جہالۃ وضعفاء لکن انظر الحدیث الذی بعدہ فہو شاہد لہ۔

[2] فی اسناد ابن السنی ابو بحر عبدالرحمن بن عثمان البکراوی وھو ضعیف، ورواہ مسلم رقم 5186 فی السلام: باب الطب والمرضی والرقی، والترمذی رقم 972 فی الجنائز: باب ما جاء فی التعوذ للمریض، من حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا صَبِيٌّ يَشْتَكِي، فَقَالَ:)مَا لِهٰذَا؟ (قَالُوا: نَتَّهِمُ بِهِ الْعَيْنَ. قَالَ:)أَوَلَا تَسْتَرْقُونَ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے پاس ایک بچہ تھا جو بیمار تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کیا ہوا ہے انہوں نے عرض کی: اسے نظر لگی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اسے نظر لگنے کا دم نہیں کرتے۔ ①

بَابُ الِاسْتِرْقَاءِ مِنَ الْعَقْرَبِ

بچھو کے ڈسنے پر دم کرانے کا بیان

[572] حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:)لَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ وَأَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَقَانِي وَمَسَحَهَا.

حضرت طلق سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بچھو نے کاٹا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو آپ نے مجھے دم کیا اور اس (جگہ) کو ملا۔ ②

بَابُ رُقْيَةِ الْعَقْرَبِ

بچھو کے دم کا بیان

[573] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ بَكْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُقْيَةُ الْحُمَّةِ، فَقَالَ:)اعْرِضْهَا(، فَعَرَضْتُهَا عَلَيْهِ: بِسْمِ اللّٰهِ شجة قرنية ملحة بحر قفطا.

① قال الهيثمي في، المجمع، 112/5، رواه الطبراني في، الاوسط، عن شيخه سهل بن مردود ولم اعرفه، وبقية رجاله رجال الصحيح۔
② رجاله ثقات: وطلق بن علي هو الربعي الحنفي انظر ترجمته في، الاصابة، رقم 4276۔

فَقَالَ:)هَذِهِ مَوَاثِيقُ اَخَذَهَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَلَا اَرَى بِهَا بَأْسًا(. فَلُدِغَ رَجُلٌ وَهُوَ مَعَ عَلْقَمَةَ، فَرَقَاهُ بِهَا، فَكَاَنَّمَا نَشِطَ مِنْ عِقَالٍ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سانپ کے کاٹے کے دم کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کو پیش کرو میں نے اس کو آپ پر پیش کیا:

﴿بِسْمِ اللهِ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةٌ بَحْرٍ قِفْطًا.﴾

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام کے پختہ عہد ہیں جو انہوں نے اس سے لیے اور میں اس میں حرج نہیں دیکھتا۔ پس ایک آدمی کو ڈس لیا گیا اور وہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو انہوں نے اسے (انہی مذکورہ کلمات کے ساتھ) دم کیا تو گویا کہ وہ رسی سے بندھا ہوا تھا جو کھول دیا گیا۔ [1]

بَابُ الِاسْتِرْقَاءِ مِنَ النَّظْرَةِ

نظر لگنے پر دم کرانے کا بیان

[574] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَارِيَةٍ كَانَتْ فِي بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَاَى فِي وَجْهِهَا سَفْعَةً، فَقَالَ:)بِهَا نَظْرَةٌ، فَاسْتَرْقُوا لَهَا.

زوجہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لونڈی سے فرمایا: جو زوجہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھی آپ نے اس کے چہرہ میں داغ دیکھا تو فرمایا کہ اسے نظر لگی ہے تم اسے دم کرو۔ [2]

بَابُ رُقْيَةِ الْحُمَةِ وَالِاسْتِرْقَاءِ مِنَ الْحُمَةِ

سانپ کے زخم اور ڈسنے پر دم کرانے کا بیان

[575] اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَحْمَدَ بْنِ شُرَيْحٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ

[1] قال الهيثمي في مجمع، 11/5: رواه الطبراني في الاوسط، وفيه من لم اعرفه۔اه۔ في اسناده زيد بن بكر الجوزي: منكر الحديث جداً، قاله الازدي، واسماعيل بن مسلم: متروك، واورد الذهبي احديث في الميزان، وعده من منكراتهم۔

[2] رجاله ثقات۔

بُكَيْرٍ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ قَالَ: عَرَضْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُقْيَةَ الْحُمَةِ، فَأَذِنَ لَنَا فِيهَا، وَقَالَ:)إِنَّمَا هِيَ مَوَاثِيقُ(وَالرُّقْيَةُ: بِسْمِ اللّٰهِ شَجَّةٌ مِلْحَةٌ قَرْنَيْهِ بَحْرِي قَفْطِي. قَالَ عُمَرُ: وَبَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّفْلِ بِهَا.

حضرت زید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم پر سانپ کا دم پیش کیا اور ہمیں اس کی اجازت دی اور فرمایا کہ یہ پختہ عہد اور دم جھاڑ ہیں:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ شَجَّةَ مِلْحَةَ قَرْنَيْهِ بَحْرِيْ قَفْطِي﴾

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں اس (دم جھاڑ) میں رسول اللہ ﷺ نے پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔[1]

بَابُ رُقْيَةِ الْقُرْحَةِ

پھوڑے پھنسی کے دم کا بیان

[576] حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا كَانَ فِي يَدِ الرَّجُلِ أَوِ الشَّيْءِ الْقُرْحَةُ - قَالَ بِإِصْبَعِهِ هَكَذَا - ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی آدمی کے ہاتھ میں کوئی پھنسی وغیرہ کوئی چیز ہو اور آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے اس طرح اشارہ کیا پھر فرمایا:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا﴾

''اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی ہمارے بعض بیماروں کو ہمارے رب کے حکم سے دم جھاڑ پر شفا دیتی ہے۔''[2]

---

[1] فی اسنادہ اسحاق بن رافع، وھو ضعیف، وسعد بن معاذ الانصاری وھو مجھول، کما قال فی التقریب۔

[2] رواہ البخاری 10/176 و 177 فی الطب باب رقیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ومسلم رقم 2194 فی السلام، باب استحباب الرقیۃ من العین، وابو داود رقم 3895 فی الطب: باب کیف الرقی۔

بَابُ رُقْيَةِ الشَّيَاطِينِ

شیطانوں کے دم کا بیان

[577] أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْبُزُورِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَيْبَةَ، ثنا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي. قَالَ: " ذَلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ: خَنْزَبُ، فَإِذَا حَسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ، وَاتْفُلْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا " فَأَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِّي.

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! بے شک شیطان میرے اور میری نماز اور میری قراءت کے درمیان حائل ہوجاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ شیطان ہے جسے خنزب کہا جاتا ہے جب تو اسے محسوس کرے تو اللہ عزوجل سے پناہ مانگ اور اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک تو اللہ عزوجل نے اسے (میرے ایسا کرنے پر) مجھ سے دور کردیا۔[1]

بَابُ رُقْيَةِ الْأَوْجَاعِ

دردوں کے دم کا بیان

[578] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، ثنا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كُنْتُ كَأَذْكَرِ النَّاسِ، ثُمَّ دَخَلَنِي شَيْءٌ، فَنَسِيتُ بَعْضَهُ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي، ثُمَّ قَالَ: (اللّٰهُمَّ أَخْرِجْ عَنْهُ الشَّيْطَانَ)، فَأَذْهَبَ اللّٰهُ عَنِّي النِّسْيَانَ. قَالَ عُثْمَانُ: ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً أُخْرَى أَصَابَنِي وَجَعٌ، فَقَالَ لِي: " ضَعْ عَلَيْهِ يَدَكَ، وَقُلْ: أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ سَبْعَ مَرَّاتٍ "، فَأَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِّي.

[1] رواہ مسلم رقم 2203 فی السلام: باب التعوذ من شیطان الوسوسة فی الصلاة، واحمد فی المسند، 4/216۔ وفی الباب عن عبید بن رفاعة عند احمد، وعبدالرزاق، وابن ابی شیبة۔ قلت: محمد بن سعید البزوری فی الاصل البروزی۔

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں لوگوں میں سب سے زیادہ یاد رکھنے والا شخص تھا پھر مجھ میں کوئی چیز داخل ہوگئی سو میں اس میں سے کچھ بھول گیا تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مبارک رکھا پھر دعا کی:

﴿اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْ عَنْهُ الشَّيْطَانَ﴾

''اے اللہ! اس سے شیطان کو نکال دے۔''

تو اللہ تعالیٰ نے (آپ کی دعا کی برکت سے) مجھ سے نسیان دور فرما دیا۔ حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ پھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور مجھے درد تھا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اس (درد والی) جگہ اپنا ہاتھ رکھ اور سات مرتبہ پڑھ۔

﴿اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ﴾

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کے ساتھ اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں۔''

تو اللہ عزوجل نے (وہ درد) مجھ سے دور کر دیا۔[1]

بَابُ الدُّعَاءِ لِحِفْظِ الْقُرْآنِ

قرآن مجید کو حفظ کرنے کی دعا کا بیان

[579] اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْمِ بْنِ مَرْوَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيُّ، ثنا اَبُو صَالِحٍ، ثنا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، الْقُرْآنُ يَنْفَلِتُ مِنْ صَدْرِي. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِنَّ؟(قَالَ: نَعَمْ، بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " صَلِّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، تَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيس، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحم الدُّخَانِ، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ، وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

[1] رواہ مسلم 2202 فی السلام باب استحباب وضع یدہ علی موضع الالم، وابو داود 3891 فی الطب باب کیف الرقی، والترمذی رقم 2081 فی الطب باب رقم 29۔

وَتَبَارَكَ الْمُفَصَّلِ، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللّٰـهَ وَاثْنِ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّينَ، وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ، وَقُلْ: اللّٰـهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِي، وَارْحَمْنِي مِنْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِينِي، وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي، اللّٰـهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ، اَسْاَلُكَ يَا اللّٰـهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي، وَارْزُقْنِي اَنْ اَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي، وَاَسْاَلُكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي، وَتُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي، وَتُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي، وَتَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي، وَتَسْتَعْجِلَ بِهِ بَدَنِي، وَتُقَوِّيَنِي عَلَى ذَلِكَ وَتُعِينَنِي عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ لَا يُعِينُ عَلَى الْخَيْرِ غَيْرُكَ، وَلَا يُوَفِّقُ لِذَلِكَ إِلَّا اَنْتَ. تَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا، تُجَابُ بِإِذْنِ اللّٰـهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَا اَخْطَاَ مُؤْمِنًا قَطُّ ". فَاَتَى رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ لِسَبْعِ جُمَعٍ، فَاَخْبَرَهُ بِحِفْظِ الْقُرْآنِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، عَلِّمْ اَبَا حَسَنٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! قرآن پاک میرے سینے سے نکل رہا ہے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جن کے ذریعے اللہ عزوجل تجھے نفع دے۔ تو انہوں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعرات کو چار رکعت نماز ادا کرنا پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ یٰسین پڑھنا اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور حٰم الدخان اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ الم تنزیل السجدۃ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۃ الملک (تبارک الذی) پڑھنا سو جب تو تشہد سے فارغ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنا اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجنا اور مومنوں کے طلب مغفرت کرنا اور یہ دعا پڑھنا:

﴿اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ، وَارْحَمْنِيْ مِنْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ، وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ، اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ، وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ، وَاَسْاَلُكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ، وَتُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ، وَتُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ، وَتَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِيْ، وَتَسْتَعْجِلَ بِهٖ بَدَنِيْ، وَتُقَوِّيَنِيْ عَلٰى ذٰلِكَ

وَتُعِينَنِي عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ لَا يُعِينُ عَلَى الْخَيْرِ غَيْرُكَ، وَلَا يُوَفِّقُ لِذٰلِكَ إِلَّا أَنْتَ﴾

''اے اللہ! مجھ پر گناہ کو ترک کرنے کے ساتھ رحم فرما ہمیشہ کے لیے، جب تک تو مجھے باقی رکھے، اور مجھ پر رحم فرما اس بات پر کہ میں تکلیف میں پڑ جاؤں ان میں جو فضول ہیں اور مجھے حسن نظر عطا فرما جو تیری ذات کو مجھ سے راضی کردے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے پیدا فرمانے والے رعب و دبدبے اور عزت والے جو کبھی ختم نہیں ہونے والی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے مہربان ذات! اپنے جلال کے ساتھ۔ اور اپنی ذات کے نور کے ساتھ میرے دل کو اپنی کتاب کے یاد کرنے میں لازم کردے جیسا کہ تو نے مجھے سکھایا، اور مجھے اس کو تلاوت کرنے کی توفیق دے اس طریقے پر جو تجھے مجھ سے راضی کردے، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنی کتاب کے ساتھ میری دیکھنے کی قوت کو منور فرما دے، اور میری زبان کے ساتھ اسے جاری کردے اور اس کے ساتھ میرے دل کو کشادگی عطا کر اور میرے سینے کو کھول دے، اور اسے میرے جسم کے ساتھ لازم کردے اور مجھے اس پر قوت دے اور میری اس پر مدد فرما کیونکہ تیری ذات کے سوا بھلائی پر کوئی مدد کرنے والا نہیں اور اس پر تیری ذات کے سوا کوئی توفق دینے والا بھی نہیں۔''

ایسا تین یا پانچ یا سات مرتبہ کرنا اللہ عزوجل کے حکم سے تیری دعا قبول ہوگی اور اس کو مومن پڑھنے میں کبھی بھی غلطی نہ کرے گا۔ پس وہ (یعنی حضرت علی) رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سات دفعہ ایسا کرنے کے بعد حاضر ہوئے اور آپ کو قرآن مجید یاد ہوجانے کی خبر دی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن ہے رب کعبہ کی قسم! ابوالحسن (اسے لوگوں کو) آگے سکھاؤ۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ مَنْ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ

جسے کوئی مصیبت آپہنچے وہ کیا پڑھے؟

[580] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَصَابَتْ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ: ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ اللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأْجُرْنِي فِيهَا، وَأَبْدِلْنِي بِهَا خَيْرًا مِنْهَا"

① قال الذہبی فی، المیزان، 446/3: محمد بن ابراہیم القرشی، عنہ ہشام بن عمار فذکر خبراً موضوعاً فی الدعاء لحفظ القرآن ساقہ العقیلی ۔۔۔ آفتہ القرشی ۔ قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 2171: موضوع۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کو مصیبت پہنچے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے:

﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ،اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيبَتِيْ فَأْجُرْنِيْ فِيهَا، وَاَبْدِلْنِيْ بِهَا خَيْرًا مِّنْهَا﴾

"بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اے اللہ! میری مصیبت کا حساب تیرے پاس ہے سو مجھے تو اس میں اجر عطا فرما، اور مجھے اس کے بدلے میں بھلائی عطا فرما۔"[1]

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا أُصِيبَ بِوَلَدِهِ

جب بچے (کی موت) کا دکھ پہنچے تو کیا پڑھے؟

[581] اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي سِنَانٍ، قَالَ: دَفَنْتُ ابْنِي سِنَانًا، وَاَبُو طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ، فَلَمَّا اَرَدْتُ الْخُرُوجَ اَخَذَ بِيَدِي، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُبَشِّرُكَ؟ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرْزَبٍ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا قُبِضَ وَلَدُ الْمُسْلِمِ قَالَ اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلَائِكَةِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَمَاذَا قَالَ؟ قَالُوا: اسْتَرْجَعَ وَحَمِدَ. قَالَ: ابْنُوا لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوسنان سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے سنان کو اور حضرت ابوطلحہ الخولانی کو ایک ہی قبر میں دفن کر دیا سو جب میں نے نکلنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر فرمایا کہ کیا میں تجھے خوشخبری نہ دوں۔ مجھ سے حضرت ضحاک ابن عبدالرحمن بن عرزب نے از حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت بیان کی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی مسلمان کے بیٹے کو موت دی جاتی ہے تو اللہ عزوجل فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کر لی۔ وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں: جی ہاں۔ (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے وہ (میرا بندہ) کیا کہتا ہے؟ تو (فرشتے) عرض کرتے ہیں: وہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہے اور تیری حمد بیان کرتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے:

---

[1] قال الالبانی فی ،ضعیف الجامع، رقم 476: رواہ ابو داود والحکام عن لم سلمة، والترمذی وابن ماجه عن ابی سلمة، وهو حدیث ضعیف۔ ویغنی عنه الحدیث الذی رواہ مسلم رقم 918: ،ما من عبد تصیبه مصیبة فیقول: انا لله وانا الیه راجعون، اللهم اجرنی فی مصیبتی، واخلف لی خیر أمنها، الا اجره الله فی مصیبته واخلف له خیر أمنها۔

(فرشتوں سے) اس (بندے میرے) کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ ①

[582] اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ الْغَرَقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ اُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ فَلْيَذْكُرْ مُصِيبَتَهُ بِي، فَإِنَّهَا مِنْ اَعْظَمِ الْمَصَائِبِ.

حضرت ابن بریدہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے تو اسے چاہیے کہ وہ میرے ذریعے (یعنی میرے دنیا سے اٹھ جانے) سے جو اسے مصیبت (یعنی غم و دکھ) پہنچی ہے اسے یاد کرے کیونکہ وہ بہت بڑی مصیبتوں میں سے ہے۔ ②

[583] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْمِ بْنِ مَرْوَانَ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ اَصَابَتْهُ مِنْكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَذْكُرْ مُصِيبَتَهُ بِي، فَإِنَّهَا مِنْ اَعْظَمِ الْمَصَائِبِ.

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ میرے ذریعے (یعنی دنیا سے پردہ کر جانے) سے جو اسے مصیبت پہنچی ہے اسے یاد کرے کیونکہ یہ بہت بڑی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت ہے۔ ③

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا وَضَعَ مَيِّتًا فِي قَبْرِهِ

جب میت کو اس کی قبر میں رکھے تو کیا پڑھے؟

[584] اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، ثنا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

① رواہا الترمذی رقم 1021 فی الجنائز: باب فضل المصیبة اذا احتسب، واحمد فی المسند، 4/425، وابن حبان فی صحیحه، رقم 726، موارد، وفی سنده ابو سنان، واسمه عیسی بن سنان القسملی وهو لین الحدیث، کما قال الحافظ فی التقریب، ولکن له شواهد بمعناه یرتقی بها، وقال الترمذی: هذا حدیث حسن غریب، وقال الحافظ: حدیث حسن۔ انظر، الفتوحات الربانیة، 3/296۔

② فی اسناده عثمان بن مقسم: ترکه یحیی بن القطان وابن المبارک، وقال احمد حدیثه منکر، وقال النسائی والدارقطنی: متروک، وقال ابن الفلاس: صدوق لکنه کثیر الغلط صاحب بدعة۔ ویوسف بن الغرق، قال ابو الفتح الازدی: کذاب، وذکر الذهبی الحدیث فی المیزان، وعده من مناکیره۔ لکن للحدیث شواهد وروایات اخری یکون بها صحیحاً۔ انظر، الاحادیث الصحیحة، رقم 1106۔

③ رواه الدارمی رقم 85 فی المقدمة: باب فی وفاة النبی صلی الله علیه وسلم حدیث مکحول، ورقم 86 من حدیث عطاء مرسلاً، ولکن له شواهد یصح بها منها الحدیث الذی قبله۔

إِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ قَالَ:)بِسْمِ اللّٰـهِ، وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب کسی قبر میں کوئی میت رکھتے تو پڑھتے: ①

﴿بِسْمِ اللّٰهِ، وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ

جب میت کو دفن کر کے فارغ ہو تو کیا پڑھے؟

[585] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، ثنا عَبْدُ اللّٰـهِ بْنُ بَحِيرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ هَانِئًا، مَوْلَى عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ قَالَ:)اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ، وَسَلُوا اللّٰـهَ التَّثْبِيتَ، هُوَ الْآنَ يُسْأَلُ.

حضرت عبداللہ بن بحیر کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ہانی مولیٰ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ جب میت کو دفن کر کے فارغ ہو جاتے تو فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو اور اللہ تعالیٰ سے (اس کی) ثابت قدمی کا سوال کرو۔ اس وقت اس سے سوال ہو رہے ہیں۔ ②

بَابُ تَعْزِيَةِ أَوْلِيَاءِ الْمَيِّتِ

میت کے وارثوں سے تعزیت کرنے کا بیان

[586] حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ الصُّدَائِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰـهِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)مَنْ عَزَّى مُصَابًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ.

---

① رواه الترمذي رقم 1046 في الجنائز: باب مايقول اذا دخل الميت القبر، وابو داؤد رقم 3213 في الجنائز: باب في الدعاء للميت اذا وضع في قبره، وابن ماجه رقم 1550 واحمد في المسند 2/27 و 59 و 127-128، صححه ابن حبان 773 والحاكم 1/366 ووافقه الذهبي۔ وهو حديث صحيح، كما قال الالباني في الارواء، رقم 748۔

② رواه ابو داود رقم 3221 في الجنائز: باب الاستغفار عند القبر للميت، والحاكم 1/370 وقال: صحيح الاسناد، ووافقه الذهبي، وهو كما قالا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو کسی مصیبت زدہ شخص کی تعزیت کرتا ہے تو اس کے لیے بھی اس (مصیبت زدہ) کی مثل اجر و ثواب ہے۔ ①

[587] اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنِي اَبُو مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ: مَا جَزَاءُ مَنْ عَزَّى الثَّكْلَى؟ قَالَ: اَجْعَلُهُ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي.

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمران حصین رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی: جو شخص کسی ایسے شخص سے تعزیت کرے جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو تو اس کی جزاء کیا ہے تو (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کہ میں اس (تعزیت کرنے والے) کو اس دن اپنا سایہ عطا فرماؤں گا جس دن میرے سائے کے سوا کوئی دوسرا سایہ نہیں ہوگا۔ ②

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْمَقَابِرِ

جب قبرستان کی طرف نکلے تو کیا پڑھے؟

[588] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبَرَةِ، فَقَالَ:)السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَنْ قَرِيبٍ بِكُمْ لَاحِقُونَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کی طرف نکلے تو کہا:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَنْ قَرِيبٍ بِكُمْ لَاحِقُونَ﴾

① رواه الترمذی رقم 1073 فی الجنائز: باب ما جاء في اجر من عزى مصاباً، و ابن ماجه رقم 1602 فی الجنائز: باب ما جاء فی ثواب من عزى مصاباً، و فی اسنادة حماد بن الوليد الازدی الكوفی، قال ابن عدی: ما يرويه لا يتابع عليه، وسئل ابو حاتم عنه، فقال: شيخ، و قال ابن حبان: يسرق الحديث ويلزق بالثقات ماليس من احاديثهم۔ و هو حديث ضعيف، كما قال الالبانی فی، الارواء، رقم 765۔

② و هو حديث ضعيف، كما قال الالبانی فی، ضعيف الجامع، رقم 4071۔

''تم پر سلامتی ہو مومنوں کے گھر والی قوم، بلاشبہ عنقریب ہم بھی تمہارے ساتھ آ کر ملنے والے ہیں۔''[1]

[589] اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ، فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ، وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ انہیں سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان کی طرف نکلیں تو ان کا کہنے والا یوں کہے:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ. وَإِنَّا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ. وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ. نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.﴾

''تم پر سلامتی ہو اے مومنوں کے گھروں والو! بلاشبہ ہم اگر اللہ نے چاہا تو تمہارے ساتھ آ کر ملنے والے ہیں تم ہمارے لیے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔''[2]

[590] اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْغَرْبِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا مَرَّ بِالْمَقَابِرِ قَالَ:)سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالصَّالِحِينَ وَالصَّالِحَاتِ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قبرستان کے پاس سے گزرتے تو کہتے:

﴿سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالصَّالِحِيْنَ وَالصَّالِحَاتِ، وَإِنَّآ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ﴾

[1] رواہ مسلم رقم 249 فی الطہارۃ: باب استحباب اطالۃ الغرۃ والتحجیل فی الوضوء، وابو داود رقم 3237 فی الجنائز: باب مایقول اذا زار القبور او مربھا، واحمد فی المسند 2/300 و 375 و 408۔ انظر الارواء رقم 776۔

[2] رواہ مسلم رقم 975 فی الجنائز: باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء لاہلہا، والنسائی 4/94 فی الجنائز: باب الامر بالاستغفار للمومنین، وابن ماجہ رقم 1547، واحمد فی المسند 5/353 و 359-360۔ انظر الارواء رقم 776۔

''سلامتی ہو تم پر اے مومن مردو اور مومن عورتو! اور مسلمان مردو اور مسلمان عورتو! اور نیک مردوں اور نیک عورتوں کے گھروں والو! بلاشبہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آکر ملنے والے ہیں۔''[1]

[591] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعْتُهُ. فَاَتَى الْبَقِيعَ، فَقَالَ:)السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ، وَإِنَّا بِكُمْ لَاحِقُونَ، اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُمْ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُمْ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو گم پایا تو میں آپ کی تلاش میں نکلی تو آپ ﷺ بقیع کی طرف آئے سو آپ نے کہا:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ، اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ، وَإِنَّا بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُمْ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُمْ﴾

''سلامتی ہو تم پر مومنوں کے گھر والو! تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں اے اللہ! ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ رکھنا، اور ہمیں ان کے بعد گمراہ نہ کرنا۔''[2]

[592] حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ، اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَتْ لَيْلَتِي مِنْهُ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ، فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا وَإِيَّاكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيعِ الْغَرْقَدِ(، يَسْتَغْفِرُ لَهُمْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی جب بھی میرے پاس رات ہوتی تو آپ رات کے آخری حصہ میں بقیع کی طرف نکل جاتے پس دو یا تین مرتبہ ان کے لیے استغفار کرتے، کہتے:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ، وَإِنَّا وَإِيَّاكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ﴾

---

[1] فی اسنادہ یزید بن عیاض وھو متروک، ویغنی عنہ الحدیث المتقدم برقم 588۔

[2] رواہ ابن ماجہ رقم 1546، واحمد فی المسند، 76/6 و71 و111، وفیہ شریک القاضی وھو سیء الحفظ وقد اضطرب، وعاصم بن عبید اللہ وھو ضعیف، ویشھد لہ الحدیث الاتی بعدہ۔ انظر، الارواء، رقم 776۔

''تم پر سلامتی ہو مومن قوم کے گھر والو! بلاشبہ ہم سے اور تم سے کل کا مقررہ وعدہ کیا گیا ہے اور بلاشبہ ہم تمہارے ساتھ آ کر ملنے والے ہیں اے اللہ! بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما۔''①

[593] اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ، وَسَلْمُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو الضَّحَّاكُ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ حَامِدٍ التَّيْمِيُّ، ثنا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي رَزِينٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْجَبَّانَةَ يَقُولُ:)السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيَّتُهَا الْاَرْوَاحُ الْفَانِيَةُ، وَالْاَبْدَانُ الْبَالِيَةُ، وَالْعِظَامُ النَّخِرَةُ، الَّتِي خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ بِاللّٰهِ مُؤْمِنَةٌ، اللّٰهُمَّ اَدْخِلْ عَلَيْهِمْ رُوحًا مِنْكَ، وَسَلَامًا مِنَّا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جبانہ میں داخل ہوتے تو کہتے:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيَّتُهَا الْاَرْوَاحُ الْفَانِيَةُ، وَالْاَبْدَانُ الْبَالِيَةُ، وَالْعِظَامُ النَّخِرَةُ، الَّتِي خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ بِاللّٰهِ مُؤْمِنَةٌ. اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْ عَلَيْهِمْ رُوحًا مِّنْكَ، وَسَلَامًا مِّنَّا﴾

''سلامتی ہو تم پر اے فنا ہونے والی روحو اور گل سڑ جانے والے بدنو اور بوسیدہ ہو جانے والی ہڈیو! جو دنیا سے اس طرح نکلیں کہ اللہ کی ذات کے ساتھ ایمان لانے والی تھیں، اے اللہ! ان پر روح کو اپنی طرف سے داخل فرما ان پر ہماری طرف سے اور سلامتی (نازل) فرما۔''②

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا مَرَّ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ

جب مشرکین کی قبروں کے پاس سے گزرے تو کیا کہے؟

[594] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ شُرَيْحٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)إِذَا مَرَرْتُمْ بِقُبُورِنَا وَقُبُورِكُمْ مِنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَخْبِرُوهُمْ اَنَّهُمْ مِنْ اَهْلِ النَّارِ نَوْعٌ آخَرُ.

① رواه مسلم رقم 974 فی الجنائز: باب ما يقال عند دخول المقابر، والنسائی 4/91-94 فی الجنائز: باب الامر بالاستغفار، واحمد فی المسند 6/180۔ انظر، لا روائ، رقم 776۔

② قال: الالبانی فی، ضعيف الجامع، رقم 4392 ضعيف اھ وفی اسناده: حبان ابن علی العنزی: ضعيف، وقبل: متروک۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم ہماری اور اپنی قبروں کے پاس سے گزور جو دور جاہلیت کی ہیں تو انہیں خبردار کر دو کہ وہ اہل دوزخ سے ہیں۔ ①

[595] اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَالْقَاضِي اَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ اَعْرَابِيًّا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ اَبِي كَانَ يَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَفْعَلُ وَيَفْعَلُ، فَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ:)فِي النَّارِ. فَكَاَنَّ الْاَعْرَابِيَّ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَاَيْنَ اَبُوكَ؟ فَقَالَ لَهُ:)حَيْثُ مَا مَرَرْتَ بِقَبْرِ كَافِرٍ فَبَشِّرْهُ بِالنَّارِ(. قَالَ: ثُمَّ إِنَّ الْاَعْرَابِيَّ اَسْلَمَ. قَالَ: فَقَالَ: لَقَدْ كَلَّفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا، مَا مَرَرْتُ بِقَبْرِ كَافِرٍ إِلَّا بَشَّرْتُهُ بِالنَّارِ.

حضرت عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک دیہاتی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا اور یہ یہ فعل کرتا تھا تو وہ کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دوزخ میں، تو اس دیہاتی نے کچھ محسوس کیا (اپنے دل میں) پھر اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے والد کہاں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تو جس بھی کافر کی قبر کے پاس سے گزرے اسے جہنم کی خوشخبری دے دے۔ کہتے ہیں کہ پھر وہ دیہاتی مسلمان ہوگیا تو اس نے کہا کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس بات کا پابند کیا ہے کہ میں کسی بھی کافر کی قبر پر سے گزروں تو اسے دوزخی ہونے کی خوشخبری دوں۔ ②

بَابُ الْاِسْتِخَارَةِ عِنْدَ طَلَبِ الْحَاجَةِ

طلب حاجت کے وقت استخارہ کرنے کا بیان

[596] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ اَبِي الْمَوَالِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: "إِذَا هَمَّ

① قال الالبانی فی، احکام الجنائز، صفحه 199: فی اسناده یحیی بن یمانٌ وهو سیء الحفظ عن محمد بن عمر ولم اعرفه عن ابی سلمة عنه، لکن الظاهر انه، ابن عمرو، سقط من الطابع حرف الواو، وهو حسن الحدیث لشواهده۔

② قال الالبانی فی، احکام الجنائز، صفحه 198-199: اخرجه الطبرانی فی، المعجم الکبیر، 1/191/1، وابن السنی، والضیاء المقدسی فی، الاحادیث المختارة، 1/333 بسند صحیح، وقال الهیثمی 1/117-118: رواه البزار والطبرانی فی، الکبیر، ورجاله رجال الصحیح، انظر بقیة کلامه۔

اَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمْرِي - اَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ اَمْرِي وَآجِلِهِ - فَقَدِّرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كَانَ شَرًّا لِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي، وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، وَرَضِّنِي بِهِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو اس طرح استخارہ کی تعلیم دیتے تھے جیسے ہمیں قرآن مجید کی سورۃ سکھاتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی کسی اہم کام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نماز ادا کرے پھر دعا کرے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ: فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهِ فَقَدِّرْهُ لِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَإِنْ كَانَ شَرًّا لِّيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، وَرَضِّنِيْ بِهٖ﴾

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ بھلائی کا طلبگار ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ تیری قدرت کا طلبگار ہوں، اور تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ بلاشبہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، اور تو جاننے والا ہے اور میں نہیں جانتا، اور تو ہی غیبوں کا علم جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین اور میری معاشی زندگی اور میرے معاملے میں انجام کار بہتر ہے یا فرمایا: میرے دنیا کے معاملے اور آخرت کے معاملے میں تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے، اور مجھے اس میں برکت دے اور اگر یہ میرے لیے برا ہے تو اس کو مجھ سے دور فرما دے اور میرے لیے بھلائی کو مقدر فرما دے جیسے بھی ہو، اور مجھے اس سے راضی کر دے۔"[1]

---

[1] رواہ البخاری 11/155-158 فی الدعوات: باب الدعاء عند الاستخارة، وفی التطوع: باب ما جاء فی التطوع مثنی و مثنی، وفی التوحید: باب قول اللہ تعالیٰ (قل ہو القادر)، وابو داود رقم 1538 فی الصلاۃ: باب فی الاستخارة، والترمذی رقم 480 فی الصلاۃ: باب ما جاء فی صلاۃ الاستخارة، والنسائی 6/80-81 فی النکاح، باب کیف الاستخارة، واحمد فی المسند، 3/344، وابن ماجۃ رقم 1383 فی اقامۃ الصلاۃ: باب ما جاء فی صلاۃ الاستخارة۔

[597] أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الإِمَامُ أَبُو مُحَمَّدٍ الدُّونِيُّ، أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو نَصْرٍ الْكَسَّارُ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ السُّنِّيِّ قَالَ: أنا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ حَيَّانَ، قَالَا: ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ، ثنا زَنْفَلٌ، نَزِيلُ عَرَفَةَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْأَمْرَ قَالَ:)اللّٰهُمَّ خِرْ لِي، وَاخْتَرْ لِي.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی معاملہ کا ارادہ فرماتے تو کہتے:

﴿اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ، وَاخْتَرْ لِيْ﴾

''اے اللہ! مجھے بھلائی عطا فرما، اور میرے لیے بھلائی کو ہی اختیار فرما۔''[1]

بَابُ كَمْ مَرَّةً يَسْتَخِيرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

کتنی مرتبہ اللہ عزوجل سے استخارہ کرے؟

[598] أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ قُتَيْبَةَ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحِمْيَرِيِّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، ثنا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)يَا أَنَسُ، إِذَا هَمَمْتَ بِأَمْرٍ فَاسْتَخِرْ رَبَّكَ فِيهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ انْظُرْ إِلَى الَّذِي يَسْبِقُ إِلَى قَلْبِكَ، فَإِنَّ الْخَيْرَ فِيهِ.

حضرت نضر بن انس بن مالک اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انس! جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو اپنے رب سے اس میں سات مرتبہ خیر طلب کر (یعنی استخارہ کر) پھر اس چیز کی طرف دیکھ جس کی طرف تیرا دل مائل ہوتا ہے کیونکہ خیر (بھلائی) اسی میں ہے۔[2]

---

[1] رواہ الترمذی رقم 3511 فی الدعوات باب رقم 86 ثم قال: ہذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث زنفل وهو ضعیف عند اهل الحدیث، ویقال له زنفل العرفی، وکان مکن غرفات وتفرد بہذا الحدیث، ولا یتابع علیه۔ فالحدیث ضعیف کما قال الالبانی فی ضعیف الجامع، رقم 4335۔

[2] قال النووی فی الاذکار رقم 358: اسنادہ غریب فان فیه من لا نعرفهم۔ وقال السیوطی فی تحفة الابرار 37/1 و 37/ب: قوله: قال العراقی: ہم معروفون لکن فیہم من ہو معروف بالضعف الشدید، وهو ابراہیم بن البراء فقد ذکرہ فی الضعفاء ابن عدی وابن حبان وغیرہم، وقالوا: انه کان یحدث بالا باطیل عن الثقات، زاد ابن حبان: لا یحل ذکرہ الا علی سبیل القدح فیه۔ قال الحافظ ابن حجر: والراوی عنه فی ہذا السند عبید اللہ بن الموصبل الحمیری، لم اقف له علی ترجمة، والراوی عن عبید اللہ ابو العباس بن قتیبة اسمه محمد بن الحسن، وهو ابن اخی بکار بن قتیبة قاضی مصر، وکان ثقة، اکثر عنه ابن حبان فی صحیحه۔ اہ۔

بَابُ خُطْبَةِ النِّكَاحِ

خطبۂ نکاح کا بیان

[599] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَا: ثنا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ - اَوْ: إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ - نَسْتَعِينُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ "، ثُمَّ يَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ: يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُونَ، يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ الْآيَةَ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْاَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ، يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا إِلَى قَوْلِهِ: فَوْزًا عَظِيمًا، ثُمَّ يُكَلِّمُ بِحَاجَتِهِ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوں خطبہ نکاح سکھایا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوْ: إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا. مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾

پھر یہ تین آیتیں پڑھے:

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ. يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ الْاٰيَةَ. وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا. وَيَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا إِلٰى قَوْلِهٖ: فَوْزًا عَظِيْمًا﴾

پھر وہ اپنے نکاح کی بات کرے۔[1]

[1] رواہ ابو داود رقم 2118 فی النکاح: باب فی خطبة النکاح، والترمذی رقم 1105 فی النکاح: باب ما جاء فی خطبة النکاح، والنسائی 105/3 فی الجمعة: باب کیف الخطبة، وابن ماجه رقم 1892 فی النکاح: باب خطبة النکاح، وهو حدیث صحیح۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَفَادَ امْرَأَةً

جب بیوی سے ملاقات کرے تو کیا پڑھے؟

[600] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، قَالَا: ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا أَفَادَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً أَوْ خَادِمًا أَوْ دَابَّةً، فَلْيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا، وَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِسِنَامِهِ " يَعْنِي: وَلْيَقُلْ ذَلِكَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک عورت یا خادم یا جانور سے فائدہ حاصل کرنا چاہے تو اس کی پیشانی کو پکڑ کر یہ کہے:

﴿بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ﴾

"اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کی بھلائی کا جو تو نے اس پر پیدا کی ہے، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس کے شر سے جو تو نے اس پر پیدا کی ہے۔"

اور اگر اونٹ ہے تو اس کی کوہان پکڑ کر یہی دعا کرے۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا تَزَوَّجَ

جب کوئی آدمی شادی کرے تو اسے کیا دعا دی جائے؟

[601] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ صُفْرَةً،

① قال الالبانی فی، اداب الزفاف، صفحه 18 : اخرجه البخاری فی، افعال العباد، صفحه 77، وابو داود رقم 2160، و ابن ماجه رقم 1718 والحاکم 2/185 والبیهقی 7/148 باسناد حسن و صححه الحاکم ووافقه الذہبی، وقال الحافظ العراقی فی، المغنی، 1/298: اسناده جید، واشار لصحته عبدالحق الاشبیلی فی، الاحکام الکبری، 2/42 بسکوته علیه کما نص فی المقدمة وکذا ابن دقیق العبد فی، الالمام، 2/127۔اھ۔

فَقَالَ:)مَا هٰذَا؟(فَقَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰی وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)بَارَكَ اللّٰـهُ لَكَ(. ثُمَّ قَالَ لَهُ:)اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف پر زردی دیکھی تو فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: میں نے ایک عورت سے گٹھلی کے وزن کے برابر سونے پر نکاح کیا ہے تو حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے پھر فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کے ساتھ۔ ①

[602] اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، قَالَ: قَدِمَ عَقِيلُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ الْبَصْرَةَ، فَتَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنْ بَنِي جُشَمَ، قَالُوا: بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ. قَالَ: لَا تَقُولُوا ذٰلِكَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ذٰلِكَ، وَاَمَرَنَا اَنْ نَقُولَ:)بَارَكَ اللّٰـهُ لَكَ، وَبَارَكَ اللّٰـهُ عَلَيْكَ.

حضرت یونس بن عبید سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے سنا انہوں نے فرمایا کہ حضرت عقیل بن ابی طالب بصرہ آئے تو انہوں نے بنی جشم کی ایک عورت سے نکاح کرلیا تو لوگوں نے انہیں کہا:

﴿بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ﴾

''خوش حال رہو اور بیٹوں کے ساتھ۔''

تو انہوں نے کہا کہ تم لوگ ایسے نہ کہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کہنے سے منع فرمایا ہے اور ہمیں حکم فرمایا ہے کہ ہم یوں کہیں:

﴿بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ﴾

''اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اور اللہ تعالیٰ تم پر برکت نازل فرمائے۔'' ②

---

① رواہ البخاری 4/247-248 فی البیوع: باب ما جاء فی قول اللہ تعالیٰ (فاذا قضیت الصلاۃ فانتشروا) وفی فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم: باب اخاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین المہاجرین والانصار، ومسلم رقم 1427 فی النکاح: باب الصداق وجواز کونہ تعلیم القرآن، وابو داود رقم 2109 فی النکاح: باب قلۃ المہر، والترمذی رقم 1094 فی النکاح: باب ما جاء فی الولیمۃ، والنسائی 6/137 فی النکاح: باب الہدیۃ لمن عرس۔

② قال الالبانی فی، آداب الزفاف، صفحہ 97-98: رواہ ابن ابی شیبۃ 7/52/2 والنسائی 2/91 وابن ماجۃ رقم 1906، والدارمی رقم 2180، وابن الاعرابی فی، معجمہ، 2/27 والبیہقی 7/148 واحمد 1/301 و 3/451، وقال الحافظ: ورجالہ ثقات الا ان الحسن لم یسمع من عقیل فیما یقال، قال بعض المحققین المعاصرین: وہذہ دعوی لا دلیل علیہا، فالحسن سمع من صحابۃ اقدم من عقیل، قلت: لکن الحسن۔ وہو البصری۔ مدلس معروف بذلک، وہو لم یصرح بسماعہ ایاہا من عقیل، فہذا فی حکم المنقطع، لکن رواہ احمد من طریق اخری عن عقیل فہو قوی بمجموع الطریقین واللہ اعلم۔ ثم وجدت لہ طریقا ثالثا فی، الموضح، للخطیب البغدادی 2/225۔ اہ۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

اس معاملہ میں رخصت کا بیان

[603] اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَدِينِيُّ، بِعُمَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ اَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّـهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّـهِ صَلَّى اللَّـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْرُورًا، فَقَالَ:)يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللَّـهَ عَزَّ وَجَلَّ زَوَّجَنِي مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ، وَآسِيَةَ بِنْتَ مُزَاحِمٍ فِي الْجَنَّةِ(. قَالَتْ: قُلْتُ: بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ يَا رَسُولَ اللَّـهِ " قَالَ اَبُو بَكْرِ بْنُ السُّنِّيِّ: كَذَا كُتِبَتْ مِنْ كِتَابِهِ.نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الْقَوْلِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بڑے خوش خوش تشریف لائے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! بے شک اللہ عزوجل نے میرا مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم سے جنت میں نکاح کردیا ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی:

﴿بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ﴾

امام ابوبکر ابن سنی نے کہا کہ ان کی کتاب میں اسی طرح لکھا ہے۔ ①

[604] حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّـهِ الْحَلَبِيُّ، ثنا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّـهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّـهِ صَلَّى اللَّـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَّأَ رَجُلًا قَالَ:)بَارَكَ اللَّـهُ فِيكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا بِخَيْرٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو شادی کی مبارکباد دیتے تو کہتے:

﴿بَارَكَ اللهُ فِيْكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا بِخَيْرٍ﴾

''اللہ تعالیٰ کی ذات تم میں برکت دے اور تم پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کے درمیان بھلائی کو جمع فرمائے۔'' ②

---

① الحدیث منکر کما قال الالبانی فی، الاحادیث الضعیفة، رقم 812۔

② رواہ ابو داود رقم 2130 فی النکاح: باب مایقال للمتزوج، والترمذی رقم 1091 فی النکاح: باب فیما یقال للمتزوج، واحمد فی المسند، 381/2، والحاکم فی، المستدرک، 183/2 وصححہ ووافقہ الذہبی وابن حبان رقم 1284 وھو کما قالوا۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ لِمَنْ يَخْطُبُ إِلَيْهِ

جس آدمی کو پیغام نکاح دیا جائے وہ کیا کہے؟

[605] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَأَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا: ثنا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّوَاسِيُّ، ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ سَلِيطٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: " أَنَّ نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِعَلِيٍّ: عِنْدَكَ فَاطِمَةُ. فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ:)مَا حَاجَةُ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ(؟ قَالَ: ذَكَرْتُ فَاطِمَةَ ابْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ:)مَرْحَبًا وَأَهْلًا(، وَلَمْ يَزِدْهُ عَلَيْهِمَا. فَخَرَجَ إِلَى الرَّهْطِ مِنَ الْأَنْصَارِ يَنْتَظِرُونَهُ، فَقَالُوا: مَا ذَاكَ مَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ:)مَرْحَبًا وَأَهْلًا(. قَالُوا: يَكْفِيكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا، وَقَدْ أَعْطَاكَ الْأَهْلَ وَالرُّحْبَ.

حضرت ابن بریدہ اپنے والد (بریدہ) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار کرام کے ایک گروہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہارے پاس حضرت فاطمہ ہو (یعنی ان سے تمہاری شادی ہو جائے) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن ابی طالب کو کیا حاجت ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرحبا واھلا اوراس (جملہ) پر مزید کچھ نہ فرمایا۔ تو آپ (حضرت علی) گروہ انصار کی طرف نکلے جو ان کا انتظار کررہے تھے کہنے لگے: کیا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کیا فرمایا؟ کہا کہ مرحبا واھلا کے سوا مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے کیا فرمایا۔ کہنے لگے (انصار کرام) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تمہارے لیے ان دونوں میں سے ایک بھی کافی تھا بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں اپنا اہل بھی عطا کیا اور مبارکباد بھی دی ہے۔ [1]

بَابُ مَا يَقُولُ لِلْعَرُوسِ لَيْلَةَ الْبِنَاءِ

شب عروسی کو دلہن کے لیے کیا کہے؟

[606] حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ دَاوُدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ الْأَسْلَمِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، -

[1] النسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 258 رجالہ ثقات الا عبدالکریم بن سلیط لم یوثقہ غیر ابن حبان۔

وَذَكَرَ قِصَّةَ تَزْوِيجِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا - قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)ائْتُونِي بِمَاءٍ(. قَالَ عَلِيٌّ: فَعَلِمْتُ الَّذِي يُرِيدُ، فَقُمْتُ فَمَلَأْتُ الْقَعْبَ فَأَتَيْتُهُ بِهِ، فَأَخَذَهُ وَمَجَّ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: تَقَدَّمْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِي وَبَيْنَ يَدَيَّ(، ثُمَّ قَالَ:) اللّٰـهُمَّ إِنِّي أُعِيذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، ثُمَّ قَالَ:)أَدْبِرْ(، فَأَدْبَرْتُ، فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيَّ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي أُعِيذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ(، ثُمَّ قَالَ:)يَا عَلِيُّ، ادْخُلْ بِاسْمِ اللّٰـهِ بِأَهْلِكَ عَلَى الْبَرَكَةِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شادی کا واقعہ ذکر کیا۔ فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس پانی لاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جان گیا کہ آپ ﷺ کا ارادہ کیا ہے سو میں اٹھ کھڑا ہوا پس میں نے ٹب بھرا پھر میں آپ ﷺ کے پاس لے کر آیا تو آپ ﷺ نے لے کر اس میں کلی کی پھر مجھ سے فرمایا: آگے آؤ پس میرے سر پر اور آگے (جسم پر) انڈیل دیا پھر کہہ دعا کی:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُعِيذُهٗ بِكَ وَذُرِّيَّتَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾

”اے اللہ! بے شک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کی اور اس کی اولاد کی شیطان مردود سے۔“

پھر فرمایا: پیٹھ پھر وسو میں نے پیٹھ پھیری تو میرے دونوں کندھوں کے درمیان انڈیلا پھر دعا کی:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُعِيذُهٗ بِكَ وَذُرِّيَّتَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾

”اے اللہ! بے شک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کی اور اس کی اولاد کی شیطان مردود سے۔“

پھر فرمایا: اے علی! اللہ کے نام کے ساتھ اپنی اہل کے پاس برکت کے ساتھ جاؤ۔ [1]

[607] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ الرُّوَاسِيِّ، ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ سَلِيطٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ - وَذَكَرَ تَزْوِيجَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا - قَالَ: فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْبِنَاءِ قَالَ:)يَا عَلِيُّ، لَا تُحْدِثْ شَيْئًا حَتَّى تَلْقَانِي(فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ:)اللّٰـهُمَّ بَارِكْ فِيهِمَا، وَبَارِكْ عَلَيْهِمَا، وَبَارِكْ لَهُمَا فِي شِبْلِهِمَا.

---

[1] هناده يحيى بن العلاء الاالسلمي رمي بالوضع۔

حضرت ابن بریدہ اپنے والد (حضرت بریدہ) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر کیا۔ کہتے ہیں کہ جب رخصتی کی رات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! مجھ سے ملے بغیر کوئی نیا کام نہ کرنا۔ پس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اس سے وضو کیا پھر اسے حضرت علی پر ڈالا پس دعا کی:

﴿اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِمَا، وَبَارِكْ عَلَيْهِمَا، وَبَارِكْ لَهُمَا فِيْ شِبْلِهِمَا﴾

"اے اللہ! ان دونوں میں برکت دے اوران دونوں پر برکت نازل فرما اور دونوں کی اولاد میں برکت دے۔"①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا جَامَعَ اَهْلَهُ

جب اپنی بیوی سے جماع کرے تو کیا دعا پڑھے؟

[608] اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنِي رَجُلٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذَكَرَ يَوْمًا مَا يُصِيبُ الصِّبْيَانَ، فَقَالَ: لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ إِذَا جَامَعَ اَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَكَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ مِنْ ذٰلِكَ، لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ اَبَدًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس تکلیف کا ایک دن ذکر کیا جو بچوں کو پہنچتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنی بیوی سے جماع کرے تو کہے:

﴿بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا﴾

"اللہ کے نام سے اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچانا اور جو تو ہمیں اولاد دے اسے بھی شیطان سے بچانا۔"

سو اس عمل (جماع) سے اگر ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اسے شیطان کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔②

---

① رجاله ثقات الا عبدالكريم بن سليط لم يوثقه غير ابن حبان۔

② في اسناد ابن السني جهالة۔ والحديث متفق عليه رواه البخاري 240/6 في بدء الخلق: باب صفة ابليس وجنوده، ومسلم رقم 1434 في النكاح: باب ما يستحب ان يقول عن المنام، وابو داود رقم 2161 في النكاح: باب جامع النكاح، والترمذي رقم 1092 في النكاح: باب ما يقول اذا دخل على اهله، وابن ماجة رقم 1919 في النكاح: باب ما يقول الرجل اذا دخل عليه اهله، واحمد في المسند 217/1 و 220 و 243 و 283 و 286۔

بَابُ مُدَارَاةِ الرَّجُلِ اَهْلَهُ

مرد کا اپنی بیوی سے میل جول رکھنے کا بیان

[609] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ اَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عَوْفُ الْاَعْرَابِيُّ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)إِنَّ الْمَرْاَةَ خَلِقَتْ مِنْ ضِلْعٍ اَعْوَجَ، فَإِنْ اَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا، فَدَارِهَا تَعِشْ بِهَا ثَلَاثًا.

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے سو اگر اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرے گا تو اسے توڑ دے گا پس اس کے ساتھ خاطر مدارت کر اس کے ساتھ زندگی گزار سکے گا یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔[1]

بَابُ مُلَاطَفَةِ الرَّجُلِ اَهْلَهُ

مرد کا اپنی بیوی سے پیار و محبت کرنا

[610] اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَمَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَاَلْطَفُهُمْ لِاَهْلِهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنوں میں کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور جو اپنی بیوی کے ساتھ مہربان ہو۔[2]

---

[1] رواہ احمد فی المسند، 8/5، وابن حبان 1308 والحاکم 4/174 من حدیث سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ، وھو حدیث صحیح؛ کما قال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 1940۔

[2] رواہ الترمذی رقم 2615 فی الایمان: باب ماجاء فی استکمال الایمان وزیادتہ ونقصانہ، واحمد فی بلمسند، 6/47 و 49، والحاکم 1/53، وقال الترمذی: حدیث حسن ولا نعرف لابی قلابۃ سماعاً من عائشۃ۔ وقال الالبانی فی، الاحادیث الصحیحۃ، رقم 284: الحدیث بھذا الاسناد واللفظ ضعیف، وقد روی ابن ابی شیبۃ رقم 19 الشطر الاول منہ۔ وقد صح عنہ بلفظ آخر۔ اھ۔ انظر فی، الاحادیث الصحیحۃ، رقم 4 و 285۔

بَابُ مُمَازَحَةِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ وَمُضَاحَكَتِهِ إِيَّاهَا

آدمی کا اپنی بیوی سے خوش طبعی کرنے اور اسے ہنسانے کا بیان

[611] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، أنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰـهِ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰـهِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يُكَلِّمُنِي وَيُمَازِحُنِي، فَقَالَ:)اَتَزَوَّجْتَ(؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ:)بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا(؟ قُلْتُ: ثَيِّبًا. قَالَ:)فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ، وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ، وَتُمَازِحُهَا وَتُمَازِحُكَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سو آپ مجھ سے گفتگو کرتے تو مزاح بھی کرتے آپ نے فرمایا: کیا تو نے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنواری یا شوہر دیدہ سے، میں نے عرض کی: شوہر دیدہ سے۔ آپ نے فرمایا: کنواری سے کیوں نہ کی کہ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی تو اسے ہنساتا اور وہ تجھے ہنساتی، تو اس سے مزاح کرتا اور وہ تجھ سے مزاح کرتی۔ [1]

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اَنْ يَكْذِبَ الرَّجُلُ عَلَى امْرَاَتِهِ

آدمی کو اپنی بیوی سے جھوٹ بولنے کی اجازت کا بیان

[612] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَيُّوبَ بْنِ رَاشِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَامِعٍ، ثنا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)كُلُّ الْكَذِبِ مَكْتُوبٌ لَا مَحَالَةَ كَذِبًا، إِلَّا اَنْ يَكْذِبَ الرَّجُلُ فِي حَرْبٍ، فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ، اَوْ يَكْذِبَ الرَّجُلُ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمَا، اَوْ يَكْذِبَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ لِيَرْضَاهَا بِذَلِكَ.

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر جھوٹ لامحالہ طور پر جھوٹ ہی لکھا جاتا ہے سوائے اس کے کہ کوئی آدمی لڑائی میں جھوٹ بولے کیونکہ لڑائی دھوکہ ہے، یا کوئی آدمی میاں بیوی کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولے، یا آدمی اپنے بیوی کو راضی کرنے کے لیے اس کے ساتھ جھوٹ بولے۔ [2]

---

[1] متفق علیہ: انظر، جامع الاصول، رقم 340۔

[2] وهو حديث ضعيف، كما قال الالبانی فی، ضعيف الجامع، رقم 4220 و ما متنه فصحيح يشهد له الحديث الذی يليه برقم 613۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي أَنْ تَكْذِبَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا لِتُرْضِيَهُ

عورت کے لیے اپنے خاوند کو راضی رکھنے کے لیے جھوٹ بولنے کی اجازت

[613] أَخْبَرَنِي أَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " لَا يُرَخَّصُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ - كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا أَعُدُّهُ كَذِبًا الرَّجُلِ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ يَقُولُ الْقَوْلَ يُرِيدُ بِهِ الصَّلَاحَ، وَالرَّجُلِ يَقُولُ الْقَوْلَ فِي الْحَرْبِ، وَالرَّجُلِ يُحَدِّثُ امْرَأَتَهُ، وَالْمَرْأَةِ تُحَدِّثُ زَوْجَهَا "

حضرت ام کلثوم بن عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ کسی چیز میں جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ سوائے تین کے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اسے جھوٹ نہیں شمار کرتا (ایک) آدمی کا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے ارادہ سے کوئی (جھوٹا) قول کرنا اور (دوسرا) آدمی کا دوران جنگ کوئی (جھوٹا) قول کرنا اور (تیسرا) آدمی کا اپنی بیوی سے اور بیوی کا اپنے خاوند سے کوئی (جھوٹی) بات کرنا۔ (اسے راضی رکھنے اور آپس کے پیار محبت کو بحال رکھنے کے لیے یہ تینوں جھوٹ جائز ہیں)۔ [1]

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي إِفْشَاءِ الرَّجُلِ سِرَّ امْرَأَتِهِ

مرد کو اپنی عورت کے راز کو ظاہر کرنے کی سخت ممانعت کا بیان

[614] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثنا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ، مَوْلَى سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا.

[1] رواه البخاری 220/5 فی الصلح باب لیس الکاذب الذی یصلح بین الناس، و مسلم رقم 2605 فی البر و الصلة باب تحریم الکذب و بیان المباح منه، ابو داود رقم 4921 فی الادب باب فی اصلاح ذات البین، والترمذی رقم 1939 فی البر و الصلة باب ما جاء فی اصلاح ذات البین، و احمد فی المسند 404/6۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کے نزدیک عظیم تر امانت یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی سے اور عورت اپنے خاوند سے خلوت میں ملے پھر اس راز کو ظاہر کرے (یوں کہ ہم نے رات کو اس طرح اس طرح کیا، یوں ملے وغیرہ)۔ ①

بَابُ كَرَاهِيَةِ الرَّجُلِ يُحَدِّثُ الرَّجُلَ بِمَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ

آدمی کا کسی کے سامنے اپنے اور اپنی بیوی کے درمیان ہونے والے معاملہ کو بیان کرنا مکروہ ہے

[615] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثنا حَمَّادٌ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنِ الطُّفَاوِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَلَا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يُغْلِقُ بَابَهُ، وَيُرْخِي سِتْرَهُ، وَيُسْتَرُ بِسِتْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَيَخْرُجُ فَيَقُولُ: فَعَلْتُ بِأَهْلِي وَفَعَلْتُ ". فَقَامَتْ جَارِيَةٌ كَعَابٌ، فَقَالَتْ: وَاللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَفْعَلُونَ، وَإِنَّهُنَّ لَيَفْعَلْنَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:) أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَثَلِ ذَلِكَ قَالُوا: وَمَا مَثَلُهُ؟ قَالَ:)مَثَلُ شَيْطَانٍ لَقِيَ شَيْطَانَةً فِي سِكَّةٍ، فَنَكَحَهَا وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! کیا کوئی ایسا آدمی ہے جو اپنے دروازے کو بند کرتا ہے اور پردہ گراتا ہے اور پردہ دار بن جاتا اللہ عزوجل کے پردہ کے ساتھ، پھر وہ باہر نکلے تو کہتا پھرے: میں نے اپنی بیوی سے یہ کیا اور یہ کیا۔ تو ایک لڑکی کھڑی ہو جاتی ہے سو کہتی ہے اللہ کی قسم! بے شک وہ (مرد) بھی ایسا کرتے ہیں اور یہ (عورتیں) بھی ایسا ہی کرتی ہیں (یعنی اپنی رات کی گزری کیفیت کو بتاتی ہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے شخص کی مثل کی خبر نہ دوں؟ لوگوں نے عرض کیا: اس کی مثال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی مثل شیطان کی سی ہے جو شیطانہ سے ملتا ہے عوامی راستے میں پس اس کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ ②

---

① رواہ مسلم رقم 1437 فی النکاح: باب تحریم افشاء سر المراۃ، واحمد فی، المسند، 3/69۔ والحدیث وان اخرجہ مسلم فانہ ضعیف السند فقیہ عمر بن حمزۃ العمری، ضعفہ الحفظ فی، التقریب، 2/53، وقال الذہبی فی، المیزان،: ضعفہ یحیی بن معین والنسائی، وقال احمد: احادیثہ مناکیر، ثم اورد الذہبی لہ ہذا الحدیث، وقال: فہذا مما استنکر لعمر، وللحدیث شواہد منہا الاتی۔

② رواہ احمد فی، المسند، 2/541، وابو داود رقم 2174 فی النکاح: باب ما یکرہ من ذکر الرجل ما یکون من اصابتہ اہلہ، وفی اسنادہ ضعف۔ ولکن للحدیث شواہد منہا الذی تقدم۔ وانظر، زاد المعاد، 2/274۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي أَنْ يُحَدِّثَ بِذَلِكَ

اس معاملہ کو (کسی مصلحت کی بنا پر) بیان کرنے کی رخصت کا بیان

[616] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يَكْسَلُ، هَلْ عَلَيْهِ مِنْ غُسْلٍ؟ وَعَائِشَةُ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنِّي لَأَفْعَلُ ذَلِكَ أَنَا وَهَذِهِ، ثُمَّ نَغْتَسِلُ«.

زوجہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اس شخص کے متعلق جو اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے پھر وہ (جماع کرنے میں) سست پڑ جاتا ہے کیا اس پر غسل لازم ہے؟ (یعنی نامکمل جماع کرنے پر) اور حضرت عائشہ ؓ گھر میں تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں بھی ایسا کرتا ہوں اور یہ (یعنی حضرت عائشہ) بھی پھر ہم غسل کرتے ہیں۔ ①

بَابُ مَا يُقَالُ لِلرَّجُلِ صَبِيحَةَ بِنَائِهِ بِأَهْلِهِ

شب عروسی کی صبح کو آدمی کو کیا دعا دی جائے؟

[617] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أنا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، ثنا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَنَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَبُعِثْتُ دَاعِيًا عَلَى الطَّعَامِ، فَدَعَوْتُ، فَيَجِيءُ الْقَوْمُ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ، ثُمَّ يَجِيءُ الْقَوْمُ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ دَعَوْتُ حَتَّى مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُوهُ. قَالَ: »ارْفَعُوا طَعَامَكُمْ« . فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ مُنْطَلِقًا إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَ: »السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ. قَالُوا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ؟ فَأَتَى حُجَرَ نِسَائِهِ، وَقَالُوا مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَوْعٌ آخَرُ.

① فی سندہ عیاض بن عبداللہ افہری قال البخاری منکر الحدیث۔ و قال ابن حبان: لیس بالقوی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش سے شب عروسی گزاری، سو مجھے کھانے کی دعوت دینے کے لیے بھیجا تو میں نے لوگوں کو دعوت دی تو لوگ آئے پس انہوں نے کھانا کھایا اور نکل گئے پھر اور لوگ آئے سو انہوں نے کھایا اور نکل گئے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے دعوت دی حتی کہ میں نے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑا جسے میں نے دعوت نہ دی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے کھانے کو اٹھالو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی طرف چلتے ہوئے نکل گئے آپ نے فرمایا: اے اہل بیت: السلام علیکم۔ انہوں نے جواباً کہا: وعلیکم السلام یا رسول اللہ! آپ نے اپنی اہلیہ کو کیسے پایا۔ پس آپ اپنی ازواج کے حجروں کی طرف آئے اور وہ بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قول کی مثل آپ سے کہہ رہی تھیں کہ (یا رسول اللہ! آپ نے اپنے اہل کو کیسا پایا۔) [1]

[618] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، ثنا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، ثنا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ، كَانَ لَهُ ابْنٌ يُكْنَى أَبَا عُمَيْرٍ، فَهَلَكَ الصَّبِيُّ، فَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فَكَفَّنَتْهُ وَسَجَّتْ عَلَيْهِ ثَوْبًا، وَقَالَتْ: لَا يَكُنْ أَحَدٌ يُخْبِرُ أَبَا طَلْحَةَ حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أُخْبِرُهُ. فَجَاءَ أَبُو طَلْحَةَ كَالًّا - وَهُوَ صَائِمٌ - فَتَطَيَّبَتْ لَهُ، وَتَصَنَّعَتْ لَهُ، وَجَاءَتْ بِعَشَائِهِ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ أَبُو عُمَيْرٍ؟ قَالَتْ: قَدْ فَرَغَ. فَتَعَشَّى، وَأَصَابَ مِنْهَا مَا يُصِيبُ الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا طَلْحَةَ، أَرَأَيْتَ أَهْلَ بَيْتٍ أَعَارُوا أَهْلَ بَيْتٍ عَارِيَةً، فَطَلَبَهَا أَصْحَابُهَا، أَيَرُدُّونَهَا أَمْ يَحْبِسُونَهَا؟ فَقَالَ: بَلْ يَرُدُّونَهَا. فَقَالَتِ: احْتَسِبْ أَبَا عُمَيْرٍ. قَالَ: فَغَضِبَ، فَانْطَلَقَ كَمَا هُوَ إِلَى رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ أُمِّ سُلَيْمٍ، فَقَالَ:)بَارَكَ اللّٰـهُ لَكُمَا فِي غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا(قَالَ: فَحَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے تھے اس کی کنیت ابوعمیر تھی پس وہ بچہ ہلاک ہو گیا تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اسے کفن دیا اور اسے کپڑے میں لپیٹ دیا اور کہنے لگیں کہ کوئی بھی ابوطلحہ کو اس کی خبر نہ دے حتی کہ میں انہیں خود خبر دوں۔ پس حضرت ابوطلحہ آئے تو تھکے ہوئے تھے اور روزہ دار بھی تھے۔ سو انہوں نے (یعنی حضرت ام سلیم نے) ان کے لیے خود کو خوشبو میں بسایا اور ان کے لیے بناؤ سنگھار کیا اور ان کے پاس رات کا کھانا لے کر آئیں تو انہوں نے پوچھا ابوعمیر کیسا ہے؟ تو کہنے لگیں: پرسکون ہے سو انہوں نے شام کا کھانا کھایا اور اس کے ساتھ ہم بستر ہوئے جس طرح مرد اپنی عورت سے ہم بستر ہوتا ہے۔ تو کہنے لگیں: اے ابوطلحہ! ایک گھر کے افراد نے کسی گھر والوں سے کچھ عاریتاً لیا سو انہوں نے وہ واپس طلب کیا

[1] البخاری 8/405-407 فی تفسیر سورۃ الاحزاب: باب قولہ تعالیٰ (لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یوذن لکم ـــ)، والنسائی فی عمل الیوم واللیلۃ، رقم 271۔ انظر روایات الحدیث فی، جامع الاصول، رقم 765۔

تو کیا انہیں وہ واپس دے دینا چاہیے یا روک لینا چاہیے تو انہوں (یعنی حضرت ابوطلحہ) نے کہا بلکہ اسے واپس کر دینا چاہیے تو کہنے لگیں: ابوعمیر پر صبر کریں (یعنی اس کی وفات پر) کہتے ہیں کہ وہ (حضرت ابوطلحہ) غصے میں آگئے تو اٹھ کر چل پڑے جیسے وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف جا رہے ہیں سو انہوں نے آپ ﷺ کو اس بات کی خبر دی جو حضرت ام سلیم نے کہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے رات کے عمل میں برکت دے۔ کہتے ہیں (راوی حدیث حضرت انس) کہ پس وہ عبداللہ بن ابی طلحہ کے ساتھ حاملہ ہوئیں۔ ①

بَابُ مَا تُعَوَّذُ بِهِ الْمَرْاَةُ الَّتِي تُطْلَقُ

عورت کو دردِ زہ میں مبتلا ہونے پر کیا تعویذ دیا جائے؟

[619] حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا عَسُرَ عَلَى الْمَرْاَةِ وَلَدُهَا، اَخَذَ إِنَاءً لَطِيفًا يَكْتُبُ فِيهِ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، وَ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحَاهَا، وَ لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِاُولِي الْاَلْبَابِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، ثُمَّ يُغْسَلُ، وَيَسْقِي الْمَرْاَةَ مِنْهُ، وَيَنْضَحُ عَلَى بَطْنِهَا وَفَرْجِهَا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب عورت پر اس کے بچے (کی پیدائش) کی وجہ سے دشواری ہو تو ایک پاک صاف عمدہ برتن لے کر اس میں لکھیں:

﴿كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ﴾

مکمل آیت اور

﴿كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْا إِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحَاهَا. وَ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ﴾

مکمل آیت۔ پھر اس (برتن) کو دھو کر اس عورت کو اس میں سے پلا دیں اور اس کے پیٹ اور شرم گاہ پر اسے چھڑکیں۔ ②

---

① فی اسناد السنی ضعف۔ ورواہ البخری 3/135 و 137 فی الجنائز: باب من لم یظہر حزنہ عند المصیبۃ، وفی العقیقۃ: باب تسمیہ المولود، و مسلم رقم 2144 فی الاداب: باب استحباب تحنیک المولود عند ولادتہ، ورقم 2144: 107 فی فضائل الصحابۃ: باب من فضائل ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ، واحمد فی المسند، 3/1896، وابو داود رقم 4951 فی الادب: باب فی تغیر الاسمای۔

② فی سندہ ابن ابی لیلی سی، الحفظ جداً، وعبداللہ بن محمد بن المغیرۃ، قال ابو حاتم: لیس بقوی، وقال ابن یونس: منکر الحدیث، وقال ابن عدی: عامۃ مایرویہ لا یتابع عا۔

[620] حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰـهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُنَيْسٍ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّهِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا: " اَنَّ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَنَا وِلَادُهَا اَمَرَ اُمَّ سُلَيْمٍ، وَزَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ اَنْ تَأْتِيَا فَاطِمَةَ، فَتَقْرَآ عِنْدَهَا آيَةَ الْكُرْسِيِّ، وَ إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰـهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، وَتُعَوِّذَاهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کی ولادت کا وقت قریب آیا تو حضرت ام سلیم اور حضرت زینب بنت جحش کو حکم فرمایا کہ وہ حضرت فاطمہ کے پاس جائیں اور آیت الکرسی اور

﴿ان ربکم الذی خلقکم.﴾

پوری آیت پڑھیں اور معوذتین کے ساتھ اسے پناہ میں دیں۔[1]

بَابُ مَا تَدْعُو بِهِ الْمَرْاَةُ الْغَيْرَى

عورت کی تکلیف کے لیے کیا دعا پڑھی جائے؟

[621] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَبُو الْحَكَمِ الْمُنْتَجِعُ بْنُ مُصْعَبٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَتْنِي رَبِيعَةُ، قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي مُنْيَةُ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ اَبِي عَسِيبٍ، اَنَّ امْرَاَةً، مِنْ بَنِي جُرَيْشٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرٍ، فَنَادَتْ: يَا عَائِشَةُ، اَغِيثِينِي بِدَعْوَةٍ مِنْ رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتُسَكِّنِينِي بِهَا وَتُطَمْئِنِينِي بِهَا. وَإِنَّهُ قَالَ لَهَا: " ضَعِي يَدَكِ الْيُمْنَى عَلَى فُؤَادِكِ وَامْسَحِيهِ، وَقُولِي: بِسْمِ اللّٰـهِ، اللّٰـهُمَّ دَاوِنِي بِدَوَائِكَ، وَاشْفِنِي بِشِفَائِكَ، وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ، وَاحْذَرْ عَنِّي اَذَاكَ " قَالَتْ: فَدَعَوْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُهُ جَيِّدًا. قَالَ الْمُنْتَجِعُ: وَاَظُنُّ اَنَّ رَبِيعَةَ قَالَتْ فِي ذَا الْحَدِيثِ: إِنَّ الْمَرْاَةَ كَانَتْ غَيْرَى نَوْعٌ آخَرُ.

---

[1] موضوع فی سندہ موسی بن محمد بن عطاء قال الذہبی: احد التالفین کذبہ ابو زرعۃ و ابو حاتم، و قال ابن حبان: لا تحل الروایۃ عنہ، کان یضع الحدیث، و فیہ ایضاً عیسی بن ابراہیم القرشی قال البخاری و النسائی: منکر الحدیث، و قال ابو حاتم: متروک، و کذلک موسی ابن ابی حبیب قال ابو حاتم ذاہب الحدیث۔ انظر تفصیل ذلک فی تخریج الکلم الطیب، للالبانی رقم 209۔

حضرت میمونہ بنت ابی عسیب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بنی جرش کی ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اونٹ پر سوار ہوکر پس اس نے آواز دی اے عائشہ! میری دستگیری کرو رسول اللہ ﷺ کی دعا کے ساتھ تاکہ مجھے اس کے ساتھ سکون ملے اور مجھے اطمینان حاصل ہو۔ آپ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا: اپنا دایاں ہاتھ اپنے دل پر رکھ اور اس پر پھیر اور پڑھ:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ دَاوِنِيْ بِدَوَائِكَ، وَاشْفِنِيْ بِشِفَائِكَ، وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ، وَاحْذَرْ عَنِّيْ اَذَاكَ﴾

''اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! میری دوا اپنی دوا کے ساتھ کر، اور مجھے اپنی شفا سے شفا عطا فرما، اور مجھے اپنے فضل کے ماسوا سے غنی کردے اور مجھے اس (مصیبت و تکلیف) سے بچا۔''

کہتی ہیں کہ پس میں نے ان کلمات کے ساتھ دعا کی تو میں نے اپنے آپ کو بہت بہتر محسوس کیا۔ ①

[622] اَخْبَرَنِي اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، ثنا اَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا غَضْبَى، فَاَخَذَ بِطَرَفِ الْمِفْصَلِ مِنْ اَنْفِي فَعَرَكَهُ، ثُمَّ قَالَ: " يَا عُوَيِّشُ، قُولِي: اللّٰـهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِي، وَاَجِرْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں غصے میں تھی تو آپ ﷺ نے میرے ناک کے کنارے کو پکڑ کر ہلایا پھر فرمایا: اے عویش! کہو:

﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ، وَاَجِرْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ﴾

''اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے دل سے غصے دور فرما اور مجھے شیطان سے پناہ عطا فرما۔'' ②

بَابُ مَا يَعْمَلُ بِالْوَلَدِ إِذَا وُلِدَ

جب بچہ پیدا ہو اس کے ساتھ کیا عمل کیا جائے؟

[623] اَخْبَرَنِي اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰـهِ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا

① في اسناده من لا يعرف۔

② فيه سلمة بن علي لم اجد له ترجمة۔

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ، فَأَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنَى، وَأَقَامَ فِي أُذُنِهِ الْيُسْرَى، لَمْ يَضُرَّهُ أُمُّ الصِّبْيَانِ.

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہو تو وہ اس کے دائیں کان میں آذان دے اور بائیں کان میں اقامت کہے تو اس بچے کو ام الصبیان (بچوں کی ایک بیماری) نہیں ہوگی۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ مَنْ يُبْتَلَى بِالْوَسْوَسَةِ

جو وسوسوں میں مبتلا ہو وہ کیا پڑھے؟

[624] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الرَّقِّيُّ، ثنا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي الْعَبْدَ، فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَكَ؟ فَيَقُولُ: اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ. فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ فَيَقُولُ: اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ. فَيَقُولُ: فَمَنْ خَلَقَ اللّٰـهَ؟ فَإِذَا أَحَسَّ أَحَدُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ، فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰـهِ وَرَسُولِهِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک شیطان بندے کے پاس آتا ہے سو کہتا ہے: تجھے کس نے پیدا کیا تو وہ (بندہ) کہتا ہے: اللہ عزوجل نے، وہ (شیطان) کہتا ہے: زمین و آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ بندہ کہتا ہے: اللہ عزوجل نے وہ (شیطان بدبخت) کہتا ہے: اللہ کو کس نے پیدا کیا۔ سو جب تم میں سے کوئی ایسا محسوس کرے تو وہ یوں کہے:

﴿اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾

''میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے رسول مکرم پر ایمان لایا۔'' ②

[625] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أنا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ، ثنا قَاسِمُ بْنُ مَبْرُورٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ: قَالَ

---

① وهو حديث موضوع كما قال الالبانى فى، الارواء، رقم 1174 و، الاحاديث الضعيفة، رقم 321۔

② رواه احمد 6/258، اما ابو يعلى، والبزار، والطبرانى فى الكبير والاوسط فورد من حديث عبدالله بن عمرو۔ ورواه مسلم 1/84 واحمد فى، المسند، 2/331 من طرق عن بشام به دون قوله ،فان ذلك يذهب عنه، ورواه ابو داود 4121 الى قوله امنت بالله وهو رواية مسلم والحديث صحيح انظر، الاحاديث الصحيحة، للالبانى رقم 116 انظر، الفتوحات الربانية، 4/35-36۔

رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَأْتِي الشَّيْطَانُ يَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ فَإِذَا بَلَغَ ذَلِكَ، فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰـهِ مِنْهُ وَمِنْ فِتْنَتِهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شیطان (کسی آدمی کے پاس) آتا ہے پس کہتا ہے کہ فلاں کو کس نے پیدا کیا؟ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ جب وہ اس بات پر پہنچے (کہ سب پیدا کرنے والے کو کس نے پیدا کیا) تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس (شیطان) سے اور اس کے فتنہ سے پناہ مانگے۔ ①

كَمْ مَرَّةً يَقُولُ ذَلِكَ

یہ دعا کتنی مرتبہ پڑھے؟

[626] اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خِدَاشٍ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ الْقَيْسِيُّ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ وَجَدَ مِنْ هَذَا الْوَسْوَاسِ شَيْئًا فَلْيَقُلْ: آمَنَّا بِاللّٰـهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثًا، فَإِنَّ ذَلِكَ يُذْهِبُ عَنْهُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اس قسم کے وسوسے میں سے کچھ محسوس کرے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے:

﴿آمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ﴾

"ہم اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے رسول مکرم پر ایمان لائے۔"

تین مرتبہ تو یہ (کہنا) اس سے اس (وسوسہ) کو دور لے جائے گا۔ ②

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ

جب اس بارے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جائے تو کیا کہے؟

[627] اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثنا ابْنُ

① رواه البخاری 240/6 فی بدء الخلق باب صفة ابلیس وجنوده، ومسلم رقم 134 فی الایمان باب بیان الوسوسة من الایمان وابو داود رقم 4712 و 4722 فی السنة باب الجهمية۔

② فی اسناده: لیث بن سالم قال الذهبی: لا یعرف، روی عنه عبید بن واقد خبراً منکراً۔ و عبید بن واقد ضعیف۔ لکن یشهد له الحدیث المتقدم برقم 624۔ انظر، الفتوحات الربانیة، 4/35-36.

إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " يُوشِكُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ بَيْنَهُمْ، حَتَّى يَقُولَ قَائِلُهُمْ: هَذَا اللّٰـهُ خَلَقَ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰـهَ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَإِذَا قَالُوا ذَلِكَ، فَقُولُوا: اللّٰـهُ أَحَدٌ، اللّٰـهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، ثُمَّ لِيَتْفُلْ أَحَدُكُمْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰـهِ مِنَ الشَّيْطَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ لوگ شک میں مبتلا ہیں آپس میں سوال کرتے ہیں حتی کہ کہنے والا کہتا ہے: یہ اللہ ہی ہے جس نے مخلوق کو پیدا کیا، تو اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا؟ سو جب وہ لوگ یہ کہیں تو تم کہو:

﴿اَللّٰهُ اَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾

”اللہ کی ذات اکیلی ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کا کوئی بیٹا ہے نہ باپ اور نہ اس کا کوئی ہم سر ہے۔“

پھر تم میں سے کوئی ایک اپنی دائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہے۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ لِمَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ

جس کی بینائی چلی جائے وہ کیا پڑھے؟

[628] أَخْبَرَنِي أَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ فَرَجٍ الرِّيَاشِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى الثَّوْرِيُّ، قَالَا: ثنا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: ثنا أَبِي، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ وَهُوَ الْخَطْمِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَمِّهِ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَاءَ إِلَيْهِ رَجُلٌ ضَرِيرٌ، فَشَكَا إِلَيْهِ ذَهَابَ بَصَرِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)أَلَا تَصْبِرُ(؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، لَيْسَ لِي قَائِدٌ، وَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ايتِ الْمِيضَاةَ فَتَوَضَّأْ، وَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلِ: اللّٰـهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ، وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي أَتَوَجَّهُ

① قال فی، الاحادیث الصحیحة، رقم 118: ہذا اسند حسن رجاله ثقات، وابن اسحاق قد صرح بالتحدیث فامنا یذلک تدلیسه۔ انظر بقیة کلامه۔

بِكَ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، فَتُجْلِي عَنْ بَصَرِي، اللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَشَفِّعْنِي فِي نَفْسِي " قَالَ عُثْمَانُ: وَمَا تَفَرَّقْنَا، وَلَا طَالَ بِنَا الْحَدِيثُ حَتَّى دَخَلَ الرَّجُلُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ ضَرِيرًا قَطُّ.

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور ایک نابینا آدمی آپ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے اپنی بصارت کے چلے جانے کی آپ سے شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو صبر نہیں کرے گا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری راہنمائی کرنے والا کوئی نہیں اور بلاشبہ یہ مجھ پر بہت شاق ہے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے فرمایا) وضو والی جگہ جاؤ وضو کرو اور دو رکعت نماز ادا کرو پھر کہو:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْاَلُكَ، وَاَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ إِلٰى رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ، فَتُجْلِيَ عَنْ بَصَرِيْ، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَشَفِّعْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ﴾

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو متوجہ کرتا ہوں پس تو میری بینائی کو روشنی عطا فرما، اے اللہ! ان کی شفاعت کو میرے حق میں قبول فرما اور میری شفاعت (سفارش) کو میرے حق میں قبول فرما۔''

حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ ہم اس سے جدا بھی نہ ہوئے اور ہم نے آپس میں کوئی طویل گفتگو بھی نہیں کی تھی حتی کہ وہ آدمی اندر آیا گویا کہ وہ نابینا تھا ہی نہیں۔ [1]

فائدہ:

اس حدیث سے مندرجہ ذیل سبق حاصل ہوتے ہیں:

① حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی بارگاہ میں بطور وسیلہ پیش کرنا جائز بلکہ سنت صحابہ ہے۔

② آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مشکلات اور مصائب میں پکارنا آپ کے اسم ذاتی یا صفاتی سے جیسے کہ ان صحابی نے پکارا: یا نبی الرحمۃ، یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) شرک و بدعت نہیں عین ایمان ہے اگر یہ گناہ و شرک ہوتا تو صحابہ کرام جیسی ہستیوں سے ان کا صدور ناممکن تھا۔

③ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کو خود تعلیم فرمائی۔ اپنی ذات کے وسیلہ سے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرنے کو کہا تو بقول معاندین ومخالفین کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک وبدعت کی تعلیم دی۔ معاذ اللہ۔ (فیاللعجب)

④ اور پھر اللہ عزوجل کا اس وسیلہ کو شرف قبولیت بخشنا نہ شرک ہے نہ بدعت۔ لہٰذا عقیدہ مسلک حق اہلسنت و جماعت آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ بارگاہ الٰہی میں پیش کرنا حق و سچ اور عین ایمان ہے۔

---

[1] رواہ الترمذی رقم 3573 فی الدعوات: باب من ادعیۃ الاجابۃ، واحمد فی المسند 1/526 وقد صححہ غیر واحد من العلماء۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ حَمِدَ اللهَ عَلَى ذَهَابِ بَصَرِهِ

بینائی جانے پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے والے کے ثواب کا بیان

[629] اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: إِذَا اَنَا اَخَذْتُ كَرِيمَتَيْ عَبْدِي فَحَمِدَنِي فِي الصَّدْمَةِ الْاُولَى، لَمْ اَرْضَ لَهُ بِثَوَابٍ دُونَ الْجَنَّةِ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کی دو آنکھوں کو لے لیتا ہوں تو وہ پہلے صدمہ میں میری حمد بیان کرتا ہے تو میں اس کے لیے جنت (دینے) کے ثواب کے علاوہ پر راضی نہیں حتیٰ کہ میں اسے (اس کی بینائی کے عوض) جنت میں داخل کروں گا۔ ①

بَابُ مَا يَقْرَأُ عَلَى مَنْ يُعْرَضُ لَهُ فِي عَقْلِهِ

جس کی عقل زائل ہو جائے اس پر کیا پڑھا جائے؟

[630] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ عَمِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْنَا عَلَى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالُوا: هَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ؟ فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوهًا فِي الْقُيُودِ. فَجَاءُوا بِالْمَعْتُوهِ فِي الْقُيُودِ، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً، اَجْمَعُ بُزَاقِي ثُمَّ اَتْفُلُهُ، فَكَاَنَّمَا نَشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطَوْنِي جُعْلًا، فَقُلْتُ: لَا. فَقَالُوا: سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ:)كُلْ، فَلَعَمْرِي مَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ، لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ نَوْعٌ آخَرُ.

---

①فی اسنادہ علی بن یزید الالہانی ابو عبدالملک، قال البخاری: منکر الحدیث، وقال الدارقطنی: متروک۔ والقاسم ابو عبدالرحمن: قال احمد: روی عنہ علی بن زید اعاجیب وما اراہا الا من قبل القاسم۔ وفیہ من لا اعرفہم۔

حضرت خارجہ بن الصلت اپنے چچا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے عرب کے ایک قبیلہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: (اہل قبیلہ نے) کیا تمہارے پاس کوئی دوا ہے کیونکہ ہمارے پاس ایک پاگل بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے سو وہ اس زنجیروں میں جکڑے ہوئے پاگل شخص کے پاس آئے تو میں نے اس پر سورۃ الفاتحہ تین دن صبح و شام پڑھی اور اپنا تھوک جمع کر کے اس پر تھوک دیا تو گویا کہ وہ (اس دم کرنے سے) رسیوں سے آزاد کر دیا گیا پس انہوں نے مجھے نذرانہ دیا تو میں نے کہا: نہیں (لوں گا) لوگوں نے کہا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیجئے۔ پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ (اس اجرت و نذرانہ میں سے) میری زندگی کی قسم! وہ بھی ہیں جو باطل دم جھاڑ کر کے کھاتے ہیں اور بلاشبہ تو نے تو حق دم جھاڑ کے ساتھ کھایا ہے۔[1]

[631] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَرَاَ فِي اُذُنِ مُبْتَلًى، فَاَفَاقَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَا قَرَأْتَ فِي اُذُنِهِ؟(قَالَ: قَرَأْتُ: اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا حَتَّى فَرَغَ مِنْ آخِرِ السُّورَةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)لَوْ اَنَّ رَجُلًا مُوقِنًا قَرَاَ بِهَا عَلَى جَبَلٍ لَزَالَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک پاگل آدمی کے کان میں کچھ پڑھا تو اسے افاقہ ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا؟ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی (میں نے پڑھا):

﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا﴾ سورۃ کے آخر تک۔

حتی کہ میں فارغ ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص یقین کامل کے ساتھ یہ پہاڑ پر پڑھ دے تو وہ بھی ہل جائے۔[2]

---

[1] رواہ ابو داود فی البیوع والاجارات باب کسب الاطباء رقم 3420 و رقم 3901 فی الطب: باب کیف الرقی، والنسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 1032 واحمد فی، المسند، 211/5 والحاکم 560/1 والطحاوی وھو حدیث صحیح کما قال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 4370۔ قولہ: عن عمہ رضی اللہ عنہ، ہو علاقۃ۔ قبل علاثۃ۔ بن صصحار التمیمی السلیطی، ویقال: البرجی، لہ صحبۃ وروایۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقیل: غیر ذلک، واللہ اعلم۔

[2] رواہ ابو نعیم فی، الحلیۃ، 7/1، والحکیم الترمذی وابو یعلی وابن ابی حاتم و ابن مردویہ کلھم من حدیث عبداللہ بن لہیعۃ، وھو ضعیف۔ وقال الحافظ کما فی، لفتوحت الربانیۃ، 46/4: ہذا حدیث غریب اخرجہ الطبرانی فی الدعائ، وابن ابی حاتم فی التفسیر۔ قال الذہبی فی ہلمیزان، 176/2: قال عبداللہ بن احمد بن حنبل: قال ابی: ہذا موضوع، ہذا حدیث الکذابین۔

بَابُ مَا يَقْرَأُ عَلَى مَنْ بِهِ لَمَمٌ

جس پر جنات کا اثر ہو اس پر کیا پڑھا جائے؟

[632] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ حَمُّوَ ثنا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ، ثنا أَبُو جَنَابٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي حَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أَخِي بِهِ وَجَعٌ. فَقَالَ:)مَا وَجَعُ أَخِيكَ(؟ قَالَ: بِهِ لَمَمٌ. قَالَ:)فَابْعَثْ إِلَيَّ بِهِ(. قَالَ: فَجَاءَ، فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَرَأَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، وَأَرْبَعَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَاثْنَيْنِ مِنْ وَسَطِهَا: وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ حَتَّى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ، وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ، وَثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَآيَةً مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ: شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، وَآيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَعْرَافِ: إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ ، وَآيَةً مِنْ سُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ: فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، وَآيَةً مِنْ سُورَةِ الْجِنِّ: وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا، وَعَشْرَ آيَاتٍ مِنْ سُورَةِ الصَّافَّاتِ مِنْ أَوَّلِهَا، وَثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ، وَقُلْ هُوَ اللَّهُ، وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ ایک آدمی سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اس نے عرض کی کہ میرے بھائی کو سخت درد ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے بھائی کو کیا درد ہے؟ اس نے عرض کی: اس کے ساتھ جن ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے پاس بھیجو کہتے ہیں کہ پس وہ شخص آیا اور آکر آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس پر سورۂ فاتحہ اور چار آیتیں سورۂ بقرہ کے شروع سے اور دو آیتیں اس کے درمیان سے:

﴿وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ﴾

اور

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾

تک پڑھیں حتی کہ فارغ ہو گئے اور آیت الکرسی اور تین آیتیں سورۂ بقرہ کے آخر سے اور ایک آیت سورۂ ال عمران کے شروع میں:

﴿شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ﴾

آخر تک اور سورۃ الاعراف کی آیت:

﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ﴾

اور سورۃ المومنین کی آیت:

﴿فَتَعَالَى اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ﴾

اور سورۂ جن کی آیت:

﴿وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا﴾

اور دس آیتیں سورۂ صافات کے شروع سے اور تین آیتیں سورۂ حشر کے آخر سے اور سورۂ اخلاص اور معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھیں۔ (اور اس پر دم کیا)۔ ①

[633] أَخْبَرَنِي أَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ، عَنِ ابْنِ لَيْلَى بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً، أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّ ابْنِي هَذَا قَدْ أَصَابَهُ لَمَمٌ. فَتَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: (بِسْمِ اللَّهِ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، اخْسَأْ عَدُوَّ اللَّهِ) قَالَ: فَلَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ بَعْدُ.

---

① قال الحافظ: ابو جناب واسمه يحيى بن ابى حية وهو ضعيف ومدلس وصالح الراوى فيه مقال، وقد خولف عن شيخه فى سنده، فان ظاهره ان صحابى ہذا الحديث لم يذكر اسمه ولا كنيته، وبين غيره خلاف ذلک، ثم ساق سنداً ينتهى الى عبدة بن سليمان ثنا ابو جناب عن عبدالرحمن بن ابى ليلى عن ابيه ابى ليلى رضى الله عنه، قال: كنت جالساً عند النبى صلى الله عليه وسلم اذ جاءه اعرابى فقال لى: ان لى اخاً وجعاً۔۔۔الخ۔ فذكر الحديث نحروه، وزاد بعد قوله: ،والمعوذتين،،، فقام الاعرابى وقد برأ ليس به باس، ووقع فى روايته: ،واول آيات من البقرة وآية من وسطها: (والهكم اله واحد) [البقرة 163] وقال فيه: ،وآيتين من خاتمنها، وآية من آل عمران، قال: احسبها (شهد الله۔۔۔) [18] وآية من الاعراف: وآية من المومنين (ومن يدع مع الله۔۔۔) [117]، والباقى سواء۔ قال الحافظ: فبين عبدة بن سليمان وهو حافظ متفق على تخريج حديثه فى ،الصحيح، ان صحابى الحديث هو ابو ليلى والد عبدالرحمن، وتابعه محمد بن مسروق عن ابى جناب، اخرجه الطبرانى فى كتاب الدعاء، فعلى ہذا فالضمير فى قوله عن ابيه فى الرواية الاولى اى رواية ابن السنى يعود لعبد الرحمن، قلت: بدلاً من قوله: ،عن رجل، باعادة الجار، ولا يعود الضمير منه للرجل الذى لم يسم، فتفق الروايتان، لكن يسقط الرجل الذى لم يسم من الرواية الثانية، وكانه من تدليس ابن جناب اذ ہو ضعيف مدلس، فجوده مرة، وسواه اخرى۔ قال: وقد ظهر من عواية اخرى انه دلسه عن عبدالرحمن ايضاً، ثم ساق الحفظ سنده۔اه۔ الفتوحات، 4/42۔

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اپنے بیٹے کے ساتھ آئی اس نے عرض کی کہ میرا بیٹا ہے اس کو جن چمٹ گیا ہے تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس (بچے) کے منہ میں تھوتکارا پھر پڑھا:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اِخْسَأْ عَدُوَّ اللّٰهِ﴾

''اللہ کے نام کے ساتھ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اے اللہ کے دشمن! دور ہو جا۔''

کہتے ہیں کہ اس کے بعد اس کو کسی چیز نے نقصان نہ پہنچایا۔ ①

بَابُ مَا يُعَوِّذُ بِهِ الصِّبْيَانَ

بچوں کو کس چیز کے ساتھ پناہ میں دیا جائے؟

[634] اَخْبَرَنِي اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُولُ أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ. وَيَقُولُ:)هَكَذَا كَانَ اَبِي إِبْرَاهِيمُ يُعَوِّذُ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو (اللہ کی) پناہ میں دیا کرتے تھے۔ آپ کہتے:

﴿أُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ﴾

''میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ (اللہ کی) پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر لگنے والی نظر سے۔''

اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ میرے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی حضرت اسحاق و اسماعیل علیہما السلام کے لیے (اللہ سے انہی کلمات کے ساتھ) پناہ مانگا کرتے تھے۔ ②

① فی سندہ یحیی بن سعید العطار وھو ضعیف والمسعودی اختلط قبل موتہ۔

② رواہ البخاری 6/293 فی احادیث الانبیاء: باب قولہ تعالی (واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا)، والترمذی رقم 2061 فی الطب: باب رقم 18، وابو داود رقم 4737 فی السنۃ: باب فی القرآن۔

بَابُ مَا يُعَوَّذُ بِهِ الْقُوبَةَ وَالْبَثْرَةَ

پھوڑے پھنسی سے بچاؤ کے لیے کیا پڑھا جائے؟

[635] اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ الزَّرْقَانِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا اَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ مَرْيَمَ بِنْتِ اَبِي بُكَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ، اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ خَرَجَ مِنْ اُصْبُعِي بَثْرَةٌ، فَقَالَ:)عِنْدَكِ ذَرِيرَةٌ؟(، فَوَضَعَهَا عَلَيْهَا، وَقَالَ:قُولِي: اللّٰـهُمَّ مُصَغِّرَ الْكَبِيرِ، وَمُكَبِّرَ الصَّغِيرِ، صَغِّرْ مَا بِي " فَطُفِئَتْ.

حضرت عمرو بن یحییٰ بن عمارہ اور حضرت مریم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میری انگلی میں پھنسی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے پاس ذریرہ (ایک خوشبودار دوائی) ہے پس اسے اس (پھنسی) پر رکھا اور فرمایا کہ پڑھو:

﴿اَللّٰهُمَّ مُصَغِّرَ الْكَبِيْرِ، وَمُكَبِّرَ الصَّغِيْرِ، صَغِّرْ مَا بِيْ﴾

"اے اللہ! بڑے کو چھوٹا کرنے والے اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے اسے بھی چھوٹا کردے جو میرے ساتھ ہے۔"

تو وہ ختم ہوگئی۔ ①

بَابُ مَا يُقْرَأُ عَلَى الْمَلْدُوغِ

ڈسے ہوئے پر کیا پڑھا جائے؟

[636] حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا جَرِيرٌ، وَاَبُو مُعَاوِيَةَ

① قال ابن علان 4/48-49: قل الحفظ بعد تخريجه من طريق الامام احمد بن هنبل [المسند 5/370] وغيره بسنده الى مريم بن اياس بن البكير صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بعض ازواجه صلى الله عليه وسلم انه دخل عليها فقال: ،هل عندك ذريرة؟، قالت: نعم، فدعا بها فوضعها على بثرة بين اصابع رجله، وفى رواية لبعض رواته: بين اصبعين من اصابع رجليه، ثم قال: ،اللهم مطفى الكبير، و مضغر الصغير- وفى رواية مطفى الصغير و مصغر الكبير- اطفئها عنى، فطفيت- حديث صحيح اخرجه النسائى فى: ،اليوم والليلة، رقم1031 و اخرجه الحاكم وقال: صحيح الاسناد، وهو كما قال، فان رواته من احمد الى منتهاء من رواة ،الصحيحين، الا مريم بنت اياس بن البكير صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقد اختلف فى صحبتها، وابوها واعمامها من كبار لصحابة، ولاخيها محجه رؤية، واشار الحاكم الى ان الزوجة المبهمة زينب بنت جحش، واخرجه ابن السنى وخلف فى سياق المتن ظاهره، واتفاق الائمة على خلاف روايته دال على انه وقع له فى سنده وهم، فانه قال: بنت ابى كثير-اه-

الضَّرِيرُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ ثَلَاثِينَ رَاكِبًا، فَمَرَرْنَا بِأُنَاسٍ مِنَ الْأَعْرَابِ، فَسَأَلْنَاهُمْ أَنْ يُضَيِّفُونَا فَأَبَوْا، فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ، فَأَتَوْنَا، فَقَالُوا: أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا، وَلَكِنْ لَا أَرْقِيهِ - يَعْنِي إِلَّا عَلَى أَنْ تُعْطُونَا غَنَمًا. فَأَعْطَوْنَا ثَلَاثِينَ شَاةً، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَبَرَأَ، فَقَبَضْنَا الْغَنَمَ، فَعَرَضَ فِي أَنْفُسِنَا مِنْهَا، فَكَفَفْنَا عَنْهَا حَتَّى أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ:) وَمَا عَلِمْتَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اقْتَسِمُوهَا، وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ میں تیس سواروں میں بھیجا سو ہم کچھ دیہاتی لوگوں کے پاس سے گزرے تو ہم نے ان سے کہا کہ ہماری مہمان نوازی کرو تو انہوں نے انکار کر دیا۔ سوان کے سردار کو ڈس لیا گیا۔ تو وہ لوگ ہمارے پاس آئے انہوں نے کہا: تم میں کوئی بچھو کے کاٹے کا دم کرتا ہے کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ہاں! میں ہوں لیکن میں اسے نہیں (دَم) کروں گا یعنی جب تک تم مجھے بکریاں نہ دو۔ سوانہوں نے ہمیں تیس بکریاں دیں تو میں نے اس (ان کے سردار) پر ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ سات مرتبہ پڑھی تو وہ ٹھیک ہو گیا پس ہم نے وہ بکریاں قبضہ میں لے لیں تو ہمارے دل میں اس کے متعلق کھٹک پیدا ہوئی سو ہم حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آئے اور ہم نے اس کا ذکر آپ سے کیا آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ دم کیا جاتا ہے انہیں آپس میں تقسیم کر لو اور میرا حصہ بھی نکالو۔[1]

بَابُ مَنْ يَخَافُ مِنْ مَرَدَةِ الشَّيَاطِينِ

جو سرکش شیطانوں سے خوف کھائے وہ کیا پڑھے؟

[637] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، ثنا أَبُو التَّيَّاحِ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ خَنْبَشٍ - وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا فَقَالَ: يَا ابْنَ خُنَيْسٍ، كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَادَتْهُ الشَّيَاطِينُ؟ فَقَالَ: انْحَدَرَتِ الشَّيَاطِينُ مِنَ الْأَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ يُرِيدُونَ رَسُولَ اللّٰهِ

[1] البخاری 10/178 فی الطب: باب النفث فی الرقیة وفی ابواب عدة، و مسلم رقم 2201 فی السلام: باب جواز اخذ الاجرة علی الرقیة بالقرآن والاذکار، وابو داود رقم 3900 فی الطب: باب کیف الرقی، والترمذی رقم 2064 و 2065 فی الطب: باب ما جاء فی اخذ الاجرة علی التعویذ، وابن ماجه رقم 2156 فی التجارات: باب اجر الراقی، واحمد فی المسند 3/2 و 10 و 44۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَمَّ شَيْطَانٌ مَعَهُ شُعْلَةٌ مِنْ نَارٍ اَنْ يَحْرِقَ بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآهُمْ فَزِعَ، فَجَاءَهُ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْ: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ، وَمَنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا فِي الْأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمَنْ شَرِّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ، إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ، يَا رَحْمٰنُ قَالَ: فَطُفِئَتْ نَارُ الشَّيْطَانِ، وَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت ابوالتیاح کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبدالرحمن بن خنبش سے سوال کیا اور وہ بوڑھے بزرگ تھے انہوں نے کہا اے ابوخنیس! رسول اللہ ﷺ نے کیا کیا تھا جب شیطان نے آپ کے ساتھ دھوکہ کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ شیطان وادیوں اور گھاٹیوں میں اترے وہ رسول اللہ ﷺ کے قتل کا ارادہ رکھتے تھے تو ایک شیطان نے جس کے پاس آگ کا شعلہ تھا ارادہ کیا کہ اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو جلا دیا جائے سو جب آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو آپ پر گھبراہٹ طاری ہوئی تو آپ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے کہا: اے محمد (ﷺ) پڑھیے:

﴿اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ، وَمَنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا فِي الْأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمَنْ شَرِّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ، إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ، يَا رَحْمٰنُ﴾

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ جن سے آگے کوئی نیک و بد بڑھ نہیں سکتا اس چیز کے شر سے جو آسمان سے نازل ہو اور اس شر سے جو اس میں اوپر چڑھے اور اس شر سے جو زمین میں ہے اور اس شر سے جو اس سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے شر سے اور ہر رات کو آنے والے کے شر سے سوائے اس کے جو رات کو بھلائی کے ساتھ آئے اے مہربانی فرمانے والے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا کہ پس شیطان کی آگ بجھ گئی اور اللہ عزوجل نے انہیں (یعنی شیطانوں کو) شکست دی۔[1]

بَابُ مَا يَقُولُ مَنْ بُلِيَ بِالْوَحْشَةِ

جو وحشت میں مبتلا ہو وہ کیا پڑھے؟

[638] اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ السُّلَمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[1] رواہ احمد فی المسند، 3/419، واسنادہ صحیح انظر المجمع، 10/127۔

الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أَجِدُ وَحْشَةً. قَالَ: " إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلْ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ، وَأَنْ يَحْضُرُونِ، فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ، وَبِالْحَرِيِّ إِنَّهُ لَا يَقْرَبُكَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ولید بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں وحشت محسوس کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تو اپنے بستر پر جائے تو پڑھا کر:

﴿أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ، وَشَرِّ عِبَادِهٖ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ، وَأَنْ يَّحْضُرُوْنِ﴾

”میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ اس کے غضب سے اور اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے کہ وہ حاضر ہوں۔“

بلاشبہ وہ تجھے کوئی نقصان نہیں دے گا اور کوشش کر کہ وہ تیرے قریب نہ آ سکے۔ ①

[639] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَارِثِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ دَرْمَكَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَشَكَا إِلَيْهِ الْوَحْشَةَ، فَقَالَ: " أَكْثِرْ مِنْ أَنْ تَقُولَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ، رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ، جَلَّلْتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوتِ " فَقَالَهَا بَعْدُ الرَّجُلُ، فَذَهَبَ عَنْهُ الْوَحْشَةُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اس نے اپنی وحشت کی شکایت کو تو آپ ﷺ نے فرمایا کثرت سے یہ پڑھا کرو۔

﴿سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ، رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ، جَلَّلْتَ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ﴾

”پاکی ہے اس بادشاہ کی جو بزرگی والا ہے فرشتوں اور جبرئیل کا رب ہے آسمان اور زمین اس کی عزت کے ساتھ اور بڑائی کے ساتھ روشن ہیں۔“

① رواه احمد فی المسند، 4/57 و 6/6 وفی سنده انقطاع لان محمد بن یحیی بن حبان لم یدرک الولید بن الولید فالحدیث ضعیف انظر، المجمع، 10/123۔

اس کے بعد اس آدمی نے یہ دعا پڑھی تو اس کی وحشت دور ہوگئی۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَاَى الْهِلَالَ

جب پہلی رات کا چاند دیکھے تو کیا پڑھے؟

[640] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، ثنا اَبُو يَزِيدَ عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ الْجَرْمِيُّ، ثنا السَّمَيْدَعُ بْنُ وَاهِبٍ، عَنْ اَبِي الْمِقْدَامِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ:)اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَبَرَكَةٍ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب پہلی رات کے چاند کو دیکھتے تو کہتے:

﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَّبَرَكَةٍ﴾

''اے اللہ! اس چاند کو ہمارے لیے باعث برکت بنادے۔''②

[641] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَّانَ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا: ثنا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنِي بِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ:)اللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ تَعَالَى نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت بلال بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب پہلی رات کا چاند کو دیکھتے تو کہتے:

﴿اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ تَعَالٰى﴾

---

①قال الحافظ فی ،امالی الاذکار، 4 /31: ہذا حدیث غریب و سندہ ضعیف اخرجہ ابن السنی عن محمد بن ابان، وھو جعفی کوفی ضعفوہ، وشیخہ درمک بن عمرو، وقالا ابو حاتم الرازی: مجہول، وذکرہ العقیل فی، کتاب الضعفاء، واوردلہ الحدیث وقال: لا یتابع علیہ ولا یعرف الا بہ۔اہ۔قال الہیثمی فی، المجمع، 10/ 128: رواہ الطبرانی وفیہ محمد بن ابان الجعفی وھو ضعیف۔

②رواہ الدارمی رقم 1694 فی الصوم: باب ما یقال عند رؤیۃ الہلال، وصححہ ابن حبان رقم 2374 فی الاذکار: باب ما یقول اذا رای الہلال۔ وھو حدیث صحیح بشواہدہ، کما قال الالبانی فی، تخریج الکلم، رقم 161۔

''اے اللہ! اس چاند کو ہمارے لیے باعث امن اور ایمان وسلامتی والا بنا، میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔''[1]

[642] حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، ثنا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ تَمَامٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ:)هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ(ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ:)الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَاءَ بِالشَّهْرِ، وَذَهَبَ بِالشَّهْرِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو تین مرتبہ کہتے:

﴿هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ﴾

''یہ بھلائی اور ہدایت والا چاند ہے۔''

اور تین مرتبہ کہتے:

﴿آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ﴾

''میں اس ذات پر ایمان لایا جس نے اسے پیدا کیا۔''

پھر کہتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَآءَ بِالشَّهْرِ، وَذَهَبَ بِالشَّهْرِ﴾

''تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو ایک مہینے کو لے کر آیا اور ایک کو لے گیا۔''[2]

[643] حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَشَّابُ، ثنا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَظَرَ إِلَى الْهِلَالِ قَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَرُشْدٍ، وَآمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِي خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب (نئے) چاند کی طرف دیکھتے تو کہتے:

---

[1] رواہ الترمذی رقم 3447 فی الدعوات: باب مایقول عند رؤیۃ الهلال، والدارمی رقم 1695 فی الصوم: باب مایقال عند رؤیۃ الهلال، واحمد فی، المسند، 1/162، والحاکم 4/285۔ قال الحافظ: ہذا حدیث حسن، وکذا قال الترمذی وانما حسنوہ لشواہدہ۔ وقال الالبانی فی، الاحادیث الصحیحۃ، رقم 1816: لکن الحدیث حسن لغیرہ وصحیح لکثرۃ شواہدہ۔

[2] وھو حدیث ضعیف، کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 4414۔

﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَرُشْدٍ، وَاٰمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ﴾

''اے اللہ اس چاند کو برکت اور ہدایت کا باعث بنا، اور میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ کی ذات پر جس نے تجھے پیدا کیا سو تجھے بہترین بنایا، برکت والی ہے اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے بہترین پیدا کرنے والی۔''[1]

[644] اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قَرِينٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْاَسْلَمِيُّ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي اَنَسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ:)رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ، آمَنْتُ بِالَّذِي اَبْدَاكَ ثُمَّ يُعِيدُكَ نَوْعُ آخَرُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو کہتے:

﴿رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ، اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ اَبْدَاكَ ثُمَّ يُعِيْدُكَ﴾

''میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے میں اس ذات پر ایمان لایا جس نے تجھے ظاہر کیا پھر تجھے واپس لوٹائے گا۔''[2]

[645] اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاتِكَةِ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَشْيَاخِهِمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ:)اللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ، وَالْإِسْلَامِ، وَالسَّكِينَةِ وَالْعَافِيَةِ، وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ(فَقِيلَ لِلشَّيْخِ: مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: صَاحِبُ الْفَرَسِ الْحَرُونِ، وَالرُّمْحِ الثَّقِيلِ فِي اَيْدِي الْغُزَاةِ فِي الْمُقَدَّمَةِ، وَفِي الرَّجْعَةِ فِي السَّاقَةِ اَبُو فَوْرَةَ حُدَيْرٌ السُّلَمِيُّ نَوْعُ آخَرُ.

حضرت عثمان بن ابی العاتکہ اپنے بزرگوں میں سے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (نیا) چاند دیکھتے تو کہتے:

---

[1] قال الہیثمی فی المجمع، 139/10: رواہ الطبرانی فی الاوسط، وفیہ احمد بن عیسیٰ اللخمی ولم اعرفہ: وبقیۃ رجالہ ثقات۔اھ۔اقول فیہ ایضاً احمد بن عیسیٰ التنیسی الخشاب، قال ابن عدی: لہ مناکیر، وقال الدارقطنی: لیس بالقوی، وقال ابن طاہر: کذاب یضع الحدیث، وذکرہ ابن حبان فی الضعفاء۔

[2] فی اسنادہ: محمد بن عمر الاسلمی، قال احمد: ھو کذاب، وقال ابن معین: لیس بثقۃ، وقال ابو حاتم: متروک، وقالا بو حاتم ایضاً والنسائی: یضع الحدیث۔

﴿اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، وَالسَّكِينَةِ وَالْعَافِيَةِ، وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ﴾

''اے اللہ! اسے (یعنی چاند کو) ہم پر امن، ایمان اور سلامتی اور اسلام اور سکون اور عافیت اور بہترین رزق کے ساتھ داخل فرما۔''

اس بزرگ سے کہا گیا آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی اس نے کہا کہ تیز رفتار گھوڑے والے، اپنے ہاتھوں میں بھاری وزن والے، نیزے رکھنے والے نے، جہاد میں آگے رہنے والے اور واپسی پر پیچھے رہنے والے نے۔

ابو فوزہ حدیر السلمی.

نے (مجھ سے یہ روایت بیان کی)۔ [1]

[646] اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، أنا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو الْاَزْدِيِّ، عَنْ بَشِيرٍ، مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَشَرَةً، مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَحَدُهُمْ حُدَيْرٌ اَبُو فَرْوَةَ، يَقُولُونَ إِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ:)اللّٰهُمَّ اجْعَلْ شَهْرَنَا الْمَاضِيَ خَيْرَ شَهْرٍ، وَخَيْرَ عَافِيَةٍ، وَاَدْخِلْ عَلَيْنَا شَهْرَنَا هَذَا بِالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، وَالْاَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالْمُعَافَاةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت بشیر مولیٰ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دس صحابہ کرام سے سنا ان میں ایک حضرت ابوفروہ حدیر (السلمی) ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ جب (نیا) چاند دیکھتے تو پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ شَهْرَنَا الْمَاضِيَ خَيْرَ شَهْرٍ، وَخَيْرَ عَافِيَةٍ، وَاَدْخِلْ عَلَيْنَا شَهْرَنَا هٰذَا بِالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، وَالْاَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالْمُعَافَاةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ﴾

''اے اللہ! ہمارے گزشتہ مہینے کو خیر و عافیت والا بنا دے اور ہم پر یہ مہینہ سلامتی، اسلام اور امن و عافیت اور بہترین رزق کے ساتھ داخل فرما۔'' [2]

[647] اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنِي شَيْخٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطَرِّفٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

---

[1] وهو حديث ضعيف، كما قال الالباني في، ضعيف الجامع، رقم 4412۔ وفي الأصل بعد سرف الحديث كله (موقوف) وهي وان كانت صحيحة من حيث المعنى لكنها مقحمة على متن الكتاب۔

[2] في سنده لين ولكن له شواهد يصح بها انظر، الاحاديث الصحيحة، رقم 1816 للالباني۔

كَانَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَقَلِّ النَّاسِ غَفْلَةً، كَانَ إِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ:)هِلَالُ خَيْرٍ، الْحَمْدُ لِلّٰـهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَكَذَا، وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا وَكَذَا، اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذَا الشَّهْرِ، وَنُورِهِ وَبَرَكَتِهِ، وَهُدَاهُ وَطُهُورِهِ وَمُعَافَاتِهِ(قَالَ سُرَيْجٌ: فَقِيلَ لِمَرْوَانَ: فَسَمِّ الشَّيْخَ. فَقَالَ: اَخَذْنَا حَاجَتَنَا مِنْهُ، وَنُعْطِيهِ بِقَوْلِهِ.

حضرت عبداللہ بن مطرف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ کم غفلت والے تھے آپ جب (نیا) چاند دیکھتے تو پڑھتے:

﴿هِلَالُ خَيْرٍ ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَكَذَا ،وَجَآءَ بِشَهْرِ كَذَا وَكَذَا، اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ ، وَنُوْرِهٖ وَبَرَكَتِهٖ ، وَهُدَاهُ وَطُهُوْرِهٖ وَمُعَافَاتِهٖ﴾

''بھلائی والا چاند، تمام تر تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جو اس مہینے کو اس اس طرح لے گیا اور اس کے ساتھ اس اس طرح کا مہینے لے آیا۔ میں تجھ سے (اے اللہ) سوال کرتا ہوں اس مہینے کی بھلائی کا اور اس کے نور اور اس کی برکت کا اور اس کی ہدایت کا اور اس کی پاکیزگی کا اور اس کی عافیت کا۔'' [1]

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ

آدمی جب چاند کی طرف دیکھے تو کیا پڑھے؟

[648] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، ثنا اَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَخَذَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي، فَإِذَا الْقَمَرُ حِينَ طَلَعَ قَالَ:)تَعَوَّذِي بِاللّٰـهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الْغَاسِقِ إِذَا وَقَبَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا کہ اچانک آپ نے چاند کو دیکھا تو فرمایا: (اے عائشہ!) تو اللہ کی اس چھپ جانے والے کے شر سے پناہ مانگ جب یہ چھپ جائے۔ [2]

---

[1] وھو حدیث ضعیف، کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 4413۔

[2] رواہ احمد فی، المسند، 61/6 و 206 و 237، والترمذی رقم 3363 والحاکم 2/540-541، وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح۔ وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی وھو کما قالا۔ انظر، الفتوحات الربانیۃ، 334/4، وہ الاحادیث الصحیحۃ، رقم 372۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ أَذَانَ الْمَغْرِبِ

جب مغرب کی آذان سنے تو کیا پڑھے؟

[649] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُولَ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ:)اللّٰهُمَّ هَذِهِ أَصْوَاتُ دُعَاتِكَ، وَإِقْبَالُ لَيْلِكَ، وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ، فَاغْفِرْ لِي.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دی کہ میں آذان مغرب کے وقت پڑھا کروں:

﴿اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ اَصْوَاتُ دُعَاتِكَ، وَإِقْبَالُ لَيْلِكَ، وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ، فَاغْفِرْ لِيْ﴾

''اے اللہ! یہ تجھے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں اور رات کے آنے اور دن کے جانے کا وقت ہے پس تو میری مغفرت فرما۔''①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى سُهَيْلًا

جب سہیل (ستارے) کو دیکھے تو کیا پڑھے؟

[650] أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرُّخَامِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَخِيهِ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى سُهَيْلًا قَالَ:)لَعَنَ اللّٰهُ سُهَيْلًا، فَإِنَّهُ كَانَ عَشَّارًا فَمُسِخَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سہیل (ستارے) کو دیکھتے تو کہتے:

﴿لَعَنَ اللّٰهُ سُهَيْلًا، فَإِنَّهُ كَانَ عَشَّارًا فَمُسِخَ﴾

''اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے سہیل (ستارے) پر کیونکہ وہ ٹیکس لینے والا تھا پس اسے مسخ کر دیا گیا۔ (یعنی اس کی شکل بگاڑ دی گئی)۔''②

---

① ابو داود رقم 530 والترمذی رقم 3583، وفی اسناده ابو کثیر مولی ام سلمة وهو مجهول، وقال الترمذی: حديث غريب، وحفصة بنت ابی کثیر لا تعرفها ولا اباها۔

② في اسناده جابر بن يزيد الجعفی، وهو متهم بالكذب وكان يؤمن برجعة علي ويقول: انه دابة الارض المذكورة في القرآن۔ وهو حديث ضعيف، كما قال الالبانی فی ضعيف الجامع، رقم 4416۔

[651] حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُوسَى بْنِ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ، - لَا أَرَاهُ إِلَّا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ:)لَعَنَ اللّٰهُ سُهَيْلًا(فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ:)كَانَ رَجُلًا يَبْخَسُ النَّاسَ فِي الْأَرْضِ بِالظُّلْمِ، فَمَسَخَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ شِهَابًا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کا گمان ہے کہ وہ اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَعَنَ اللّٰهُ سُهَيْلًا﴾

''اللہ تعالیٰ سہیل پر لعنت فرمائے۔''

ان سے اس بارے پوچھا گیا تو انہوں (یعنی حضرت علی) نے فرمایا کہ وہ ایک آدمی تھا جو زمین میں لوگوں سے دھوکہ کرتا تھا بطور ظلم تو اللہ عزوجل نے اسے شہاب کی صورت میں مسخ کر دیا۔[1]

[652] أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ صَحِبَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا طَلَعَ سُهَيْلٌ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ سُهَيْلًا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:)كَانَ عَشَّارًا بِالْيَمَنِ، يَظْلِمُهُمْ وَيَغْصِبُهُمْ أَمْوَالَهُمْ، فَمَسَخَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ شِهَابًا، فَعَلَّقَهُ حَيْثُ تَرَوْنَهُ.

حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مصاحب تھے کہ جب سہیل (ستارہ) طلوع ہوا تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ سہیل پر لعنت فرمائے۔ بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ:

﴿كَانَ عَشَّارًا بِالْيَمَنِ، يَظْلِمُهُمْ وَيَغْصِبُهُمْ أَمْوَالَهُمْ. فَمَسَخَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ شِهَابًا، فَعَلَّقَهُ حَيْثُ تَرَوْنَهُ﴾

''یہ ٹیکس والا تھا یمن میں لوگوں پر ظلم کرتا تھا اور ان کے مال غصب کرتا تھا تو اللہ عزوجل نے اسے شہاب (انگارے) کی شکل میں مسخ کر دیا تو اسے لٹکا دیا گیا جیسا کہ تم اسے دیکھتے ہو۔''[2]

---

[1] فيه ايضا جابر بن يزيد الجعفي۔

[2] ذكر الحديث الذهبي في، الميزان، 433/3 وعده من مناكير مبشر بن عبيد۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا انْقَضَّ الْكَوْكَبُ

جب تارے کو ٹوٹتا دیکھے تو کیا پڑھے؟

[653] حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخُتَّلِيُّ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّـهِ، رَضِيَ اللَّـهُ عَنْهُ قَالَ: " أُمِرْنَا أَلَّا نُتْبِعَ أَبْصَارَنَا لِلْكَوْكَبِ إِذَا انْقَضَّ، وَأَنْ نَقُولَ عِنْدَ ذَلِكَ: مَا شَاءَ اللَّـهُ، لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّـهِ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم اپنی نظروں کو ستاروں کے پیچھے نہ لگائیں جب وہ ٹوٹے اور یہ حکم دیا گیا کہ ہم اس وقت کہیں:

﴿مَا شَاءَ اللّٰهُ، لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾

"جو اللہ نے چاہا، اللہ کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی کوئی طاقت نہیں۔"①

بَابُ مَا جَاءَ فِي الزُّهَرَةِ

زہرہ (ستارے) کا بیان

[654] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرُّخَامِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّـهِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَخِيهِ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّـهُ عَنْهُ قَالَ:)لَعَنَ رَسُولُ اللَّـهِ صَلَّى اللَّـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّهَرَةَ، فَإِنَّهَا فَتَنَتِ الْمَلَكَيْنِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "زہرۃ" پر لعنت کی ہے کیونکہ اس نے دو فرشتوں کو فتنے میں ڈالا تھا۔②

---

① قال في، المرقاة: اسناده ليس بثابت، وقال الحافظ بعد ان اورده باسناده الى الطبراني: حديث غريب اخرجه ابن السني، قال الطبراني: لم يروه عن حماد۔ يعني ابن ابي سليمان۔ الا عبدالاعلى، تفرد به موسى، قلت: عبدالاعلى بذا ابن ابي المساور۔ بضم الميم وتخفيف المهملة۔ ضعيف جداً، وفي الراوي عنه ضعف ايضاً، وقال الحافظ في باب مايقول اذا سمع الرعد: ان حديث ابن مسعود تفرد به من اتهم بالكذاب، وهو عبداعلى، اه۔

② قال الالباني في، الاحاديث الضعيفة: موضوع رواه ابن السني في، عمل اليوم والليل، رقم 654 وابن منده في، تفسيره، كما في، تفسير ابن كثير، 256/1 من طريق جابر عن ابي الطفيل عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقال الحافظ ابن كثير: لا يصح وهو منكر جداً۔ قلت: وآفته جابر۔ وهو ابن يزيد الجعفي۔ وهو متهم بالكذب، وكان يومن برجعة علي، ويقول: انه دابة الارض المذكورة في القرآن۔ والحديث اورده السيوطي في، الدر المنثور، 97/1 وكذا في، الجامع الصغير، من رواية ابن راہويه وابن مندة، وبيض له المناوي فلم يتعقبه بالشيئ، ومن العجيب ان السيوطي لم يورده في، الجامع الكبير، وهو كان احق به۔ اه۔

[655] حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰـهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا قَالَ: " هَذِهِ الْكَوْكَبَةُ - يَعْنِي: الزُّهْرَةَ - تُدْعَى فِي قَوْمِهَا بيدخت.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ یہ جو ستارہ ''زہرہ'' ہے اسے اس کی قوم میں بے دخت کہا جاتا تھا۔ [1]

[656] اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَلَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا: " اَنَّهُ كَانَ إِذَا نَظَرَ إِلَى الزُّهْرَةِ قَذَفَهَا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جب زہرہ کو دیکھتے تو اسے برا بھلا کہتے تھے۔ [2]

[657] اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ، ثنا زُهَيْرٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا اَهْبَطَهُ اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الْاَرْضِ، قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: اَيْ رَبِّ، اَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ؟ قَالُوا: رَبَّنَا، نَحْنُ اَطْوَعُ لَكَ " وَذَكَرَ قِصَّةَ زُهْرَةَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: حضرت آدم علیہ السلام کو جب اللہ عزوجل نے زمین پر اتارا تو فرشتوں نے عرض کی: اے میرے رب! کیا تو اس میں اس کو خلیفہ بنائے گا جو اس میں فساد کرے گا اور خون ریزی کرے گا۔ کہنے لگے: اے ہمارے رب! ہم تیرے زیادہ اطاعت گزار ہیں اور زہرہ کا قصہ ذکر کیا۔ [3]

بَابُ مَا يَقُولُ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نمازِ مغرب کے بعد کیا پڑھے؟ اس کا بیان

[658] حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّهْشَلِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ الصَّلْتِ، ثنا

[1] رجالہ ثقات الی ابن عباس وھو من کلامہ ولا یصح مرفوعاً۔

[2] حدیث موقوف۔

[3] رواہ احمد فی المسند، 2/134 وابن حبان فی صحیحہ وھو باطل مرفوعا قال الحافظ ابن کثیر: واقرب مایکون فی ہذا انہ من روایۃ کعب الاحبار کما قال عبد الرزاق فی تفسیرہ فدار الحدیث ورجع الی نقل کعب عن کتب بنی اسرائیل۔ قال الامام احمد: ہذا منکر وانما یروی عن کعب، وقالا بن ابی حاتم فی العلل، 2/69 بسالت ابی عن ہذا الحدیث؟ فقال: ہذا حدیث منکر۔ انظر تفصیل ہذا فی الاحادیث الضعیفۃ، رقم 170 للالبانی۔

عَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُولُ فِيمَا يَدْعُو:)يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ، ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلَى دِينِكَ(. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، أَتَخْشَى عَلَى قُلُوبِنَا مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ:)مَا مِنْ إِنْسَانٍ إِلَّا قَلْبُهُ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللّٰـهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنِ اسْتَقَامَ أَقَامَهُ، وَإِنْ أَزَاغَ أَزَاغَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ زوجہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مغرب سے پلٹتے تو (میرے ہاں) تشریف لاتے پس دو رکعت نماز ادا کرتے پھر آپ اپنی دعا میں کہتے:

﴿يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ﴾

''اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھنا۔''

تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ کو ہمارے دلوں پر کسی چیز کا خوف ہے۔ فرمایا کہ کوئی بھی انسان ایسا نہیں جس کا دل اللہ عزوجل کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو سو اگر وہ اسے سیدھا رکھے تو وہ سیدھا ہے اور اگر ٹیڑھا کردے تو وہ ٹیڑھا ہے۔[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَهَلَّ شَهْرُ رَجَبٍ

جب ماہ رجب کا چاند نظر آئے تو کیا پڑھے؟

[659] أَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰـهِ بْنُ الْقَوَارِيرِيُّ، ثنا زَائِدَةُ بْنُ أَبِي الرُّقَادِ، قَالَ: حَدَّثَنِي زِيَادٌ النُّمَيْرِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبُ قَالَ:)اللّٰـهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ، وَبَلِّغْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ. قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ:) إِنَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ غَرَّاءُ، وَيَوْمَهَا يَوْمٌ أَزْهَرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رجب (کا مہینہ) داخل ہوتا تو پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَشَعْبَانَ، وَبَلِّغْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ﴾

[1] فی سندہ عطاء بن عجلان وھو متروک کما قال الحافظ، ورواہ الترمذی رقم 3517 فی الدعوات باب رقم 90 واحمد فی ،المسند، 6/302-315 من حدیث ام سلمۃ رضی اللہ عنہا وفی مسندہا شھر بن حوشب قال فی ،التقریب۔ کثیر الارسال والاوھام۔ والحدیث ضعیف۔

''اے اللہ! ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکت دے اور ہمیں ماہ رمضان تک پہنچا۔''
اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ

﴿إِنَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ غَرَّاءُ، وَيَوْمَهَا يَوْمٌ أَزْهَرُ﴾

''بلاشبہ جمعہ کی رات چمک دار ہے اور جمعہ کا دن روشن۔''[1]

بَابُ الِاسْتِئْذَانِ

اجازت مانگنے کا بیان

[660] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، وَإِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، قَالَا: ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَقَالَ:)لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ النَّظَرِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں میں سے کسی حجرہ میں جھانکا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں سلائی تھی جس سے آپ اپنے سر انور کو کھجلا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں یہ تیری آنکھوں میں گھونپ دیتا اجازت مانگنے (کا حکم) نظر (پڑنے) ہی کی وجہ سے دیا گیا ہے۔[2]

بَابُ كَيْفَ الِاسْتِئْذَانُ

اجازت کیسے مانگی جائے؟

[661] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي عَامِرٍ " أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

[1] فی اسنادہ زائدۃ بن ابی الرقاد قال البخاری: منکر الحدیث، وقال ابو حاتم: یحدث عن زیاد النمیری عن انس احادیث مرفوعۃ منکرۃ، ولا ندری منہ او من زیاد، ولا اعلم روی عن غیر زیادہ فکنا نعتبر بحدیثہ۔ وذکر الحدیث الذہبی فی، المیزان، وعدہ من مناکیر زائدۃ۔ انظر، الباعث علی انکار الحوادث، لابی شامۃ صفحہ 117 طبعۃ مکتبۃ دار البیان بدمشق۔

[2] رواہ البخری 215/12 فی الدیات: باب من اطلع فی بیت قوم ففقؤ واعینہ فلا دیۃ لہ، وفی اللباس: باب الامتشاط، وفی الاستئذان: باب الاستئذان من اجل البصر، ومسلم رقم 2156 فی الادب: باب تحریم النظر فی بیت غیرہ، والترمذی رقم 2710 فی الاستئذان: باب من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنہم، والنسائی 7/60-61 فی القسامۃ: باب فی العقول۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَأَلِجُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اخْرُجُوا إِلَيْهِ، فَإِنَّهُ لَا يُحْسِنُ الِاسْتِئْذَانَ، فَقُولُوا لَهُ فَلْيَقُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَأَدْخُلُ "؟ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَأَدْخُلُ؟ فَأَذِنَ لِي، فَدَخَلْتُ.

بنی عامر (قبیلہ) کے ایک شخص سے روایت ہے کہ اس نے حضور نبی کریم ﷺ سے (داخلے کی) اجازت مانگی تو اس نے کہا: کیا میں اندر آجاؤں تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کی طرف جاؤ کیونکہ اسے اچھی طرح اجازت مانگنا نہیں آتا اس سے کہو کہ کہے: السلام علیکم! کیا میں اندر آجاؤں؟ تو میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنالیا تو میں نے عرض کی: السلام علیکم! کیا میں اندر آجاؤں؟ تو آپ ﷺ نے مجھے اجازت دی سو میں اندر داخل ہوگیا۔ ①

بَابُ كَمْ مَرَّةً يَسْتَأْذِنُ

کتنی مرتبہ اجازت مانگی جائے؟

[662] أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ بَرِّيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثنا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ أَبَا مُوسَى، اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ، فَرَجَعَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا رَجَعَكَ؟ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا اسْتَأْذَنَ الْمُسْتَأْذِنُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنْ أُذِنَ لَهُ، وَإِلَّا فَلْيَرْجِعْ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ اجازت طلب کی۔ انہوں نے ان کو اجازت نہ دی تو یہ واپس لوٹ آئے حضرت عمر نے (ان سے) فرمایا: آپ واپس کیوں چلے گئے تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب کوئی اجازت طلب کرے تو تین مرتبہ اجازت طلب کرے اگر اسے اجازت دے دی جائے تو ٹھیک (اندر چلا جائے) ورنہ واپس لوٹ جائے۔ ②

---

① رواہ ابو داود رقم 5177 و 5178 و 5179 فی الادب باب کیف الاستئذان و احمد فی المسند 5/369 و اسنادہ صحیح، کما قال النووی فی الریاض، رقم 881 طبعة دار البیان بدمشق۔

② البخاری 11/23 فی الاستئذان: باب التسلیم والاستئذان ثلاثاً و فی کتب اخری۔ و مسلم رقم 2153 فی الاداب: باب الستئذان، و ابو داود رقم 5180-5184 فی الادب: باب کم مرة یسلم الرجل فی الستئذان، والترمذی رقم 2691 فیه: باب ما جاء فی الاستئذان ثلاثاً، و احمد فی المسند 4/393 و 398 و 400 و 403 و 410 و 418۔ انظر روایات الحدیث فی، جامع الاصول، رقم 4819۔

بَابُ كَمْ مَرَّةً يُسَلِّمُ الْمُسْتَأْذِنُ

اجازت مانگنے والا کتنی مرتبہ سلام کرے؟

[663] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يُوسُفَ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، ثنا ابْنُ اَبِي لَيْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ، فَقَالَ:)السَّلَامُ عَلَيْكُمْ(، فَرَدَّ سَعْدٌ وَخَافَتَ، ثُمَّ قَالَ:)السَّلَامُ عَلَيْكُمْ(، فَرَدَّ سَعْدٌ وَخَافَتَ، ثُمَّ قَالَ:)السَّلَامُ عَلَيْكُمْ(، فَرَدَّ سَعْدٌ وَخَافَتَ، فَلَمَّا رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَا يُؤْذَنُ لَهُ انْصَرَفَ، فَخَرَجَ سَعْدٌ فِي اَثَرِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا مَنَعَنِي اَنْ اُسْمِعَكَ إِلَّا اَنِّي اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَكْثِرَ مِنْ تَسْلِيمِكَ. فَرَجَعَ مَعَهُ، فَوَضَعَ لَهُ مَاءً فِي جَفْنَةٍ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ اَمَرَ بِمِلْحَفَةٍ مَصْبُوغَةٍ بِوَرْسٍ، فَالْتَحَفَ بِهَا، كَاَنِّي اَنْظُرُ إِلَى اَثَرِ الْوَرْسِ فِي عُكَنِهِ، فَقَالَ:)اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْاَنْصَارِ، وَعَلَى ذُرِّيَّةِ الْاَنْصَارِ.

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے السلام علیکم کہا، سو حضرت سعد نے (سلام کا) جواب دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر السلام علیکم کہا تو حضرت سعد نے جواب دیا اور ڈر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر (تیسری مرتبہ) السلام علیکم کہا تو حضرت سعد نے پھر (سلام کا) جواب دیا اور ڈر گئے سو جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ آپ کو اجازت نہیں دے رہے تو آپ واپس مڑے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے نکلے پس عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کسی چیز نے نہیں روکا کہ میں آپ کو (سلام کا جواب) سناؤں سوائے اس کے کہ میں نے یہ پسند کیا کہ آپ مجھے زیادہ سے زیادہ سلام کریں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ واپس تشریف لے آئے۔ سو آپ کے لیے ایک ٹب میں پانی رکھا گیا آپ نے (اس سے) غسل کیا پھر ایک چادر لانے کا حکم دیا جو ورس کے رنگ میں رنگی ہوئی تھی آپ نے اس کو اپنے پر لپیٹا گویا کہ میں (اب بھی) آپ کے شکم اطہر پر ورس کا نشان دیکھ رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:

﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْاَنْصَارِ، وَعَلَى ذُرِّيَّةِ الْاَنْصَارِ﴾

''اے اللہ! انصار پر اور انصار کی اولاد پر رحمت کا نزول فرما۔''[1]

---

① النسائی فی، عمل الیوم والليلة، رقم 324۔ ورواہ ابو داود فی الادب رقم 5185 باب کم مرة یسلم الرجل فی الاستئذان واحمد فی المسند، 6/6 مختصراً۔ کلهم عن محمد بن شرجیل قال فی، التهذیب، 9/221۔ محمد بن شرجیل، عن قیس بن سعد بن عبادة فی زیارة النبی صلی الله علیه وسلم ایاهم، وعنه محمد بن عبدالرحمن بن سعد بن زرارة قاله وکیع عن ابن ابی لیلی عنه، وتابعه عمران بن محمد عن ابیه، وقال: عیسی بن یونس عن ابن ابی لیلی عن محمد بن عبدالرحمن عن عمرو بن شرجیل وفیه خلاف غیر ذلک، قلت: وذکر البخاری عن علی بن ہاشم بن البرید واحمد بن یونس مثل روایة عیسی بن یونس، قال البخاری ولم یصح اسناده۔

بَابُ إِخْرَاجِ مَنْ دَخَلَ بِغَيْرِ اسْتِئْذَانٍ وَلَا تَسْلِيمٍ

جو بغیر اجازت اور سلام کے داخل ہوا سے باہر نکالنے کا بیان

[664] حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عِيسَى الْحُلْوَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ صَفْوَانَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ كَلَدَةَ بْنَ الْحَنْبَلِ أَخْبَرَهُ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ فِي الْفَتْحِ بِلَبَنٍ وَجِدَايَةٍ وَضَغَابِيسَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِي، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أُسَلِّمْ، وَلَمْ أَسْتَأْذِنْهُ، فَقَالَ: " ارْجِعْ، فَقُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَدْخُلُ؟ " وَذَلِكَ بَعْدَمَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي بِهَذَا الْخَبَرِ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ، وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ.

حضرت کلدہ بن الحنبل کا بیان ہے کہ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے انہیں فتح (مکہ) میں بلبن اور جدایہ اور ضغابیس کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں وادی کے بلند حصے کی طرف بھیجا سو میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میں نے نہ سلام کیا اور نہ ہی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: واپس لوٹ جا اور کہہ: السلام علیکم! کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ اور یہ واقعہ حضرت صفوان کے مسلمان ہونے کے بعد کا ہے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضرت امیہ بن صفوان نے اس بات کی خبر دی اور یہ نہ کہا کہ میں نے اسے حضرت کلدہ سے سنا۔[1]

بَابُ كَرَاهِيَةِ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَنَا

آدمی کا اجازت مانگتے ہوئے ''میں'' کہنا مکروہ ہے

[665] أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰـهِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ يَقُولُ: " أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ عَلَى أَبِي، فَدَقَقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ:)مَنْ ذَا؟(فَقُلْتُ: أَنَا. فَقَالَ:) أَنَا أَنَا(مَرَّتَيْنِ كَأَنَّهُ كَرِهَهَا.

حضرت محمد بن المنکدر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ

[1] رجالہ ثقات۔

کی بارگاہ میں اپنے والد محترم پر قرض کے سلسلہ میں (سفارش کرانے کے لیے) حاضر ہوا سو میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہے میں نے عرض کی: میں ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا: میں، میں گویا کہ آپ نے اسے ناپسند کیا ہے۔ ①

نوٹ:

صاحب خانہ کے پوچھنے پر "میں، میں، نہ کہا جائے یہ لغو ہے اپنا تعارف کرانا چاہیے۔

بَابُ كَيْفَ الِاسْتِثْنَاءُ فِي الْمُخَاطَبَةِ

گفتگو میں استثناء کیسے کرے؟

[666] أَخْبَرَنِي أَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَقُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلَانٌ، وَلَكِنْ قُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے:

﴿مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ﴾

"جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے۔"

بلکہ یہ کہو:

﴿مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ﴾

"جو اللہ نے چاہا پھر فلاں نے چاہا۔" ①

[667] أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ، فَقَالَ: " أَجَعَلْتَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَدْلًا، قُلْ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ.

① رواہ البخاری 30/11 فی الاستئذان: باب اذا قال: من ذا؟ قال: انا، و مسلم رقم 2155 فی الادب: باب کراہۃ قول المستأذن: انا، اذا قیل: من ہذا؟، وابو داود رقم 5187 فی الادب: باب الرجل یساذن بالدق، والترمذی رقم 2712 فی الاستئذان: باب ما جاء فی التسلیم قبل الاستئذان۔

① رواہ ابو داود رقم 4980 فی الادب: باب لا یقال خبثت نفسی، واحمد فی المسند، 384/5 و 394 و 398، وہو حدیث صحیح۔ انظر، الاحادیث الصحیحۃ، رقم 137۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا:

﴿مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ﴾

''جو اللہ تعالیٰ چاہے اور تو چاہے۔''

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے اللہ عزوجل کے لیے برابری کردی۔ یہ کہہ:

﴿مَا شَآءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ﴾

''صرف اللہ ہی جو چاہے۔''①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا الْتَقَى الْعَدُوَّ

جب دشمن سے ملے تو کیا پڑھے؟

[668] حَدَّثَنِي بَيَانُ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِرْبِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ الْأَنْصَارِيُّ، ثنا حَفْصُ بْنُ رَاشِدٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ خَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ: " لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ مَا تُبْتَلَوْنَ بِهِ مِنْهُمْ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّهُمْ، وَقُلُوبُنَا وَقُلُوبُهُمْ بِيَدِكَ، وَإِنَّمَا تَغْلِبُهُمْ أَنْتَ، وَالْزَمُوا الْأَرْضَ جُلُوسًا، فَإِذَا غَشَوْكُمْ فَثُورُوا وَكَبِّرُوا.

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ارشاد فرمایا: تم دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا نہ کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تم ان میں سے کس چیز کے ساتھ آزمائے جاؤ۔ سو جب تم ان (دشمنوں) سے ملو تو کہو:

﴿اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّهُمْ، وَقُلُوبُنَا وَقُلُوبُهُمْ بِيَدِكَ، وَإِنَّمَا تَغْلِبُهُمْ اَنْتَ﴾

''اے اللہ! تو ہمارا بھی اور ان کا بھی رب ہے اور ہمارے اور ان کے دل تیرے قبضے میں ہیں اور بلاشبہ تو ہی ان پر غالب ہے۔''

① رواہ احمد فی المسند، 1/214 و 283 و 247، والبخاری فی الادب المفرد، رقم 783، وابن ماجة رقم 2117، واسنادہ حسن۔ کما قال الالبانی فی الاحادیث الصحیحة، رقم 139۔

اور بیٹھے ہوئے زمین کے ساتھ چمٹ جاؤ سو جب تم گھیر لیے جاؤ تو تم نعرہ لگاؤ اور تکبیر پڑھو (یعنی اللہ اکبر کہو)۔ ①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا طَعَنَهُ الْعَدُوُّ

جب اسے دشمن نیزہ مارے تو کیا پڑھے؟

[669] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو، وَأَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، - وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُ - عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَوَلَّى النَّاسُ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَفِيهِمْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، فَأَدْرَكَهُمُ الْمُشْرِكُونَ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:)مَنْ لِلْقَوْمِ؟(فَقَالَ طَلْحَةُ: أَنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:) كَمَا أَنْتَ(فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ: أَنْتَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ، ثُمَّ الْتَفَتَ وَإِذَا بِالْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ:)مَنْ لِلْقَوْمِ؟(فَقَالَ طَلْحَةُ: أَنَا. قَالَ: كَمَا أَنْتَ(. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا. فَقَالَ:)أَنْتَ(. فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ، وَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَيُقَاتِلُ قِتَالَ مَنْ قَبْلَهُ حَتَّى يُقْتَلَ، حَتَّى بَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ لِلْقَوْمِ؟(فَقَالَ طَلْحَةُ: أَنَا. فَقَاتَلَ طَلْحَةُ قِتَالَ الْأَحَدَ عَشَرَ حَتَّى ضُرِبَتْ يَدُهُ فَقُطِعَتْ أَصَابِعُهُ، فَقَالَ: حَسِّ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَوْ قُلْتَ: بِسْمِ اللَّهِ، لَرَفَعَتْكَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ " ثُمَّ رَدَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُشْرِكِينَ.

---

① فی اسناد ابن السنی مجاہیل، وخلیل بن مرة ضعیف۔ قال ابن علان فی «الفتوحات» 5/63: ولفظ الحدیث عن جابر لما کان یوم خیبر بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً یخبرہ، فجاء محمد بن مسلمة، فقال: یا رسول اللہ! ما رایت کالیوم قط قتل اخی، فقال صلی اللہ علیہ وسلم: «لا تتمنا لقاء العدو فانکم لا تدرون ما تبتلون بہ منہم، فاذا لقیتموہم فقولوا: انت ربنا وربہم، ونواصینا ونواصیہم بیدک، وانما تغلبہم انت ـــ» ثم ذکر بقیة الحدیث۔ ہکذا اسندہ الحافظ عن الطبرانی، وقال: اخرجہ ابن السنی، ووقع فی النسخة یوم حنین وھو تصحیف قدیم، لان اخا محمد بن مسلمة واسمہ محمود انما قتل بخیبر اتفاقاً، وعند احمد والطبرانی من حدیث ابی ہریرة «لا تتمنوا لقاء العدو فانکم لا تدرون ما یکون من ذلک» وہذا شاہد لحدیث انس المذکور، اھ۔ قلت: حدیث ابی ہریرة رضی اللہ عنہ متفق علیہ۔ قولہ: الحسین بن الحکم الحربی، وفی نسخة: الحسن بن حاکم الحمیری۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جنگ حنین کا دن آیا اور لوگ واپس لوٹنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کرام کے بارہ لوگوں کے ایک گروہ میں تھے اوران میں حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے تو مشرکین نے ان لوگوں کو گھیر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ فرمائی تو ارشاد فرمایا: قوم (مشرکین) کے لیے کون ہے؟ تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جیسے ہو اسی طرح رہو، سو انصار کرام میں سے ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! میں (حاضر ہوں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو (ٹھیک ہے)۔ سو اس نے لڑائی کی حتی کہ شہید ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے تو مشرکین (کو دیکھا کہ حملہ کرنے والے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے قوم (کی حفاظت) کے لیے، تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جیسے ہے ویسے ہی رہ، تو انصار کرام میں سے ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! میں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو (ٹھیک ہے)۔ پس اس نے بھی لڑائی کی حتی کہ شہید ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اسی طرح فرماتے رہے اوران (مشرکین) کی طرف انصار کرام میں سے ایک ایک آدمی نکلتا رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لڑائی کرتا رہا یہاں تک کہ (سب) شہید ہو گئے حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے قوم کے لیے! تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں ہوں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے گیارہ آدمیوں کے برابر لڑائی کی حتی کہ ان کے ہاتھ پر ضرب لگی تو ان کی انگلیاں کٹ گئیں تو انہوں نے کہا: حس۔ ① تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو بسم اللہ کہتا تو تجھے فرشتے اٹھاتے اور لوگ دیکھ رہے ہوتے پھر اللہ عزوجل نے مشرکین کو لوٹا دیا۔ ②

بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ

عصر سے رات تک ذکر کرنا مستحب ہے

[670] حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا لُوَيْنٌ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثنا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)لَأَنْ أَجْلِسَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰـهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ ثَمَانِيَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ(وَزَادَ لُوَيْنٌ: كَانَ أَنَسٌ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَقْبَلَ عَلَيَّ، فَقَالَ: وَاللّٰـهِ مَا هُوَ بِالَّذِي تَصْنَعُ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ، وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَتَحَلَّقُونَ الْحِلَقَ.

---

① فائدہ: اس کا معنی ہے، معلوم کرنا، محسوس کرنا، یقین کرنا۔ (المنجد 183)

② قال الذہبی فی، سیر اعلام النبلاء 27/1: رواته ثقات۔ ورواه النسائی 6/29-30 فی الجهاد: باب مایقول من یطعنه العدو، ورجاله ثقات الا ان اباالزبیر مدلس وقد عنعنه۔ انظر، الاصابة 5/234۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک قوم کے ساتھ بیٹھوں جو نماز عصر سے سورج غروب ہونے تک اللہ عزوجل کا ذکر کرے یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام سے آٹھ غلاموں کو آزاد کروں۔

راوی لوین نے یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جب یہ حدیث بیان کی تو میری طرف متوجہ ہوئے پس فرمایا کہ اللہ کی قسم! یہ وہ نہیں ہے جو تو اور تیرے ساتھی کرتے ہیں لیکن وہ وہ لوگ تھے جو حلقہ بناتے تھے۔ (ذکر کے لیے)۔ ①

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يَقْرَاَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

رات اور دن میں کتنی قراءت کرنا مستحب ہے؟

[671] اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مِخْرَاقٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿مَنْ قَرَاَ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَمْسِينَ آيَةً لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَرَاَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَرَاَ مِائَتَيْ آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ قَرَاَ خَمْسَمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْاَجْرِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن اور رات میں پچاس آیتیں پڑھے تو اسے غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص سو آیتیں پڑھیں اسے فرمانبرداروں میں لکھا جاتا ہے اور جو شخص دو سو آیتیں پڑھے قیامت کے دن قرآن اس کے ساتھ جھگڑا نہیں کرے گا اور جس شخص نے پانچ سو آیتیں پڑھیں اس کے لیے ایک قنطار اجر لکھا جائے گا۔ ②

[672] اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا اَبِي، ثنا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ الْقُرَشِيِّ، حَدَّثَهُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ﴿مَنْ قَرَاَ اَرْبَعِينَ آيَةً فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَرَاَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَرَاَ مِائَتَيْ آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ، وَمَنْ قَرَاَ خَمْسَمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْاَجْرِ نَوْعٌ آخَرُ.

① فی اسنادہ یزید الرقاشی وھو ضعیف، ولکن للحدیث شواھد بمعناہ یقوی بھا، منھا ما رواہ ابو داود رقم 3667 فی العلم: باب فی القصص، من حدیث انس رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لان اقعد من قوم یذکرون اللہ تعالیٰ من صلاۃ الغداۃ حتی تطلع الشمس احب الی من ان اعتق اربعۃ من ولد اسماعیل، ولان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلاۃ العصر الی ان تغرب احب الی من ان اعتق اربعۃ، وھو حدیث حسن، وبنحوہ رواہ احمد فی المسند 5/255 من حدیث ابی امامۃ رضی اللہ عنہ۔

② فی اسنادہ ابن لہیعۃ وھو ضعیف، لکن ہناک احادیث بمعناہ انظر، الاحادیث الصحیحۃ، للالبانی رقم 642 و 643۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے سنا: جوشخص رات کو چالیس آیتیں پڑھے اسے غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جس نے سو آیتیں پڑھیں اسے فرمانبرداروں میں لکھا جاتا ہے اور جوشخص دوسو آیتیں پڑھے اس کے ساتھ قرآن نہیں جھگڑا کرے گا اور جس نے پانچ سو آیتیں پڑھیں اس کے لیے ایک قنطار اجر لکھا جائے گا۔ ①

[673] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي سَمِينَةَ، ثنا اَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:) مَنْ قَرَاَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَةٍ.

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص دن اور رات میں سو آیتیں پڑھے اس کے لیے پوری رات کی اطاعت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ ②

[674] اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰـهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَرِيشِ، ثنا الْاَغْلَبُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ اَيُّوبَ، وَيُونُسَ، وَهِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَرَاَ: يس فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰـهِ عَزَّ وَجَلَّ غَفَرَ اللّٰـهُ لَهُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص اللہ عزوجل کی رضا کے لیے دن اور رات میں سورۂ یٰسین پڑھے اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ ③

[675] اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمِنْهَالِ، اَخْبَرَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ اَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَتَّى يَقْرَاَ: الم تَنْزِيلُ الْكِتَابِ، وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ قَالَ: وَقَالَ طَاوُسٌ: وَتَفْضُلَانِ كُلَّ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ سِتِّينَ حَسَنَةً نَوْعٌ آخَرُ.

---

① في اسناده يزيد بن ابي زياد القرشي الهاشمي وهو متروك۔

② تقدم تخريجه برقم 438۔

③ رواه الدارمي رقم 3420 في فضائل القرآن: باب في فضل (يس) وابو نعيم في، الحلية، 159/2 من حديث ابي هريرة رضي الله عنه۔ وعزاه المنذري في، الترغيب والترهيب، 446/2 لا لك وابن السني وابن حبان في، صحيحه، من حديث جندب رضي الله عنه، وعزاه صحب، المشكاة، للبيهقي في، شعب الايمان من حديث معقل بن يسار، وهو حديث ضعيف كما قال الالباني في، ضعيف الجامع، رقم 5800۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اس وقت تک نہیں سوتے تھے حتی کہ "الم تنزیل الکتاب، تبارک الذی بیدہ الملک" نہ پڑھ لیتے۔ کہتے ہیں کہ طاؤس نے کہا: اور دونوں سورتیں قرآن کی ہر سورت سے ساٹھ نیکیاں زیادہ فضیلت رکھتی ہیں۔ ①

[676] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ حَدِيثٍ، مَعْدَانَ الْيَعْمُرِيِّ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کر لے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ ②

[677] اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي زَبَّانُ بْنُ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:)مَنْ قَرَاَ مِنْ اَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَآخِرِهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَى رَأْسِهِ، وَمَنْ قَرَاَهَا كُلَّهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْاَرْضِ نَوْعٌ آخَرَ.

حضرت سہل بن معاذ اپنے والد سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورۂ کھف کی ابتداء اور آخر سے پڑھے تو وہ اس کے سامنے اس کے سر تک نور ہوگا اور جس شخص نے پوری سورت پڑھی تو اس کے لیے زمین سے آسمان تک یہ (سورۂ) نور ہوگی۔ ③

[678] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَرْوَانَ اَبِي لُبَابَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا قَالَتْ:)كَانَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ كُلَّ لَيْلَةٍ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَالزُّمَرَ نَوْعٌ آخَرُ.

---

① رواہ الترمذی رقم 2894 فی فضائل القرآن: باب رقم 9 والدارمی رقم 3414 فی فضائل: باب فی فضل سورۃ تنزیل السجدۃ وتبارک، واحمد فی، المسند، 3/340، وہو حدیث صحیح کما قال الالبانی فی، الاحادیث الصحیحۃ، رقم 585۔ قلت: لعل فی الاسناد سقط و تقدیرہ: اخبرنا سلیمان الحسین [اخبرنا] ابن المهال۔ واللہ اعلم۔

② رواہ احمد فی، المسند، 6/446، و مسلم رقم 809 فی صلاۃ المسافرین: باب فضل سورۃ الکھف وآیۃ الکرسی۔ انظر، الاحادیث الصحیحۃ، رقم 582۔

③ قال الہیثمی فی، المجمع، 79/52: رواہ احمد والطبرانی وفی اسنادہ احمد: ابن لہیعۃ وھو ضعیف، وقد یحسن حدیثہ۔ اہ وفی اسنادہ ایضاً زبان بن فائد وھو ضعیف۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات کو سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر پڑھا کرتے تھے۔ (1)

[679] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْعَابِدُ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنِي اَبُو الْمِقْدَامِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)مَنْ قَرَاَ سُورَةَ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةِ جُمُعَةٍ اَصْبَحَ مَغْفُورًا لَهُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے جمعہ کی رات کو سورۂ دخان کی تلاوت کی تو وہ صبح بخشش کی حالت میں کرے گا۔ (یعنی بخشا ہوا ہوگا)۔ (2)

[680] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ اَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُنِيبٍ الْعَدَنِيُّ، ثنا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى الشَّيْبَانِيُّ،*عَنْ اَبِي ظَبْيَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:)مَنْ قَرَاَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا(قَالَ: وَقَدْ اَمَرْتُ بَنَاتِي اَنْ يَقْرَاْنَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوظبیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس شخص نے ہر رات کو سورۂ واقعہ کی تلاوت کی اسے کبھی بھی فاقے نہیں پہنچیں گے۔ اور بلاشبہ میں اپنی بیٹیوں کو یہ سورۃ ہر رات پڑھنے کا حکم دیتا ہوں۔ (3)

[681] اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، ثنا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ اَبُو الْعَلَاءِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: اَعُوذُ بِاللّٰـهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَقَرَاَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ، وُكِّلَ بِهِ سَبْعُونَ اَلْفَ

---

(1) رواه الترمذی رقم3402 فی الدعوات: باب رقم22، واحمد فی، المسند، 68/6 و122، والحاکم 434/2، واسناد جید بلفظ: ، کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینام حتی یقرأ الزمر وبنی اسرائیل، انظر، الاحادیث الصحیحة، رقم 641۔

(2) ورواه ایضاً الترمذی رقم 2891 فی ثواب القرآن: باب ماجاء فی فضل (حم الدخان) مقیداً بلیلة الجمعة، ورواه ایضاً الترمذی رقم 2890 من حدیث ابی ہریرة بلفظ: ، من قراحم الدخان فی لیلة اصبح یستغفر له سبعون الف ملک،، ورواه الطبرانی عن ابی امامة بلفظ: ، من قراحم الدخان فی لیلة جمعة اویوم جمعة بنی اللہ له بیتاً فی الجنة،، واسانیده ضعیفة۔

(3) قال الالبانی فی، الاحادیث الضعیفة، رقم 289: ضعیف، اخرجه الحارث بن ابی اسامة فی، مسند، 178 من زوائده) وابن السنی فی، عمل الیوم واللیلة، رقم 680 وابن لال فی، حدیث، 116/1 وابن بشران فی، الامالی، 1/38/20 والبیهقی فی، الشعب، وغیرہم من طریق ابی شجاع عن ابی طیبة عن ابن مسعود مرفوعاً۔ وہذا سند ضعیف، قال الذہبی: ، ابو شجاع نکرة لا یعرف، عن ابی طیبة ومن ابو طیبة؟ عن ابن مسعود بہذا الحدیث مرفوعاً۔ وقد اشار بہذا الکلام ان ابا طیبة نکرة لا یعرف، وصوح فی ترجمته بانه مجہول، ثم ان فی مسند الحدیث اضطراباً من وجوه ثلاثة بینہا الحافظ ابن حجر فی، اللسان، فی ترجمة ابی شجاع ہذا فلیراجعه من شاء۔ وفی، فیض القدیر، للمناوی: ، وقال الزیعی تبعاً لجمع: ہو معلول من وجوه۔ احدہا: الانقطاع کما بینه الدارقطنی وغیره۔ الثانی: نکارة متنه کما ذکره احمد۔

مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا، وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ. نَوْعٌ آخَرُ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح کو تین مرتبہ یہ پڑھا:

﴿اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ﴾

اور تین آیتیں سورۂ حشر کے آخر والی تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے شام تک دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر وہ اس دن مر گیا تو شہادت کی موت مرے گا۔ اور اگر اس نے یہ شام کو پڑھا تو بھی یہی (اجر و ثواب) ہوگا۔[1]

[682] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بِلَالٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِالْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَرْقُدَ، وَيَقُولُ: إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً هِيَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ آيَةٍ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات (جو سورتیں سبح اور یسبح للہ سے شروع ہوتی ہیں) پڑھا کرتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ایک ہزار آیتوں سے افضل ہے۔[2]

[683] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْقُرْآنِ سُورَةً ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِصَاحِبِهَا حَتَّى غُفِرَ لَهُ: تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قرآن مجید میں تیس آیتیں ایسی ہیں جو اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کریں گی حتیٰ کہ اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ (وہ تیس آیتیں) تبارک الذی (یعنی سورت ملک ہے)۔[3]

---

[1] تقدم الحدیث برقم 80۔

[2] رواہ الترمذی رقم 3403 فی الدعوات: باب رقم 22، وابو داود رقم 5057 فی الادب: باب مایقال عند النوم، واحمد فی المسند، 4/128، والنسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 713 و 714 وفی سندہ بقیۃ بن الولید وھو صدوق لکنہ کثیر التدلیس عن الضعفاء، وعبداللہ بن ابی بلال لم یوثقہ غیر ابن حبان، وقال الحافظ فی، امالی الاذکار، کما فی، الفتوحات، 3/156: حدیث حسن۔ انظر بقیۃ کلامہ۔

[3] رواہ الترمذی رقم 2893 فی ثواب القرآن: باب ما جاء فی فضل سورۃ الملک، واحمد فی، المسند، 2/299 و 31 وابن ماجہ رقم 3786 فی الادب: باب ثواب القرآن، والحاکم فی، المستدرک، 2/497-498 وصححہ ووافقہ الذھبی، وھو کما قالا۔

[684] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْمِ بْنِ مَرْوَانَ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى اللَّخْمِيُّ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)أُعْطِيتُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ مِنَ الذِّكْرِ الْأَوَّلِ، وَأُعْطِيتُ الْمُفَصَّلَ نَافِلَةً نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پہلے ذکر سے سورۃ البقرۃ عطا کی گئی اور مفصل (وہ سورتیں جو سورۃ حجرات سے سورۃ بروج تک ہیں انہیں مفصل سورتیں کہا جاتا ہے) اضافی طور پر دی گئیں۔ ①

[685] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَقْرِئْنِي سُورَةً جَامِعَةً. فَأَقْرَأَهُ: إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا. قَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهَا آيَةً أَبَدًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)أَفْلَحَ الرَّجُلُ، أَفْلَحَ الرَّجُلُ، أَفْلَحَ الرَّجُلُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا سو اس نے عرض کی: مجھے کوئی جامع سورت پڑھائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو

﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ﴾

(یعنی سورۂ زلزال) پڑھائی حتی کہ اس سے فارغ ہو گئے۔ اس آدمی نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں اس پر ایک آیت کا بھی اضافہ نہ کروں گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آدمی کامیاب ہو گیا، یہ آدمی کامیاب ہو گیا، یہ آدمی کامیاب ہو گیا۔ ②

[686] حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا عِيسَى بْنُ مَيْمُونٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ قَرَأَ فِي

① فی اسنادہ عبیداللہ بن ابی حمید وھو متروک فالحدیث ضعیف، کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 1049۔

② رواہ النسائی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 716 وفیہ زیادۃ وھی قولہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال: اقرا ثلاثاً من ذوات الر، قال الرجل: کبرت سنی واشتد قلبی وغلظ لسانی، قال: واقرا ثلاثا من ذوات حم، قال مثل مقالتہ الاولی، فقال: اقرا ثلاثا من المسبحات، قال مثل مقالتہ الاولی، قال لکن اقرئنی۔ رواہ احمد فی بلمسند، 2/169، و ابو داود رقم 1399 فی ابواب شھر رمضان: باب تحزیب القرآن، واسنادہ حسن۔

لَيْلَةٍ: إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ كَانَتْ لَهُ كَعَدْلِ نِصْفِ الْقُرْآنِ، وَمَنْ قَرَأَ: قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ كَانَتْ لَهُ كَعَدْلِ رُبُعِ الْقُرْآنِ، وَمَنْ قَرَأَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ كَانَتْ لَهُ كَعَدْلِ ثُلُثِ الْقُرْآنِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے رات کو سورۂ ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ﴾ پڑھی تو وہ اس کے لیے نصف قرآن کے برابر ہوگی۔ اور جس شخص نے

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾

پڑھی وہ اس کے لیے چوتھائی قرآن کے برابر ہوگی۔ اور جس شخص نے

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾

پڑھی تو وہ اس کے لیے تہائی قرآن (پڑھنے) کے برابر ہوگی۔ [1]

[687] أَخْبَرَنِي أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا ابْنُ الرَّمَّاحِ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَأَوَّلَ حم الْمُؤْمِنُ عُصِمَ ذَلِكَ الْيَوْمَ مِنْ كُلِّ سُوءٍ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے آیۃ الکرسی اور سورۂ حم المومن شروع سے پڑھی تو وہ اس دن ہر قسم کی برائی سے محفوظ رہے گا۔ [2]

[688] أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى الزُّهْرِيُّ ثنا مُظَاهِرُ بْنُ أَسْلَمَ الْمَخْزُومِيُّ، أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ آلِ عِمْرَانَ كُلَّ لَيْلَةٍ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ہر رات کو سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھا کرتے تھے۔ [3]

---

[1] فی اسناده عیسی بن میمون، وهو ضعیف، ورواه بنحوه الترمذی والحاکم والبیهقی فی ،الشعب، عن ابن عباس رضی الله عنهما۔ واسناده ضعیف۔ ورواه الترمذی من حدیث انس رضی الله عنه، واسناده ضعیف ایضًا۔ قال الالبانی فی ،ضعیف الجامع، رقم 5769: وانما اوردته فی ،الضعیفة، من اجل الفقرة الاولی، والا الفقرتان الاخریان ثابتتان، ولذلک اوردتهما فی ،الصحیح، رقم 6342۔

[2] فی اسناده عبدالرحمن بن ابی بکر وهو ضعیف، وذکر الحدیث الذهبی فی ،المیزان، وعده من مناکیر عبدالرحمن بهذا انظر تخریج الحدیث المتقدم برقم 76۔

[3] فی اسناده مظاهر بن اسلم المخزومی وهو ضعیف۔

[689] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)مَا جَاءَ بِكَ؟(قَالَ: جِئْتُ يَا رَسُولَ اللّٰـهِ لِتُعَلِّمَنِي شَيْئًا اَقُولُهُ عِنْدَ مَنَامِي. قَالَ: إِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَاقْرَأْ: قُلْ يَااَيُّهَا الْكَافِرُونَ، ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا، فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت فروہ بن نوفل اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیسے تیرا آنا ہوا؟ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! تاکہ آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیں جو کہ میں رات کو پڑھا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو اپنے بستر پر آتے تو

﴿قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾

پڑھا کر، پھر سو جا اس کے اختتام پر کیونکہ یہ شرک سے براءت ہے۔ ①

[690] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ اَشْرَسَ، ثنا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، إِنِّي اُحِبُّ قُلْ هُوَ اللّٰـهُ اَحَدٌ. فَقَالَ:)حُبُّكَ إِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! بلاشبہ میں

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾

سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیری اس سے محبت تجھے جنت میں داخل کرے گی۔ ②

[691] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰـهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، مَوْلَى آلِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ يَقُولُ: اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: قُلْ هُوَ اللّٰـهُ اَحَدٌ اللّٰـهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)وَجَبَتْ(. فَسَأَلْتُ: مَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰـهِ؟ قَالَ:) الْجَنَّةُ.

---

①رواہ ابو داود رقم 5055 نبی الادب: باب ما یقال عند النوم، والترمذی رقم 3400 فی الدعوات: باب رقم 32، واحمد فی المسند، 456/5، والنسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 801 والحاکم فی، المستدرک، 565/1 وصححہ ووافقہ الذہبی۔ وقال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 289: حدیث حسن۔

②رواہ الترمذی رقم 2903 فی ثواب القرآن: باب ما جاء فی سورۃ الاخلاص وھو حدیث صحیح۔

حضرت عبید بن حنین مولیٰ آل حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے تو آپ نے ایک شخص کو

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾

پڑھتے سنا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی تو پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کیا (واجب ہوگئی)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت (واجب ہوگئی اپنے پڑھنے والے کے لیے)۔ [1]

[692] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا اَبِي، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ كُلَّ لَيْلَةٍ(؟ قَالُوا: وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ؟ قَالَ:)بَلَى، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص تہائی قرآن ہر رات پڑھنے سے عاجز ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں، وہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (پڑھنا) ہے۔ [2]

[693] اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يُوسُفَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثنا زَبَّانُ بْنُ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَرَاَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتَّى خَتَمَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ.

حضرت سہل بن معاذ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ مکمل (سورۃ) دس مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔ [3]

---

[1] رواہ الترمذی رقم 2899 فی ثواب القرآن: باب ما جاء فی سورۃ الاخلاص، والنسائی فی عمل الیوم واللیلۃ، رقم 702 والحاکم فی المستدرک، 566/1 وصححہ ووافقہ الذہبی۔

[2] قال فی المجمع، 48/7: رواہ البزار الطبرانی فی الکبیر، و الاوسط، باختصار فیہما، باسانید ورجال احدہما رجال الصحیح غیر عبداللہ بن احمد وہو امام ثقۃ۔

[3] فی اسنادہ ابن لہیعۃ، وزبان بن فائد، وہما ضعیفان، وللحدیث شواہد یرتقی بہا الی رتبۃ الحسن۔ انظر الاحادیث الصحیحۃ، رقم 589۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ قَرَأَهَا مِائَتَيْ مَرَّةٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

جو دن اور رات میں سو آیتیں پڑھے اس کے ثواب کا بیان

[694] اَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ اَبِي عُرْوَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ وَلَا اَمَةٍ مُسْلِمَةٍ قَرَاَ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ خَطَايَا خَمْسِينَ سَنَةً.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو مسلمان مرد یا مسلمان عورت دن یا رات کو سات مرتبہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (مکمل سورۃ) پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ ①

[695] اَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْدٍ الْمَدَائِنِيُّ، ثنا سَلَّامُ بْنُ سُفْيَانَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت زیاد بن میمون بھی از حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ از حضور نبی کریم ﷺ اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ ②

[696] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ اَسْلَمَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ، فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ، فَقُلْتُ: اَقْرِئْنِي: سُورَةَ هُودٍ، وَسُورَةَ يُوسُفَ. فَقَالَ: لَنْ تَقْرَاَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ: قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ نَوْعٌ آخَرُ.

---

① فی اسناد ابن السنی: زیاد بن ابی عمار الثقفی الفاکھی، وھو زیاد بن میمون، قال الذھبی فی، المیزان،: یدلسونہ لئلا یعرف حالہ، قال ابن معین: لیس یسوی قلیلاً ولا کثیراً، وقال مرۃ: لیس بشیء، وقال یزید بن ہارون: کان کذابا، وقال البخاری اترکوہ، وقال ابو زرعۃ: واھی الحدیث، وقال الدار قطنی: ضعیف، وقال ابو داود: اتیتہ فقال: استغفر اللہ وضعت ہذہ الاحادیث۔ اھ۔ ورواہ الترمذی رقم 2900 فی ثواب القرآن: باب ما جاء فی سورۃ الاخلاص، وفی سندہ حاتم بن میمون الکلابی ابو سھل البصری صاحب السقط، وھو ضعیف۔ انظر، الاحادیث الضعیفۃ، رقم 295 و300۔

② فیہ زیاد بن میمون الثقفی الفاکھی، انظر الحدیث السابق، و، الاحادیث الضعیفۃ، رقم 295 و300۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور آپ (سواری پر) سوار تھے (جب) میں نے آپ کے قدمین مبارک پر اپنے ہاتھ رکھے سو میں نے عرض کیا: مجھے سورۂ ھود اور سورۂ یوسف پڑھا دیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہرگز کوئی چیز اللہ کی بارگاہ میں سورۃ الفلق سے بڑھ کر بلیغ نہیں پڑھے گا۔ [1]

[697] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ يَقْرَأُ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، وَيَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ہر رات کو جب اپنے بستر مبارک پر آتے تو اپنی ہتھیلیوں کو اکٹھا کرتے پھر ان میں

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾

اور

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾

پڑھتے اور اپنے بدن مبارک پر جہاں تک ہوسکتا پھیرتے۔ ایسا آپ تین مرتبہ کرتے تھے۔ [2]

بَابُ قِرَاءَةِ عِشْرِينَ آيَةً

بیس آیتوں کی قراءت کا بیان

[698] أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وُهَيْبٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ، أَنَّ يَزِيدَ الرَّقَاشِيَّ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:)مَنْ قَرَأَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ عِشْرِينَ آيَةً

[1] رواہ النسائی فی السنن، 254/8، ورجالہ ثقات۔

[2] رواہ البخاری 56/9 فی فضائل القرآن: باب فضل المعوذات، وفی الطب: باب النفث فی الرقیۃ، وفی الدعوات: باب التعوذ والقراءۃ عند النوم، ومسلم رقم 2192 فی السلام: باب رقیۃ المریض بالمعوذات والنفث، والترمذی رقم 3399، وابو داود رقم 3902، واحمد 116/6 و 154۔

لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَرَاَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَرَاَ مِائَتَيْ آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ قَرَاَ خَمْسَمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْاَجْرِ (فَأُخْبِرَ بِهَا ابْنُ قُسَيْطٍ، فَقَالَ: مَا زِلْتُ اَسْمَعُ هَذَا مِنْ اَشْيَاخِنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ.

حضرت یزید رقاشی کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص ہر رات کو بیس آیات پڑھے گا اسے غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جس شخص نے سو آیتیں پڑھیں وہ فرمانبرداروں میں لکھا جائے گا اور جو شخص دوسو آیتیں پڑھے وہ قیامت کے دن اللہ سے نہیں جھگڑے گا اور جو شخص پانچ سو آیتیں پڑھے اس کے لیے اجر و ثواب کا ایک قنطار لکھا جاتا ہے۔ ابن قسیط نے بتایا کہ میں اپنے بزرگوں سے یہ روایت تین مرتبہ سن چکا ہوں۔ ①

بَابُ قِرَاءَةِ اَرْبَعِينَ آيَةً

چالیس آیتوں کی قراءت کا بیان

[699] اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عُفَيْرٍ، ثنا اَبِي، ثنا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، اَنَّ يَزِيدَ الرَّقَاشِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:)مَنْ قَرَاَ اَرْبَعِينَ آيَةً فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَرَاَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَرَاَ مِائَتَيْ آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ، وَمَنْ قَرَاَ خَمْسَمِائَةِ آيَةٍ لَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْاَجْرِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جو شخص ہر رات کو چالیس آیتیں پڑھے گا وہ غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص سو آیتیں پڑھے گا وہ فرمانبرداروں میں لکھا جائے گا اور جو شخص دوسو آیتیں پڑھے گا اس کے ساتھ قرآن جھگڑا نہیں کرے گا او جو شخص پانچ سو آیتیں پڑھے گا اس کے لیے اجر و ثواب کا ایک قنطار لکھا جائے گا۔ ②

① فی اسنادہ یزید الرقاشی وھو ضعیف، وقال النسائی، متروک۔
② فیہ یزید الرقاشی الآنف الذکر وکذلک فیہ یزید بن ابی زیاد وھو متروک۔ وقد سبق رقم 672۔

نَوْعٌ آخَرُ: قِرَاءَةُ خَمْسِينَ آيَةً

ایک دوسری قسم! پچاس آیتوں کی قراءت کا بیان

[700] أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الضَّحَّاكِ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْوَانَ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَا: ثنا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ وَرْدَانَ الْقُرَشِيُّ، ثنا يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ، قَالَ: ذَهَبْتُ أَنَا وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، وَنَاسٌ، مَعَنَا، فَأَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فَقُلْنَا: يَا أَبَا حَمْزَةَ، أَخْبِرْنَا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ قَرَأَ خَمْسِينَ آيَةً لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ أُعْطِيَ قِيَامَ لَيْلَةٍ كَامِلَةٍ، وَمَنْ قَرَأَ مِائَتَيْ آيَةٍ وَمَعَهُ الْقُرْآنُ أَدَّى حَقَّهُ، وَمَنْ قَرَأَ خَمْسَ مِائَةِ آيَةٍ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ أَلْفًا، فَإِنَّ أَجْرَهُ كَمَنْ تَصَدَّقَ بِقِنْطَارٍ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ.

حضرت یزید رقاشی کہتے ہیں کہ میں اور حضرت ثابت بنانی اور کئی لوگ جو ہمارے ساتھ تھے ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ ہم نے کہا: اے ابوحمزہ! آپ ہمیں اس بارے میں بتائیں جو رسول اللہ ﷺ نے رات کے قیام کے بارے فرمایا، تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پچاس آیتیں پڑھے وہ غافلوں میں سے نہیں لکھا جاتا اور جس نے سو آیتیں پڑھیں اسے پوری رات کے قیام کا اجر عطا کیا جاتا ہے اور جس نے دو سو آیتیں پڑھیں اور اس کے ساتھ قرآن ہے تو بلاشبہ اس نے اس کا حق ادا کر دیا اور جس نے پانچ سو آیتیں پڑھیں یہاں تک کہ ایک ہزار پڑھیں تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے قنطار صدقہ کیا ہے حتیٰ کہ اسے صبح ہو جائے۔ [1]

نوٹ:

قنطار ہزار دینار کا ہوتا ہے۔

نَوْعٌ آخَرُ: قِرَاءَةُ ثَلَاثِمِائَةِ آيَةٍ

ایک دوسری نوع: تین سو آیتوں کی قراءت کا بیان

[701] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ، ثنا بَكْرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ

[1] فی سندہ یزید الرقاشی وھو ضعیف قال الحفظ: روی ثنا بعضہ من وجہ آخر بسند صحیح۔ انظر بقیۃ کلامہ فی، الفتوحات الربانیۃ، 3/375-376، وفی الاصل بعد ان سرد الحدیث، والقنطار الف دینار والعبارۃ مقحمۃ من النساخ فحذفتھا واشرت الیھا ھنا۔

بُكَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَمِائَةِ آيَةٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ: يَا مَلَائِكَتِي، نَصَبَ عَبْدِي، أُشْهِدُكُمْ يَا مَلَائِكَتِي أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تین سو آیتیں پڑھیں اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میرے بندے نے مشقت اٹھائی، اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کر دی ہے۔ ①

بَابُ قِرَاءَةِ عَشْرِ آيَاتٍ

دس آیتوں کی قراءت کا بیان

[702] حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصُّورِيُّ، ثنا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ عَشْرَ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے رات کو دس آیتیں پڑھیں اسے غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا۔ ②

بَابُ قِرَاءَةِ أَلْفِ آيَةٍ

ایک ہزار آیتوں کی قراءت کا بیان

[703] حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ، ثنا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ أَبَا سَوِيَّةَ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ ابْنَ حُجَيْرَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)مَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِينَ.

① فی إسنادہ بکر بن یونس بن بکیر الشیبانی الکوفی، وھو ضعیف، کما قال الحافظ فی التقریب۔

② رواہ الحاکم 555/1، وقال: صحیح علی شرط مسلم ووافقہ الذہبی۔ انظر الاحادیث الصحیحۃ، رقم 642۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے ایک ہزار آیات کے ساتھ (رات کو) قیام کیا اسے مقنطرین میں سے لکھا جائے گا۔ (جولوگ قنطار یعنی ایک ہزار دینار خرچ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں)۔ [1]

[704] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ، ثنا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ قَرَاَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَلْفَ آيَةٍ كُتِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ، وَحَسُنَ اُولَئِكَ رَفِيقًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص اللہ کی راہ میں ایک ہزار آیتیں پڑھے اسے قیامت کے دن انبیاء صدیقین اور شھداء اور صالحین کے ساتھ لکھا جاتا ہے اور یہ کیا ہی اچھی رفاقت والے ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو۔ [2]

[705] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَسُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: ذُكِرَ لِي عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ، حَدِيثٌ، فَسَاَلْتُهُ، فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ آيَتَيْنِ كَفَتَاهُ.

حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث ذکر کی۔ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا (کہ آپ نے ارشاد فرمایا) جوشخص رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے گا وہ اسے کافی ہوجائیں گی۔ [3]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ وِتْرِهِ

جب وتروں سے فارغ ہوتو کیا پڑھے؟

[706] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ خَالِدٍ، ثنا

[1] رواه ابو داود رقم 1398 فی الصلاۃ: باب تحزیب القرآن، وابن حبان رقم 662، موارد، و اسناده جید، کما قال الالبانی فی، الاحادیث الصحیحۃ، رقم 642۔

[2] فی اسناده زبان بن قائد ورشدین بن سعد، وهما ضعیفان، کما قال الحافظ فی، التقریب۔

[3] رواه البخاری 9/50 فی فضائل القرآن، وفی ابواب عدة، و مسلم رقم 707 فی صلاة المافرین: باب فضل فاتحة الکتاب و خواتیم سورة البقرة، والترمذی رقم 2884 فی ثواب القرآن: باب ماجاء فی آخر سورة البقرة، وابو داود رقم 1397 فی الصلاة: باب تحزیب القرآن، وابن ماجه رقم 1369 فی اقامة الصلاة: باب ماجاء فیما یرجی ان یکفی من قیام اللیل، واحمد فی، المسند، 4/118 و121 و122۔

سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ: قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَفِي الثَّالِثَةِ: قُلْ هُوَ اللّٰـهُ اَحَدٌ، وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ، يَقُولُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ:)سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا.

حضرتِ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی پہلی رکعت میں

﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾

اور دوسری رکعت میں

﴿قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾

اور تیسری رکعت میں

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾

پڑھتے تھے اور ان (وتروں) کی آخری رکعت میں سلام پھیرتے تھے اور سلام کے بعد تین دفعہ پڑھتے:[1]

﴿سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ﴾

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ

جب اپنے بستر پر آئے تو کیا پڑھے؟

[707] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى خَدِّهِ، ثُمَّ قَالَ:) بِاسْمِكَ اللّٰـهُمَّ اَمُوتُ وَاَحْيَا . وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ:)الْحَمْدُ لِلّٰـهِ الَّذِي اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب اپنے بستر پر آتے تو اپنے ہاتھ کو اپنے رخسار پر رکھتے پھر پڑھتے:

[1] ابو داود رقم 1423 فی الصلاۃ: باب ما یقرا فی الوتر ورقم 1430، والنسائی 3/235 فی قیام اللیل: باب ذکر اختلاف الناقلین لخبر ابی بن کعب فی الوتر، وباب نوع آخر من القراءۃ فی الوتر، وھو حدیث صحیح۔

﴿بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْيَا﴾

''اے اللہ میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔'' (یہاں جینے مرنے سے مراد سونا اور جاگنا ہے)۔ اور جب بیدار ہوتے تو پڑھتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا. وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ﴾

''تمام تر تعریفیں اللہ کی ذات کے لیے ہیں جس نے ہمیں ہماری موت (یعنی نیند) کے بعد ہمیں زندگی دی (یعنی بیدار کیا) اور ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''[①]

[708] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، ثنا اَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا إِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ اَنْ يَقُولَ:)اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، وَلَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ، فَإِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم فرمایا کہ جب وہ اپنے بستر پر آئے تو یہ پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ، وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، وَلَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ﴾

''اے اللہ! میں نے اپنی ذات کو تیرے سپرد کیا اور اپنے چہرے کو تیری ذات کی طرف متوجہ کیا، اور مجھے تیری ذات کا سہارا ہے، اور میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا رغبت رکھتے ہوئے اور خوف کھاتے ہوئے، نہ کوئی جائے پناہ ہے اور نہ ہی جائے نجات تیرے سوا، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی، اور تیرے نبی پر جنہیں تو نے مبعوث فرمایا۔''

---

① رواه البخاری 97/11 فی الدعوات: باب مایقول اذانام، وباب اذابات طاہراً، وابو داؤد رقم 5049 فی الادب۔ باب مایقال عند النوم، والترمذی رقم 3413 فی الدعوات: باب مایدعو به عند النوم، وابن ماجه رقم 3880 فی الدعاء: باب مایدعو به اذاانتبه من اللیل، واحمد فی المسند 385/5 و 397 و 399 و 407۔

سوا گر وہ (سوتے میں) مرگیا تو وہ فطرت پر مرا۔[1]

[709] حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الْجَصَّاصُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعُصْفُرَانِيُّ، ثنا بَشِيرُ بْنُ حَبِيبٍ السَّعْدِيُّ - وَكَانَ لَا بَأْسَ بِهِ - ثنا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمِّهِ حَمْزَةَ: " إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ قُلْ: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِي، طَهِّرْ لِي قَلْبِي، طَيِّبْ كَسْبِي، اغْفِرْ ذَنْبِي نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: جب آپ اپنے بستر پر آئیں تو یہ پڑھیں:

﴿بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، طَهِّرْ لِيْ قَلْبِيْ، طَيِّبْ كَسْبِيْ، اغْفِرْ ذَنْبِيْ﴾

”اے اللہ! میں نے تیرے نام کے ساتھ اپنا پہلو رکھا، تو میرے دل کو پاک کردے، اور میرے کسب کو پاکیزہ کردے، اور میرے گناہوں کی مغفرت فرما۔“[2]

[710] أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ النُّفَيْلِيُّ، ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ يَقُولُ: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِي، بِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنے بستر پر آئے تو اسے اپنے تہ بند سے جھاڑ لے کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ اس کے بعد اس پر کیا چیز آئی پھر وہ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹے پھر پڑھے:

---

[1] رواہ البخاری 11/97 فی الدعوات: باب مایقول اذانام، وباب اذابات طاہراً، وباب النوم علی الشق الایمن، وفی التوحید: باب قول اللہ تعالیٰ: (انزلہ بعلمہ والملائکۃ یشھدون)، و مسلم رقم 2810 فی الذکر: باب ما یقول عند النوم واخذ المضجع، وابو داود رقم 5046 فی الادب: باب مایقول عند النوم، والترمذی رقم 3391 فی الدعوات: باب ما یقال عند النوم، وابن ماجہ رقم 3876 فی الدعا: باب ما یدعو بہ اذا اوی الی فراشہ، واحمد فی المسند 4/285 و 290 و 292 و 296 و 300 و 305، والدارمی رقم 2686 فی الاستئذان: باب الدعاء عند النوم۔

[2] وھو حدیث ضعیف، کما قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 508۔

﴿بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِي، بِكَ اَرْفَعُهُ، إِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ﴾

''اے اللہ! میں نے تیرے ہی نام کے ساتھ اپنے پہلو کو رکھا اور تیرے ہی نام کے ساتھ اسے اٹھاؤں گا اگر تو میری جان کو روک لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر اسے چھوڑ دے تو اس کی اس چیز کے ساتھ حفاظت فرمانا جس کے ساتھ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔''①

[711] اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ:)الْحَمْدُ لِلّٰـهِ الَّذِي اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ(نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو پڑھتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰـهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ﴾

''تمام تر تعریفیں اللہ کی ذات کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمارے لیے کافی ہوا، اور ہمیں ٹھکانا عطا فرمایا، سو کتنے ہی ایسے ہیں جنہیں کوئی کفایت کرنے والا نہیں، اور نہ کوئی ٹھکانہ دینے والا ہے۔''②

[712] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا لُوَيْنٌ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُدِغَ، فَبَلَغَ مِنْهُ مَا شَاءَ اللّٰـهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " اَمَا إِنَّهُ لَوْ قَالَ حِينَ اَمْسَى - اَوْ قَالَ: حِينَ يُمْسِي - اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰـهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ثَلَاثًا لَمْ يَضُرَّهُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کو ڈس لیا گیا تو اسے وہ کچھ (دردو مصیبت) پہنچا جو اللہ نے چاہا۔ سو جب یہ بات حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: سنو! تم میں سے کوئی رات کے وقت اور صبح کے وقت یہ کیوں نہیں تین مرتبہ پڑھ لیتا کہ اسے کوئی نقصان نہ ہو:

① رواه البخاری 107/11 فی الدعوات: باب التعوذ والقراءة عند المنام، وفی التوحید: باب السؤال باسماء الله تعالی، ومسلم رقم 2714 فی الذکر: باب ما یقول عند النوم، والترمذی رقم 3398 فی الدعوات: باب رقم 20، وابو داؤد رقم 5050 فی الدعوات: باب ما یقال عند النوم، وابن ماجه رقم 3874 فی الدعاء: باب ما یدعو به اذا اوی الی فراشه، واحمد فی المسند 246/2 و 283 و 295 و 466 و 432۔

② رواه مسلم رقم 2715 فی الذکر والدعاء: باب ما یقول عند النوم واخذ المضجع، والترمذی رقم 3393 فی الدعوات: باب ما جاء فی الدعاء اذا اوی الی فراشه، وابو داود رقم 5153 فی الادب: باب ما یقال عند النوم، واحمد فی المسند 153/3 و 167 و 253۔

﴿اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾

''میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ اس کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔''[1]

[713] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ اَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، وَاَبِي مَيْسَرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ:)اللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ، وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ، مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ، اللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ، وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب بستر پر آتے تو پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ، وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ، مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ، اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ، وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ﴾

''اے اللہ! بے شک میں تیری کریم ذات کے ساتھ اور تیرے کامل کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے قبضے میں ہے۔ اے اللہ! تو ہی قرض اور گناہ کو ختم کرنے والا ہے۔ اے اللہ! تیرے لشکر کو کوئی شکست نہیں دے سکتا اور نہ تیرے وعدہ کی خلاف ورزی کی جا سکتی ہے، اور نہ کسی کوشش کرنے والے کی کوشش اسے تیری طرف سے نفع دے سکتی ہے۔ پاک ہے تیری ذات اور تیرے ہی لیے تمام تر تعریفیں ہیں۔''[2]

[714] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا اضْطَجَعَ لِلنَّوْمِ: اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کے لیے لیٹتے تو پڑھتے:

---

[1] رواہ مسلم رقم 2709 فی الذکر والدعاء: باب فی التعوذ من سوء القضاء، وابو داود رقم 3898 فی الطب: باب کیف الرقی، واحمد فی المسند 2/290 و 375، والترمذی رقم 3600 فی الدعوات وابن ماجہ رقم 3518 فی الطب: باب رقیۃ الحیۃ والعقرب۔

[2] النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ رقم 770، واسنادہ حسن کما قال فی المجمع 10/123۔

﴿اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ﴾

''اے اللہ! میرے رب تیرے ہی نام کے ساتھ میں نے اپنے پہلو کو رکھا سو تو میرے گناہوں کو بخش دے۔''①

[715] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، قَالَ: كَانَ اَبُو صَالِحٍ يَأْمُرُنَا إِذَا اَرَادَ اَحَدُنَا اَنْ يَنَامَ اَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ يَقُولَ:)اللّٰـهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ، وَرَبَّ الْاَرْضِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ، اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَاَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ(وَكَانَ يَرْوِي ذَلِكَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت سہیل بن ابی صالح سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوصالح ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم میں سے جب کوئی سوئے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹے پھر پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ، وَرَبَّ الْاَرْضِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ﴾

''اے اللہ! آسمانوں کے رب اور زمین کے رب اور عرش عظیم کے رب، اے ہمارے رب! اور ہر شے کے رب! دانے کو اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، تورات، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے میں تجھ سے ہر اس شے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی تیرے قبضے میں ہے تو ہی اول ہے، تیرے سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں، اور تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، اور تو ہی باطن ہے تیرے علاوہ کوئی چیز نہیں، مجھ سے میرا قرض ادا فرما دے اور مجھے تنگدستی سے غنی کر دے۔''

① رواہ مسلم رقم 2713 فی الذکر والدعاء: باب مایقول عند النوم واخذ المضجع، والترمذی رقم 3397 فی الدعوات: باب من الادعیة عند النوم، وابو داود رقم 5051 فی الادب: باب ما یقال عند النوم، وابن ماجہ رقم 3873۔ وفی الحدیث ثلاث سنن عند النوم: احداہا: النوم علی طہارۃ، والثانیۃ: النوم علی الشق الایمن، والثالثۃ: ذکر اللہ تعالیٰ لیکون خاتمۃ عملہ۔

اور وہ (یعنی حضرت ابو صالح) اسے از حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ از حضور نبی کریم ﷺ روایت کرتے ہیں۔ ①

[716] اَخْبَرَنِي اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنِي جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا اَبُو هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ قَالَ: ثنا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِي زُهَيْرٍ الْاَنْمَارِيِّ، قَالَ: كَانَ. . . ح وَاَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْاَشْعَثِ، وَيَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اَبُو مُسْهِرٍ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِي الْاَزْهَرِ الْاَنْمَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ:) اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَاخْسَأْ شَيْطَانِي، وَفُكَّ رِهَانِي، وَثَقِّلْ مِيزَانِي، وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْاَعْلَى نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابو الازہر الانماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ، وَفُكَّ رِهَانِيْ، وَثَقِّلْ مِيزَانِيْ، وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى﴾

"اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے شیطان کو رسوا کر اور میرے گروی رکھے ہوئے کو چھڑوا دے اور میرے (نامہ اعمال کے) میزان کو بھاری کر (اجر وثواب کی زیادتی سے) اور مجھے بلند مرتبہ والوں کی مجلس میں کر دے۔" ②

[717] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا اَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ اَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: " إِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ، وَحِينَ يُدْخَلُ الْمَيِّتُ فِي قَبْرِهِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب تو اپنے بستر پر آئے تو پڑھا کر:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ﴾

اور جب تو اپنے میت کو قبر میں داخل کرے (تب بھی یہی دعا پڑھا کر)۔ ③

---

① رواہ ابو داود، رقم 5054 فی الادب: باب ما یقال عند النوم، واسنادہ حسن، وقد حصنہ النووی فی، کتاب الاذکار، رقم 275 من طبعۃ مکتبۃ دار البیان بدمشق۔

② النسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 769، وھو حدیث موقوف وفیہ زہیر بن معاویۃ سمع ابا اسحاق بعد الاختلاط۔

③ وقال الحافظ: حدیث غریب، وسندہ ضعیف جداً من اجل یزید بن ابان الراوی للحدیث عن انس۔اھ۔

[718] أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يُوسُفَ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، ثنا أَبُو الْأَشْهَبِ، ثنا يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ أَنْ يَقْرَأَ سُورَةَ الْحَشْرِ، وَقَالَ:) إِنْ مُتَّ مُتَّ شَهِيدًا(. أَوْ قَالَ:)مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو وصیت فرمائی کہ جب وہ بستر پر آئے تو وہ سورۂ حشر پڑھا کرے اور فرمایا کہ (یہ پڑھنے پر) اگر تو مر گیا تو شہادت کی موت مرے گا یا فرمایا جنتی ہوگا۔ ①

[719] أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رَزِينٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:)مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا، وَذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ، لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو شخص اپنے بستر پر باوضو آئے اور اللہ عزوجل کا ذکر کرے حتی کہ اسے اونگھ آجائے تو وہ رات کو جس لمحے بھی اٹھے گا اللہ عزوجل سے دنیا و آخرت کی بھلائیوں میں کسی بھلائی کا سوال کرتے ہوئے تو وہ اسے عطا فرمادے گا۔ ②

[720] أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عِيسَى الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا خَلَفُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَبُو الْمُنْذِرِ، ثنا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَالَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي وَسَقَانِي، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ عَلَيَّ، وَأَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ أَنْ تُنْجِيَنِي مِنَ النَّارِ، إِلَّا حَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَحَامِدِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ نَوْعٌ آخَرُ.

① قال الحافظ: اخرجه ابن السنی من طریق اسماعیل بن عیاش، وروایته عن الهجازیین ضعیفة، وهذا منها، وشیخه عبدالله بن عبدالرحمن مکی، وشهر بن حوشب فیه مقال۔ انظر لفتوحات الربانیة، 165/3۔

② فی سنده خلف بن المنذر ذکر ابن ابی حاتم ولم یذکر فیه جرحاً ولا تعدیلاً، وکذلک عبیدالله بن جریر بن جبلة لم اجد له ذکراً فیما الذی من کتب الرجال۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بستر پر آتے وقت یہ پڑھ لے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ عَلَيَّ، وَاَسْاَلُكَ بِعِزَّتِكَ اَنْ تُنْجِيَنِيْ مِنَ النَّارِ﴾

"تمام تر تعریفیں اللہ کی ذات کے لیے ہیں جو مجھے کافی ہوا، اور تمام تر تعریفیں اس اللہ کی ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے کھلایا اور پلایا، اور تمام تر تعریفیں اللہ کی ذات کے لیے ہیں جس نے مجھ پر احسان فرمایا تو مجھے فضیلت عطا فرمائی، اور (اے اللہ) میں تجھ سے تیری عزت کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم سے نجات عطا فرما"

تو اس شخص نے (گویا کہ) تمام مخلوق کی محامد کے ساتھ اللہ عزوجل کی حمد بیان کی۔[1]

[721] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ اَمَرَ رَجُلًا إِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ:)اللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي، وَاَنْتَ تَتَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، إِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَإِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ(. فَقَالَ لَهُ: سَمِعْتَ هَذَا مِنْ عُمَرَ؟ قَالَ: مِمَّنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ، رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عبداللہ بن حارث حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ جب وہ اپنے بستر پر آئے تو پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِيْ، وَاَنْتَ تَتَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، إِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَإِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ﴾

"اے اللہ! تو نے میری جان کو پیدا کیا تو ہی اسے موت دے گا، اس کا مرنا اور جینا تیرے لیے ہی ہے اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرما، اور اگر تو اسے موت دے تو اس کی مغفرت فرمانا، اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔"

[1] رواہ مسلم رقم 2712 في الذكر والدعاء: باب مايقول عند النوم واخذ المضجع۔

تو اس آدمی سے کہا گیا کیا آپ نے یہ (حدیث) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنی تو انہوں نے کہا کہ میں نے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہستی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ ①

[722] حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، وَجَعْفَرُ بْنُ ضَمْرَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مِسْعَرٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ - أَوْ خَطَايَاهُ - شَكَّ مِسْعَرٌ - وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بستر پر (سونے کے لیے) آتے وقت پڑھے:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ﴾

تو اس کے گناہ یا خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر یا سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ ②

[723] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، ثنا ابْنُ بُرَيْدَةَ، ثنا ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي، وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي، وَالَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ، وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ، اللّٰهُمَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ، اللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، وَمَلِيكَ كُلِّ شَيْءٍ، وَلَكَ كُلُّ شَيْءٍ، أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ نَوْعٌ آخَرُ.

① البخاري 173/11 في الدعوات: باب فضل التسبيح، ومسلم رقم 2691 في الذكر والدعاء بمعناه۔

② رواه ابو داود رقم 5058 في الادب: باب مايقال عند النوم، والنسائي في عمل اليوم والليلة، رقم 798 واسناده صحيح۔ كما قال النووي في كتاب الاذكار، رقم 280 طبعة دار البيان بدمشق۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو پڑھتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَاٰوَانِي، وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ، وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ، وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ، اَللّٰهُمَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، وَمَلِيْكَ كُلِّ شَيْءٍ، وَلَكَ كُلُّ شَيْءٍ، اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ﴾

''تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے کفایت کی اور مجھ ٹھکانہ دیا، اور مجھے کھلایا اور اور پلایا، مجھ پر احسان فرمایا تو مجھے فضیلت عطا فرمائی، اور اس ذات نے مجھے عطا کیا تو بہت زیادہ عطا فرمایا، اے اللہ! تیرے لیے ہی تمام تر تعریفیں ہیں ہر حال میں، اے اللہ! ہر شے کے پالنہار اور ہر شے کے مالک، ہر چیز تیرے ہی لیے (قبضۂ قدرت میں) ہے میں تجھ سے آگ کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔''①

[724] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيمٍ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ اَقُولُهُ إِذَا اَصْبَحْتُ وَإِذَا اَمْسَيْتُ. قَالَ: " قُلِ: اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ، اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، قُلْهَا إِذَا اَصْبَحْتَ، وَإِذَا اَمْسَيْتَ، وَإِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ.

حضرت عمرو بن عاصم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کسی ایسی چیز کی خبر دیں جو میں صبح اور شام کو پڑھا کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ) پڑھا کرو۔

﴿اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ﴾

''اے اللہ! غیب اور حاضر کے جاننے والے، زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے، ہر شے کے رب، اور اس کے مالک، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیری ذات کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے۔''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو صبح کرے اور جب تو شام کرے اور جب اپنے بستر پر آئے تو اسے پڑھا کر۔②

---

① تقدم تخریجه برقم 45۔

② حدیث حسن انظر الحدیث السابق رقم 724۔

[725] حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ الْمِصْرِيُّ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ. قَالَ: " قُلِ: اللَّهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں جو میں صبح اور شام کو پڑھا کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو:

﴿اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ﴾

"اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے ہر شے کے پالنے والے اور اس کے مالک، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو صبح کرے اور جب شام کرے اور جب اپنے بستر پر آئے تو اسے پڑھا کر۔[1]

[726] حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ. قَالَ: " قُلِ: اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ". قَالَ:)قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو صبح کرے اور جب شام کرے اور جب اپنے بستر پر آئے تو ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کر:

---

[1] حدیث حسن انظر تخریج الحدیث رقم 724۔

﴿اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ﴾

''اے اللہ! غیب و حاضر کے جاننے والے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ہر شے کے پالنے والے، اور اس کے مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیری ذات کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، میں تیری اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے پناہ مانگتا ہوں۔''①

[727] اَخْبَرَنِي اَبُو عَلِيِّ بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَيْسَرَةَ، ثنا عَمْرُو بْنُ حَكَّامٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِدَعَوَاتٍ، فَقَالَ: " قُلْ إِذَا اَصْبَحْتَ، وَإِذَا اَمْسَيْتَ، وَإِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ: اللّٰـهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ، اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ نَوْعٌ آخَرُ.②

[728] اَخْبَرَنَا اَبُو عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ سَوَاءٍ، عَنْ حَفْصَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اَوَى إِلَى فِرَاشِهِ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ، وَقَالَ:)رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.

زوجہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹتے اور تین مرتبہ پڑھتے:

﴿رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ﴾

''اے میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔''③

[729] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ، قَالَا: ثنا ابْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ سَوَاءٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: كَانَ

① حدیث حسن انظر تخریج الحدیث رقم 724۔
② حدیث صحیح انظر الحدیث رقم 732 الاتی۔
③ رجالہ ثقات۔

رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ، وَقَالَ:) رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ(ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

حضرت حفصہ بن عمر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ پڑھتے:

﴿رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ﴾

''اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔''[1]

[730] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَوَاءٍ، عَنْ حَفْصَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا قَالَتْ:)كَانَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ جَعَلَ كَفَّهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ.

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنے دائیں رخسار مبارک کے نیچے کرتے تھے۔[2]

[731] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ،عَنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَوَاءٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ حَفْصَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا قَالَتْ:) كَانَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ.

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنے دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے اور تین مرتبہ پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادَكَ.﴾

''اے اللہ! مجھے تو اپنے عذاب سے بچانا اس دن جب تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔''[3]

[732] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثنا أَبَانُ، ثنا عَاصِمٌ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَوَاءٍ، عَنْ حَفْصَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ، وَقَالَ:)اللّٰـهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ(ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

---

[1] رجالہ ثقات انظر الحدیث رقم 732۔

[2] رجالہ ثقات انظر الحدیث رقم 732۔

[3] رواہ ابو داود رقم 4045 فی الادب: باب مایقال عند النوم، واحمد فی المسند، 278/6 و 288، وھو حدیث صحیح۔

''حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دائیں ہتھیلی اپنے دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے تھے۔''

بَابُ فَضْلِ مَنْ بَاتَ طَاهِرًا

باوضورات بسر کرنے والے کی فضیلت کا بیان

[733] اَخْبَرَنَا الْبَاغَنْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمَةَ الْخَبَائِرِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيُّ، ثنا سَلَمَةُ اللَّيْثِيُّ، وَشَرِيكُ بْنُ اَبِي نَمِرٍ، قَالَا: ثنا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَنْ بَاتَ عَلَى طَهَارَةٍ، ثُمَّ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ مَاتَ شَهِيدًا نَوْعٌ آخَرُ: إِذَا اَوَى إِلَى فِرَاشِهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو باطہارت (یعنی باوضو) گزارے پھر اسی رات مرجائے تو وہ شہادت کی موت مرے گا۔[1]

[734] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ، ثنا يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زِيَادٍ اَبُو الْمِقْدَامِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ:)اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، وَانْصُرْنِي عَلَى عَدُوِّي، وَاَرِنِي مِنْهُ ثَأْرِي، اللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَمِنَ الْجُوعِ، فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيع نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو یہ پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى عَدُوِّيْ، وَاَرِنِيْ مِنْهُ ثَأْرِيْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَمِنَ الْجُوْعِ، فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ﴾

[1] فی اسنادہ سلیمان بن سلمۃ الجنائزی، قال عنہ ابو حاتم: متروک الحدیث، قال ابن الجنید: کان یکذب۔ انظر ،الجرح والتعدیل، 4/123-124۔و، میزان الاعتدال، 2/209 و 210، فیہ ایضاً یونس بن عطائ، قال فیہ ابن حبان: یروی الاعاجیب لا یجوز الاحتجاج بہ، وقال الالبانی فی، الاحادیث الضعیفۃ، رقم 629: موضوع۔

''اے اللہ! مجھے میری قوت سماعت و بصارت سے نفع عطا فرما، اور ان دونوں کو میرا وارث بنا اور میری میرے دشمن کے خلاف مدد فرما، اور مجھے اس سے میرا بدلہ دکھا، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے قرض کے بوجھ اور فاقے سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ یہ برا ساتھی ہے۔''①

[735] اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَلَّامٍ، حَدَّثَنَا اَبُو سَهْلِ بْنُ دَاوُدَ بْنِ اَسَدٍ، ثنا مُجَاشِعُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَسَّانَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسَدِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰـهِ بْنُ الْحَسَنِ، وَالْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰـهِ، صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ، وَقَالَ: " إِذَا اَخَذْتِ مَضْجَعَكِ فَقُولِي: الْحَمْدُ لِلّٰـهِ الْكَافِي، سُبْحَانَ اللّٰـهِ الْاَعْلَى، حَسْبِيَ اللّٰـهُ وَكَفَى، مَا شَاءَ اللّٰـهُ قَضَى، سَمِعَ اللّٰـهُ لِمَنْ دَعَا، لَيْسَ مِنَ اللّٰـهِ مَلْجَاٌ، وَلَا وَرَاءَ اللّٰـهِ مُلْتَجَاٌ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰـهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ، مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ، الْحَمْدُ لِلّٰـهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا. ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُولُهَا عِنْدَ مَنَامِهِ، ثُمَّ يَنَامُ وَسَطَ الشَّيَاطِينِ وَالْهَوَامِّ فَتَضُرُّهُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ کلمات سکھائے اور ارشاد فرمایا کہ جب تو اپنے بستر پر آئے تو پڑھا کر:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكَافِي، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْاَعْلٰى، حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى، مَا شَاءَ اللّٰهُ قَضٰى، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا، لَيْسَ مِنَ اللّٰهِ مَلْجَاٌ، وَلَا وَرَآءَ اللّٰهِ مُلْتَجَاٌ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ، مَا مِنْ دَآبَّةٍ إِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا﴾

① فی اسنادہ ہشام بن زیاد ابو المقدام، وھو متروک۔ قال الحافظ فی، امالی الاذکار، 3/166 فتوحات: وقع لنا ہذا المقدار من الحدیث عن جماعۃ من الصحابۃ غیر مفید بالنوم، منہ عن جابر عند البزار، ومنہا عن عبداللہ بن الشخیر عندہ وعندہ الطبرانی، ومنہا عن کل عند الحاکم بسند رواتہ ظقات، وھو حدیث حسن، صححہ الحاکم وفیہ نظر لانقطاع فی السند، وفی الباب عن ابی ہریرۃ عند الترمذی وغیرہ، وعن ابن عمر عند الترمذی ایضاً، واللہ اعلم، اھ۔ورواہ الترمذی رقم 3476 فی الدعوات: باب رقم 67 من حدیث حبیب بن ابی ثابت عن عزوۃ عن عائشۃ۔ وقال الترمذی: سمعت محمداً۔ یعنی البخاری۔ یقول: حبیب بن ابی ثابت لم یسمع من عروۃ بن الزبیر شیئاً۔ وقال الحافظ فی، التہذیب، 2/179 بعد نقل کلام الترمذی ہذا؛ وقال ابن ابی حاتم فی کتاب ،المراسیل، عن ابیہ: اہل الحدیث اتفقوا علی ذلک، یعنی عدم سماعہ منہ، واتفاقہم علی شئی ءیکون حجۃ۔ اقول: وللحدیث شواہد یرتقی الی درجۃ الحسن، واللہ اعلم۔

''تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جو کفایت کرنے والی ہے، پاک ہے اللہ تعالیٰ بلند و برتر، مجھے اللہ کافی ہے اور اللہ نے جو چاہا کیا، سن لیا اللہ نے جس نے اسے پکارا، اللہ کے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں اور نہ اللہ کے سوا کوئی جائے التجاء میں نے اللہ کی ذات پر بھروسہ کیا جو میرا اور تمہارا رب ہے، کوئی بھی حیوان ایسا نہیں جس کی پیشانی اس کے قبضۂ قدرت میں نہیں، بلاشبہ میرا رب سیدھی راہ پر ہے، تمام تر تعریفیں اللہ کی ذات کے لیے ہیں جس نے نہ کوئی اولاد بنائی اور نہ اس کی بادشاہی میں اس کا کوئی شریک ہے، اور نہ کوئی عاجزی کی بنا پر اس کا کوئی معاون و مددگار ہے، اور اسی کی خوب خوب بڑائی بیان کرو۔''

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی اسے اپنے سونے کے وقت پڑھے اور پھر وہ شیطانوں اور کیڑے مکوڑوں (ایذاء دینے والی مخلوق) کے درمیان سو جائے تو وہ اسے کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ ①

[736] اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، ثنا جَرِيرٌ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ صَحِبْتُهُ يَنَامُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا حَتَّى يَتَعَوَّذَ مِنَ الْجُبْنِ، وَالْكَسَلِ، وَالسَّآمَةِ، وَالْبُخْلِ، وَسُوءِ الْكِبَرِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں میں جب سے ہوں آپ تب تک نہیں سوتے تھے حتیٰ کہ آپ دنیا سے جدا ہو گئے جب تک آپ بزدلی سے اور سستی سے اور کاہلی سے اور بخیلی سے اور بری بڑائی سے اور اپنے اہل اور مال میں برا منظر دیکھنے سے اور عذاب قبر اور شیطان اور اس کے شرک سے پناہ نہ مانگ لیتے۔ ②

[737] اَخْبَرَنِي ابْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَمَّارٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ: اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ كَانَ يَرْفَعُهُنَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ إِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ مِنَ اللَّيْلِ فَقُلْ:) اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِي إِلَيْكَ، وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ، وَنَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ، اللّٰهُمَّ نَفْسِي خَلَقْتَهَا، لَكَ مَحْيَاهَا وَمَمَاتُهَا، إِنْ قَبَضْتَهَا فَارْحَمْهَا، وَإِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِحِفْظِ الْإِيمَانِ نَوْعٌ آخَرُ.

① فی سندہ انقطاع وبعض رواتہ لم اجد ترجمتہ۔

② فی اسنادہ السری بن اسماعیل، وھو متروک، کما قال الحافظ فی «التقریب»۔ وقال الحافظ کما فی «الفتوحات» 3/169: وقد جاء ہذا الحدیث متفرقاً، فتقدم اولہ من حدیث انس، واما الاستعاذۃ من سوء المنظر فی الاھل والمال فسیاتی فی ادب المسافر، واما الاستعاذۃ من عذاب القبر، ففی اذکار التشھد من طرق واما الاستعاذۃ من سوء الشیطان وشرکہ، ففی حدیث لعبد اللہ ابن عمرو عند احمد وغیرہ۔

حضرت عطاء بن السائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو انہوں نے ایک آدمی سے کہا: کیا میں تجھے کچھ کلمات نہ سکھاؤں اور وہ ان کلمات کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بیان کرتے تھے کہ جب تورات کو اپنے بستر پر آئے تو پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ إِلَيْكَ، وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ، وَنَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ، اَللّٰهُمَّ نَفْسِيْ خَلَقْتَهَا، لَكَ مَحْيَاهَا وَمَمَاتُهَا، إِنْ قَبَضْتَهَا فَارْحَمْهَا، وَإِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِحِفْظِ الْإِيْمَانِ﴾

”اے اللہ! میں نے اپنی جان کو تیرے سپرد کیا اور اپنے چہرے کو تیری ذات کی طرف متوجہ کیا، اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کیا، اور اپنی پیٹھ کو تیری طرف سہارا دیا، میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی، اور تیرے نبی پر جسے تو نے مبعوث کیا۔ اے اللہ! میری جان کو تو نے پیدا کیا اس کا زندہ رہنا اور مرنا تیرے لیے ہے، اگر تو اسے قبض کرلے تو اس پر رحم فرمانا، اور اگر اسے زندہ رکھے تو اس کی ایمان کی حفاظت کے ساتھ حفاظت فرمانا۔“[1]

[738] اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ، قَالَا: ثنا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، - وَقَالَ جَعْفَرٌ عَبْدُ الْحَمِيدِ - عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ مَكْحُولٍ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اَوْ يُمْسِي: اللّٰـهُمَّ إِنِّي اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ، اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰـهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، اَعْتَقَ اللّٰـهُ رُبُعَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَعْتَقَ اللّٰـهُ نِصْفَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا اَعْتَقَ اللّٰـهُ ثَلَاثَةَ اَرْبَاعِهِ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَهَا اَرْبَعًا اَعْتَقَهُ اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ النَّارِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص صبح کو یا شام کو یہ پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ، اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ﴾

[1] فيه عطاء بن السائب اختلط باخرة وسماع ابن فضيل منه بعد الاختلاط۔

''اے اللہ! بلاشبہ میں نے صبح کی میں تیری ذات (کے واحد ہونے) کی گواہی دیتا ہوں، اور میں گواہ بناتا ہوں تیرا عرش اٹھانے والوں کو اور سب فرشتوں کو اور تیری سب مخلوق کو کہ بلاشبہ تو اللہ ہے، تیری ذات کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ حضرت محمد ﷺ تیرے خاص بندے اور تیرے رسول ہیں۔''

تو اللہ تعالیٰ اس کا چوتھائی حصہ جسم کا آگ سے آزاد فرما دیتا ہے اور جس نے یہ دو مرتبہ پڑھا اللہ تعالیٰ اس کا نصف (جسم) آگ سے آزاد فرما دیتا ہے اور جس نے اسے تین مرتبہ پڑھا اللہ تعالیٰ اس کا تین چوتھائی حصہ آگ سے آزاد فرما دیتا ہے اور جس نے اسے چار مرتبہ پڑھا اللہ عزوجل اسے (مکمل طور پر) آگ (یعنی جہنم) سے آزاد فرما دیتا ہے۔[①]

[739] اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زَيْدٍ الْخَطَّابِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰـهِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰـهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قُدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْيٍ، فَاَمَرْتُ فَاطِمَةَ اَنْ تَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَخْدِمُهُ. قَالَ: وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَطْحَنُ وَتَعْجِنُ بِيَدِهَا حَتَّى تَنَفَّطَتْ، فَانْطَلَقَتْ فَاطِمَةُ - وَكَانَ يَوْمَ عَائِشَةَ - فَلَمْ تَجِدِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَجَعَتْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: وَلَمْ يَرْجِعْ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا نَبِيَّ اللّٰـهِ، قَدْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ الْيَوْمَ إِلَيْكَ مِرَارًا تَطْلُبُكَ كُلَّ ذَلِكَ لَا تَجِدُكَ - وَقَالَ: فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)مَا جَاءَ بِهَا الْيَوْمَ إِلَّا حَاجَةٌ(. فَخَرَجَ حَتَّى قَامَ عَلَى الْبَابِ. قَالَ عَلِيٌّ: وَقَدْ اَخَذْتُ اَنَا وَفَاطِمَةُ مَضَاجِعَنَا، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ تَحَرَّكْتُ لِاَقُومَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)كَمَا اَنْتُمَا عَلَى مَضَاجِعِكُمَا(فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا، وَاَدْخَلَ قَدَمَيْهِ بَيْنَهُمَا مِنَ الْبَرْدِ - قَالَ عَلِيٌّ: حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي - فَقَالَ:)مَا جَاءَ بِكِ الْيَوْمَ يَا فَاطِمَةُ(؟ قَالَتْ: طَحَنْتُ الْيَوْمَ يَا رَسُولَ اللّٰـهِ حَتَّى شَقَّ عَلَيَّ وَتَنَفَّطَتْ يَدَايَ، فَاَتَيْتُكَ تُخْدِمُنِي. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ؟(فَقَالَ: قُلْتُ: بَلَى. قَالَ:)إِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَكَبِّرَا اللّٰـهَ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَاهُ

① رواه ابو داود رقم 5069 فی الادب: باب ما يقول اذا اصبح، وهو حديث ضعيف كما قال الالبانی فی ،ضعيف الجامع، رقم 5843۔ قوله: (وقال جعفر بن عبدالحميد) كذا فی الاصل ولعلها مقحمة والله اعلم۔

ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَهُوَ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ(قَالَ عَلِيٌّ: مَا تَرَكْتُهَا مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ابْنُ الْكَوَّاءِ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ قَالَ: وَيْلَكَ، مَا أَكْثَرَ مَا تُعَنِّفُنِي وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ، ذَكَرْتُهَا مِنْ آخِرِ السَّحَرِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں کچھ قیدی آئے تو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ سے خادم طلب کریں۔فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ چکی پیستی تھیں اور اپنے ہاتھوں سے آٹا گوندھتی تھیں حتی کہ ان کے ہاتھوں پر چھالے پڑ گئے سو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گئیں اور یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن تھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی (یعنی بعد نماز عشاء واپس آئے) تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا نبی اللہ! آج آپ کی طرف حضرت فاطمہ کئی مرتبہ آپ سے ملنے آئیں ہر دفعہ انہوں نے آپ کو نہیں پایا۔فرماتے ہیں (حضرت علی) کہ یہ رات بڑی سخت ٹھنڈی تھی تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ آج کسی خاص حاجت کے لیے ہی آئی ہو گی سو آپ ﷺ نکلے حتی کہ (ہمارے) دروازے پر آ کھڑے ہوئے، حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت فاطمہ اپنے بستروں میں جا چکے تھے پس جب آپ نے اجازت طلب کی تو میں نے حرکت کی تا کہ اٹھوں تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے بستروں پر اسی حال میں رہو، سو حضور نبی کریم ﷺ اندر آئے پس آپ ہمارے سرہانے کے پاس بیٹھ گئے اور اپنے قدمین مبارک ہمارے درمیان داخل کیے۔حضرت علی فرماتے ہیں حتی کہ میں نے آپ کے قدمین مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔آپ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! آج تیرا آنا کیسے ہوا؟ تو انہوں (یعنی حضرت فاطمہ) نے عرض کی: یا رسول اللہ! آج میں نے چکی پیسی تو مجھے بہت مشقت اٹھانی پڑی اور میرے ہاتھوں پر چھالے پڑ گئے ہیں میں آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئی تھی کہ آپ مجھے کوئی خدمت گزار دیں گے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تیری راہنمائی ایسی چیز پر نہ کروں جو اس (خادم کے ملنے) سے بہتر ہے۔فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستروں پر جاؤ تو اللہ اکبر چونتیس مرتبہ اور سبحان اللہ تینتیس مرتبہ اور الحمد للہ تینتیس مرتبہ پڑھا کرو یہ اس (تمہارے لیے خادم ملنے) سے زیادہ بہتر ہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے میں نے اسے (پڑھنا) ترک نہیں کیا۔ابن کوا نے کہا: کیا صفین کی رات کو بھی نہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری بربادی ہو تو کتنا زیادہ مجھے ملامت کرتا ہے میں نے صفین کی رات بھی انہیں پڑھنا نہیں چھوڑا میں نے اسے رات کے آخری حصے سحری میں پڑھا تھا۔[1]

[740] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰـهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَخْدِمُهُ خَادِمًا، فَقَالَ

[1] انظر تخریج الحدیث الاتی رقم 740۔

لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)اَلَا اَدُلُّكِ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ(؟ قَالَتْ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ:) تُسَبِّحِينَ اللّٰـهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدِينَ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ(قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا تَرَكْتُهَا مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قِيلَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں خادم مانگنے کے لیے تشریف لائیں تو حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تیری اس چیز پر راہنمائی نہ کروں جو اس سے بہتر ہے وہ کہنے لگیں: وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ عزوجل کی اپنی نیند کے موقع پر تیرا تسبیح پڑھنا ہے تینتیس مرتبہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہنا اور چونتیس مرتبہ الحمد للہ کہنا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے انہیں پڑھنا نہیں چھوڑا ہے۔ کہا گیا کہ کیا صفین والی رات بھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں: جنگ صفین والی رات بھی (یہ کلمات پڑھنا میں نے نہیں چھوڑے)۔ [1]

[741] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَا: ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَصْلَتَانِ، مَنْ يَصْحَبْهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهُمَا يَسِيرٌ، وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ: يُسَبِّحُ اَحَدُكُمْ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا، فَذَلِكَ بِاللِّسَانِ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ، وَبِالْمِيزَانِ اَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ. وَإِذَا اَوَى اَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ يُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَذَلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَاَلْفٌ بِالْمِيزَانِ، فَاَيُّكُمْ يُخْطِيهِ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ وَخَمْسَمِائَةِ خَطِيئَةٍ "؟ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰـهِ، كَيْفَ لَا نُحْصِي هَذَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)يَأْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ ذَلِكَ، فَيُذَكِّرُهُ حَاجَةَ كَذَا وَحَاجَةَ كَذَا، وَإِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ ذَكَّرَهُ حَاجَةَ كَذَا وَحَاجَةَ كَذَا(. قَالَ عَبْدُ اللّٰـهِ بْنُ عَمْرٍو:)وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهُنَّ بِيَدِهِ.

---

[1] رواه البخاري 59/7 في فضائل اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم: باب مناقب علي بن ابي طالب رضی اللہ عنہ، وفي ابواب عدة، و مسلم رقم 2727 في الذكر والدعاء: باب التسبيح اول النهار وعند النوم، والترمذي رقم 3405 في الدعوات: باب ما جاء في التسبيح والتكبير والتحميد عند المنام، وابو داود رقم 2988 و 2989 في الخراج: باب بيان مواضع قسم الخمس وسهم ذي القربى، ورقم 5062 في الادب: باب في التسبيح عند النوم، واحمد في المسند 1/96 و 107 و 136 و 146۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو عادتیں ایسی ہیں جو بھی انہیں اختیار کرے گا جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں بڑی آسان ہیں اور ان دونوں پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ تم میں سے ہر ایک کا ہر نماز کے بعد دس دفعہ (تسبیح) سبحان اللہ پڑھنا، اور دس دفعہ الحمدللہ پڑھنا اور دس دفعہ اللہ اکبر کہنا ہے یہ زبان پر تو ایک سو پچاس ہیں اور میزان پر پندرہ سو ہیں، اور جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہے، تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ یہ زبان پر تو سو ہیں اور میزان پر ایک ہزار۔ سو تم میں سے کون ایسا ہے جو ہر روز پندرہ سو غلطیاں کرتا ہے تو ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اسے کیسے گن کر نہیں رکھیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کس کے پاس اس وقت شیطان آتا ہے اور اسے اس کی فلاں اور فلاں حاجتیں یاد کراتا ہے اور جب وہ اپنے بستر پر آتا ہے تو اسے اس کی وہ وہ حاجت یاد کرا دیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے (یعنی انگلیوں سے) ان کو شمار کر رہے ہیں۔ [1]

بَابُ مَا يَقُولُ مَنِ ابْتُلِيَ بِالْأَهْوَالِ يَرَاهَا فِي مَنَامِهِ

جو شخص اپنی نیند میں خوفناک چیزیں دیکھے تو وہ کیا پڑھے؟

[742] أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، ثنا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَكَا إِلَيْهِ أَهَاوِيلَ يَرَاهَا فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: "إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ.

حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے اپنی نیند میں ڈراونی چیزیں دیکھنے کی آپ سے شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو اپنے بستر پر آئے تو یہ پڑھا کر:

﴿أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ﴾

---

[1] رواہ ابو داود رقم 5065 فی الادب: باب فی التسبیح عند النوم، والترمذی رقم 3407: باب رقم 65، والنسائی 3/74 و 75 وفی السهو: باب عدد التسبیح بعد التسلیم، واحمد فی المسند، 2/160 و 205، وابن ماجه رقم 926 فی اقامة الصلاة: باب ما یقال بعد التسلیم، وابن حبان رقم 2343، موارد، فی الأذکار: باب ما یقول من الذکر بعد الصلاة، وقال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح، وهو کما قال۔

"میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ اس کے غضب اور اس کی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔"①

بَابُ مَا يَسْأَلُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ مِنَ الرُّؤْيَا

آدمی جب اپنے بستر پر آئے تو کیسے خوابوں کی تمنا کرے؟

[743] أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَجَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، ح وَحَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، ثنا عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا أَرَادَتِ النَّوْمَ تَقُولُ:)اللّٰـهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رُؤْيَا صَالِحَةً، صَادِقَةً غَيْرَ كَاذِبَةٍ، نَافِعَةً غَيْرَ ضَارَّةٍ(وَكَانَتْ إِذَا قَالَتْ هَذَا قَدْ عَرَفُوا أَنَّهَا غَيْرُ مُتَكَلِّمَةٍ بِشَيْءٍ حَتَّى تُصْبِحَ، أَوْ تَسْتَيْقِظَ مِنَ اللَّيْلِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ جب سونے کا ارادہ کرتیں تو پڑھتیں:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ رُؤْيَا صَالِحَةً، صَادِقَةً غَيْرَ كَاذِبَةٍ، نَافِعَةً غَيْرَ ضَارَّةٍ﴾

"اے اللہ! بلاشبہ میں تجھ سے نیک سچے خواب کا سوال کرتی ہوں جو جھوٹا نہ ہو کفایت کرنے والا نفع مند ہو نقصان دینے والا نہ ہو۔"②

[744] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ حِينَ يَنَامُ، وَهُوَ وَاضِعٌ يَدَهُ عَلَى خَدِّهِ الْأَيْمَنِ، وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ مَيِّتٌ فِي لَيْلَتِهِ تِلْكَ:)اللّٰـهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، أَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اللّٰـهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ

① قال الالبانی فی، الاحادیث الصحیحة، رقم 264: وہذا اسند رجالہ ثقات غیر ابی ہشام واسمہ محمد بن محمد بن یزید الرفاعی العجلی۔ قال الذہبی: قال البخاری: رایتہم مجمعین علی ضعفہ۔اہ۔ثم اورد شواہد للحدیث فیرتقی لدرجة الحسن۔

② قال الحافظ: موقوف صحیح الاسناداہ۔

بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت سوتے تو آپ اپنے ہاتھ کو اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھے ہوتے تھے اور آپ پر خیال فرماتے کہ آپ نے اسی رات کو وصال کر جانا ہے تو آخر میں یہ پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ﴾

"زوجہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اس شخص کے متعلق جو اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے پھر وہ (جماع کرنے میں) سست پڑ جاتا ہے کیا اس پر غسل لازم ہے؟ (یعنی نامکمل جماع کرنے پر) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گھر میں تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں بھی ایسا کرتا ہوں اور یہ بھی (یعنی حضرت عائشہ) پھر ہم غسل کرتے ہیں۔"①

[745] أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ، فَقَالَ الْمَلَكُ: اللَّهُمَّ اخْتِمْ بِخَيْرٍ، وَقَالَ الشَّيْطَانُ: اخْتِمْ بِشَرٍّ، فَإِنْ ذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ نَامَ، بَاتَ الْمَلَكُ يَكْلَؤُهُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی جب اپنے بستر پر آتا ہے تو فرشتہ اور شیطان اس کی طرف لپکتے ہیں فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! بھلائی کے ساتھ ختم کر اور شیطان کہتا ہے: اے اللہ! شر کے ساتھ ختم کر، سو اگر اس نے اللہ عزوجل کا ذکر کیا پھر سو گیا تو فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔②

---

① رجاله ثقات، ورواه من حديث ابو هريرة رضى الله عنه، مسلم رقم 2713 فى الذكر: باب ما يقول عند النوم واخذ المضجع، وابو داود رقم 5051 فى الادب: باب ما يقول عند النوم، والترمذى رقم 3397 فى الدعوات: باب من الادعية عند النوم، وابن ماجه رقم 3873 فى الدعاء: باب ما يدعو به اذا اوى الى فراشه، واحمد فى المسند، 2/381 و 404 و 532 وتقدم الحديث برقم 715۔

② وقال الهيثمى فى المجمع، 10/120: رواه ابو يعلى ورجاله رجال الصحيح غير ابراهيم بن السامى وهو ثقة۔ ورواه النسائى فى عمل اليوم والليلة، مطولاً برقم 853 والحاكم 1/548 وصححه ووافقه الذهبى وابن حبان رقم 2362 موارد۔

[746] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُوسَى، ثنا هِلَالُ بْنُ حَقٍّ، - قَدِيمُ السَّمَاعِ مِنَ الْجُرَيْرِيِّ - عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ رَجُلَيْنِ، مِنْ بَنِي حَنْظَلَةَ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ، فَيَقْرَأُ سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ، إِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَلَكًا لَا يَدَعُ شَيْئًا يَقْرَبُهُ وَيُؤْذِيهِ حَتَّى يَهُبَّ مِنْ نَوْمِهِ مَتَى هَبَّ.

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان آدمی اپنے بستر پر آتا ہے پس وہ اللہ عزوجل کی کتاب سے کوئی سورت پڑھتا ہے جب اپنے بستر پر لیٹتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے تو وہ (فرشتہ) کسی چیز کو نہیں چھوڑتا جو اس کے قریب آئے اور اس کو اذیت دے حتی کہ وہ اپنی نیند سے جاگ جائے جب بھی جاگے۔ ①

بَابُ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ عَلَى غَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ عزوجل کے ذکر کے بغیر سونا مکروہ ہے

[747] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)مَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ، إِلَّا كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تِرَةٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بستر پر لیٹے اور اللہ عزوجل کا ذکر نہ کرے تو اللہ عزوجل کی طرف سے وہ اس کے لیے (سونا بغیر ذکر الٰہی سے) باعث حسرت ہوگا۔ ②

---

① رواه الترمذی رقم 4304 فی الدعوات: باب سؤوال الثبات فی الامر، واحمد فی ،المسند، 4/125 فی اسناده جهالة الرجل من بنی حنظلة، وضعف اسناده النووی فی ،الاذکار، رقم 287 من طبعتنا۔ مکتبة دار البیان بدمشق، وقال الالبانی فی ،ضعیف الجامع، رقم 5222: الحدیث ضعیف۔

② رواه ابو داود رقم 4856 فی الادب: باب کراهیة ان یقوم الرجل من مجلسه ولا یذکر الله، ورقم 5059 فی الادب: باب مایقال عند النوم، واسناده حسن۔ انظر، الاحادیث الصحیحة، رقم 78۔

بَابُ مَا يَقُولُ مَنْ يَفْزَعُ فِي مَنَامِهِ

جو اپنی نیند میں ڈر جائے وہ کیا پڑھے؟

[748] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَكَا إِلَيْهِ اَنَّهُ يَفْزَعُ فِي مَنَامِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا اَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَاَنْ يَحْضُرُونِ ". فَقَالَهَا، فَذَهَبَ عَنْهُ. فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُعَلِّمُهَا مَنْ اَطَاقَ الْكَلَامَ مِنْ وَلَدِهِ، وَمَنْ لَمْ يُطِقْ كَتَبَهَا فَعَلَّقَهَا عَلَيْهِ.

حضرت عمرو بن شعیب از والد خود از جد خود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور اس نے اپنے نیند میں ڈر جانے کی آپ سے شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو اپنے بستر پر آئے تو پڑھا کر:

﴿اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَاَنْ يَحْضُرُونِ﴾

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ اس کے غضب سے اور اس کی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور یہ کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔''

سو جب اس آدمی نے یہ دعا پڑھی تو اس کی (ڈرنے والا) شکایت دور ہوگئی۔ حضرت عبداللہ اپنی اولاد میں سے جو بھی بولنے کے قابل ہوتا اسے یہ کلام سکھاتے اور جو بولنے کے قابل نہ ہوتا لکھ کر اس کے گلے میں لٹکا یا دیتے۔[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اَصَابَهُ الْاَرَقُ

جسے نیند نہ آنے کی بیماری ہو وہ کیا کرے؟

[749] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَاثَةَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ اَبِيهِ

[1] رواہ احمد فی المسند، 2/181، وابو داود رقم 3893 فی الطب: باب کیف الرقی والترمذی رقم 3519 فی الدعوات: باب رقم 96، وفیہ عنعنة ابن اسحاق، ولکن لہ شاہد من حدیث انس رواہ مالک فی الموطا، فالحدیث حسن بہ۔ ناظر، الاحادیث الصحیحة، رقم 264۔

مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَقًا اَصَابَنِي، فَقَالَ: قُلِ اللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُومُ، وَهَدَأَتِ الْعُيُونُ، وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّومٌ، لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، اَهْدِئْ لَيْلِي، وَاَنِمْ عَيْنِي " فَقُلْتُهَا، فَاَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِّي مَا كُنْتُ اَجِدُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیند نہ آنے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو:

﴿اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُومُ، وَهَدَأَتِ الْعُيُونُ، وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّومٌ، لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، اَهْدِئْ لَيْلِي، وَاَنِمْ عَيْنِي﴾

"اے اللہ! تارے ڈوبنے لگے اور آنکھیں تکنے لگیں اور تو زندہ قائم رہنے والا ہے تجھے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے، اے زندہ، اے قائم رکھنے والے! رات کو ہدایت دے اور میری آنکھوں کو سلا دے۔"

سو میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ عزوجل نے میری تکلیف دور فرمادی۔ ①

[750] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ:)اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُؤَرَّقُ - اَوْ اَصَابَهُ اَرَقٌ - فَشَكَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَعَوَّذَ عِنْدَ مَنَامِهِ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ، وَمِنْ غَضَبِهِ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَاَنْ يَحْضُرُونِ.

حضرت محمد بن محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو نیند آتی نہ تھی یا نیند نہ آنے کی انہیں کچھ تکلیف ہوگئی تو انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے شکایت کی تو آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ اپنے نیند کے وقت پر پناہ مانگا کریں۔

﴿اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ، وَمِنْ غَضَبِهٖ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَحْضُرُوْنِ.﴾

① قال الحافظ: حديث غريب اخرجه ابن السنى، وابو احمد بن عدى فى ،الكامل، والطبرانى فى ،الكبير، تفرد به عمرو بن الحصين الحرانى، وهو مظلم الحديث، وحدث عن الثقات بمناكير لا يرويها غيره۔ اه۔ وقال ابن ابى حاتم: سمع منه ابى وترك الحديث عنه هو وابو زرعة۔ وقال الدار قطنى: متروك الحديث وشيخه [محمد بن عبدالله] بن علاثة مختلف فيه، وقد افرط فيه الازدى فى ،كتاب الضعفاء، فكذبه قال الخطيب: ولعله وقعت له احاديث من رواية عمرو بن الحصين عنه، وكان كذابا فضنها لابن علاثة، والعلم عندالله۔ اه۔ ،الفتوحات، 177/3۔ قلت: وذكر الذهبى الحديث فى ،الميزان، وعده من مناكير عمرو بن الحصين۔

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ اس کے غصہ سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے یہ کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔''①

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ

جب کوئی رات کو جاگ جائے تو کیا پڑھے؟

[751] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ، ثنا جُنَادَةُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ، حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، رَبِّ اغْفِرْ لِي، إِلَّا غَفَرَ لَهُ، فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّاَ قُبِلَتْ صَلَاتُهُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو نیند میں دھڑک کر جاگ جائے تو وہ پڑھے:

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ. وَلَهُ الْحَمْدُ. وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. سُبْحَانَ اللّٰهِ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ. وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. رَبِّ اغْفِرْ لِي﴾

''اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تر تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے، پاک ہے اللہ کی ذات اور تمام تر تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اور نہیں ہے کوئی لائق عبادت اللہ کے سوا اور اللہ بہت بڑا ہے، اور نہیں ہے گناہ سے پھرنے اور نیکی کرنے کی قوت سوائے اللہ بلند عظمت والے کی توفیق کے، اے میرے رب! مجھے بخش دے۔''②

تو اس کی بخشش کردی جاتی ہے سو اگر وہ اٹھ کر وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوتی ہے۔

---

① قال الالبانی فی، الاحادیث الصحیحة، رقم 264: رجاله ثقات غیر شیخه علی بن محمد بن عامر فلم اعرفه، ولکن یشهد له حدیث محمد بن اسحاق عن عمرو بن شعیب عن ابیه۔ انظر الفتوحات 3/179۔ اھ۔

② رواه البخاری 3/33 فی التهجد: باب فضل من تعار من اللیل فصلی، والترمذی رقم 3411 فی الدعوات: باب ماجاء فی الدعاء اذا انتبه من اللیل، وابوداود رقم 5060 فی الادب: باب اذا تعار من اللیل۔ وابن ماجه رقم 3878 واحمد فی، المسند، 5/313۔

[752] اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰـهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيُّ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ اَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَآتِيهِ بِوَضُوئِهِ وَطَهُورِهِ لِحَاجَتِهِ، وَكَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُولُ:) سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ الْهَوِى(. ثُمَّ يَقُولُ:)سُبْحَانَ اللّٰـهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْهَوِى(يَعْنِي الطَّوِيلَ مِنَ اللَّيْلِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ربیعہ بن کعب الاسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزارتا تھا میں رات کو آپ کے وضو اور استنجا کے لیے پانی لاتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے تو پڑھتے:

﴿سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهِ الْهَوٰى﴾

''پاک ہے اللہ کی ذات اور اسی کی حمد ہے، پاک ہے میرا رب اور اسی کی حمد ہے حقیقت میں۔''

پھر پڑھتے:

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْهَوٰى﴾

''پاک ہے اللہ کی ذات جو پالنہار ہے تمام جہانوں کا، پاک ہے اللہ کی ذات جو پالنہار ہے تمام جہانوں کا حقیقت میں۔'' یعنی رات کو دیر تک۔ ①

[753] اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ بَشَّارٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ زَرْبِيٍّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ ثَوْرٍ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:)إِذَا رَدَّ اللّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ نَفْسَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَسَبَّحَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ وَدَعَاهُ تَقَبَّلَ مِنْه نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت جبیر بن ثور سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب اللہ عزوجل اپنے مسلمان بندے کی جان رات کو لوٹا دے تو وہ اس کی تسبیح بیان کرے اور اس سے مغفرت طلب کرے اور اس سے دعا کرے تو اس سے قبول کی جائے گی۔ ②

① رجالہ ثقات غیر ان الولید بن مسلم مدلس رواہ النسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 862 وابن ماجہ رقم 3879 واحمد فی، مسند، 4/57 رواہ مسلم رقم 489 وابو داود رقم 1320 والترمذی فی جامع الدعوات رقم 3416 مختصراً۔

② فی اسنادہ سعید بن زربی، وھو منکر الحدیث کما قال الحافظ فی ،،لتقریب،، وقد ضعف الحدیث الامام النووی فی، کتاب الاذکار، رقم 301 من طبعتنا، مکتبۃ دار البیان بدمشق وقال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 817: الحدیث ضعیف جداً۔

[754] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:)يَطْلُعُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَطَلَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ تَنْطِفُ لِحْيَتُهُ مَاءً مِنْ وُضُوئِهِ، مُتَعَلِّقٌ نَعْلَيْهِ فِي يَدِهِ الشِّمَالِ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ(. فَطَلَعَ ذَلِكَ الرَّجُلُ عَلَى مِثَالِ مَرْتَبَةِ الْأُولَى، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ(. فَطَلَعَ ذَلِكَ الرَّجُلُ عَلَى مِثْلِ مَرْتَبَةِ الْأُولَى، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ: إِنِّي غَاضَبْتُ أَبِي، فَأَقْسَمْتُ أَنْ لَا أَدْخُلَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُؤْوِيَنِي إِلَيْكَ حَتَّى يَحِلَّ يَمِينِي فَعَلْتَ. قَالَ: نَعَمْ. قَالَ أَنَسٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَاتَ مَعَهُ لَيْلَةً أَوْ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمْ يَرَهُ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً، غَيْرَ أَنَّهُ إِذَا انْقَلَبَ إِلَى فِرَاشِهِ ذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبَّرَ حَتَّى يَقُومَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَيُسْبِغَ الْوُضُوءَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: غَيْرَ أَنِّي لَا أَسْمَعُهُ يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا، فَلَمَّا مَضَتِ الثَّلَاثُ اللَّيَالِي كِدْتُ أَحْقِرُ عَمَلَهُ، قُلْتُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي غَضَبٌ وَلَا هِجْرَةٌ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فِي ثَلَاثِ مَجَالِسَ: يَطْلُعُ الْآنَ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ(، فَطَلَعْتَ أَنْتَ تِلْكَ الثَّلَاثَ مَرَّاتٍ، فَأَرَدْتُ آوِي إِلَيْكَ، فَأَنْظُرُ عَمَلَكَ، فَلَمْ أَرَكَ تَعْمَلُ كَثِيرَ عَمَلٍ، فَمَا الَّذِي بَلَغَ بِكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتَ. فَانْصَرَفْتُ عَنْهُ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ دَعَانِي، فَقَالَ: مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتَ، غَيْرَ أَنِّي لَا أَجِدُ فِي نَفْسِي غِلًّا لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَلَا أَحْسُدُهُ عَلَى خَيْرٍ أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: وَهَذِهِ الَّتِي بَلَغَتْ بِكَ، وَهِيَ الَّتِي لَا يُطِيقُ مُطِيقٌ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اس دوران کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: ابھی ایک آدمی آئے گا جو اہل جنت سے ہوگا تو انصار کرام میں سے ایک آدمی نمودار ہوا اس کی داڑھی سے وضو کے

پانی کے قطرے گر رہے تھے اس کے بائیں ہاتھ میں جوتے لٹک رہے تھے سو جب اگلا دن آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا تو وہی آدمی اسی پہلی والی صورت میں نمودار ہوا پھر جب اس سے اگلا دن آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا تو وہی شخص پہلی والی صورت وشکل میں نمودار ہوا۔ پس جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے گئے اس سے کہا کہ مجھ سے میرے والد ناراض ہیں سو میں نے قسم اٹھائی ہے کہ میں اس کے پاس تین راتوں تک نہ جاؤں گا اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے اپنے پاس تین رات تک پناہ دے دیں حتی کہ میری قسم پوری ہو جائے اس آدمی نے کہا: ٹھیک ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا کہ انہوں نے اس آدمی کے ساتھ ایک رات یا تین راتیں گزاریں تو انہوں نے اس آدمی کو رات کو سوائے ایک ساعت کے قیام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ سوائے اس کے کہ جب وہ اپنے بستر پر آتا تو اللہ عزوجل کا ذکر کرتا اور اس کی بڑائی بیان کرتا حتی کہ وہ نماز فجر کے لیے اٹھتا پس اچھے طریقے سے وضو کرتا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے سوائے اس نیکی کے کچھ بھی نہیں سنا پس جب تین راتیں گزر گئیں تو قریب تھا کہ میں اس کے عمل کو حقیر جانتا میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! بلاشبہ میری اور میرے والد کے درمیان کوئی ناراضگی نہیں اور نہ لاتعلقی ہے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو تیرے متعلق تین مرتبہ مجلسوں میں فرماتے سنا کہ ابھی تم پر ایک جنتی شخص نمودار ہوگا تو تینوں مرتبہ تو ہی نمودار ہوا سو میں نے ارادہ کیا کہ میں تیرے پاس ٹھکانہ رکھوں تیرا عمل دیکھوں تو میں نے تجھے کوئی زیادہ عمل کرتے نہیں دیکھا تو اس مرتبہ تک کیسے پہنچا جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا؟ تو اس آدمی نے کہا: وہ کچھ عمل بھی نہیں سوائے اس کے جو تو نے دیکھا پس میں اس کے پاس سے ہٹ آیا سو جب میں واپس لوٹا تو اس نے مجھے بلایا پس کہا کہ میرا عمل وہی ہے جو تو نے دیکھا سوائے اس کے کہ میں اپنے دل میں کینہ نہیں رکھتا مسلمانوں میں سے کسی ایک کے لیے بھی، اور نہ میں کسی کی اچھائی پر حسد کرتا ہوں، جو اسے اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہی وہ عمل ہے جس کے ذریعے تو اس مقام تک پہنچا اور یہی وہ چیز ہے جس کی کوئی طاقت رکھنے والا طاقت نہیں رکھتا۔ ①

[755] حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ هِشَامٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَرَّانِيُّ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ الْجَهْمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا نَامَ الْعَبْدُ عَلَى فِرَاشِهِ - أَوْ عَلَى مَضْجَعِهِ مِنَ الْأَرْضِ الَّتِي هُوَ فِيهَا - فَانْقَلَبَ فِي لَيْلَتِهِ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ أَوْ جَنْبِهِ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ

① رواه احمد فی المسند، 3/166 و 356 و 380، قال الحافظ العراقی فی تخریج الاحیاء، 3/187: رواه احمد باسناد صحیح علی شرط الشیخین، ورواه البزار، وسمی الرجل فی روایة له سعداً، وفیها ابن لهیعة۔

الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا لَمْ يَنْسَنِي فِي هَذَا الْوَقْتِ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ رَحِمْتُهُ، وَغَفَرْتُ لَهُ ذُنُوبَهُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے بستر پر یا زمین پر اپنے سونے کی جگہ پر سوتا ہے تو وہ اس پر رات کو اپنے پہلو بدلے دائیں یا بائیں تو یہ پڑھے:

﴿أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کی ذات کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے حقیقی بادشاہی ہے، وہی زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ رہنے والا ہے اسے موت نہیں آتی، اسی کے دست قدرت میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو یہ مجھے اس وقت بھی نہیں بھولا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ بے شک میں نے رحم کیا اور میں نے اس کے گناہوں کو معاف کر دیا۔ [1]

[756] أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى السَّاجِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ ح أنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أنا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيدِ ح قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، ثنا سَعِيدٌ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، - كَذَا قَالَ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: (لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي، وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا، وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي، وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو پڑھتے:

[1] فی اسنادہ یعقوب بن الجهم قال ابن عدی: البلاء منه۔

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ، وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا، وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِيْ، وَهَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ﴾

''تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، پاک ہے تیری ذات اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتا ہوں، اور تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما، اور میرے دل کو ٹیڑھا نہ کرنا اس کے بعد کہ تو نے مجھے ہدایت دے دی، اور مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا فرما بے شک تو عطا فرمانے والا ہے۔''①

[757] أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ رَحِيمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو الْأَحْوَصِ، ثنا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، ثنا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَامِرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ - يَعْنِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ:)لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ آپ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو پڑھتے:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ﴾

''سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے کوئی لائق عبادت نہیں، وہ اکیلا ہے زبردست ہے آسمانوں اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے ان کا رب ہے غالب بخشنے والا۔''②

[758] أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَدْعُو، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)لَقَدْ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِاسْمِهِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ نَوْعٌ آخَرُ.

---

① رواہ ابو داود رقم 5061 فی الادب: باب ما یقول الرجل اذا تعار من اللیل، وفی اسنادہ عبداللہ بن الولید التجیبی البصری، وھو لین الحدیث، کما قال الحفظ فی التقریب، وباقی رجالہ ثقات ومع ذلک فقہ صححہ ابن حبان رقم 2359 والحاکم 1/540 ووافقہ الذہبی۔

② رواہ النسائی فی عمل الیو واللیلۃ، رقم 764، وہو حدیث صحیح کما قال الالبانی فی، صحیح الجامع، رقم 4569۔

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو یہ دعا کر رہا تھا:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللهُ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾

''اے اللہ! میں تیری ذات سے سوال کرتا ہوں تیرے نام پاک کے ساتھ کہ بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اللہ ہے وہ ذات کہ تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، تو اکیلا ہے بے نیاز ہے جس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔''

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی نے اللہ عزوجل کے اس نام مبارک کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس کے ساتھ دعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے۔[1]

[759] اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْعَاصِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا ابْنُ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا اَقُودُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:)يَا عُقْبَةُ، اَلَا اُعَلِّمُكَ مِنْ خَيْرِ سُورَتَيْنِ قَرَاَ بِهِمَا النَّاسُ؟(قُلْتُ: بَلَى، بِاَبِي وَاُمِّي اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: فَقَرَاَ عَلَيَّ: قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ. قَالَ: فَلَمَّا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ - صَلَاةُ الصُّبْحِ - قَرَاَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ مَرَّ بِي، فَقَالَ:)كَيْفَ رَاَيْتَ يَا عُقْبَةُ، اقْرَاْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اس دوران کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کو لے کر جا رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عقبہ! کیا میں تجھے دو بہترین سورتیں نہ سکھاؤں جن دو کی لوگوں نے قراءت کی ہو؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھ پر

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾

اور

[1] رواہ ابو داود رقم 1492 فی الصلاۃ: باب الدعاء، والترمذی رقم 3471 فی الدعوات: باب ما جاء فی جامع الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، واحمد فی المسند 5/360، وابن ماجہ رقم 3857 فی الدعاء: باب اسم اللہ الاعظم، وھو حدیث صحیح۔ وصححہ ابن حبان رقم 2383، موارد، والحاکم 1/504 ووافقہ الذہبی۔

﴿وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾

پڑھیں۔ پس جب نماز صبح کی اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے انہی دو سورتوں کی تلاوت کی پھر میرے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے عقبہ! تو نے کیسے دیکھا؟ ان دونوں سورتوں کو سوتے اور اٹھتے وقت پڑھا کر۔ ①

[760] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنِ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُولُ:)اللّٰـهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، اَنْتَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللّٰـهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ، اَنْتَ إِلٰهِي، لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز کے لیے اٹھتے تھے تو پڑھتے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، اَنْتَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ، اَنْتَ إِلٰهِي، لَا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ﴾

"اے اللہ! تیرے لیے ہی تمام تر تعریفیں ہیں تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور جو ان کے درمیان ہے تو حق ہے اور تیرا فرمان حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے ہی لیے فرمانبردار ہوں اور تیری ہی ذات پر میں نے بھروسہ کیا، اور تیری ہی طرف میں نے رجوع کیا اور تیری مدد کے ساتھ میں نے جھگڑا کیا، اور فیصلہ تیری ہی طرف سے ہے سو بخش دے

① مسلم رقم 814 فی صلاۃ المسافرین: باب فضل قراءۃ المعوذتین، وابو داود رقم 1462 فی الصلاۃ: باب فی المعوذتین، والترمذی رقم 2904 و 2905 فی ثواب القرآن: باب ماجاء فی المعوذتین، والنسائی 2/158 فی افتتاح الصلاۃ: باب القراءۃ فی الصبح بالمعوذتین وباب الفضل فی قرائۃ المعوذتین و 8/251-254 الاستعاذۃ فی فاتحہ، واحمد فی المسند، 4/144 و 150 و 151 و 152 و 153 و 155 و 158 و 201 انظر روایت الحدیث فی، جامع الاصول، رقم 6270۔

میرے لیے جو میں نے آگے کیا اور جو میں نے پیچھے کیا، اور جو میں نے پوشیدہ طور پر کیا اور جو علانیہ طور پر کیا، تو ہی میرا معبود (برحق) ہے تیری ذات کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔“①

[761] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ جُعْثُمٍ، حَدَّثَنِي الْأَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَازِيُّ، حَدَّثَنِي شَرِيقٌ الْهَوْزَنِيُّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَسَأَلْتُهَا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَتْ: " كَانَ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا، وَحَمِدَ عَشْرًا، وَقَالَ:)سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ(عَشْرًا، وَقَالَ:)سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ(عَشْرًا، وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا، وَهَلَّلَ عَشْرًا، وَقَالَ:)اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا، وَضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ(عَشْرًا، ثُمَّ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت شریق الھوزنی کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو میں نے ان سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو کس چیز سے ابتداء کرتے تھے آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو دس دفعہ ﴿الله اکبر﴾ اور دس دفعہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ اور دس دفعہ ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ﴾ اور دس ہی دفعہ ﴿سُبْحَانَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسَ﴾ اور دس دفعہ ﴿اَسْتَغْفِرُ اللهَ﴾ اور دس دفعہ ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ﴾ اور دس دفعہ

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا. وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾

”اے اللہ بلاشبہ میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی تنگی سے اور قیامت کے دن کی تنگی سے۔“

پھر آپ نماز پڑھنا شروع کر دیتے۔②

---

① رواه البخاری 3/2-4 فی قیام اللیل: باب التهجد، وفی التوحید: باب قوله تعالی: (یریدون ان یبدلوا کلام الله)، ومسلم رقم 769 فی صلاة المسافرین: باب الدعاء فی صلاة اللیل وقیامه، وابو داود رقم 771 فی الصلاة: باب ما جاء ما یستفتح به الصلاة من الدعاء۔ والترمذی رقم 3418 فی الدعوات: باب ما جاء فی الدعاء عند افتتاح الصلاة باللیل۔

② رواه ابو داود رقم 5085 فی الادب: باب مایقول اذا اصبح، والنسائی 284/8 فی الاستعاذة: باب الاستعاذة من ضیق المقام یوم القیامة، وفی، عمل الیوم واللیلة، رقم 871، وابن ماجه رقم 1356، وابن رقم 649، موارد۔ فی اسناده بقیة بن الولید وهو وان کان مدلساً عن الضعفاء لکن هذا اذا لم یصرح بالسماع وهو هنا قد صرح به، بید ان ابا حاتم الرازی قال: ان بقیة کان یروی عن شیوخ مالم یسمعه، فیظن اصحابه انه سمعه، فیرون عنه تلک الاحادیث ویصرحون بسماعه بامن شیوخه ولا یضبطون ذلک، وحینئذ ینبغی الفطن هذه الامور ولا یغتر بمجرد ذکر السماع والتحدیث فی الاسانید۔ اه۔ انظر، شرح علل الترمذی، لابن رجب 370/1 و، الاحادیث الصحیحة، للالبانی رقم 816۔ وقال الذهبی فی، السیر، 522/8: وقال ابو حاتم: یکتب حدیثه ولا یحتج به، وقال امام الائمة ابن خزیمة: لا احتج ببقیة، ثم قال: حدثنا احمد بن الحسن الترمذی، سمعت احمد بن حنبل یقول: توهمت ان بقیة لا یحدث المناکیر الاعن المجاهیل فاذا هو یحدث المناکیر عن المشاهیر فعلمت من این اتی۔ وفیه ایضاً شریق الهوزنی وهو مجهول فالحدیث ضعیف الا ان ابا داود اخرجه من طریق اخری فی الصلاة رقم 766 دون قوله: وقال سبحان الملک القدوس عشراً ودون الاستعاذة من ضیق الدنیا واسناده صحیح۔

[762] اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، ثنا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَامَ إِلَى طَهُورِهِ، فَاَخَذَ سِوَاكَهُ فَاسْتَاكَ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِاُولِي الْاَلْبَابِ، حَتَّى قَارَبَ اَنْ يَخْتِمَ السُّورَةَ اَوْ خَتَمَهَا، ثُمَّ تَوَضَّاَ فَاَتَى مُصَلَّاهُ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس از والدخود از جد خود رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گزاری سو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نیند سے بیدار ہوئے تو آپ پانی کی طرف اٹھے پس آپ نے مسواک لے کر مسواک کی پھر یہ آیت تلاوت کی:

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِاُولِي الْاَلْبَابِ﴾

”بے شک آسمانوں اورزمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدلنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔“

حتی کہ آپ سورۃ کے اختتام یا اس آیت کے اختتام تک پہنچے پھر وضو کیا پس آپ جائے نماز کی طرف آئے اور دو رکعت نماز ادا کی۔[1]

[763] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ، ثنا اَبُو الْاَحْوَصِ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " يَضْحَكُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلَيْنِ: رَجُلٍ لَقِيَ الْعَدُوَّ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ اَمْثَلِ خَيْلِ اَصْحَابِهِ، فَانْهَزَمُوا وَثَبَتَ، فَإِنْ قُتِلَ اسْتُشْهِدَ، وَإِنْ بَقِيَ فَذَلِكَ الَّذِي يَضْحَكُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ، وَرَجُلٍ قَامَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ لَا يَعْلَمُ بِهِ اَحَدٌ، فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهَ وَمَجَّدَهُ، وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَفْتَحَ الْقُرْآنَ، فَذَلِكَ الَّذِي يَضْحَكُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي، فَإِنَّمَا لَا يَرَاهُ غَيْرِي.

[1] رجاله ثقات۔ ویضاً رواه من طرق البخری 1/189-190 فی العلم: باب السحر فی العلم وفی الوضوء: باب التخفیف فی الوضوء وباب قراءة القرآن بعد الحدث وغیره وفی کتب وابو ابـ اخر۔ ومسلم رقم 763 فی صلاة المسافرین: باب الدعاء فی صلاة اللیل وقیامه، وابو داود رقم 58 فی الطهارة: باب السواک لمن قام من اللیل وفی الصلاة: باب الرجلین یوم احدهما صاحبه کیف یقومان، وباب صلاة اللیل، والنسائی 3/232 فی قیام اللیل: باب ذکر الاختلاف علی حبیب بن ابی ثابت فی حدیث ابن عباس فی الوتر، وفی کتب اخری۔ انظر روایات الحدیث فی، جامع الاصول، رقم 1497۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل دو آدمیوں پر (اپنی شان کے مطابق) پر ہنستا ہے ایک وہ آدمی جو دشمن سے ملاقات کرے اور وہ اپنے ساتھیوں سے بہترین گھوڑے پر سوار ہو سو انہیں شکست ہو جائے اور یہ ثابت قدم رہے سو اگر قتل ہو جائے تو اسے شہادت کی موت ملی اور اگر بچ گیا تو یہ وہ شخص ہے جس پر اللہ عزوجل ہنستا ہے اور ایک وہ آدمی جو آدھی رات کو قیام کرے اسے کوئی نہ جانتا ہو پس وہ اچھی طرح وضو کرے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و بزرگی بیان کرے اور حضور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے اور قرآن پڑھنا شروع کرے تو یہ وہ (دوسرا) آدمی ہے کہ اللہ عزوجل اس پر ہنستا ہے فرماتا ہے کہ دیکھو میرے اس بندے کی طرف جو قیام کر رہا ہے اور اسے میرے سوا کوئی بھی نہیں دیکھ رہا۔ [1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ

جب آدمی رات کو آسمان کی طرف دیکھے تو کیا پڑھے؟

[764] اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بَعْدَمَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ، فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ، ثُمَّ قَالَ:)اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ شِمَالِي نُورًا، وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُورًا، وَمِنْ خَلْفِي نُورًا، وَمِنْ فَوْقِي نُورًا، وَمِنْ تَحْتِي نُورًا، وَاَعْظِمْ لِي نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات کو رات کا کچھ حصہ گزرنے پر نکلے تو آپ نے آسمان کی طرف دیکھ کر یہ آیت تلاوت کی:

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ﴾

"بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدلنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔"

پھر دعا کی:

---

[1] قال الهيثمى فى، المجمع، 255/2: رواه الطبرانى فى الكبير موقوفاً۔ وفيه ابو عبيدة ولم يسمع من ابيه فالحديث منقطع الا ان ابن المدينى قال: فى حديث يرويه ابو عبيدة بن عبدالله بن مسعود عن ابيه هو منقطع وهو حديث ثبت۔ وقال يعقوب بن شيبة: انما استجاز اصحابنا ان يدخلوا حديث ابى عبيدة عن ابيه فى المسند يعنى فى الحديث المتصل لمعرفة ابى عبيدة ب حديث ابيه وصحتها وانه لم يات فيها بحديث منكر۔ اه۔ انظر، شرح علل الترمذى، للحافظ ابن رجب 298/1۔

﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا، وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا، وَعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا، وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُوْرًا، وَمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا، وَمِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا، وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا، وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

''اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، اور میری آنکھوں میں نور کر دے، اور میرے کانوں میں نور کر دے، اور میرے اوپر نور کر دے، اور میرے نیچے نور کر دے، اور قیامت والے دن میرے لیے نور کو بڑھا دینا۔''①

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا قَامَ عَنْ فِرَاشِهِ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِ

جب کوئی رات کو اپنے بستر سے اٹھے پھر دوبارہ لیٹے تو کیا پڑھے؟

[765] اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثنا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهِ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِ، فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ إِزَارِهِ؛ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ، ثُمَّ لْيَقُلْ: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ اَرْفَعُهُ، إِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ رَدَدْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ اَحَدًا مِنَ الصَّالِحِينَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو اپنے بستر سے اٹھے پھر اس کی طرف لوٹ کر جائے تو اس کو چاہیے کہ اپنے ازار سے اس کو جھاڑ لے کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ اس کے پیچھے اس پر کیا آیا پھر اسے چاہیے کہ لیٹ جائے پھر پڑھے:

﴿بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ، إِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ رَدَدْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ اَحَدًا مِّنَ الصَّالِحِيْنَ﴾

''تیرے ہی نام کے ساتھ اے اللہ! میں نے اپنے پہلو کو رکھا اور تیرے ہی (نام کے) ساتھ اسے اٹھاؤں گا اگر تو میری جان کو روک لے تو اس کی مغفرت فرمانا اور اگر اسے لوٹا دے تو اس کی حفاظت کرنا جیسا کہ اس کے ساتھ تو اپنے نیک لوگوں کی حفاظت فرماتا ہے۔''②

① فی اسناد ابن السنی جہالۃ و ضعف لکن للحدیث روایات صحیحۃ انظر الحدیث رقم 762 و تخریجہ۔
② تقدم برقم 710 من حدیث سعید عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔

[766] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ وَتَبَوَّأَ مَضْجَعَهُ يَقُولُ: ›اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، اللّٰهُمَّ لَا أَسْتَطِيعُ ثَنَاءً عَلَيْكَ وَلَوْ حَرَصْتُ، وَلَكِنْ أُثْنِي عَلَيْكَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گزاری میں سن رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوئے اور اپنے بستر پر آئے تو پڑھ رہے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ. وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ. اَللّٰهُمَّ لَا اَسْتَطِيْعُ ثَنَاءً عَلَيْكَ وَلَوْ حَرَصْتُ. وَلٰكِنْ اُثْنِيْ عَلَيْكَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ﴾

”اے اللہ! بلاشبہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے، اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کے ساتھ تیری ناراضگی سے، اور تیری ذات کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری تعریف کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا اگرچہ میں حریص ہوں لیکن میں تیری اس طرح تعریف کرتا ہوں جیسی تو نے خود اپنی ذات کی تعریف کی۔“[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا وَافَقَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

جب لیلۃ القدر کو پائے تو کیا پڑھے؟

[767] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ كَهْمَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنْ عَلِمْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، مَاذَا أَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ: قُولِي: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي.

---

[1] رواہ ابو داود رقم 1427 فی الوتر: باب القنوت فی الوتر، والترمذی رقم 3561 فی الدعوات: باب فی دعاء الوتر، والنسائی 3/249 فی قیام اللیل: باب الدعاء فی الوتر، و، فی عمل الیوم واللیل، رقم 891 وابن ماجہ رقم 1179 فی اقامۃ الصلاۃ: باب ما جاء فی القنوت فی الوتر۔ وهو حدیث صحیح۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں لیلۃ القدر کو جان لوں تو میں اس میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پڑھنا:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي﴾

''اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے سو تو مجھے معاف فرما دے۔''[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَاَى فِي مَنَامِهِ مَا يُحِبُّ

جب نیند میں پسندیدہ چیز دیکھے تو کیا پڑھے؟

[768] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا بَكْرٌ - يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ - عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:)إِذَا رَاَى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا، وَلْيُحَدِّثْ بِهَا، فَإِذَا رَاَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا، وَلَا يَذْكُرْهَا لِاَحَدٍ، فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ(وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جب تم میں سے کوئی ایک پسندیدہ خواب دیکھے تو بلاشبہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور اسے بیان کرے، اور جب کوئی اس کے علاوہ (یعنی گندہ خواب) دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو بلاشبہ وہ شیطان کی طرف سے ہے اسے چاہیے کہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور اس کا کسی سے بھی ذکر نہ کرے کیونکہ وہ اسے کوئی نقصان نہیں دے گا۔[2]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَاَى فِي مَنَامِهِ مَا يَكْرَهُ

جب کوئی اپنی نیند میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کیا پڑھے؟

[769] اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ،

---

[1] رواہ الترمذی رقم 3508 فی الدعوات: باب رقم 89، وقال: ہذا حدیث حسن صحیح، واحمد فی المسند، 171/6، وابن ماجہ رقم 3850 فی الدعاء: باب الدعاء بالعفو والعافیۃ، وصححہ النووی فی الاذکار، رقم 582 طبعتنا، والحاکم 530/1 واقرہ الذہبی، وھو کما قالوا۔

[2] رواہ البخاری 327/12 فی التعبیر: باب الرؤیا من اللہ، وباب اذا رای ما یکرہ فلا یخبر بہا ولا یذکرہا، والترمذی رقم 3449 فی الدعوات: باب ما یقول: اذا رای رؤیا یکرہھا۔

عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: إِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:)الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى، فَإِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلْيَقُصَّهُ عَلَى مَنْ يُحِبُّ، وَإِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ، وَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں خواب دیکھتا تھا تو وہ مجھے بیمار بنا دیتا تھا حتی کہ میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کوفرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں سو جب تم میں سے کوئی ایک وہ دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے اسی سے بیان کرے جو اس سے محبت کرتا ہو، اور جب تم میں سے کوئی ایک وہ دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اللہ تعالیٰ کی اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے پناہ چاہے اور اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوک دے کیونکہ بلاشبہ وہ اسے کوئی نقصان نہیں دے گا۔ ①

[770] اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، قَالَ: ذَكَرَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ اَخُو عِصَامٍ الْبَلْخِيِّ، حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيكٍ، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ يَزِيدَ الْاَوْدِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ لِيَقُلِ: اللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ، وَسَيِّئَاتِ الْاَحْلَامِ، فَإِنَّهَا لَا تَكُونُ شَيْئًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے پھر پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ، وَسَيِّئَاتِ الْاَحْلَامِ﴾

”اے اللہ! بلاشبہ میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں شیطان کے عمل سے اور برے خوابوں سے۔“

تو وہ (یعنی یہ خواب ناپسندیدہ) اس کے لیے کچھ بھی (نقصان دہ) نہیں ہوگا۔ ②

① رواه البخاری 10/177 و 178 فی الطب: باب النفث فی الرقیة، وفی بدء الخلق: باب صفة ابلیس وجنوده، وفی التعبیر: باب الرؤیا من الله، وباب الرؤیا الصالحة جزء من ستة واربعین جزاء أمن النبوة، وباب من رای النبی صلی الله علیه وسلم فی المنام، وباب الحلم من الشیطان فاذاحلم فلیبصق عن یساره، وباب اذارای مایکره فلایخبر بها ولا یذکرها، ومسلم رقم 2262 فی الرؤیا والترمذی رقم 2288 فیا لرؤیا: باب ماجاء اذارای فی المنام مایکره، وابو داود رقم 5020 فی الادب: باب ماجاء فی الرؤیا۔

② قال الحافظ: اخرجه ابن السنی من طریق ادریس بن یزید الاودی عن ابیه عن ابی ہریرة رضی الله عنه، والراوی ادریس لیس متروک الحدیث، وفی السند الیه من ابن السنی انقطاع۔ اه۔ قلت: وفیه المسیب بن شریک، قال یحیی: لیس بشیء، وقال مسلم وجماعة: متروک۔ قال الالبانی فی، ضعیف الجامع، رقم 697: ضعیف جداً۔

بَابُ النَّهْيِ اَنْ يُحَدِّثَ الرَّجُلُ بِمَا رَاٰى فِي مَنَامِهِ مِمَّا يَكْرَهُ

آدمی کا اپنی نیند میں ناپسندیدہ دیکھی ہوئے چیز کو بیان کرنا منع ہے

[771] اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِاَعْرَابِيٍّ جَاءَهُ، فَقَالَ: إِنْ حَلَمْتُ اَنَّ رَأْسِي قُطِعَ وَاَنَا اَتَّبِعُهُ. فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ:)لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک اعرابی سے فرمایا: جو آپ کے پاس آیا اس نے عرض کی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا: شیطان کے اپنے ساتھ نیند میں کھیلنے کی کسی کو خبر نہ کرنا۔[1]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اسْتَعْبَرَ الرُّؤْيَا

جب خواب کی تعبیر پوچھی جائے تو کیا کہے؟

[772] حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَرَّجٍ، ثنا عَمِّي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسَرَّجٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عَمِّهِ اَبِي مَشْجَعَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ، عَنِ ابْنِ زِمْلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ اسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهِ، وَكَانَ يُعْجِبُهُ الرُّؤْيَا، فَيَقُولُ:)هَلْ رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا؟(فَقَالَ ابْنُ زِمْلٍ: فَقُلْتُ: اَنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ. فَقَالَ:)خَيْرٌ تَلَقَّاهُ، وَشَرٌّ تَوَقَّاهُ، وَخَيْرٌ لَنَا، وَشَرٌّ لِاَعْدَائِنَا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اقْصُصْ(. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَوْعٌ آخَرُ.

حضرت ابن زمل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھا لیتے تو لوگوں کی طرف اپنے چہرہ انور کے ساتھ متوجہ ہوتے اور آپ خواب پسند کرتے تھے آپ فرماتے: (اپنے اصحاب کرام سے) کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ حضرت ابن زمل کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا نبی اللہ! میں نے (دیکھا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: تیری بھلائی کے ساتھ ملاقات ہو اور تو شر سے بچے اور بھلائی ہمارے لیے اور شر ہمارے دشمنوں کے لیے ہو، اور تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات

[1] مسلم رقم 2268/14، والنسائی فی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم 912 وابن ماجہ رقم 3912 والحاکم 392/4۔

کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے بیان کر۔ اور انہوں نے حدیث ذکر کی۔ ①

[773] حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ مَرْوَانَ النَّاقِدُ، ثنا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْقَوَارِيرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي جَالِسٌ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ، وَمَعِي دَوَاةٌ وَقِرْطَاسٌ، وَأَنَا أَكْتُبُ مِنْ أَوَّلِ ص، حَتَّى بَلَغْتُ السَّجْدَةَ. فَسَجَدَتِ الدَّوَاةُ وَالْقِرْطَاسُ وَالشَّجَرَةُ، وَسَمِعْتُهُنَّ يَقُلْنَ فِي سُجُودِهِنَّ: اللّٰهُمَّ احْطُطْ بِهَا وِزْرًا، وَأَحْرِزْ بِهَا شُكْرًا، وَأَعْظِمْ بِهَا أَجْرًا. وَعُدْنَ كَمَا كُنَّ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ:)خَيْرًا رَأَيْتَ، وَخَيْرًا يَكُونُ، نِمْتَ وَنَامَتْ عَيْنُكَ، تَوْبَةَ نَبِيٍّ ذَكَرْتَ، تَرَقَّبْ عِنْدَهَا مَغْفِرَةً.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں درخت کے سائے میں ہوں اور میرے پاس دوات اور کاغذ ہے اور میں سورۃ ص کے شروع سے لکھ رہا ہوں حتیٰ کہ میں سجدہ (والی آیت) تک پہنچا تو دوات، کاغذ اور درخت نے سجدہ کیا اور میں سن رہا تھا وہ اپنے سجدہ میں کہہ رہے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ احْطُطْ بِهَا وِزْرًا، وَاَحْرِزْ بِهَا شُكْرًا، وَاَعْظِمْ بِهَا اَجْرًا﴾

''اے اللہ! اس کے ساتھ گناہ مٹا دے اور اس کے ساتھ شکر کی حفاظت فرما اور اس کے بدلے اجر کو بڑھا دے۔

اور وہ جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے سو جب میں جاگا تو میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا پس میں نے آپ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: تو نے بھلائی ہی دیکھی اور بھلائی ہی ہو گی تو سویا اور تیری آنکھ سوئی تجھے ایک نبی کی توبہ یاد کرائی گئی سو جا اسی کے پاس بخشش ہے۔ ②

---

① اسناده ضعیف جداً۔ قال ابن علان، الفتوحات الربانية، 3/193-194۔ فی سنده سلیمان بن عطاء منکر الحدیث، قال ابن حبان: روی عن مسلمة الجهنی اشیاء موضوعة فلا ادری البلاء منه او من مسلمة، وابو مشجعة شیخ مسلمة لا یعرف اسمه ولا حاله۔ اه۔ واورد الحدیث الذهبی فی، المیزان، وعده من مناکیر سلیمان بن عطاء۔

② قال الحفظ کما فی، الفتوحات، 3/193: الراوی له عن سعید بن ابی بردة: محمد ابن عبید الله العزمی ضعیف جداً، حتی قال الحاکم ابو احمد: اجمعوا علی تر که۔ اه۔ قال الذهبی فی، المیزان، ہو من شیوخ شعبة المجمع علی ضعفه، ولکن کان من عباد الله الصالحین۔

بحمد اللہ عزوجل آج رات 11 بجے بمورخہ 11 ستمبر 2013 کو "عمل الیوم واللیلۃ" مصنفہ علامہ ابن سنی کا ترجمہ اختتام پذیر ہوا۔

معزز قارئین وناظرین سے گزارش والتماس مؤدبانہ ہے کہ اگر وہ اس مترجمہ کتاب کے اندر کہیں بھی لغزش و کوتاہی پائیں تو بذریعہ ادارہ پروگریسو بکس لاہور بندہ ناچیز کو ضرور مطلع فرمائیں تا کہ اپنی کوتاہی کا ازالہ کرسکوں۔ میں نے حتی المقدور اغلاط سے بچنے کی کوشش کی ہے لغات سے راہنمائی لی ہے اور اپنے سینئرز سے بھی اس ترجمہ میں معاونت حاصل کی ہے پھر بھی کمی کوتاہی کا احتمال باقی ہے اگر کہیں محسوس کریں تو اطلاع دینے پر بندہ ناچیز شکر گزار ہوگا۔

میری طرف سے یہ دوسری کتاب کا ترجمہ ہے قارئین سے اس کے متعلق مزید راہنمائی وحوصلہ افزائی کی درخواست ہے۔ میں اس کتاب کے ترجمہ کا حق ادا کرنے میں کتنا کامیاب ہوا فیصلہ آپ پر ہے اگر اس میں بہتری وبھلائی اور اچھائی موجود ہے تو محض فضل باری تعالیٰ ورحمت حضور سید الانبیاء ﷺ وفیض حضور سیدنا غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ اور اپنے شیخ سیدی وآقائی ومولائی حضور سید شاہ عبدالحق صاحب مدظلہ ودام فیوضہ' کی نگاہ کرم کا تصدق ہے وگرنہ من آنم کہ من دانم۔

خاکپائے آستانہ عالیہ غوثیہ مہریہ
گولڑہ شریف

حافظ محمد شکیل الحق چشتی گولڑوی عفی عنہ

پرنسپل جامعہ غوثیہ مہریہ بریڈ فورڈ
U.K انگلینڈ